

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۵۳

نوادر الالفاظ

تصنیف سراج الدین علی خان آرزو

مع

غرائب اللغات عبدالواسع ہانسوی

تصحیح و تحشیہ و مقدمہ

از جناب ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب

(...بہ اردو اورینٹل کالج لاہور)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو پاکستان - کراچی

۱۹۵۱ء

قیمت

سالِ نو کا نفیس ادبی تحفہ

تاریخ

مسلمانانِ پاکستان و بھارت

جلدِ اوّل: "عہدِ کشور کشائی"

(محمدؐ ابن قاسم سے اورنگ زیب عالمگیر تک)

معہ

مقدمہ: زمانہ قبل از اسلام

اِسلامی ہند کی یہ معرکۃ الآرا تاریخ جسے انجمن ترقیِ اُردو نے بہ طور خاص لکھوایا ہے، تیار ہوگئی ہے۔

واقعات کی تحقیق و ترتیب اور بیان کی خوبی کے اعتبار سے غالباً ایسی کوئی کتاب اِس موضوع پر اُردو زبان میں نہیں لکھی گئی۔ پاکستان کے ہر تعلیم یافتہ مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ ادبی اعتبار سے بقول ڈاکٹر عبدالحق صاحب، یہ کتاب زبان کی فصاحت و شگفتگی کا عمدہ نمونہ ہے کہ اہل نظر پڑھ کر خوش ہوں گے اور نئے انشا پرداز اور طلبہ بہت کچھ اِستفادہ کر سکیں گے۔

ضخامت چھ سو صفحات، چند نقشے اور تصویریں۔ کتابت و طباعت نہایت صاف اور کاغذ عمدہ قسم کا لگایا گیا ہے۔ فی مجلد سات روپے آٹھ آنے قیمت ہے۔

ملنے کا پتہ:- انجمن ترقیِ اُردو، ہسپتال روڈ، کراچی ۱





مقدمہ

(از جناب مرتب۔ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب)

(۱)

اُردو میں فرہنگ نویسی کا باقاعدہ آغاز عہد عالمگیری میں ہوتا ہے چنانچہ اُردو کا قدیم ترین لغت غرائب اللغات اسی زمانے میں لکھا جاتا ہے۔ خان آرزو کی کتاب نوادر الالفاظ (جو اب زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے) غرائب ہی کی ترقی یافتہ صورت ہے۔ یہاں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اُردو ارتقا کی کئی منزلوں سے گزر کر فرہنگ نویسی کے اس دور تک پہنچتی ہے۔ اس سلسلے میں قابل توجہ امر یہ ہے کہ ان سب منزلوں میں اُردو فارسی کے زیر سایہ ترقی کرتی ہے چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندستان میں فارسی اور ہندی کے اختلاط کے زیر اثر ہندی پہلے پہل الفاظ و مفردات کی صورت میں فارسی کتابوں میں داخل ہوتی ہے پھر ہندی محاورات ترجمہ ہو کر فارسی کتابوں کا جزو بنتے ہیں، اسی طرح فارسی لغت کی کتابوں میں (جو بیش تر ہندستان میں لکھی گئی تھیں) فارسی تشریحوں کے ساتھ ساتھ ہندی کے لفظ بھی لائے جاتے ہیں تاکہ ہندستان کے عام خواندہ لوگ ہندی الفاظ

کی مدد سے فارسی لفظوں کے صحیح معنی معلوم کر سکیں غرض آمیزش و اختلاط کا یہ سلسلہ جاری رہتا ہے تا آں کہ اُردو بالآخر ایک قائم بالذات اور مستقل ادبی اور زندہ زبان کی حیثیت سے سامنے آتی ہے، ہندی اور فارسی کے اس اختلاط کی ایک شکل نصاب اور فرہنگ تھے جن میں ہندی یا اُردو کو محض بطور تشریح کی زبان کے استعمال کیا جاتا ہے۔ غرائب کو اسی صورت کا نمائندہ سمجھنا چاہیے۔

تاریخ ہندستان کے عہد اسلامی میں فارسی کی تحصیل و تدریس معاش اور وقار کے اعتبار سے بڑی اہم چیز تھی۔ ہندستانی بچوں کے لئے قدرتی طور پر یہ ضروری تھا کہ وہ فارسی و عربی کو اپنی مادری زبان کے ذریعے سیکھیں چنانچہ اس غرض کے لئے ابتدائی تعلیمی کتابوں کا رواج ہوا جن کو نصاب کہا جاتا تھا۔ نصاب کی کتابیں ایران میں بھی لکھی گئی تھیں۔ ان ایرانی نصابوں کا مقصد ایرانی بچوں کو فارسی کی مدد سے عربی زبان سکھانا تھا ہندستان کے اُردو نصابوں کا مقصد بھی یہی تھا کہ ہندستانی بچے ہندی کی مدد سے فارسی یا عربی کے ابتدائی ذخیرۂ الفاظ پر عبور حاصل کر لیں۔

اُردو نصابوں کا یہ سلسلہ عام روایت کے مطابق خالق باری سے شروع ہوتا ہے جو عموماً امیر خسرو کی طرف منسوب کی جاتی ہے (اگرچہ پروفیسر شیرانی کی تحقیق کے مطابق وہ دسویں صدی ہجری کی تصنیف ہے) بابر اور ہمایوں کے زمانے کے بعد اُردو کے نصاب بہ کثرت لکھے گئے خصوصاً اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں اس قسم کی تصانیف کی رفتار بہت تیز ہو گئی تھی۔ اورنگ زیب کے زمانے میں اور اُس کے بعد نصابوں کی کثرت اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ اس زمانے میں اُردو (ہندی) تعلیمی

ضرورتوں میں زیادہ سے زیادہ استعمال ہونے لگی تھی اور دیسی زبان کی ضرورت اور اہمیت کا عموماً اعتراف کر لیا گیا تھا۔

فارسی میں ہندی ایرانی نزاع اور فارسی ادب میں ہندستانیت کی تحریک نے (جو عہد شاہ جہانی کے بعد ہندستان میں بڑی شدّت اختیار کر چکی تھی) دیسی زبان کے فروغ و ترقی میں بڑا حصّہ لیا جس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ عام اہل علم فارسی کی بجائے اپنی زبان میں لکھنے پڑھنے کی طرف مائل ہو گئے۔ اور ظاہر ہے کہ اس کے طفیل اُردو کو بہت تقویت ملی۔

اس رجحان کے ابتدائی آثار دہلی سے کچھ دور ہریانہ کے علاقے میں ظہور میں آئے، چناں چہ عہد شاہجہانی کے آخر میں ہریانہ کے علاقے میں ایک ادبی تحریک پیدا ہوتی ہے جو ہریانہ کے علاوہ آس پاس کے دوسرے علاقوں کو بھی متاثر کرتی ہے۔ اگرچہ یہ صحیح ہے کہ اس ادب کو آنے والے اُردو ادب کے مقابلے میں چنداں اہمیت نصیب نہیں ہوئی تاہم اس میں کچھ شک نہیں کہ شمال میں دہلی سے پہلے اسی علاقے میں اُردو کی تصنیفی تحریک کا آغاز ہوتا ہے۔ چناں چہ منظومات کے علاوہ اُردو کا پہلا فرہنگ بھی اسی علاقے کی پیداوار ہے۔ میری مراد غرائب اللغات سے ہے جو اگرچہ غایت اور مقصد کے اعتبار سے اُردو کا لغت نہیں مگر اسلوب اور فائدے کے لحاظ سے ہم اس کو یقیناً اُردو کا پہلا فرہنگ قرار دے سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ غرائب اللغات کو اس کی لسانی اہمیت کے پیش نظر زبان اُردو کا کوئی محقق اور طالب العلم نظر انداز نہیں کر سکتا۔

غرائب اللغات کے مصنّف میر عبدالواسع جیسا کہ ان کی نسبت سے ظاہر ہے، ہریانہ کے رہنے والے تھے، افسوس ہے کہ ان کے حالات زندگی

بہت کم ملتے ہیں۔ ہم ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ جانتے ہیں کہ وہ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے کے بزرگ ہیں اور اُنھوں نے فارسی میں کچھ کتابیں لکھی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تصانیف ان کے زمانے میں تدریسی حلقوں میں بہت مقبول ہوئیں مگر تذکروں میں اُن کے حالات نہ ملنے کی وجہ سے یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ ملک کے بلند پایہ علمی حلقوں میں ان کو کوئی ممتاز مقام نصیب نہیں ہوا۔

زیر بحث تصنیف (غرائب)، انھوں نے ہندستانی فارسی دانوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے لکھی۔ چناں چہ دیباچے میں لکھتے ہیں:۔

"۔۔۔۔ ہر چند ایں ہیچ مدان را لیاقت ترتیب و قابلیت تالیف نبود لیکن کثرت الحاح جمع کثیر از اصحاب و فرط اقتراح جم غفیر اولی الالباب باعث براں شد کہ اسماء غیر مشہورہ و اشیاء موفورہ و الفاظ غیر مانوسہ معانی بین الانام مذکورہ را بہ عبارات واضحہ و اشارات لائحہ بیان نماید تا فائدہ آں عام و نفع آں تام باشد"

غرائب کی تصنیف کا مقصد خان آرزو نے نوادر الالفاظ کے دیباچے میں اس سے زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے:۔

"می گوید فقیر حقیر سراج الدین علی آرزو تخلص کہ یکے از فضلائے کامگار و علمائے نامدار ہندستان جنت نشان، کتابے در فن لُغت تالیف نمودہ مسمی بہ غرائب اللغات، و لغات ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زبان زد اہل دیار کمتر بود در آں با معانی آں مرقوم فرمودہ"

غرائب کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے ہے مگر یہ محسوس ہوتا ہے

کہ میر عبدالواسع کو لغت نگاری کے تقاضوں سے پوری پوری واقفیت نہ تھی - اس لغت میں لفظوں کی ترتیب بے حد ڈھیلی ہے اور بہت سے موقعوں پر پہلے حرف کی رعایت سے قطع نظر لفظ کے باقی حروف کے معاملے میں بھی صحیح ترتیب کو مدنظر نہیں رکھا۔

کتاب کے خاتمے میں ایک فصل ہے جس میں جانوروں کی کنیّتیں دی گئی ہیں - (غرائب کے بعض نسخوں میں یہ کنیّتیں الگ الگ حروف کے ماتحت بھی دی گئی ہیں)

جیساکہ پہلے اشارہ کیا گیا ہے اُردو میں لغت نگاری کی تاریخ کے سلسلے میں غرائب کو نظر انداز کرنا ممکن نہیں خصوصاً تقدم زمانی کی وجہ سے اس کو جو اہمیت حاصل ہوگئی ہے اس کو کسی طرح گھٹایا نہیں جاسکتا۔ درحقیقت ہانسوی کی اس کتاب میں وہ سب خصوصیتیں موجود ہیں جو کسی فن کے موسس اور ابتدا کرنے والے شخص کی تصنیف میں ہوا کرتی ہیں۔ ایسی کوششیں اس لحاظ سے بڑی قابلِ قدر ہوتی ہیں کہ وہ بعد میں آنے والوں کو راستہ دکھاتی ہیں - بہ ایں ہمہ تحقیق وصحت کے اعتبار سے غرائب کو بلند پایہ تصنیف نہیں کہا جاسکتا - یہ ایک سیدھی سادی کتاب ہے جس میں متوسط درجے کے طلبۂ علم کی ضرورتوں کو مدنظر رکھا گیا ہے - اس کی تشریحیں مختصر اور بعض اوقات بے حد تشنہ ہوتی ہیں بلکہ بیشتر عربی یا فارسی مرادفات تک محدود ہوتی ہیں ۔

میر عبدالواسع کا تصنیفی رجحان مدرسانہ ہے ان کی تمام کتابیں اسی تدریسی مقصد سے لکھی گئی ہیں چنانچہ اُن کی بہترین اور مشہور ترین کتاب "رسالہ در قواعد فارسی" کا سارا ڈھانچ اور انداز بیان بھی تدریسی ہے۔

ان کی ایک اور تصنیف یوسف زلیخا کی شرح ہی جس میں بظاہر انھوں نے اظہار علم کی بڑی کوشش کی ہی مگر اس میں بھی ان کی پرواز مکتب کی دیواروں سے بلند ہوتی دکھائی نہیں دیتی اس میں بھی وہی فرہنگ نویسی کا سا انداز ہی، شعر کی لطافتوں سے بحث نہیں اور ادبی خوبیوں پر سے پردہ اُٹھانے کی مطلقاً کوشش نہیں کرتے۔

باقی رہی صمد باری یا جان پہچان سو اس میں کسی وسعت اور بلندی کی توقع ہی نہیں ہو سکتی کیوں کہ وہ کم عمر بچّوں کے لئے لکھی گئی ہی ہانسوی کے اس مدرسانہ مطمح نظر کا نتیجہ یہ ہی کہ ان کی تشریحیں غرائب اللغات میں بھی عموماً سطحی ہیں۔ وہ ایک متوسط درجے اور عام ذہن کے طالب العلم کو اپنے مدنظر رکھتے ہیں اور تنقیح و تحقیق کی مطلق کوشش نہیں کرتے، فارسی کے قدیم لغات کی ورق گردانی کے معاملے میں گو کہ ان کی چابکدستی کا پتہ ضرور چلتا ہی مگر اس میں بھی اُن کی سطحیت ان کے ساتھ جاتی ہی۔ چناں چہ اُردو لفظوں کے مقابلے میں وہ فارسی اور عربی کے جو مرادفات لاتے ہیں اکثر اوقات ان کے باریک امتیازات کو نظر انداز کر جاتے ہیں۔ مثلاً پہیلی کی تشریح یوں کرتے ہیں :۔

"معمائے کہ کسے را پرسند و آں را چیستاں نیز گویند، لغز بضم لام و فتح غین معجمہ و زاء معجمہ" حالاں کہ لغز اور معمہ میں بہت بڑا فرق ہی۔

تیل ہماری زبان کا ایک عام لفظ ہی جو کسی تشریح کا محتاج نہیں اور اس کا عربی فارسی مرادف بھی چنداں دشوار نہیں۔ مگر میر عبد الواسع اس لفظ کی تشریح میں بڑا دل چسپ اور محیر العقول نکتہ پیدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں : تیل بمعنی روغن کنجد (یعنی تلوں کا تیل) حالاں کہ یہ غلط محض ہی۔ تیل

عام ہی اور تلوں کا تیل ایک خاص نیل ہی۔ اس کے علاوہ اس کا عربی مرادف "حل" قرار دیا ہی حالاں کہ یہ درست نہیں۔

اسی طرح ٹھگ کے لئے فارسی لغات میں جب کسی مرادف کی تلاش کرتے ہیں تو جو لفظ انھیں جس شکل میں مل جاتا ہی اُس کو اسی طرح لکھ ڈالتے ہیں۔ چناں چہ مشتنگ کو مشتنگ پڑھ کر جوں کا توں رکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح جالا کی تشریح کرتے ہوئے عجیب و غریب "غلط بافی" کرتے ہیں ان کے نزدیک جالا صرف مکڑی کا جالا ہی حالاں کہ جالے اور بھی ہو سکتے ہیں اس کے بعد اس کے مرادف کے معاملے میں بھی وہی "نقل را ہم عقل" کا ثبوت پیش کرتے ہیں یعنی کروتینہ یا کرتبنہ کو کرتیہ پڑھ کر وہی لکھ دیتے ہیں۔ اسی طرح اُنھوں نے کاٹھڑا کے سلسلے میں نقارہ کو تغار پڑھا اور وہی لکھ دیا۔

اُردو لفظوں کے فارسی عربی کے مرادفات کا جو حال ہی وہی حال اُن کی تشریحوں کا ہی۔ وہ تشریحوں میں عموم خصوص کی غلطیاں بہت کرتے ہیں یعنی ایک عام مفہوم کو خاص معنوں میں بیان کر دیتے ہیں اور خاص مفہوم کو عام معنوں میں سمجھ لیتے ہیں۔

ان کا مشاہدہ بھی بہت ناقص معلوم ہوتا ہی چناں چہ وہ ان چیزوں کی بھی صحیح تعیین نہیں کر سکتے جن کا تعلق ماحول سے اور عام زندگی سے ہی۔

مثلاً سہرا ان کے نزدیک ایک قسم کا تاج ہی اور شکنجہ کو وہ "چوبکے شگافتہ" کہتے ہیں حالاں کہ وہ دو شگافتہ لکڑیوں کا نام ہی جن کو کس دیا جاتا ہی۔

وہ پنڈ اور جغرات اور ٹھگ اور چور کے فرق کو نہیں جانتے۔ ان کے نزدیک سینگی اور تونبڑی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ جغرافیہ و تاریخ کے

معاملے میں ہمارے پرانے لغت نگاروں کا تصور عموماً ناقص رہا ہے چناں چہ لغت کی بہت کم کتابیں ایسی ہوں گی جن میں شہروں اور ملکوں کا صحیح جغرافیائی تصور دلایا گیا ہو۔ جب بڑے بڑے لغت نگاروں کا یہ حال ہے تو بچارے ہانسوی کس شمار میں ہیں۔ ان کے ہاں ایران و توران کے اوضاع و اطوار کا تو کیا ذکر ہے خود ہندستان سے متعلق اسما و اشیا کی بحث ناقص ہے، وہ پرندوں اور پھولوں کے متعلق قیاس سے کام لیتے ہیں اور ایران و ہندستان کی مخصوص اشیا میں بڑا خلط مبحث کرتے ہیں۔ چناں چہ پپیہا جو ہندستان کا مشہور پرندہ ہے آسے ایران میں ڈھونڈھتے پھرتے ہیں۔ توتی جو خالص ایرانی چیز ہے اس کو طوطا (یا توتا) کا رشتہ دار بنا دیتے ہیں۔

میر عبدالواسع کی مندرجہ بالا بے احتیاطیاں قابل معافی بھی ہو سکتی ہیں مگر ان کی وہ غلطیاں جن کا تعلق خودِ اردو کے الفاظ سے ہے ہمیں غرائب سے بہت بدظن کر دیتی ہیں۔ مثلاً جو شخص گھن کو ایک "کرم چوب خوار" قرار دے لے اس کی قوت مشاہدہ اور عام معلومات کے بارے میں کون کلمۂ خیر کہہ سکتا ہے۔ بے کار اور بے گار میں فرق نہ کرنا۔ اندرسا اور جلیبی کو ایک چیز سمجھ لینا تکمہ اور گھنڈی میں گڑبڑ کر دینا اور اس قسم کی بے شمار فروگزاشتیں غرائب کے ہر ہر صفحے پر موجود ہیں۔

ہانسوی اشیا اور حقائق کا صرف ایک آدھ رخ دیکھتے ہیں اور کسی وحدت کے سب پہلوؤں کو دیکھنے کے عادی نہیں۔ حالاں کہ اعلا لغت نگار کو حقیقت کی نہ صرف تشخیص کرنا چاہیئے بلکہ اس کے سب پہلوؤں کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ چناں چہ بجاونا (یعنی بجانا) ایک عام لفظ ہے اس کے معنی ہیں۔ "کوفتن نقارہ و دہل و امثال آں، نواختن"، لیکن یہ ظاہر ہے کہ بجانے کا

اطلاق صرف ڈھول کے بجانے پر ہی نہیں ہوتا بلکہ تار کی موسیقی پر بھی بجانے کا اطلاق ہوتا ہے۔ مثلاً بانسری وغیرہ بجانا، مگر وہ صرف ڈھول پیٹ کر اور نقارہ بجاکر رہ جاتے ہیں۔ اور پھر کوفتن اور نواختن میں بھی امتیاز نہیں کرتے۔ اسی طرح کھوجی کے ضمن میں لکھتے ہیں۔

"پے شناس کہ نشاں پائے دزد را شناسد وآں را پے گیر گویند قائف" مگر کھوجی کے لئے صرف چور کی پے گیری کی قید نہیں۔ ایک کھوجی کسی بھاگے ہوئے آدمی کا بھی کھوج لگا سکتا ہے۔

غرائب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اردو الفاظ ہریانی تلفظ اور لہجے کے تابع ہیں۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ خان آرزو نوادر الالفاظ میں غرائب کی تنقید کرتے وقت ہانسوی کے گذاری لہجے اور تلفظ پر شدید اعتراض کرتے ہیں۔ ایسے الفاظ جو خاص ہریانہ سے مخصوص ہیں غرائب میں خاصی تعداد میں ہیں۔ مثلاً آگل یا اگل بجائے بنیڈا (چوبے کہ در پس در افگنند تا زود باز نشود")

ایوارا بجائے کھڑک یا کھرک (جائے کہ در صحرا وکوہستان برائے چار پایاں سازند تا شب آں جا باشند)

چھنیل بجائے چھنال (زن بدکارہ کہ بفارسی روسپی......) ڈبا (گوشت پارۂ کہ شتر وقت مستی از دہن بیروں آرد....) آرزو کا بیان ہے کہ یہ لفظ اس معنی میں اکبر آباد اور شاہ جہاں آباد میں نہیں شاید صاحب رسالہ (یعنی ہانسوی) کے وطن سے متعلق ہوگا۔

گپ چپ ("طفلے دہان خود را پر باد سازد و دیگرے چناں زند کہ باد از دہانش بجہد وصدا ازاں برآید۔ ایں بازی مخصوص اطفال است")

مگر یہ لفظ دہلی و اکبر آباد میں اس معنی میں مستعمل نہیں۔

ان کے علاوہ لانا، ہڑبھنا، بجل (بہ معنی شتل)، سلم، بودلی وغیرہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ غرائب میں بہت سے الفاظ ایسے ہیں جسے عوام اور قصباتیوں کی بول چال کے الفاظ کہنا چاہیے۔ اسی طرح بعض لفظوں کا تلفظ پنجابی زبان کے تابع ہی۔ (اگرچہ بعض کو تلفظ عوام میں شمار کیا جا سکتا ہی)۔

مثلاً پھلائی بجائے بھلائی (= بی شادی) مطابق تلفظ پنجاب۔

پساری	بجائے	پنساری
بیرکھ	بجائے	بیرق
پیہو	بجائے	پِشّو
کلابا	بجائے	قلبہ
رُوش	بجائے	رَوِش
ریحل	بجائے	رحل
آفتادا	بجائے	آفتابہ
پجادا	بجائے	پژاوہ
بیروجا	بجائے	بروزہ
جچا	بجائے	زچہ یا زچا
کیف	بجائے	قیف (پنجاب میں عموماً ق کا تلفظ ک سی کیا جاتا ہی)
چرکھی	بجائے	چرخی
چھرا	بمعنی	استرا

یہاں یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ اگرچہ بعد کے محققین نے غرائب اللغات کے اس قصباتی اور دیہاتی رنگ پر لے دے کی ہی مگر حقیقت

یہ ہے کہ ہمارے نزدیک وہ اپنی اسی خصوصیت کی بنا پر ایک خاص امتیاز کی مالک ہے کیوں کہ (جیساکہ آگے چل کر بیان ہوگا) یہ کتاب ہمیں اس وقت کی مروجہ اُردو زبان سے روشناس کراتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غرائب اللغات اپنی خامیوں کے باوجود تاریخ زبان اُردو کے محقق کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے عالمگیر اورنگ زیب کے زمانے میں شمالی ہندستان میں زبان کی جو حالت تھی اس کی بہت سی خصوصیات پر غرائب اللغات مفید روشنی ڈالتی ہے۔

جیساکہ پہلے بیان ہوا ہے میر عبد الواسع ہریانہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ہریانہ ہی وہ علاقہ ہے جہاں شمالی ہندستان میں دلی سے بھی پہلے ایک ادبی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ اس عہد کے ادبی کام کو دیکھ کر یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ہریانی زبان کا اثر ہریانہ کی حدود سے بھی آگے پہنچتا ہے۔ چناں چہ خود دہلی کی زبان بھی ہریانی سے متاثر نظر آتی ہے۔ نوادر الالفاظ میں جو دہلی میں لکھی جاتی ہے الفاظ کی بہت سی مکتوبی اور ملفوظی صورتیں وہی ہیں جو غرائب اللغات میں موجود ہیں اگرچہ خان آرزو ہانسوی کے بہت سے الفاظ کو ٹکسال باہر قرار دیتے ہیں مگر بہت سے ایسے الفاظ کو قبول بھی کر لیتے ہیں جنھیں بعد کے مصلحین زبان اُردو نے مکروہ اور گنواری قرار دے کر زبان سے خارج کر دیا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو غرائب اللغات مطالعہ لسانی کے سلسلے میں بڑی مفید کتاب ہے کیوں کہ اس سے ہریانہ و دہلی اور اس کے مضافات بلکہ شمالی ہندستان کی رائج الوقت اُردو زبان کے ایک تاریخی دور پر بہت کچھ روشنی پڑتی ہے، غالباً اسی وجہ سے اپنے زمانے میں غرائب اللغات کی یہ اہمیت تسلیم کی گئی۔ چناں چہ خان آرزو جیسے محقق فاضل نے اس کو قابل اعتنا خیال کیا اور اس کو نوادر الالفاظ کی بنیاد اور اساس بنایا۔

غرائب اللغات اور نوادر الالفاظ کی تقابلی حیثیت کا صحیح اندازہ نوادر کے تبصرے سے ہوگا مگر یہاں اشارتاً یہ کہہ دینا کافی ہوگا کہ نوادر الالفاظ ایک اعلیٰ درجے کی محققانہ اور ناقدانہ تالیف ہے جو نہ صرف زبان اور لغت کے اعتبار سے بلند درجہ رکھتی ہے بلکہ اس میں لسانیات، قواعد زبان اور عام ادبی تنقید کے علاوہ تاریخی اور مجلسی معلومات کا بہت قیمتی ذخیرہ ملتا ہے جس کی وجہ سے ہم یہ کہنے میں غیر حق بجانب نہیں ہوں گے کہ غرائب اس کے مقابلے میں ایک مبتدیانہ کوشش معلوم ہوتی ہے۔ چناں چہ نوادر کے تفصیلی تبصرے سے اس کی تائید ہوگی۔

(۲)

اُردو کی لغت نگاری کے سلسلہ میں میر عبدالواسع ہانسوی سے ممتاز تر اور اہم تر شخصیت سراج الدین علی خاں آرزو کی ہے۔ ان کا لغت نویسی کے علاوہ اُردو کی عام تعمیر و ترقی میں بھی بڑا حصّہ ہے۔ مجموعہ نغز کے مصنف کا قول اس کے ثبوت میں پیش کیا جاتا ہے۔

> بشنایہ کہ علماء اہل حق را دامت برکاتہم امام ہمام قبلۂ انام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ می گویند اگر شعرائے ہندی زبان را عیال خان آرزو گویند سزاست (مجموعۂ نغز ج ۱، ص ۲۴)

یہ صحیح ہے کہ وہ اُردو کے اکابر شعرا میں شمار نہیں کیے جاتے اور ان کی تصانیف میں (جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا) ریختہ دیوان شامل نہیں۔ تذکروں میں زیادہ سے زیادہ دس پندرہ اشعار ان کی طرف منسوب ہیں با ایں ہمہ اکثر قدیم و جدید تذکرہ نگار اُردو اور ریختہ کے سلسلے میں ان کا ذکر

بڑے ادب و احترام سے کرتے ہیں اور اس دور میں اردو شاعری اور زبان کی ترقی کا سہرا انھی کے سر باندھتے ہیں۔ اس سے قدرتاً یہ نتیجہ نکلتا ہی کہ انھوں نے اپنی زندگی میں اردو کی کوئی ایسی بڑی خدمت انجام دی ہی جس کے اقرار و اعتراف میں ان کے ہر معاصر کو رطب اللسان ہونا پڑا۔

میر تقی میر تذکرہ نکات الشعرا میں کہتے ہیں :۔

"ہمہ اوستادان مضبوط فن ریختہ ہم شاگردان آں بزرگوارند"

اسی طرح قائم نے مخزن نکات میں اور میر حسن نے اپنے تذکرہ میں ان کی عظمت کا اعتراف کیا ہی۔ مولانا آزاد نے آب حیات میں لکھا ہی" خان آرزو کو زبان اردو پر وہی دعویٰ پہنچتا ہی جو کہ ارسطو کو فلسفہ و منطق پر ہی"۔

واقعہ یہ ہی کہ خان آرزو کی عظمت ان کی اردو شاعری کی بنا پر نہیں کیوں کہ اس کا سرمایہ بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہی، البتہ انھوں نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے شعراے اردو کو متاثر ضرور کیا ہی۔ ان کے مکانوں پر مشاعرہ کی مجلس بھی ہوا کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ مشاعرہ کی دوسری محفلوں میں بھی ان کی شرکت کا حال تذکروں میں ملتا ہی۔ اِن مجلسوں میں آرزو کی تنقید و اصلاح سے بہت سے شعرا نے فن شعر، اور ذوق ادب کی ترتیب پائی۔

ان کے شاگردوں[1] کے کچھ نام تذکروں میں مل جاتے ہیں مگر اس

---

[1] چند شاگردوں کے نام یہ ہیں: (ان میں بعض نام ایسے ملیں گے جن کو باقاعدہ شاگرد کی بجائے تربیت یافتہ کہنا چاہیئے) میر تقی میر، مرزا سودا، خواجہ میر درد، شاہ مبارک آبرو، شرف الدین مضمون، یکرنگ، زین العابدین آشنا، ٹیک چند بہار، بے نوا، حسن علی شوق، عمدہ کشمیری، انندرام مخلص، محمد محسن اکبر آبادی، شہاب الدین ثاقب، میر ناصر ساماں،

فہرست کو ہم مکمل نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ اس سے آرزو کے اس وسیع اثر کا اندازہ ہو سکتا ہے جو بارھویں صدی ہجری میں شاہ جہاں آباد کے علمی حلقوں پر ہوا کیوں کہ اس زمانے کے تذکروں کے اوراق ان کی عظمت کے تذکروں سے مالا مال ہیں۔ ان کی جو تصویر خزانۂ عامرہ، مردم دیدہ، سفینۂ خوش گو، اور گل رعنا میں نظر آتی ہے اس سے ان کے علم و فضل اور ان کے تبحر کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکتا ہے۔ حق یہ ہے کہ ان کے زمانے میں کوئی فارسی ماہر ہو یا ریختہ کا شاعر، ہر شخص ان کی ذات کو اپنے لیے مرجع سمجھتا تھا۔

غرض یہ ہے کہ خان آرزو کا علم و فضل اور فارسی شعر کے قواعد و دقائق پر عبور اور ان کی بے مثال شخصیت فارسی اور اُردُو دونوں میں کام کرنے والوں کے لیے یکساں طور پر سرچشمۂ فیض اور شمع ہدایت تھی۔

کہنے کو یہ تو کہا جاتا ہے (اور کسی حد تک صحیح بھی ہے) کہ جان جان مظہر پہلے شخص تھے جنھوں نے ریختہ کو فارسی کے قالب میں ڈھالا مگر اس سے انکار نہ ہو سکے گا کہ اُردُو کو فارسی کے انداز پر لانے میں آرزو کا بھی کچھ کم حصّہ نہیں لالہ سری رام، خمخانۂ جاوید میں صحیح لکھتے ہیں:-

"انھی کی رسائیِ طبع کا نتیجہ تھا کہ اپنے فارسی مذاق کے پیرایہ میں اُردُو کے اشعار میں ایک خاص رنگ پیدا کر دیا تھا" ان کی فارسی سے متعلق تصانیف کی فہرست طویل ہے[1] ان کا وطن اکبر آباد تھا۔ گوالیار میں بہ سلسلہ ملازمت رہے۔

---

[1] مجمع النفائس شعرائے فارسی کا تذکرہ ہے۔ مثمر قواعد زبان اور لسانیات سے متعلق ایک بلند پایہ تصنیف ہے۔ عطیہ کبریٰ اور موہبت عظمیٰ علم بیان اور معانی سے متعلق ہیں سراج اللغات اور چراغ ہدایت فارسی لغت کی کتابیں ہیں۔ داد سخن نقد شعر سے متعلق ہے۔ فارسی اشعار کا دیوان بھی ہے۔ اس کے علاوہ کئی شروح بھی ہیں۔ نوادر الالفاظ جو اس مقالے کا موضوع ہے انھی کی تصنیف ہے۔

بعد میں شاہ جہاں آباد دہلی میں قیام ہوا۔ ان کی تصانیف سے معلوم ہوتا ہو کہ وہ سنسکرت (ہندی کتابی) ہندی، پنجابی اور دوسری ہندستانی زبانوں سے بخوبی واقف تھے۔ ان اوصاف کی بنا پر ہندستانی زبانوں کے متعلق ان کی زباندانی مسلّم تھی۔

آرزو نے اُردو کے سلسلے میں ایک بڑی خدمت یہ انجام دی کہ انھوں نے خود اُردو میں شعر لکھ کر اور اپنے شاگردوں کو اُردو شاعری کی طرف توجہ دلاکر اُردو کا وقار بڑھایا ان سے پہلے اُردو میں شعر کہنا علمی اور ادبی حلقوں میں باعث وقار نہ تھا انھوں نے اس داغ "بے اعتباری" کو ہمیشہ کے لئے دھو ڈالا۔

آرزو کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہو کہ انھوں نے ہندستانی زبان کی لسانی تحقیق کی بنیاد رکھی، ہندستانی فیلالوجی کے ابتدائی قواعد وضع کئے، اور زبانوں کی مماثلت کو دیکھ کر ان کے توافق اور وحدت کا راز معلوم کیا۔ یہ اصول ان کی کتاب مثمر میں بہ تفصیل ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ لغت کی کتابوں میں بھی جہاں موقعہ ملتا ہو وہ قواعد زبان کی بحث میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔

آرزو بطور لغت نگار کے

آرزو ایک بلند پایہ لغت نگار تھے۔ انھوں نے لغت نویسی کا معیار بلند کیا۔ فارسی کے عام لغت نگاروں کے مقابلے میں ان کی تحقیق و جستجو کا انداز نہایت عالمانہ اور محققانہ ہو۔ فارسی لغات میں فرہنگ جہانگیری اس فن کی بہترین کتاب مانی جاتی ہو مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ آرزو کی کتابیں (سراج اللغات وغیرہ) تحقیق کے اعتبار سے فرہنگ جہانگیری

سے بہت آگے معلوم ہوتی ہیں۔

جہاں تک اُردو لغت نگاری کا تعلق ہے ہم آرزو کو اُردو کا پہلا معیاری اور بلند پایہ لغت نگار قرار دے سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ میر عبدالواسع ہانسوی کو ان پر تقدم ہے مگر فن اور معیار کے اعتبار سے خان آرزو ہی کو ترجیح حاصل ہے۔

اُردو لغت نویسی کے سلسلے میں آرزو کی تالیف نوادر الالفاظ بہت بڑی اہمیت کی مالک ہے۔ اس کا سال تصنیف سنہ ۱۱٦۵ ھ ہے چناں چہ آرزو نے نوادر میں لفظ بیساکھ کے ضمن میں خود تصریح کی ہے۔

"لیکن تفاوت در بیساکھ و فروردی اتفاق می افتد چناں کہ امسال کہ نوروز بست و چہارم محرم ۱۱٦۵ ھ[1] واقع شدہ وآں غرۂ فروردی است و در بیساکھ نوزدہ یا بست روز می باید"

نوادر کا سبب تصنیف آرزو نے دیباچے میں خود بیان کیا ہے۔

"می گوید فقیر حقیر... آرزو کہ یکے از فضلائے کامگار و علمائے نامدار ہندستان جنت نشان کتابے در فن لغت تالیف نمودہ مسمی بہ "غرائب اللغات" و لغات ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زباں نزد اہل دیار کمتر بود دراں با معانی آں مرقوم فرمودہ چوں در بیان معانی الفاظ تساہلے یا سقم بہ نظر آمد لہذا نسخہ دریں باب بقلم آوردہ جائے کہ سہو وخطائے معلوم کرد اشارات بداں نمودہ و نیز آں چہ بہ تتبع ناقص ایں کمال دوست درآمد براں افزود"

---

[1] نوادر کے ایک نسخے میں سنہ ۱۱۹٦ ھ ہے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ آرزو کا انتقال اس سے بہت پہلے ہو چکا تھا۔

کہنے کو تو یہ تالیف غرائب اللغات کی تصحیح و ترمیم ہی مگر ان مفید اور عالمانہ تنقیدوں اور اضافوں کو دیکھ کر جن کا ثبوت ہر ہر صفحے پر ملتا ہی یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ یہ تالیف اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہی اور غرائب کا اور اس کا کوئی مقابلہ نہیں ہو سکتا۔

آرزو نے معنوی اصلاح کے علاوہ غرائب کی ترتیب کو بھی درست کیا ہی کیوں کہ غرائب میں پہلے حرف کی رعایت تو تھی دوسرے حروف کی رعایت ملحوظ نہ تھی۔ آرزو نے نوادر میں اس سقم کو دور کرنے کی کوشش کی ہی۔ [1]

آرزو نے غرائب کے سب الفاظ کو نوادر میں لے لیا ہی (ہر چند کہ ان الفاظ کے تلفظ اور املا وغیرہ کے سلسلہ میں اعتراضات بھی کئے ہیں) انھوں نے اپنی طرف سے جن الفاظ کو شامل کیا ہی وہ یا تو ہندی کتابی (سنسکرت) سے متعلق ہیں یا پھر فارسی اور ترکی کے ایسے الفاظ ہیں جو اُردو کا جزو بن گئے ہیں (جن کو غرائب کے مصنف نے خاص فارسی سمجھ کر اپنی کتاب میں شامل کیا تھا۔ اسی طرح آرزو نے بعض جملوں کا اضافہ کیا ہی جس کی بنا پر نوادر میں مفردات کے علاوہ چند مرکبات اور جملے بھی زائد شامل ہو گئے ہیں اگرچہ ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں)۔

غرائب اور نوادر کی تقابلی حیثیت پر میں غرائب کے ضمن میں مختصر بحث کر آیا ہوں جس کا ملخص یہ ہی کہ غرائب ایک معمولی کتاب ہی جس کا مطمح نظر سراپا تدریسی ہی اس کے مخاطب عام طالب العلم ہیں۔ اس کے برعکس نوادر ایک عالمانہ اور محققانہ کتاب ہی جس کے ناقدانہ حواشی فارسی

---

[1] مگر نوادر کے الفاظ کو بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ آرزو کی یہ کوشش کامیاب نہ ہوئی۔

اور اُردو کی لغات میں اس کتاب کو بلند مقام اور رتبہ بخشتے ہیں۔

اس کے علاوہ غرائب کے الفاظ میں ہریانی تلفظ اور قصباتی محاورہ و روزمرہ کا عنصر غالب ہے اس کے مقابلے میں آرزو وقت کی فصیح ترین زبان کو رواج دینا چاہتے ہیں۔

میر عبدالواسع نے جہلا اور عوام کی زبان اور الفاظ کو مستند اور صحیح قرار دے کر غرائب میں شامل کر لیا ہے مگر آرزو نے اگرچہ ایسے الفاظ کو نقل کیا مگر ان کے نزدیک عوام کے محاورہ اور جہال کے الفاظ کو صحیح اور فصیح الفاظ کے طور پر پیش کرنا درست نہیں۔ اس پر انھوں نے میر عبدالواسع پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔

اگرچہ خان آرزو بہت سے علوم میں کامل :لفن مانے جاتے ہیں مگر نوادر کے غائر مطالعے سے وہ ایک بہت بڑے زباں داں اور محقق کی حیثیت سے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ ان کی دوسری فارسی تصانیف مثلاً چراغ ہدایت اور سراج اللغات سے بھی ہمارے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ وہ فارسی زبان اور ادب سے گہری واقفیت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ معانی اور مفہوم کی صحیح تعیین کے علاوہ مرادفات کے باریک اور لطیف امتیازات سے بھی پورے پورے واقف تھے اسی تبحر اور ژرف نگاہی کی بدولت ہم دیکھتے ہیں کہ نوادرالالفاظ میں ہر ہر صفحے پر معانی کی لطافتوں اور باریکیوں کو ہم پر واضح کرتے ہیں اور لفظوں کی معنوی خوبیوں پر سے پردہ اٹھا کر ہمیں ان کے اصلی تصورات کے قریب لے جاتے ہیں۔

ادا ایک عام لفظ ہے۔ مثلاً ادائے معشوقانہ، یا ناز و ادا وغیرہ۔ میر عبدالواسع اس کی تشریح کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ادا کیفیتے باشد معشوقاں را

کہ بہ تقریر نیاید و ذوق آں را یابد، آں"۔ اگرچہ میر صاحب کی یہ تشریح عام طور پر غلط نہیں مگر تشنہ اور ناقص ہونے کے علاوہ آن کے یہ معنی نہیں۔ آرزو کے نزدیک یہ لفظ عربی کا ہے۔ فارسی میں اکثر حرکت موزوں کے معنی میں آتا ہے مثلاً ابرو و چشم کی موزوں حرکت کو بھی ادا کہیں گے۔ ادا بعض اوقات مطلقاً بمعنی حرکت آتا ہے مثلاً ادائے خارج۔ غرض ادا معشوقوں کی کیفیت نہیں بلکہ ان کے اعضا خصوصاً چشم و ابرو کی حرکت موزوں کا نام ہے اب رہا لفظ آن سو وہ آرزو کے بیان کے مطابق ادا سے الگ کیفیت کا نام ہے۔ یہ محبوبوں کی ایک جمالی حالت اور کیفیت ہے جس کی تعبیر کسی اور لفظ سے ممکن نہیں حافظ شیراز فرماتے ہیں۔ ع

یار ما ایں دارد و آں نیز ہم

ایک اور شعر میں کہا ہے۔

شاہد آں نیست کہ موئے و میانے دارد بندۂ طلعتِ آں باش کہ آنے دارد

برہان قاطع میں آن کے ضمن میں لکھا ہے:

"آن۔ نمک و چاشنی و حالتے و کیفیتے را نیز می گویند کہ در حسن می باشد و بہ تقریر در نمی آید"۔

اس ایک لفظ کی تشریح سے آرزو کی تحلیلی اور تجزیاتی صلاحیت کا حال اچھی طرح واضح ہو سکتا ہے۔

آرزو کی اس دقت نظر اور وسعت علم کا اندازہ سراج اللغات وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے مگر نوادر کے صفحات میں اس کے محکم تر ثبوت ملتے ہیں جس کی بنا یہ ہے کہ ان لغات کے برعکس نوادر میں محض تشریح و توضیح ہی نہیں بلکہ غرائب کی تنقید بھی ہے۔[1]

---

[1] سراج اللغات وغیرہ میں بھی فارسی لغت نگاروں کی تنقیدیں ہیں مگر وہ عام ہیں خاص نہیں نوادر میں عام تنقیدوں کے ساتھ ساتھ غرائب کی خاص تنقید بھی مد نظر ہے۔

اس کی وجہ سے آرزو کو ہر موقع پر میر عبدالواسع کی مبہم اور سست تشریحوں کو واضح اور چست کرنا پڑتا ہے۔ چناں چہ اس فرض کے تقاضے سے مجبور ہو کر مختلف الفاظ کے معین تصورات ہمارے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس جھول کو دور کرتے ہیں جو عبدالواسع کی تشریحوں کا خاصہ ہے۔

یہ مسلم ہے (جیساکہ ایک دوسرے موقع پر بیان ہوا ہے) کہ میر عبدالواسع کی بہت سی غلطیاں عموم خصوص[1] سے متعلق ہیں۔ چناں چہ آرزو کی تنقید و تصحیح کا بہت بڑا میدان بھی یہی ہے۔

مثلاً چھتری کا لفظ دیکھیے۔ میر عبدالواسع فرماتے ہیں:۔

چھتری۔ جفتے کہ تاک انگور و بیارہ خیار و کدو وغیرہ برآں اندازند، برم۔

آرزو اس کی تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لیکن چھتری اعم است وآں چوب یانے باشد کہ باہم بندند و درمیاں آں خانہ ہاے مربع گزارند و جفتے کہ براے تاک انگور می سازند نشنیدہ ام کہ آں را چھتری گفتہ باشد ونیز براے بیارہ خیار و کدو ساختن چھتری مرسوم نیست پس غیر برم باشد، ونیز در رسالہ چھتری آنست کہ دو چوب بلند را بہ زمین فرو برند تا کبوتراں و جانوراں دیگر برآں نشینند وآں را اڈہ نیز خوانند وایں نیز خطاست چرا کہ در ہندی آں را چھتری نگویند بلکہ چھتری آنست کہ چند چوب یانے در عرض و طول باہم بندند و بیک چوب یا جہاز چوب استادہ نمایند خواہ کبوتران را برآں نشانند و خواہ

---

[1] عموم خصوص سے مراد یہ ہے کہ معنی بیان کرتے وقت جو بات عام طور پر صحیح ہے اس کو کسی ایک چیز سے خاص کر دیا جائے جو بات ایک خاص شے یا حالت سے متعلق ہے اس کو عام چیزوں سے وابستہ کر دیا جائے۔

بیارۂ عشق پیچاں وآں چہ ماناست بداں، برآں اندازند و دو چوب کذائی را ہرگز چھتری نہ خوانند بلکہ اگر برائے جانوراں شکاری مثل باز و باشہ سازند تیواز گویند والا اڈہ۔

غالباً اس ایک تشریح سے ہی آرزو کے ذہن کے تنقیدی رجحانات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ بطور ایک لغت نگار کے ان کو صحیح تعین اور کامل تشخص کا ملکہ کس حد تک حاصل تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ معنی اور مفہوم کی تعیین میں جھول اور ڈھیلاپن گوارا نہیں کرسکتے۔ مگر میر عبدالواسع ہیں کہ دو لکڑیوں کو زمین میں گاڑ کر ان کو چھتری کا نام دیتے ہیں اس کے بعد اسی کو اڈہ کے مرادف قرار دے کر اس پر کبوتروں کو بٹھا دیتے ہیں۔ حالاں کہ فارسی اور اُردو زبان کے ذخیرے میں ان میں سے ہر ایک حالت کے لیے الگ الگ الفاظ موجود ہیں۔

آرزو کو اس قسم کی ڈھیلی لغت نگاری سے کس قدر چڑ ہے اس کی مزید توثیق کے لیے نوادر میں بارہ دری، ڈنڈیا، ہتھڑا، ہتھی، تیل، ٹٹی، بھڑوا، ڈنڈی، بڑ، تکا، ہیلی، پہنچی، تونبڑی، ڈنڈ، اور اس طرح کی بے شمار تشریحات کو دیکھ لیجیے ان سے یہ اچھی طرح واضح ہوجائے گا کہ خان آرزو سست اور مبہم شرح کو کسی صورت گوارا نہیں کرتے بلکہ ہر جگہ اشیا اور اسما کے متعین تصورات اور ان کی باریکیوں کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔

ایک خاص بات جو آرزو کو فارسی اور اُردو کے لغت نگاروں پر تفوق بخشتی ہے وہ یہ ہے کہ علمی وسعت کے علاوہ ان کی معلومات کا بہت سا حصہ علمی مشاہدہ اور ذاتی تجربہ پر مبنی ہے۔ وہ الفاظ کے مفہوم کی تعیین کے لیے صرف فارسی عربی کی قدیم لغات پر بھروسہ کرلینے کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ انکی

دی ہوئی معلومات کو ذاتی تحقیق اور چھان بین سے ٹھوک بجا کر بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اس غرض کے لیے وہ لغت اور ادب کے عام مآخذ کے علاوہ تاریخ اور جغرافیہ کی مستند کتابوں سے استفادہ کرتے ہیں ملکوں کے عام طبعی اور مجلسی حالات اور عام رسوم و رواج کی تحقیق کرتے ہیں زندگی کے دوسرے اوضاع و اطوار کے معاملے میں ذاتی تجربہ کے ذریعے بھی تحقیق کی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ وہ ان سب مآخذ سے استفادہ کرنے کے بعد لفظوں کے اصلی مفہوم متعین کرتے ہیں اور تقریباً ہم معنی الفاظ کے لطیف امتیازات کو واضح کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جن چیزوں کا تعلق اپنے ملک سے ہے ان کے سلسلے میں عملی تجربہ اور مشاہدہ و تحقیق سے کام لیتے ہیں اور جو چیزیں ایران و توران سے متعلق ہیں ان کی ماہیت ہندستان میں آئے ہوئے ایرانیوں اور تورانیوں سے دریافت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی بتاتے جاتے ہیں کہ فلاں چیز یا قاعدہ یا رسم ہندستان میں ہے توران میں نہیں یا توران و ایران میں ہے اور ہندستان میں نہیں وہ اس طریق کار کو صرف بیرونی ممالک کے حالات و واقعات تک محدود نہیں رکھتے بلکہ ہندستان کے مختلف صوبوں اور خطّوں کے معاملے میں بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل مثالوں سے ہو سکتی ہے۔

آرزو کی تشریح سے معلوم ہوا کہ میر عبدالواسع کے نزدیک آڑو اور آلوچہ میں کوئی فرق نہیں اس غلطی کی وجہ بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ آلوچہ غیر ملکی چیز ہے اس لیے ہانسوی نے سنی سنائی معلومات پر بھروسہ کرتے ہوئے آلوچہ کو آڑو قرار دے دیا۔ مگر آرزو کی تحقیق اس پر قانع نہیں۔ چناں چہ

لکھتے ہیں کہ "آڑو شفتالو کی طرح کا ایک میوہ ہی جس کا درخت بھی شفتالو سے مشابہ ہوتا ہی گویا یہ شفتالو ہی کی ایک قسم ہی۔ اور یہ جو غرائب میں اس کو آلوچہ کہا ہی یہ صحیح نہیں کیوں کہ آلوچہ ہندستان کی چیز نہیں، البتہ اب تھوڑی مدت سے شاہ جہاں آباد کے باغات میں لگا دیا گیا ہی۔ اور میں نے کئی مرتبہ اس میوے کو دیکھا ہی۔ مگر یہاں کا آلوچہ ترش ہوتا ہی۔ کہتے ہیں کہ کابل، کشمیر اور دوسرے ٹھنڈے ملکوں کا آلوچہ بہت لطیف اور میٹھا ہوتا ہی۔"

میر عبدالواسع نے بکتر اور چار آہنہ کو مرادف قرار دیا ہی۔ اس پر لکھتے ہیں۔

"لیکن چار آہنہ آہن چار پارہ است دو بر پیش و دو بہ پشت بندند ودر ہندستان بہ زرہ وصل کردہ پوشند، چار آہنہ ولایت بر زرہ موقوف نیست، لہذا در محاورہ چار آہنہ بستن است و زرہ بکتر پوشیدن"

میر عبدالواسع نے تمہڑا اور آفتابہ کو ایک چیز قرار دیا ہی مگر آرزو یہ کہتے ہیں کہ تمہڑا خالص ہندستان کا برتن ہی ایک گھڑے جتنا اس کا پیٹ ہوتا ہی اس میں نہانے کے لیے پانی گرم کرتے ہیں۔ نہانے کا یہ طریقہ ایران میں نہیں کیوں کہ وہاں لوگ حمام میں نہاتے ہیں۔

میر عبدالواسع نے پپیہا کو شنخش کا مرادف قرار دیا ہی۔ اس پر آرزو کہتے ہیں کہ پپیہا ہندستان کا پرندہ ہی ایران میں اس کو ڈھونڈھنا بہت بڑی غلطی ہی۔

اسی طرح میر صاحب ایران و توران میں پاڑ کا سراغ لگاتے پھرتے ہیں۔ اور ایک لفظ ستر غل اس کا ہم معنی نکال لاتے ہیں مگر پاڑ یہاں کی

چیز ہی باہر کیسے مل سکتی ہی۔

آرزو نے توتا کے ضمن میں جو تشریح کی ہی۔ بے حد دلچسپ ہی:

"توتا۔ در رسالہ جانورے مشہور کہ طوطی گویند، ببغا .... بداں کہ توتی در ہندستان جانورے باشد شبیہ بگنجشک مادہ وآواز خوش دارد ودر بعضے وقت اورا بنات دہند، وجانورے کہ اورا طوطی گویند غیر آن است وآں مطلق شکر نمی خورد وعامہ شعرائے ہند وایران طوطی را شکر خوار گویند وحال آں کہ طوطی کہ آں را بہ ہندی توتا خوانند باشکر کارے ندارد وجانورے کہ شکر می خورد توتی است چناں کہ گذشت واو غیر توتہ است پس نسبت شکر خواری بہ طوطی غلط باشد، باوجود دانستن ایں مراتب ما نیز ہمیں قسم می بندیم، چہ کنیم اتباع سلف را دریں قسم امور واجب می دانیم ....

ان مثالوں سے آرزو کی فراوانیٔ معلومات اور مشاہدات زندگی اور تجربات کی وسعت کا حال بخوبی واضح ہوتا ہی۔ لغت نویسی کے اس اسلوب کی وجہ سے ان کو اُردو فارسی کے لغت نگاروں میں ممتاز ترین مقام دیا جا سکتا ہی خصوصًا نوادر الالفاظ کے مصنّف کی حیثیت سے ان کا رتبہ بہت بلند ہی کیوں کہ نوادر کو (لغت کی کتاب ہونے کے علاوہ) معلومات عامہ کا مخزن بھی قرار دیا جا سکتا ہی۔

اس کتاب کے مطالعہ سے بعض عجیب وغریب غلط فہمیاں رفع ہوتی ہیں جو عام معلومات کے اعتبار سے مسلمات کی فہرست میں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ نوادر کے بعض بیانات سے اس زمانے کے عام ملکی اور مجلسی حالات پر نہایت معلومات افزا روشنی پڑتی ہی۔

اس موقع پر میں چند ایسے الفاظ کی فہرست پیش کرتا ہوں جن کے ضمن میں دلچسپ معلومات اور مشاہدے درج ہیں۔

آڑو۔ اگاڑی۔ اندرسا۔ بکتر۔ بھگتیا۔ پاڑ۔ پپیہا۔ پٹو۔ پتر۔ پنیر
پنڈول۔ تتھرا۔ تکیا۔ توتی۔ چھپرکھٹ۔ چھتری۔ چھتا۔ ڈلی۔ ڈسکی۔ ڈوریہ
راگنی۔ سرمنڈلہ۔ رائتا۔ سرنگ۔ سورج مکھی۔ سوا۔ سیلی۔ سہرا سیس پھول
فیل مرغ۔ کھاٹ۔ کپڑکوٹ۔ گچی۔ یسبو۔ گولا میتھی۔ مور۔ ملک۔ ناس دانی
تلک۔ ڈھولکی۔ جامن۔ چنبیلی۔ چمبک۔ چھوڑنا۔ ٹیسو۔ چودھری۔ چیرا۔
ڈنڈیا۔ ڈنڈ۔

فیلولوجی یا لسانیات کے سلسلے میں سراج الدین علی خاں آرزو کا نام اس خاص حیثیت سے یکتا ہے کہ وہ پہلے بزرگ ہیں جنھوں نے فارسی اور ہندی (یا سنسکرت) کی وحدت اور توافق کا راز دریافت کیا۔ تقابلی لسانیات کے سلسلے میں جرمن فضلا نے بہت کام کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کارنامے کا سہرا عموماً انھی مستشرقین کے سر باندھا جاتا ہے۔ مگر ہمارا گمان یہ ہے کہ ایرانی اور ہندستانی زبانوں کی اصولی وحدت کا انکشاف سب سے پہلے خان آرزو نے کیا ہے۔ چناں چہ انھوں نے اپنی اکثر کتابوں میں اس بات پر بڑے فخر کا اظہار کیا ہے 'اور سراج اللغات' 'چراغ ہدایت'، شرح سکندر نامہ، مثمر، نوادرالالفاظ، غرض جہاں کہیں بھی انھیں اظہار کا موقعہ ملا ہے انھوں نے اپنی یکتائی کا اعلان ضرور کیا ہے۔

مثمر، خان آرزو کے لسانیاتی نظریات اور قواعد زبان کے سلسلہ میں بڑی قیمتی کتاب ہے۔ ہرچند موجودہ زمانے کی تحقیق کی وسعت کے پیش نظر آرزو کے بعض خیالات جن کا مثمر میں اظہار ہوا ہے آج لائق اعتنا نہ سمجھے

جائیں گے باایں ہمہ اس کتاب میں اُردو فارسی فیلولوجی کے بارے میں بہت سی باتیں ایسی بھی ہیں جو آج بھی کار آمد ہیں۔ (اس اصول سے کہ فارسی اور ہندی میں بہت سے الفاظ مشترک ہیں اور ان دونوں زبانوں میں اصولی وحدت موجود ہی) لغت نگاری کے سلسلے میں خان آرزو نے بہت فائدہ اٹھایا ہی چناں چہ مثمر میں ایک موقع پر لکھا ہی :۔

"تا الیوم ہیچ کس بہ دریافت توافق زبان ہندی و فارسی باآں ہمہ کثرت اہل لغت چہ فارسی وچہ ہندی و دیگر محققان ایں فن مہتد نہ شدہ اند الا فقیر آرزو، وکسے کہ متبع وپیرو ایں عاجز باشد وایں را اصل مقرر کردہ وبنائے تصحیح بعضے از الفاظ فارسیہ بریں گذاشتہ چناں چہ در کتب مصنفہ خود مثل سراج اللغہ وچراغ ہدایت وغیرہ نوشتہ ام وعجب است از رشیدی وغیرہ کہ در ہندستان بودہ اند وہیچ لحاظ نہ کردہ اند کہ دریں دو زبان توافق است (مثمر ورق ۹۳ ب۔ قلمی ۔ پنجاب یونیورسٹی)

آرزو نے نوادرالالفاظ میں بھی توافق کے اصول سے بڑا کام لیا ہی ۔ اور جا بجا اس اصول کے ماتحت قاعدے بناتے چلے گئے ہیں۔ ذیل کی فہرست میں وہ الفاظ درج ہیں جن میں آرزو کے نزدیک توافق پایا جاتا ہی یعنی یہ وہ الفاظ ہیں جو ہندی سنسکرت اور فارسی میں مشترک ہیں :

ابھر (فارسی ابر)۔ اپ (فارسی اب)۔ اجوائن۔ (اجمود)۔ اڈا۔ (فارسی اده)۔ آرا (فارسی اره)۔ اسو (فارسی اسپ)۔ بہات (عربی بہط) بٹّا (فارسی بتہ)۔ برچھی (فارسی برچخ)۔ بسورنا۔ (عربی بسور۔ روترش کردن) بوتا، بوٹہ (فارسی بوتہ) بہانہ (فارسی پانہ)۔ پٹو (فارسی پتو)۔ پرمیو (فارسی پرمیہ)

تن سکھ (فارسی تل)۔ تھل (فارسی پنجک)۔ پونی (فارسی پوک)۔ پھونک (فارسی تنسخ۔ تنسوق)۔ گلا (فارسی گلو بضمن ٹوپ)۔ جُوا (فارسی جع، جوہ)۔ بچیج (فارسی بچ)۔ چھاگل (فارسی چغل)۔ چاکسو (فارسی چشمک)۔ چپو (فارسی چپہ)۔ لاٹو (فارسی لاتو)۔ بضمن چکئی۔ چوکرہ (فارسی یا ترکی چہرہ)۔ چوچی (فارسی پچچو)۔ ڈاک (فارسی تاک)۔ دیئوک (فارسی دیوک)۔ رندا (فارسی رندا)۔ رونگٹے رُواں (روم رونک)۔ ریٹھا (فارسی ریتہ)۔ کھیس (عربی خیش)۔ گھڑی (فارسی گری) بضمن گھڑیال۔ کچھوا (عربی کشف)۔ کرن (عربی قرن)۔ کونپل (فارسی کوپل)۔ کیس (فارسی گیس وگیسو)۔ گراہ (فارسی گراس) لیل (فارسی لار، لیر)۔ ہینگ (فارسی انگ)

ہندی اور فارسی کے مشترک الفاظ کی یہ فہرست جامع نہیں۔ نوادر میں بہت سے اور الفاظ بھی اس طرح کے مل جائیں گے مگر یہ سوال باقی رہے گا کہ ان میں سے کون سے الفاظ ایسے ہیں جو اصولی اور بنیادی طور پر اس قدیم آریائی زبان سے متعلق ہیں جو دو حصوں اور دو شاخوں میں بٹ جانے سے پہلے کی زبان تھی۔ کیوں کہ اس فہرست میں کچھ ایسے الفاظ بھی مل جائیں گے جو سنسکرت اور ہندی کے ذخیرے میں بعد کی فارسی سے داخل ہوئے اسی طرح وہ الفاظ بھی ہیں جو بعد کی ہندستانی زبانوں سے فارسی کے خلط ملط کا نتیجہ ہیں۔ آرزو نے اپنی ساری تحقیق کے باوجود اس امتیاز کا کچھ زیادہ خیال نہیں کیا بلکہ اپنی دریافت کے جوش مسرت سے مغلوب ہو کر عربی الفاظ میں بھی توافق کا اصول جاری کر دیا حالاں کہ اس زبان کے ساتھ ہندی یا سنسکرت کا کوئی رشتہ و پیوند قائم نہیں کیا جا سکتا۔ [1]

---

[1] توافق لسانین کی مفصل بحث کے لئے ملاحظہ ہو مثمر (قلمی) مصنفہ خان آرزو و نیز میرا مضمون "فارسی کے زیر سایہ اُردو زبان کی ترقی" رسالہ اُردو جولائی سنہ ۴۳ء ۱۹ ص ۲۷۸ و ما بعد۔

جیلی ۔ کھلیان میں بالیوں کو سمیٹنے کے لئے ایک دوشاخہ لکڑی ۔
آرزو لکھتے ہیں : " در ہندی متعارف گوالیار کہ افصح السنہ ہند۔ی است پچانگرا گویند " ۔

اگل ..... " بہ زبان گوالیار کہ افصح زبان ہائے ہندی است بنیڈہ گویند "
گانڈر ..... " زبان مردم گوالیار و اکبر آباد کہ افصح السنۂ ہندی است ... "

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل الفاظ کے ضمن میں بھی گوالیاری اور برج کا ذکر آیا ہے :-

کنڈل ۔ کھو۔ کپڑ کوٹ ۔ تلسی ۔ پاسی ۔ ابت ۔

گوالیاری زبان کے بارے میں آرزو کی اس رائے کے دو اسباب ہیں ایک تو یہ کہ وہ خود اکبر آباد اور گوالیار سے متعلق ہیں دوسرے یہ کہ اس زمانے تک خاص دہلی کی زبان کو وہ سرکاری اور مرکزی اہمیت حاصل نہیں ہوئی تھی جو بعد میں اس کو حاصل ہوئی ۔ دہلی کے عوام ایک مخلوط قسم کی زبان بولتے تھے جس کو بانگڑو کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اس میں ہریانی الفاظ اور قصباتی محاورے کی خاصی آمیزش تھی ۔ خان آرزو نے اصلاح زبان کے سلسلے میں سب سے پہلے انہی الفاظ کی فصاحت اور عدم فصاحت کی طرف توجہ کی ۔ اور یہ کہنا شاید غلط نہ ہوگا کہ اردو کے ابتدائی لہجہ و تلفظ کو معین کرنے اور ٹکسالی اردو کو مشتہر کرنے میں انھوں نے ایک مؤسس اور واضع اول کا کام کیا۔ اصلاح زبان کی باقی سب کوششیں اس کے بعد کی ہیں ۔ اس سلسلے میں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ خان آرزو کے زمانے میں زبان اردو کی اصلاح ایک مخصوص مفہوم اور محدود معنی رکھتی تھی ۔ غالباً آرزو ہی پہلے مصنف ہیں جن کی تصانیف میں اردو کا لفظ

زبان کے معنی میں استعمال ہوا ہے کیوں کہ تحسین (نوطرز مرصع) شاہ مراد لاہوری (نامہ مراد) اور مصحفی کا زمانہ آرزو سے مؤخر ہے۔[۱]

نوادرالالفاظ میں لفظ اُردُو کئی موقعوں پر آیا ہے مثلاً :-

رجواڑہ ..... بدیں معنی اصطلاح شاہجہاں آباد است بلکہ اہل اُردُو است کہ ایں قسم اماکن اکثر در لشکر راجہ ہا می باشد والا در اصل رجواڑہ جائے بودن است ؎"

گزک ... "در اصطلاح اہل اُردُو نوع است از شیرینی کہ از کنجد و شکر سازند"

نکتوڑہ ..... "در عرف اُردُو وغیرہ بمعنی صرف ناز و غرور است و بمعنی سوراخ بینی ......"

ہڑبھنا ... بزبان اُردوئے اہل شہر نیست شاید زبان قریات و مواضع باشد و بدیں معنی نگلنا شہرت دارد"

اُردُو کا لفظ خان آرزو کی تصنیف مثمر میں بھی بعض موقعوں پر استعمال ہوا ہے۔ میں اس سے پہلے کہہ آیا ہوں کہ خان آرزو علاوہ فارسی کے ہندستان کی بہت سی زبانوں کے ماہر تھے۔ مگر جہاں تک میں نے غور کیا ہے ان کا کمزور ترین پہلو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں عربی زبان اور ادب میں وہ دسترس نہ تھی جو فارسی یا ہندستانی کے معاملے میں انھیں امتیاز بخشتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میر عبدالواسع ہانسوی کی کتاب کی تصحیح کرتے وقت وہ سب سے زیادہ عربی الفاظ کے معاملے میں پھسلے ہیں۔ با ایں ہمہ عربی میں متوسط قابلیت انھیں حاصل تھی۔ انھیں قدرت نے فطری طور پر ایک زباں داں پیدا کیا

---

[۱] ان بحثوں کے لئے ملاحظہ ہو پروفیسر شیرانی کا مضمون "اُردُو کے مختلف نام" (اورنیٹل کالج میگزین ۲۹ ۱۹ھ)

تھا اس لئے عربی میں بھی وہ اور فارسی لغت نگاروں سے بہتر ثابت ہوئے ہیں۔

ان کی زباں دانی اور عام لسانیاتی دلچسپی کا ایک ثبوت یہ ہی کہ وہ نوادر میں جابجا ہندستان کی مختلف زبانوں کے حوالے سے الفاظ کی تصحیح و تعیین کرتے ہیں۔ رائج الوقت فصیح ہندی کے علاوہ مقامی بولیوں سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ اس عام واقفیت کی وجہ سے انھیں الفاظ کی لغوی تحقیق اور ان کے مختلف تلفظات کے جانچنے کا خوب موقعہ ملا ہی نوادر الالفاظ کے اوراق میں اُنھوں نے جن جن ہندستانی زبانوں کا تذکرہ کیا ہی ان کی فہرست یہ ہی:۔

ہندی کتابی (سنسکرت)۔ گوالیاری (برج)۔ ہندی راجپوتی (راجستانی) کشمیری یا ہندی کشمیری۔ ہندی پنجاب (یعنی پنجابی)۔ زبان مردم پنجاب۔ زبان اُردو۔ زبان اکبرآباد و شاہجہاں آباد اصطلاح شاہجہاں آباد اہل اُردو۔ ہندی فصحا۔

زبان اُردو کے محقق اور مورخ کے لئے یہ بات فائدے اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ نوادر الالفاظ عہد عالمگیری سے لے کر شاہ عالم ثانی کے زمانے تک کی زبان اُردو پر سیر حاصل روشنی ڈالتی ہی۔ یہ وہ زمانہ ہی جس میں اُردو اپنی تعمیر کے عبوری دور سے گذر رہی تھی اس زمانے میں اس کی جو حالت تھی اس کو جاننے کے لیے غرائب اور نوادر دونوں ہمارے لیے نہایت مفید ماخذ ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی جاننا ضروری ہی کہ غرائب اور نوادر دونوں ایک ہی زبان کے مختلف رنگوں کا اظہار کرتی ہیں۔ غرائب اور نوادر کی زبان اور الفاظ کا فرق نہ صرف قصباتی اور شہری محاورے کا فرق ہی بلکہ اس سے اورنگ زیب اور محمد شاہ اور احمد شاہ

کے ادوار کا فرق بھی ظاہر ہوتا ہے - ہر چند کہ یہ دور بہت مختصر ہے مگر زبان اُردو کی تعمیر کے سلسلے میں اس کو بحرانی اور انقلابی دور کہا جا سکتا ہے - اس لحاظ سے نوادرالالفاظ زبان کے مطالعہ کے سلسلے میں بڑی قیمتی کتاب ہے کیوں کہ اس کے ذریعے اس زمانے کی معیاری زبان کا حال معلوم ہوتا ہے خان آرزو نوادرالالفاظ میں کئی موقعوں پر غرائب کے الفاظ کو "زبان جہال" یا "زبان وطن صاحب رسالہ" کے پُرحقارت نام سے یاد کرتے ہیں - اور اس کے مقابلے میں گوالیاری زبان کو ہندستان کی فصیح ترین زبان قرار دیتے ہیں چناں چہ مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کے ضمن میں لکھا ہے :-

ایواڑہ - بمعنی باڑہ - آرزو کہتے ہیں "ایواڑہ زبان وطن صاحب رسالہ خواہد بود ..... بہ زبان برج و گوالیار کہ افصح است آں را کھرک گویند"

ایک جگہ پہلوی اور دری کا انھوں نے فرق بتایا ہے :-

"از تعریف ایں ہر دو زبان چناں واضح میشود کہ دری قرار دادہ مردم کوہ و درہ است و پہلوی زبان شہر و پہلو نزد مجد الدین توسی از عالم اردو است - حالا بہ تحقیق پیوست کہ دری و پہلوی در معنی یکے است چراکہ دری عبارت از آں است کہ بر در ملوک و سلاطین بداں تکلم می نمودند و پہلوی آں کہ در پہلو کہ عبارت از اردو است بداں تلفظ داشتند ..... پس بہ تحقیق پیوست کہ افصح زبان ہا زبان اردو است و فارسی، ہمیں جا معتبر است و زبان خاصۂ ہر ملک در شعر و انشا منظور نیست، ازیں جا ست کہ

شاعر از ہر ملک مثلاً خاقانی از شروان و نظامی از گنجہ وسنائی از غزنین
و خسرو از دہلی بہمان "زبان مقرر" حرف زدند و آں نیست مگر زبان
اُردُو" (مثمر۔ قلمی ورق ۶ و ۷)

یہ سارا بیان فارسی سے متعلق ہے اور اس میں جہاں کہیں اُردُو کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ ہماری زبان اُردُو سے براہ راست علاقہ تو نہیں رکھتا مگر اس سے زبان اُردُو کے بنیادی معنی و مفہوم اچھی طرح واضح ہو جاتے ہیں۔ گویا آرزو کے نزدیک زبان اُردُو وہ ہے :۔

(۱) جس میں بادشاہ اور امرا وسلاطین تکلم کرتے ہیں۔
(۲) شہری زبان (بمقابلہ قصبات کی زبان کے)
(۳) وہ "زبان مقرر" (یا ٹکسالی اور معیاری زبان) جو ادب و شعر انشا کی زبان بننے کے قابل ہوتی ہے اور لوگ اسی کو معیاری زبان سمجھتے ہیں۔

زبان اُردُو کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے میں مثمر سے ایک اور اقتباس پیش کرتا ہوں :۔

"و لفظ برسات کہ بفتح ہائے موحدہ و رای مہملہ وسین بالف کشیدہ و فوقانی بمعنی موسم مخصوص بارش ظاہرا ہندی الاصل است و می تواند محاورۂ مولدین کہ عبارت است از اہل اُردُو کہ اختلاط تمام بازبانہای عربی و فارسی دارند" (مثمر قلمی ورق ۸۸ و ۸۹)

خان آرزو عام ہندستانی زبان یا زبانوں کے لئے ہندی کا لفظ لاتے ہیں (اور سنسکرت کے لیے ہندی کتابی) مگر اُردُو ان کے نزدیک محاورۂ مُولدین ہے۔ یعنی ہندی کی وہ خاص شکل ہے جو عربی فارسی الفاظ کی آمیزش سے

تیار ہوئی ہو اسی لفظ برسات کی تحقیق کرتے ہوئے مثمر میں لکھتے ہیں :-

"واہل اردو موافق قاعدہ عربی آرند مثل پرگنات کہ جمع پرگنہ"

ورق ۸۸ ب -

داد سخن آرزو کی ایک اور تصنیف ہو اس میں اردو شاعری کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

نیز بداں کہ نظیر ایں ماجرا احوال شعرائے ریختہ ہند است وآں شعرے است بہ زبان ہندی اہل اردوئے ہند غالبًا بطریق شعر فارسی وآں الحال بسیار رائج ہندستان است وسابق در دکن رواج داشت بہ زبان ہماں ملک"

ان اقتباسات سے ہندی، زبان ہندی اہل اردو، اور ریختہ کی حدود بہت حد تک معین ہو جاتی ہیں۔ اس کی مزید وضاحت کے لیے آرزو کے کچھ اور اقوال ملاحظہ ہوں۔ چھنل ۔ چھنال کے ضمن میں لکھتے ہیں:

معلوم نیست کہ لغت کجا ست ما مردم کہ از اہل ہندیم ودر اردوئے معلّی می باشیم نشنیدہ ایم -

رجواڑہ کی تشریح میں پہلے لکھ آیا ہوں :

"بدیں معنی اصطلاح شاہجہاں آباد است بلکہ اہل اردو است کہ ایں قسم اماکن اکثر در لشکر راجہ ہا می باشند"

جیساکہ پروفیسر شیرانی نے اپنے ایک مقالے میں تصریح کی ہے۔ آرزو کے نزدیک اردوئے معلّی سے مراد شہر دہلی کی آبادی کا وہ حصہ ہے جو قلعہ معلّی کے قرب وجوار میں ملازمت شاہی کی وجہ سے آباد ہے اور جس میں فوجی منصب دار، درباری اور دیگر ملازمین شامل ہیں۔ یہ لوگ شہر کے دوسرے

حصول کے مقابلے میں قدرتاً زیادہ شستہ اور مہذب سمجھے جاتے تھے اور ظاہر ہی کہ اس طبقے کی زبان زیادہ صاف ستھری ہوگی "۔ یہی وہ زبان ہی جسے آرزو متمرین " زبان مقرر " کا خطاب دے رہے ہیں۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ خان آرزو اُردؤ اور اُردوئے معلّٰی کی اس توضیح کے باوجود برج اور گوالیری زبان ہی کو " افصح السنۂ ہندی " کہتے ہیں اور الفاظ کی فصاحت کے سلسلے میں زبان دہلی کے مقابلے میں اسی کو اہمیت اور ترجیح دیتے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر زبان اُردؤ کی حیرت انگیز ترقی کو دیکھئے کہ تھوڑے عرصہ کے بعد سید انشا، اللہ خاں اسی کے متعلق دریاے لطافت میں لکھتے ہیں:

" ایں مجمع (یعنی اہل دہلی) ہر جاکہ برسد اولاد آں ہا دلی وال گفتہ شوند و محلہ ایشاں محلہ اہل دہلی، واگر تمام شہر را فراگیرند آں شہر را اُردؤ نامند "

مگر اُردؤ اور زبان اُردؤ کا یہ وسیع مفہوم کچھ بعد کی چیز ہی جب شہر دہلی کی زبان کی مرکزی اور ادبی حیثیت علی العموم تسلیم کی جاچکی تھی۔

خان آرزو کے زمانے کی فصیح زبان اور بعد کی ٹکسالی زبان کا فرق اگر دیکھنا منظور ہو تو نوادر الالفاظ کے ان الفاظ کی فہرست بنا لیجئے جو فرہنگ آصفیہ اور نور اللغات میں نہیں ملتے۔ آرزو کے زمانے میں اور ان کے بعد زبان کی اصلاح اور حذف و ترک کا جو سلسلہ شروع ہوا اور کم و بیش آج تک جاری ہی اس کا نتیجہ یہ ہی کہ نوادر کے بیسیوں الفاظ جنھیں آرزو نے فصیح قرار دیا تھا زبان کے ذخیرے سے نکل گئے ہیں۔ آج ملک میں توسیع زبان کی جو تحریک چل رہی ہی۔ اس کے سلسلہ میں

نوادر کے اس ذخیرۂ الفاظ سے پھر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس نقطہ نظر سے بھی نوادر بہت اہمیت رکھتی ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آرزو نے میر عبد الواسع کی قصباتی اور عوامی زبان کے مقابلے میں شہری اور فصیح تر محاورے کو رائج کرنے کی کوشش کی اور جہلا کے تلفظ اور لہجے کے مقابلے میں شستہ اور مہذب شہریوں کے تلفظ کو رواج دیا (مثلاً روش بر وزن ہوش کی جگہ رِوش، بیرکھ کی جگہ، بیرق اور جچا کی جگہ زچا، وغیرہ وغیرہ) مگر نوادر میں ایسے الفاظ کی کمی نہیں جو آج دہلی تو کیا عام اُردو زبان میں بھی بہت کم استعمال ہوتے ہیں بلکہ بعض تو مطلقاً متروک ہو چکے ہیں مثلاً :-

اہوری۔ ایبیا، باٹ موئی، بھنڈ سخت۔ بولوا۔ گرجہ ۔ یتھئی۔ دھالا۔

اس کے علاوہ بہت سے الفاظ ایسے بھی ہیں جن کے تلفظ پر راجستانی، پنجابی، ہریانی اور عام قصباتی رنگ غالب ہے۔ مثلاً بعض لفظوں میں ڑ کی بجائے ڈ: ماڈھی بجائے مارٹی، ساڈھو بجائے ساڑھو۔ اسی طرح بُڈّی بجائے بُڈھا۔ پیساری بجائے پنساری، منجہ بجائے پلنگ، خلقا بجائے خرقا، گھلنا بجائے کشتی کرنا، وغیرہ وغیرہ۔

یہ صحیح ہے کہ اس قسم کے الفاظ غرائب سے منتقل ہوئے ہیں مگر آرزو نے ان میں سے بیشتر کو اپنی کتاب کے بنیادی لفظ قرار دے کر اُن کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

غرائب اور نوادر کے مطالعہ سے اُردو زبان کی تاریخ کے ایک اور پہلو پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ اس پہلو کا تعلق دخیل الفاظ سے ہے۔ یعنی عربی فارسی اور ترکی کے ان الفاظ سے جو ہانسوی اور آرزو کے زمانے تک

جز وزبان بن چکے ہیں۔

غرائب میں اس قسم کے الفاظ خاصی تعداد میں موجود ہیں ان میں بہت سے ایسے ہیں جو عوام کی زبانوں پر چڑھ کر کسی حد تک اپنی شکل اور صورت کو بھی بدل چکے ہیں۔ میر عبدالواسع عموماً اس قسم کے الفاظ کو ان کی آخری یعنی بگڑی ہوئی صورت میں لکھ کر ان کو خاص اُردُو بنا لیتے ہیں اور ان کے لئے فارسی عربی مرادفات لاتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ الفاظ اس زمانے کی اُردُو کا حصّہ بن چکے تھے مثلاً :۔

ادا، آن، اسپغول، آفتاوا، امام، اوریب، بخاری، بقچا، بیرکھ، بتاوا، گرہچہ، جلیبی، چپاتی، (۱) چاکو، چاکسو، چمچا، چلون، خود، دلیا، روش، پوئیش، سورتی، ترکش، تانبا(طعمہ)، موچنہ، لوار، نہالی، سوغات، جلاہہ، ساری (لباس کا نام)، کھیس، سیکھ، شاہ بالا، سوغات وغیرہ۔

ان میں سے بیشتر الفاظ ایسے ہیں جن کی "اردویت" اس حد تک مسلّم ہو چکی ہے کہ بہت کم لوگ ان کے حسب ونسب کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا ہوں گے۔

خان آرزو نے بھی نوادر میں اسی قسم کے چند الفاظ کا اضافہ کیا ہے (یعنی وہ ایسے لفظ ہیں جو غرائب میں موجود نہیں) ان لفظوں کی وہ خصوصیت جو انھیں غرائب کے اسی قبیل کے الفاظ سے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ میر عبدالواسع کے لائے ہوئے الفاظ دخیل الفاظ کی آخری بگڑی ہوئی صورت میں (جس طرح کہ عام لوگوں میں مستعمل ہیں) ہمارے سامنے آتے ہیں مگر خان

۱؎ اُردُو کا مشہور لفظ چپت (چپت لگانا) بھی اسی سے ہے۔

آرزو کے الفاظ اپنی اصلی شکل میں موجود ہیں مثلاً فراش، فیل مرغ، قرقرہ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ خان آرزو ان الفاظ کے جو خود فارسی وغیرہ سے آئے ہیں فارسی، عربی، ترکی مرادفات لانے کے حق میں نہیں۔

دخیل الفاظ کے تلفظ اور املا کے سلسلے میں آرزو کی رائے یہ ہے کہ اس معاملے میں لفظ کی وہ صورت (مکتوبی یا ملفوظی) اختیار کی جائے جو اہل زبان (عوام و خواص دونوں) میں رواج پذیر ہو چکی ہو۔ ایسے لفظوں کے لئے اصلی زبان کی پیروی ضروری نہیں البتہ یہ ضرور ہے کہ نئی زبان میں اس کی وہ صورت سامنے رہنی چاہیئے جو محض عوام ہی میں مروج نہ ہو بلکہ عام وخاص سب کے نزدیک مسلم ہو چکی ہو۔

نوادرالالفاظ میں چند الفاظ ایسے بھی ہیں جو خالص سنسکرت (یعنی ہندی کتابی) سے براہ راست اُنھوں نے لئے ہیں۔ یہ لفظ غرائب میں موجود نہیں۔ معلوم نہیں ایسے الفاظ کو شامل کرنے سے آرزو کا مقصد کیا تھا کیوں کہ یہ لفظ بہت حد تک غیر مانوس ہیں اور اردو زبان میں کبھی کھپ نہیں سکے۔ شاید سنسکرت سے واقفیت کا اظہار مقصود تھا۔ بہر حال ان کا یہ اضافہ چنداں قرین صواب معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً ذیل کے الفاظ:-

اپاس، اپاسنا، اپ (- اب)، ابھر (- ابر)، لبسی، کرن، کترم، اسو (- اسپ) [۱]

آرزو کو سنسکرت زبان میں کہاں تک دسترس تھی اس کا صحیح اندازہ میں نہیں کر سکا۔ گمان غالب یہ ہے کہ ان کی واقفیت سرسری اور معمولی تھی۔

---

[۱] مندرجہ ذیل الفاظ کے ضمن میں بھی ہندی کتابی کا ذکر کیا ہے:- بڑ، ٹیکا، کلال، گھوڑا،

نوادرالالفاظ میں ضمنی طور پر قواعد زبان کے متعلق بھی مفید اشارے ملتے ہیں جن کو دیکھ کر یہ کہنا بے محل معلوم نہیں ہوتا کہ اُردو زبان کے صرفی اور نحوی قاعدوں اور اصولوں کی طرف سب سے پہلے غالباً انھوں نے ہی توجہ کی۔ قواعد کے سلسلے میں ہمارے پاس قدیم ترین کتابیں (مستشرقین کی بعض تصانیف سے قطع نظر) انشا اور قتیل کی دریائے لطافت اور اس کے قریب قریب زمانے کی کتاب دستورالفصاحت (از احد علی یکتا) ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مستقل تصنیف کی حیثیت سے اس معاملے میں فوقیت انھی بزرگوں کو حاصل ہے مگر غالباً اس سے انکار نہ کیا جاسکے گا کہ خان آرزو نے مثمر اور نوادر میں قواعد اُردو کے اصول و مبانی کے متعلق متفرق طور پر جو اشارات کیے ہیں ان کو اس فن کی قدیم ترین اور اولین کوشش قرار دیا جاسکتا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ آرزو کا فکر و دماغ اپنی سب تصانیف میں محض قواعد صرف و نحو کی بجائے فقہ اللسان (فلالوجی) کے اصولوں کی دریافت اور انکشاف میں منہمک نظر آتا ہے۔ ان کا دائرہ بحث صرف اُردو اور ہندی تک محدود نہیں بلکہ وہ ہندستانی اور ایرانی زبانوں کے باہم خلط ملط اور فعل و انفعال کے راز معلوم کرتے رہتے ہیں۔ اس وسیع کوشش کے ضمن میں اُنھوں نے زبان اُردو کے قاعدوں سے بھی کہیں کہیں بحث کی ہے جن کا مطالعہ محقق زبان کے لیے بے حد مفید ہوسکتا ہے۔

نوادرالالفاظ میں زبان میں تصرفات کے قاعدوں، املا اور تلفظ کے قاعدوں اور ردوبدل کے دوسرے اسباب کے متعلق اشارات جن الفاظ کے ضمن میں آئے ہیں ان کی فہرست یہ ہے:۔

اسو، آفتادا، اوکسانا، انب، آنکس، باٹ موئی، بادلی، بقچا،

اوریب (اوریو)، بگھار، بیرکھ، پوئیش، تسما، توتی، تھئی، ٹوپ،
جمنا، جاگیر، جوہر، چکوا، چلا، خرچی، خشخت، دانت میں تنکا پکڑنا،
سوارو، غلولا، فاختائی -
اُردُو الفاظ کی اِملا کے متعلق آرزو نے یہ قاعدہ باندھا ہے کہ وہ لفظ جن
کے آخر میں ایرانیوں کے نزدیک فارسی میں ہ آتی ہے جب وہ اُردُو میں
داخل ہو جاتے ہیں تو ان کی املا میں وہ ہ، الف سے بدل جانی چاہیے۔
چناں چہ چلّا کے ضمن میں لکھتے ہیں :-

"... چلہ خود لفظ فارسی است غایتش ہند یان موافق لہجہ خود
آں را بالف خوانند مثل چھچا، بداں کہ ایں قسم لفظ کہ آخر آں ہائے
مختفی بود فارسیاں آں را بہائے مختفی تلفظ کنند و ہندیان بالف
مثل بنگالا و مالوا و روپیا کہ زر رائج ہندستان است آنہا بنگالہ و
مالوہ و روپیہ گویند و نویسند چناں چہ از کلام اساتذہ و محاورہ اہل زبان
بہ ثبوت رسید، پس در ہندی ایں قسم الفاظ را بہ ہائے مختفی خواندن
غلط باشد و در فارسی بالف، و آں چہ در عہد عالم گیری ایں قاعدہ
برہم خوردہ بود و در دفاتر بنگالا و مالوا وغیرہ ہا بالف می نوشتند محض
غلط، و منشاء آں غفلت از تحقیق است"

(اس کے لئے لفظ بقچا کے علاوہ مثمر کے وہ حصے بھی ملاحظہ کئے جائیں
جہاں الف اور ہائے مختفی کی بحث آئی ہے) ہمارے زمانے میں املا کی
تسہیل کے سلسلے میں بہت کچھ بحث ہو رہی ہے۔ بعض اہل نظر کا خیال یہ ہے کہ
بعض الفاظ جو بے ضرورت عربی یا فارسی تلفظ کے نیچے دب گئے ہیں ان کو
ازسرنو اُردُو والوں کے اصل مخارج کے قریب تر لایا جائے۔ عموماً اس قسم

کی باتوں کو جذباتی رنگ میں سوچا جاتا ہی۔ چناں چہ بعض لوگ آج بھی طیار لکھ کر اپنے خیالوں میں عربی زبان کی سرپرستی کر رہے ہیں مگر غرائب اور نوادر کو دیکھ کر یہ بات واضح ہو جاتی ہی کہ آج سے بہت پہلے اُردو کے محققین نے اس معاملے میں ایک معقول اصول طے کر لیا تھا اور وہ یہ تھا کہ املا اور تلفظ کے معاملے میں اہل زبان کے اپنے قدرتی مخارج اور لب ولہجہ کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے اور اس تکلف سے بچنا چاہیئے جس کی طرف میں نے ابھی ابھی اشارہ کیا ہی۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ غرائب اور نوادر دونوں میں صوف کو سوف صابن کو سابن، چاقو کو چاکو، نقشہ کو نقشا، غلولہ کو غلولا لکھا گیا ہی۔ حقیقت یہ ہی کہ ان بزرگوں کا یہ اصول آج بھی مشعل راہ ثابت ہو سکتا ہی۔

آرزو جس زمانے میں نوادر کو مرتب کرتے ہیں اس میں الف زائدہ اور واو زائدہ کا رواج عام ہی۔ ڑ کی جگہ ڈ بھی موجود ہی۔ تلفظ میں چستی اور لطافت پیدا کرنے کے لئے حروف کے ترک وحذف میں ابھی وہ شدّت نہ آئی تھی جس پر بعد میں بڑی سختی سے عمل ہوا۔ ابھی اُردو پُرانی اُردو (یعنی ہریانی، دکنی، پنجابی، راجستھانی ہندی) وغیرہ کے بہت زیرِ اثر ہی اور اس کا تلفظ ان ملے جلے اثرات کے تابع ہی۔ چناں چہ ذیل کی چند مثالوں سے اس خیال کی توضیح ہو سکتی ہی۔

اڈواڑ بجائے اڑواڑ۔ اساڈھ بجائے اساڑھ۔ باٹنا بجائے بٹنا۔ باندر بجائے بندر۔ باندھ بجائے بند۔ بجاؤنا بجائے بجانا۔ بڈبھس بجائے بڑبھس۔ بڈھنا بجائے بڑھنا۔ بنچھی۔ بجائے بنسی۔ بھوکنا کتے کا بجائے بھونکنا۔ بھیڈ بجائے بھیڑ۔ بھوکنی بجائے پھکنی۔ پیڈو بجائے پیڑو۔ سانو بجائے ستو۔

تاپ بجائے تپ -
ممکن ہو کہ ان میں سے بعض تشکلیں کاتب کے اپنے طریق املا کے زیر اثر بگڑ کر
درج ہوگئی ہوں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ ان میں اکثر آرزو اور ہالسنوی
کی اختیار کردہ ہیں جس کی توثیق یا تو لفظوں میں حروف کی ترتیب سے ہوتی
ہی یا تلفظ کو بذریعہ الفاظ ان مصنّفوں نے خود قلم بند کر دیا ہی -
نوادر الالفاظ کے مضامین کی اس مفصل اور مبسوط تشریح سے اس کتاب
کی اہمیت کا کافی ثبوت مہیا ہوتا ہی - آرزو نے اپنی زبردست شخصیت سے نہ
صرف اپنے عصر کو متاثر کیا بلکہ بعد میں آنے والی ادبی اور علمی تحریکوں پر گہرا
اور نمایاں اثر ڈالا - انھوں نے فارسی اُردو ادب شناسی کے اصول قائم کئے
اُنھوں نے ریختہ کے فن کو بے وقاری کے گڑھے سے نکال کر عظمت اور قبول
عام کے کوچے سے آشنا کیا اُنھوں نے فقہ اللغہ کی بنا رکھی - اُنھوں نے زبان
کے صرفی اور نحوی قاعدوں کے اصول وضع کئے، اور بالآخر یہ کہ اُنھوں نے اُردو
لغت نگاری کا وہ اسلوب قائم کیا اور اس کے لئے ایک ایسی بنیاد اٹھائی
جس کا آئندہ کی لغت نگاری پر گہرا اور دیرپا اثر ہوا[1]

---

[1] چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بعد لغت کی بہت سی کتابیں ظہور میں آئی ہیں جن میں سے بعض
کے نام یہ ہیں :— زبدۃ الاسما (۱۱۸۰ھ)، شمس البیان طیش (۱۲۷۰ھ) مفتاح اللغات (۱۲۳۶ھ)
دلیل ساطع (۱۲۴۸ھ) نفائس اللغاتِ (۱۲۵۳) نفس اللغہ (رشک) - ۱۲۵۶ھ النفس النفائس
۱۲۶۱ھ - منتخب النفائس (۱۲۶۲) (ان میں سے بعض نام میں نے دستور الفصاحت یکتا کے
دیباچے سے لیے ہیں. اس کے لئے میں عرشی صاحب کا ممنون احسان ہوں)-
پروفیسر مسعود حسن صاحب رضوی کے کتب خانے میں اس قسم کے ۲ رسالے اور بھی
ہیں - ان میں سے ایک کا نام منتخب عجائب اللغات ہی - دوسرے کا نام رسالہ ظہیر العلما ہی -
منتخب عجائب اللغات کسی بڑی کتاب کا انتخاب ہی - اس کا مصنّف اپنے آپ کو " اجمیری
بلولی" کہتا ہی اس کتاب سے مقصود یہ ہی کہ فارسی لفظوں کی ہندی معلوم ہو سکے (بقیہ حاشیہ ص ۴۲ پر)

خان آرزو کی سب تصانیف شائع ہونے کے قابل ہیں۔ خصوصاً مثمر نہایت مفید اور قابل قدر کتاب ہے خالص اُردو کے نقطہ نظر سے نوادر الالفاظ کو ان کے اہم ادبی کارناموں میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

اسی وجہ سے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس قیمتی تالیف کو تصحیح و تحشیہ کے بعد فائدہ عام کے لئے شائع کر دیا جائے۔ چناں چہ انجمن ترقی اُردو کے زیر سرپرستی یہ کتاب اب چھپ کر شائع ہو رہی ہے۔

نوادر الالفاظ کے موجودہ متن کی تصحیح و تعیین کے لئے میں نے جن قلمی نسخوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے :۔

۱۔ انجمن ترقی اُردو کا مملوکہ قلمی نسخہ جس کا نشان ۱۔۵۔۱۷ ہے اس کا سن کتابت ۱۱۶۳ھ ہے۔ خاتمے کی عبارت یہ ہے : قد وقع الفراغ من تحریر ہذہ الرسالہ یوم الاثنین من ذی قعدہ ۱۱۶۳ من الہجرۃ النبویہ ...... المطابق سنہ ۳ من جلوس احمد شاہ ...... از دست فقیر حقیر میر شکر اللہ نسخہ نوادر اللغات تحریر یافت ...."

میری معلومات کے مطابق نوادر کا یہ قدیم ترین نسخہ ہے جو بظاہر خان آرزو کی زندگی میں لکھا گیا تھا۔ میں نے اپنے حواشی میں اس کو نسخہ ب سے تعبیر کیا ہے۔

۲۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری کا قلمی نسخہ جس کا نشان API I ہے۔ اس

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱) اس لئے فارسی لفظ پہلے ہے پھر اس کی تشریح ہے۔ اس کے ماخذ میں غرائب اللغات بھی ہے۔ میر عبد الواسع کو اضافت بنا ہی کہتا ہے۔ ممکن ہے تلمذ کی نسبت ہو۔

ظہیر العلما ۱۲۰۸ھ کی تصنیف ہے۔ لفظوں کا سرمایہ قلیل ہے مؤلف کا نام رادھا کشن ماتھر ہے۔

ان دو کتابوں کے متعلق میں نے یہ معلومات ڈاکٹر عبد الستار صدیقی کے ذریعے حاصل کی ہیں۔ بعد میں خود پروفیسر مسعود حسن صاحب نے بھی ازراہ مہربانی مجھے ان کی مفصل حقیقت سے آگاہ کیا۔

کی اہمیت اس وجہ سے ہے کہ اس کے حواشی میں محمد محسن کے قلم سے کچھ اضافے ہیں گمان غالب ہے کہ یہ وہی میر محمد محسن ہیں جو آرزو کے عزیز تھے۔ ان کی ایک تصنیف محاکمات الشعرا کے نام سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کی قلمی کتابوں میں محفوظ ہے بہت سے الفاظ جو متن میں نہیں حاشیے پر درج ہیں۔ ان میں سے بعض کے ساتھ ملحقات لکھا ہے۔ میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکا کہ آیا حاشیے والے سب الفاظ اور تشریحیں ملحقات سے متعلق ہیں؟ کچھ عجب نہیں کہ یہ وہی ملحقات غرائب اللغات ہو جس کا ذکر خان آرزو نے بھی نوادر میں کئی مرتبہ کیا ہے۔ اس کا سن کتابت ۱۲۳۷ھ ہے۔ میرے موجودہ متن کے ذیلی حواشی میں اس نسخے کو الف کہا گیا ہے۔

۳۔ پنجاب یونیورسٹی کا مملوکہ قلمی نسخہ جس کا نشان II55 Pi/I I6 I ہے۔ سن کتابت معلوم نہیں مگر پرانا معلوم ہوتا ہے۔ اس کو میں نے ج سے یاد کیا ہے۔

۴۔ پنجاب یونیورسٹی کا مملوکہ نسخہ (مجموعہ شیرانی) اس کا نشان عدد ۴۴۶۸ ہے۔ سن کتابت ۱۲۴۸ھ ہے۔ اس کو میں نے د سے یاد کیا ہے۔

۵۔ قلمی نسخہ مملوکہ مولوی محمد شفیع صاحب۔ سن کتابت ندارد۔ اس کو ش سے یاد کیا ہے۔

غرائب اللغات کے نسخے

۱۔ غرائب کا قدیم ترین نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری مجموعہ شیرانی میں ہے۔ سال کتابت ۲۹ سال جلوس محمد شاہ ہے۔ یعنی ۶۰-۱۱۵۹ء اس کی کتابت نوادر کے نسخہ ب سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔ اور کتابت خاص دہلی میں ہوئی ہے۔ اس کا نشان عدد ۴۴۶۹ ہے اور میرے متن میں اس کو ہا الف (یعنی ہانسوی الف) سے یاد کیا گیا ہے۔

۲- نقل قلمی نسخہ مملوکہ مولانا حبیب الرحمٰن خاں شروانی ۔ بہت صاف اور سادہ ہے۔ اس کی ترتیب ہا الف سے کسی حد تک مختلف ہے۔ میں نے اس کو ہا ب سے موسوم کیا ہے۔

۳- قلمی نسخہ مملوکہ انجمن ترقی اُردُو ۔ یہ معمولی نسخہ ہے اور ناقص بھی ہے۔ اس کا نام ہا ج ہے۔

ان نسخوں کے علاوہ میں نے مولانا امتیاز علی عرشی کی وساطت سے کتب خانہ عالیہ رام پور کے قلمی نسخوں سے بھی فائدہ اُٹھانے کی کوشش کی ہے۔ مولانا مسعود حسن رضوی ادیب کے پاس بھی اس کے قلمی نسخے موجود ہیں بوجہ بعد مسافت ان سے استفادہ نہ کر سکا اگرچہ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کی وساطت سے بعض الفاظ کی تصحیح میں ان نسخوں سے فائدہ اُٹھایا ہے۔ میں نے اس متن میں غرائب اللغات کو شامل کر لیا ہے۔ مگر جس چیز کو خان آرزو ملحقات رسالہ کہہ رہے ہیں اس تک رسائی نہیں ہوئی اس وجہ سے میں ان الفاظ کا جائزہ نہیں لے سکا۔ ممکن ہے پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نسخہ الف کے حواشی و اضافات ہی ملحقات رسالہ ہوں مگر یقین و اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے میں نے ان کو اپنے متن میں شامل نہیں کیا۔

غرائب کے الفاظ و تشریحات کو شامل کرنے کی صورت یہ اختیار کی ہے کہ پہلے خان آرزو کی عبارتوں میں اس کے اقتباسات کو واوین سے مقید کر دیا ہے۔ اس کے بعد ہر لفظ کی تشریح کے خاتمے پر نشان [ ] دے کر ان میں یا تو یہ نشان = دے دیا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آرزو نے غرائب کا جو اقتباس دیا ہے وہ مکمل ہے یا اگر ناقص ہے تو جو کچھ کم و بیش ہے اس کو [ ] کے درمیان درج کر دیا ہے۔

آرزو نے جو اضافے کیے ہیں ان کے خاتمے پر یہ نشان نہیں دئے۔ مولانا امتیاز علی عرشی کی عنایت سے مجھے محاورات بیگمات کا ایک مجموعہ ملا جو مولانا کے نزدیک آرزو کا معلوم ہوتا ہے بلکہ ان کے بقول نوادر کے ایک نسخہ کا حصہ ہے جو کتب خانہ عالیہ رام پور میں محفوظ ہے۔ یہ رنگین کے مرتبہ محاورات سے بہت حد تک مماثل ہے۔ مگر میں نے اس کو اس متن میں شامل نہیں کیا کیوں کہ انجمن ترقی اُردو کے نسخہ میں (جو آرزو کی زندگی میں لکھا گیا تھا) یہ محاورات موجود نہیں کسی موثق شہادت کے بغیر ان کو آرزو کی تصنیف سمجھ لینے کی ذمہ داری میں نے قبول نہیں کی۔ نوادر اور غرائب کے طریق املا کو (جہاں تک اُردو الفاظ کا تعلق ہے) میں نے برقرار رکھا ہے۔ کیوں کہ مذکورہ بالا قدیم ترین نسخوں میں املاکی جو صورتیں موجود ہیں وہ کسی اصول اور قاعدے پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض اس زمانے کے تلفظ کو ظاہر کرتی ہیں اور بعض سے اس عہد کی کتاب کے طریقے کا حال معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً بجانا کے بجائے بجاؤنا اور واو زائدہ کے ساتھ اس لئے لکھنا ضروری ہے کہ اس زمانہ میں ملفوظی طور پر یہی صورت درست تھی۔ اسی طرح زیر زبر پیش کے لئے حروف علت کا استعمال اس عہد کی کتابت کے عین مطابق ہے۔ البتہ ان نسخوں میں، ہائے دوچشمی نظر نہیں آتی۔ اس صورت میں میں نے عموماً ہائے مخلوط التلفظ کو مروجہ دوچشمی ہا سے بدل دیا ہے۔ اسی طرح یائے معروف اور مجہول میں اس زمانے میں فرق نہ تھا۔ میں نے اس امتیاز کو ظاہر کیا ہے۔

عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ تائے ہندی (یعنی ٹ)، رائے ہندی (یعنی ڑ) اور دال ہندی (یعنی ڈ) کے لئے موجودہ علامت (ط) انگریزوں کے زمانے کی یادگار ہے مگر ان نسخوں کو دیکھ کر یہ غلط فہمی دور ہو جاتی ہے کیوں کہ ان میں ان حروف کے لئے (ط) کی علامت موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان

حروف کے اوپر : : چار نقطے ڈال دئے گئے ہیں۔ (ط) علامت نسخہ ہاالف میں مکمل ط نہیں بلکہ عربی ہندسہ ۴ سے مشابہ ہو ممکن ہو : : نقطوں کی بجائے محض ۴ کا عدد مختصر اور سہل سمجھ لیا ہو۔ اور بعد میں یہی ۴ بگڑتے بگڑتے ط بن گیا ہو۔

اُردو الفاظ کے اعراب کے سلسلے میں میں انجمن ترقی اُردو کے دستور العمل کا پابند ہوں۔ یعنی۔

واو مجہول خالی رہے گا۔

واو معروف اُلٹے پیش سے ظاہر کیا جائے گا۔ جیسے نُور

واو، ماقبل مفتوح و سے ظاہر کیا جائے گا۔ غور

اسی طرح یائے مجہول خالی۔

یائے معروف مثلاً ذہین

یا ماقبل مفتوح مثلاً بین.

نون غنہ ـــ بانس

واو معدولہ و کے نیچے لکیر

حروف صحیح پر زبر نہیں دیا جاتا یعنی خالی حرف صحیح مفتوح ہوگا ورنہ زیر، اور پیش ضرور دی جائے گی۔ بے ضرورت اعراب نہیں لگائے گئے۔

فارسی عبارتوں کی املا میں میں کوئی قاعدہ پیش نظر نہ رکھ سکا۔ اس کی وجہ یہ ہو کہ ہندستان کی فارسی میں آج تک وہ قاعدے ملحوظ نہیں رکھے گئے جن پر آج اصرار کیا جاتا ہو۔ نوادر کے سب نسخے اسی اصول پر تھے اِس کے علاوہ کوئی کاتب ایسا جو اس طریق املا سے مانوس ہو نہیں ملا۔ اس وجہ سے میں نے اس کو عموماً بے قاعدہ چھوڑ دیا ہو مزید یہ کہ ہندستان میں معروف و مجہول واو اور ی کے معاملے میں جو امتیاز آج تک موجود رہا ہے میں ذاتی

طور پر اس کو قائم رکھنے کے حق میں ہوں خصوصاً ہندستان کی فارسی کے سلسلے میں ورنہ رومی کے اس مصرع کے پڑھنے میں بڑی اُلجھن کا سامنا ہوگا۔ ع

زاں کہ باشد در نبشتن شیر شیر

اس کے علاوہ میرا مسودہ اتنی مرتبہ لکھا گیا ہے اور ایسے ایسے انقلاب اس نے دیکھے ہیں کہ ان کی وجہ سے اصول قائم رکھنے کی کوشش ارادے کے باوجود کامیاب نہیں ہوئی اس لئے بالفعل اس کو بے قاعدہ ہی چلنے دیا ہے مگر ممکن ہوا اور عمر اور حالات نے وفا کی اور اس کے کسی دوسرے ایڈیشن کی نوبت آئی تو فارسی املا کو انشاءاللہ با اصول بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

نوادر کے موجودہ متن کی تصحیح میں اُردو اور فارسی کی لغات کی یکساں طور پر ورق گردانی کرنی پڑی۔ میں نے اس سلسلے میں جن جن کتابوں کو پیش نظر رکھا ہے اور جن سے وقتاً فوقتاً رجوع کیا ان کی مفصّل فہرست یہاں پیش کرنا بے ضرورت معلوم ہوتا ہے اس کے لئے ناظرین کرام متن کے ذیلی حواشی پر خود ہی نظر ڈال لیں۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ۔ ع

بسے رنج بردم دریں سال سی

مگر نوادر کے سلسلے میں میری محنت کا زمانہ سات آٹھ سال سے کسی طرح کم نہ ہوگا اس نسخے کی تصحیح میں مجھے بے شمار دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ میری مشکلات کا بڑا سبب یہ تھا کہ یہ محض اُردو کا فرہنگ نہیں بلکہ عربی فارسی ترکی سنسکرت سبھی کا ملا جلا مجموعہ اور ملغوبہ ہے۔ اس وجہ سے دائرے کی وسعت اور کام کی دقت قدم قدم پر حوصلہ شکنی کرتی تھی۔ چناں چہ مجھے اس کے متن کو صحیح کرنے کے لیے فارسی، عربی، ترکی اور اُردو سبھی مآخذ کو دیکھنا پڑا۔ خدا کا شکر ہے کہ آخر کار بڑی عرق ریزی اور محنت کے بعد میں اس کٹھن اور مشکل

ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوا۔ ع:

شکر کہ جمّازہ بمنزل رسید

میری اس کوشش اور محنت میں مجھے سب سے زیادہ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی اور مولانا امتیاز علی عرشی سے مدد ملی جن کی مراسلتوں کو اگر آج شائع کر دیا جائے تو دنیا کے لئے وہ مراسلتیں بجائے خود غرائب اللغات اور نوادر الالفاظ بن جائیں۔ میں صدق دل سے ان بزرگوں کی عنایتوں کا شکر گزار ہوں۔

یہ نسخہ بظاہر صحیح ہو کر چھپ رہا ہے مگر کون کہہ سکتا ہے کہ میری تصحیح خود کس قدر تصحیح کی محتاج ہو گی۔ کتاب کا پہلا مسودہ میں نے لکھا تھا۔ اس کا مبیضہ انجمن ترقی اُردو (ہند) کے کاتب نے لکھ کر مجھے بھیجا جس پر میں نے نظر ثانی کی اور کاتب کی تصحیح کے لئے بعض ضروری اشارات بھی لکھے۔ ابھی کاتب اس کی کتابت نہ کر پایا تھا کہ ملک کی تقسیم عمل میں آئی اور دلی شدید سیاسی انقلاب سے دوچار ہوئی۔ جس کی وجہ سے یہ مبیضہ عرصے تک گم رہا۔ بارے بڑی تلاش کے بعد ملا اور پھر کتابت ہوئی۔ مگر اس مرتبہ پروف کی تصحیح میں خود نہ کر سکا۔ ظاہر ہے کہ جو کتاب طباعت و اشاعت کے دوران میں اتنے انقلابات دیکھ چکی ہو اس کے متعلق حسن تکمیل کی توقع غالباً صحیح نہیں ہو سکتی۔ پھر بھی مجھے اُمید ہے کہ مشفقی مخدومی مولانا سید ہاشمی فرید آبادی کے زیر اہتمام جو کام انجام پذیر ہو گا وہ حسن تکمیل کے زیور سے ضرور آراستہ ہو گا۔

مولانا سید ہاشمی اور کارپردازانِ انجمن کے شکریے کے ساتھ مقدمہ ختم کیا جاتا ہے اور کتاب اہل علم کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

سلسلۂ مطبوعات انجمن ترقی اردو پاکستان نمبر ۲۵۳

نوادر الالفاظ

تصنیف سراج الدین علی خاں المتخلّص بہ آرزوؔ

مع

غرائب اللّغات میر عبد الواسع ہانسوی

بہ تصحیح

ڈاکٹر سید عبد اللہ صاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ ڈی لٹ
ریڈر (اردو) پنجاب یونیورسٹی
اورئنٹل کالج

لاہور

سراج الدین علی خان آرزو کی اپنی تحریر

(چراغ ہدایت کے نسخہ "مملوکہ خان بہادر مولوی محمد شفیع" کے خاتمہ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبحانکَ لاعِلمَ لنا اِلّا ما علّمتنا اِنّکَ انتَ العلیمُ الحکیم۔[1]

بعد حمد و سپاس معلّم الأسما و الصلوٰۃ و السلام افصح الفصحا می گوید فقیر حقیر سراج الدین علی، آرزو تخلّص کہ یکے از فضلائے[2] کامگار و علمائے نامدار ہندوستان جنّت نشان کتاب در فن لغت تالیف نمودہ مسمّی بہ غرائب اللّغات و لُغاتِ ہندی کہ فارسی یا عربی یا ترکی آں زبان زد اہلِ دیار کمتر بود در آں با معانی آن مرقوم فرمودہ، چوں در بیانِ معانیٔ الفاظ تسالہے یا سقمے بہ نظر آمد لہٰذا النسخہ دریں باب بقلم آوردہ جائیکہ سہو و خطائے معلوم کرد اشارت بداں نمودد، و نیز آنچہ بہ تتبّع ناقص ایں کمال دوست در آمد بر آں افزود، اُمّید از جناب عطا بخشِ خطا بخشائے کریم مطلق و ستّار برحق آنست کہ مقبول اہل قبول و اقبال گردد، خصوصاً جنابِ کرامت مآب قبلۂ توجہ عالم آب و گل، مجدّد جہاتِ عرصہ لامکانیٔ دل، نبض شناسِ شخص باریک بینی و تشریح دانِ پیکرِ حقیقت گزینی، آنکہ پرتو التفاتش سر نامہ را سایہ بال ہماست و ظلّ توجّہاتش دیباچہ کتاب را بہر حُسنِ خاتمہ طغرا، حصول قلم رانیش برائے خط مردم سرِ خط رفاہ و قبول دلوانیش[3] سرِ خطِ[4] خالصۃً لوجہ اللہ کارسرگروہ اشراقیاں از فیضِ بادہ ادراکش بخمُ

---

[1] ب و ج: انت العزیز الحکیم دیں یہ آیت نہیں۔ [2] میر عبدالواسع ہانسوی۔

[3] سند، حجت برائے اثباتِ دعویٰ (انندراج) [4] خط یادداشت روزنوکری، پروانہ انندراج

کشیدہ و عقل سرخیل مشائیاں در رکاب گردش ساغر عرفانش دویدہ، در پیش صفائے طینتش بحر محیط تر آمدہ و در برابر روشنیٔ طبعتش گوہر تر از آب بر آمدہ انموذج علم الٰہی، بحر الجواہر کماہی، انتخاب نسخہ جامع عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّہَا مَا سَمِیٌّ مَنْ لَمْ نَجْعَلْ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا، ۵ لمؤلفہ ۵۲ ؎

نواب کہ آگاہ ز مغز است و ز پوست | مانند گل محمدی بس خوش بو ست
احیائے دلِ مردہ نماید در دم | یحییٰ است کہ اعجازِ مسیحا با اوست

چوں خود ستائی بسیار شیوہ گدا شاعرانِ تباہ روزگار است بنوشتن بہ تصرف لفظی کہ در بیت سیدی محمد عرفی نمودہ دریں موقف زبان را باکتفا کار فرمودہ، و ہُو ہٰذا ؎

لغت نویس خرد در صحاح ہمت او | بمعنیٔ لغتِ اندک آوردہ بسیار
و بہ گمانِ فقیر آیدز و مصرعۂ ثانی ایں قسم | بمعنیٔ لغت کم بیا وردہ بسیار

اولیٰ است، چہ بہ مناسبت صحاح لفظ کم در عربی بمعنی بسیار آمدہ و آں طرفِ وقوع دارد و الیق بہ ہمیں معنی است۔

دیگر مخفی نماند کہ چوں در غرائب اللغات رعایت حرفِ ثانی نبود بر آوردن لفظ قدرے مشکل می نمود ازیں باعث مراعات مذکو نیز بہ عمل آوردہ ہر جا کہ لفظ رسالہ بہ ذکر آمدہ غرائب اللغات ازاں ارادہ کردہ و این نسخہ را موسوم بہ نوادر الالفاظ گردانیدہ، امید از جناب کریم آن است کہ مقبول زبان دانان گردد

---

۵ قرآن مجید۔ سورۂ مریم۔ ۵۲ ب: رباعیِ لمحررہ۔ ۵ نواب یحییٰ خاں مرادہی۔

باب الألف

نوٹ :- متن میں ہر تشریح کے آخر میں [ ] نشانات کے درمیان کی عبارت غرائب کی ہی۔ نشان = سے مراد یہ ہی کہ آرزو نے غرائب کے بیان کو تمامہ ملخصاً نقل کر لیا ہی اور اس کے مطالب پر کچھ اضافہ نہیں کیا؛ جہاں جہاں آرزو نے اضافے کیے ہیں وہ اس متن کے اندر قوسین کے درمیان درج کر دئے گئے ہیں]

اُپاسنا[1]۔ پرستش، و بہ تازی عبادت

اُپاس روزہ، و بہ تازی صوم

اَبھرک[2] جوہر کانی کہ ورق ورق باشد و روزنِ خانہ ہا بدال بند کنند، تَلَک بفتح تاے فوقانی و سکون لام و کاف تازی، وزر ورق، و طلق بطا معربِ آں۔ [ابھرک۔ کہ آں را تفِ آفتاب گویند، بر فلک =[3] الف] [و طلق نیز نامند، ہا ب][4]

---

[1] الف: آپاسنا۔ فرہنگ آصفیہ، نور اللغات اور امیر اللغات میں نہیں؛ مگر platts: اُپاسنا = پرستش کرنا۔ [2] د: ابرک؛ فرہنگ آصفیہ: اَبرَق (ع) اَبرَک (ف)۔ ابھرک سنسکرت شکل ہی (رک platts)۔ [3] فرہنگ اندراج: [4] ''فرسلون فتح فامی سعفص و کسر سین بر وزن تعقلون نیز در فارسی آمدہ'' [اضافات الف] لیکن فرہنگ اندراج میں فرسلون ہی بفتح سین ہے بر تک بر وزن اُدرک نیز دیدہ شدہ'' [حواشی الف]

ابھر بباے مخلوط التلفظ بہ ہاویراے مہملہ ابر کہ بتازی سحاب گویند، وایں مشترک است درفارسی وہندئ کتابی، زیرا چہ تفاوت چنداں نیست[۵۱]، چنانکہ اُشتر بتاے[۵۲] فوقانی فارسی است وبتاے ہندی ہندی۔
اَبلا[۵۳]۔ اَبھلا دخترے کہ قریب بجوانی وبمرد نرسیدہ باشد[۵۴] [دوشیزہ وبتازی بکر صحیح بکسر باے موحدہ[۵۵]۔
آپ بباے فارسی آب[۵۶] وبتازی ماء، وایں نیز ازتوافق لسانین[۵۷] است وچنداں تفاوت ازہم ندارند[۵۸] چنانکہ گذشت۔
اَبرَہ "روے جامہ متقابل استرکہ بہ عربی ظہارہ بظاے معجمہ مکسورہ خوانند

---

۵۱ = فرہنگ اندراج: abhra سنسکرت [Platts] ۵۲ پہلوی۔ ushtar : زند ustra : سنسکرت उष्ट्र [Platts]
۵۳۔ باقی سب نسخوں میں اَبھلا ہی Platts میں اس کا تلفظ abhla لکھا ہی؛ سنسکرت (بمعنی کمزور۔ نازک عورت۔ نیز فرہنگ آصفیہ: اَبلا۔ یہ لفظ در اصل اَبَل سے نکلا ہی۔ اَبلا اور ابلا پری کے لئے نور اللغات اور امیر اللغات بھی ملاحظہ ہو۔ ۵۴ ب: ج د ۵۵ "بالست موحدہ بالف کشیدہ ولام بسین مہملہ وتاے فوقانی زدہ نیز گویند" [حواشی الف] ۵۶ آپ = پانی (Platts؛ آبؔ۔ بلفظ وام از فرہنگ آصفیہ)۔ اس لفظ کی دوسری شکلوں کے لیے دیکھو گرے کی کتاب۔ Indo Iranian Phonology
نوٹ نمبر ۲۰، ۲۸۷، ۲۹۰، ۲۹۳، ۲۹۴، پہلوی آپ یا آو: زند: آپ، سنسکرت अप۔ ۵۷ الف: توفق۔ ۵۸ مطابق الف
۵۹ ب "معنی ابرہ راآن گفتن"

اورہ بواو و رائے مہملہ" ودین نظر است، چراکہ آبرہ خود لفظ فارسی است، بلکہ مستعمل محاورہ حال ہمین است و اَورہ لغت جدا دانستن وابرہ را[1] معنیٰ آں گفتن از کمال بے تحقیقی است۔ بلکہ ابرہ مبدل اورہ است یا بالعکس، از قول رشیدی اول مستفاد می شود، زیرا کہ پیش او بائے موحدہ در فارسی قدیم نیامدہ[2]

اُبٹنا[1]۔ چیزے کہ خوبان برُو بمالند، وآں انواع باشد، بعضے ازاں برائے زیادت صفائے چہرہ و بعضے برائے ازدیاد رنگ و بعضے برائے زردیٔ رنگ، و اکثر ہمیں قسم بود، و غازہ کہ لفظ فارسی است نزدیک بہ ہمیں است، چراکہ غازہ برائے سرخیٔ رُو باشد و سفیداب نزدیک باول، چہ از مالیدن سفیداب جوششے کہ از جوانی بر او پیدا شود برطرف گردد، و چہرہ را صفائے بسیار حاصل شود،

اپاہج در رسالہ "دست سست خیز و کاہل، منبل[2] بفتح میم و نون زدہ و بائے موحدہ مفتوح"، لیکن صحیح آنست کہ بمعنی شخصے کہ دست و پائے او از کار رفتہ باشد، و بہ مجاز کاہل را گویند، و نیز اقویٰ تنبل است

---

[1] نور اللغات اور امیر اللغات میں لکھا ہے کہ بقول بعض سنسکرت لفظ آبر کے ڈھانکنے والا) سے بگڑ کر بنا ہے۔ فرہنگ آنند راج میں لکھا ہے "اور نیز آمدہ" اَورہ کے معنی برہان قاطع میں یوں بیان کئے ہیں :- "بفتح اول و ثالث و سکون ثانی بمعنی اَبرہ است کہ روئے قبا و کلاہ و امثال آں باشد، چہ در فارسی بائے و واو بہم تبدیل می یابند۔ "ہر دو یک است زیرا کہ در فرس بآ با واو و بالعکس بدل می شود" [حواشی الف]

[1] نیز ابٹن ۔ ٹبنا ۔ رک فرہنگ آصفیہ، نور اللغات، امیر اللغات

[2] کاہل ۔ سست، بداعتقاد برہان قاطع،

به فوقانی [=] [۵۳] [۵۴]

اُبلنا - جوشیدنِ آب دیگ وغیرہ" وبتازی غَلیان گویند بفتح غین معجمہ ولام تحتانی۔

اُپلا [۵۵] - سرگین گاؤ وگاؤمیش کہ پہن کردہ خشک سازند برائے سوختن، غوشاک [۵۶] وغوشاے ہر دو بہ غین وشین معجمتین ویا چک [۵۷] بہ یا وجیم ہر دو فارسی [اوپلا: سرگین گاؤ کہ خشک شدہ باشد یا بدست آنرا پہن ساختہ خشک کردہ باشند، بجہت سوختن د آنرا غوشاک گویند و پاچک به بائے فارسی۔ ہاب]

اَٹیرَن - دررسالہ چوبکی کج مختصر کہ ریسمان رسیدہ را ابراں بپیچند، چنگوک [۵۸] بفتح جیم فارسی ونون زدہ وکافِ تازی وواؤ معروف"

---

۵۳ نوراللغات Platts سنسکرت لیکن سنسکرتی شکل Hasta Paaa تنبل بتائے فوقانی ونون زدہ بروزن صَندَل، صاحب برہان قاطع بمعنی کاہل وہیچ کارہ ومسخرہ گفتہ" [حواشی الف] ۵۴ اس کی سنسکرت شکل کے لیے دیکھو نوراللغات اور Platts ۵۵ ۵۶ غوشاک غوشا دغوشائے، غوشاک غوشادوغیرہ سرگین حیوانات۔ رک انجمن آرای ناصری، برہان وفرہنگ انندراج۔ ۵۷ بروزن ناوک [برہان وانندراج Platts] ۵۸ برہان قاطع "جنگوک: رنجور بے کار را گویند کہ ایام نقاہت او باشد وبوقت برخاستن دست بر زانو یا بر دیوار گیرد، وکسے را نیز گویند کہ دست ویای او کج باشد وباجیم فارسی ہم آمدہ" برہان میں جنگوک بروزن مفلوک کے بھی یہی معنی لکھے ہیں۔ اسی طرح چنگوک اور چنگلوک کے بھی یہی معنی دیے ہیں، انجمن آرای ناصری میں بھی یہی معنی ہیں، لیکن جیم عربی کے ساتھ جنگوک موجود نہیں نیز فرہنگ انندراج ملاحظہ ہو۔ مولانا محمد حسین آزاد نے لغات آزاد میں اٹیرن لئے معنی چنگلوک لکھے ہیں۔ برہان (نسخہ آزاد) کے حاشیہ پر چنگلوک کے ضمن میں بھی یہی لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ لفظ سنسکرت میں اٹیرن ہی اور فارسی میں مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتا ہی نیز ملاحظہ ہو نفس اللغہ رشک لکھنوی ولمعش بدیع وغیرہ۔ نیز دیکھو اصطلاحات پیشہ وران ج ۲۔ ص ۱۱۱،

لیکن در کتب معتبرۂ فارسی [ق ۳ ب] چنگوک

لیکن در کتب معتبرۂ فارسی [ق ۳ ب] چنگوک[۹] کسے کہ دست او شل شدہ باشد، اگرچہ مجاز آچوب مذکور مے تواند شد، لیکن دریں قسم مجاز نیز استعمال شرط است [چوبے لکے مختصرے کہ ریسمان ریسیدہ را برآں بپیچند۔ چنگلوک بہ جیم فارسی و نونِ ساکن و کاف تازی و لام و واو معروف (ہا الف ۳)] [۱۲]

آٹی [آٹی] ریسمانے برچوبے پیچیدہ جمع سازند، کلاوہ بکافِ تازی و کلافہ بفا مبدل آں [اٹی۔ از ریسماں ریسید [ہ] را چنگلوک بر پیچند۔ کلاوہ بکافِ تازی مفتوح۔ (ہا الف ۳)]

آٹھنا۔ پُر کردنِ چاہ و امثال آں بخاک و خاشاک، انباشتن [پُر کردن و مملو ساختن چاہ و حُفرہ[۱۵] و جزاں، انباشتن بالف مفتوح و نون ساکن و باے موحّدہ مفتوح و شین معجمہ]

اُترنا۔ فرو رفتن بچاہ و امثال آں، و فرو د آمدن از بام و زینہ و نردبان، و در رسالہ ریستن برا ے مہملہ و یاے معروف و سین مہملہ بدیں معنی آوردہ لیکن ریستین مخصوص بچاہ مغاک است۔

---

۹ ب۔ چنگالوک: ج و د جنگلوک: الف میں ہر دو موقعوں پر "چنگوک" ہے۔
۱۰ الف: آری اگر، ۱۱ الف: استعمال نیز ۱۲ مطابق الف و ب: آٹی؛ ج و د: اَٹی: Platts: اَٹی، آٹی: انٹی دیکھو اصطلاحات پیشہ وراں۔ ج ۲۔ ص ۹۔ ۱۳ رک فرہنگ آنند راج: برہان ایضاً کلابہ۔
۱۴ مطابق جب: باقی میں اُٹنا۔ جو فعل لازم ہے آٹنا فعل متعدی Platts۔
۱۵ ہا الف: چفر ہا ب وج: چقر: غالباً یہ حُفرہ یا حفیرہ ہے۔ بمعنی نالی یا گڑھا۔

[اوترتا - فرو رفتن بچاہ یا امثال آن رستین بکسر راء مہملہ و یاے معروف وسین مہملہ]

اجوائن - نام دانہ مشہور، نانخواہ[1] و زِنیان[2] بکسر زاے معجمہ وتشدید نون و تحتانی بالف کشیدہ و نون، و این لفظ نیز مشترک است در فارسی و ہندی، بلکہ در فارسی جوانی[3] و جوائن[4] بدین معنی آمدہ، بر متأمل پوشیدہ نیست کہ اصل لفظ ہندی است، چراکہ بہ معنی زندہ کنندہ نوشتہ اند [=]

اجمود - دوائیست مشہور، گرم و خشک، کرفس بفتح کاف تازی و راے[5] مہملہ و سکون فا و سین مہملہ، لیکن در فارسی نیز اجمود بہمین معنی آمدہ [اجمود[6] دوائیست مشہور، گرم و خشک مفتح سدد جگر، کرفس بفتح کاف و فاء ساکن و سین مہملہ]

اَجیرَن[7] - ناگواریدن طعام، و در رسالہ "ہیضہ کہ تخمہ گویند[8]" و لیکن کتب طِبیّہ[9] ہیضہ غیر تخمہ است و در ہیضہ قے و اسہال باشد بخلافِ تخمہ و لفظ صحیح ہندی براے ہیضہ اوکھال یو کھال[10] و باسی بھات

---

[1] کذا برہان قاطع و فرہنگ جہانگیری، لیکن انجمن آراے ناصری اور فرہنگ انندراج نے اس معنی کو تسلیم نہیں کیا۔ [2] برہان، انجمن آرا اور انندراج میں زنیان بر وزن بریان درج ہے۔ [3] بر وزن فرمود، اجوائن خراسانی (یا گھوڑا اجوائن)، انندراج نیز [redacted]. [4] د کرفس دوائیست مانند اجوائن، بوئے آن ناخوش و تیز می باشد [رک انندراج] [5] براے الف، ج، د [6] ہالف "اجمودہ" [7] ہا ب = اَجیرن [8] نیز تخمہ = انندراج [9] د = طِبّ۔ [10] پکھال اور دُکھال = ہیضہ (جامع اللغات)، ایضاً باسی بھات، چنانچہ کہتے ہیں باسی بھات میں اللہ میاں کا کیا نہوڑا۔

آچھوانی۔ طعامے[11] مخصوص کہ برائے زچہ ہا پزند، و در رسالہ[15] خرسہ[12] بفتح خائے معجمہ ورائے مہملہ زدہ و فتح سینِ مہملہ، لیکن خُرسہ در قاموس مطلق طعام زچہ آوردہ، و دریں ہر دو تفاوت است۔ [=]

است و اجیرن بمعنی تخمہ است [=]

اُچھایا[13]- سیاہی کہ آدمی را در خواب بگیرد و نفس تنگی کند، فرنجک[14] بفتح فا اچھاہہ ورائے مہملہ و نون زدہ و جیم تازی و کاف تازی، عبد الجنۃ بجیم و نون مشدّد و کابوُس بباے موحدہ و سین مہملہ [اُچھاہہ - دیوے باشد کہ در خواب مردم را فرو گیرد، و حکما گویند کہ آں مادۂ سودائیست کہ در خواب مردم از و متیر شدہ کابوس (الف - ا - ب)]

اُچھو[18]- گرہ شدنِ آب و شراب و امثالِ آں در گلوٗ و شکستن آب وغیرہ درگلوٗ و اگفتیدن[21] بواو بالف کشیدہ و فتح کاف تازی و فاے زدہ فوقانی

---

[10] مطابق ب: ج، و د: طعامیکہ مخصوص ..... الخ [11] فرہنگ آنندراج میں خُرسہ بالضم ہے اور یہی صحیح ہے لسان العرب میں ہے اَلخُرس وَالخِراس طعامُ الوِلادۃِ الاخیرۃ عن اللحیانی، ھذا الاصل ثم صادت الدعوۃ للولادۃ خُرساً وخِراساً الخُرسۃ انتہی ماتطعِمُہا النفساءُ نفسُہا..... الخُرسۃُ مَاتطعمہُ المراءۃُ عند وِلادھا

دنیز ملاحظہ ہو الفرائد الدریہ۔ HAVA- اچھوانی یا اجوانی [یا اجوائی = ptisan] ایک قسم کا شیرہ جو زچہ کو دیا جاتا ہے۔[فرآہنگ آصفیہ] [12] د - حای۔ [13] ج۔ چرسہ ۔ [14] ج، ب: اچھاہہ: الف: اچھایہ یہ لفظ نور للبس اور فائق دونوں میں نہیں، چھایا اور چھا ہا ہے اُچا و ابھی ہے۔ [15] انجمن آرائے ناصری: فُرُنجَک ۔ [16] آنندراج ۔ [17] عبد الجنان سے [19] الف وہا ب: بیااچھا، ج: اچھاہہ [20] مطابق ا، ب، ج [21] واکفیدن د آنندراج: لغات آزاد،

بیارسیدہ، وسند این ہر دو در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و بتازی شرق خوانند[۵۲] [=]

آچار[۵۱] خورشے ترش مشہور کہ با غذا خوردہ شود، وآں انواع بود، انبہ ولیمو وشلغم و امثال آں را گاہے در آب وگاہے در روغن سرشف وگاہے درسرکہ اندازند، وصاحب رسالہ ریچار[۵۲] فارسی آں گفتہ، وتحقیق آنست کہ درفارسی لفظ اچار ہم آمدہ، ووضع آں مختلف است، درولایت اکثر چاشنی دار باشد و در لفظ ریچار اختلاف بسیار است وحق تحقیق آنست کہ آچار وریچار [اچار۔ مشہور است بیشتر از انبہ ولیموں در روغن سرشف یا سرکہ اندازند کہ ترشی گیرد آں را با طعام خورند، ریچال[۵۳]۔ [برائے مہملہ ویائے معروف]

آخور۔[۵۴] بقیۂ کاہے کہ بعد از خوردن دواب بماند، نشخوار بکسر یا[۵۵] بضم و نشوار بکسر نون وسکون شین معجمہ[۵۶] و واو بالف رسیدہ ورائے معرب آں [= بقیۂ کاہے[۵۷] بود از خوردن اسپ وگاو وغیرہ بماند، نشوار بکسر نون وشین[۵۸] معجمہ]

اخروٹ۔ میوہ ایست مشہور مثل بادام خشک چارمغز گرد و بکسر کاف فارسی ورائے مہملہ زدہ ودال بواو رسیدہ وگوز بفتح کاف (ق ہ ف

---

۵۲ "وہم غصص دیدہ شدہ" [حواشی الف] ۵۱ مطابق ب۔ باقی نسخوں میں اچار ہے۔ فرہنگ آصفیہ: آچار۔ اچار (عو) ۵۲ ریچار وریچال وریچالہ [رک فرہنگ انندراج، انندراج، انجمن آرائے ناصری، برہان قاطع] ۵۳ ہا الف = بریچال۔ ہگ ۵ "اصل فارسی۔ آب خور کا مخفف" (فرہنگ آصفیہ) "آخر بدون واو نیز آمدہ" انندراج۔ ۵۴ انندراج، انجمن آرا، اور برہان قاطع میں یہ معنی نہیں۔ ۵۵ ب = یا ۵۶ ب، ج، د: بسین۔ ۵۷ مطابق ہا ب اصل سین معجمہ۔

فارسی و زائے معجمہ، و جوز بجیم معرّب آن[10]

ادا - بدال مہملہ،[11] در رسالہ "کیفیتے باشد معشوقان را بتقریر نیاید و ذوق آن را در یابد"،[12] آں و دریں نظر است، زیرا کہ ادا ہر چند لفظ عربی است لیکن اکثر فارسیان[13] بمعنئ حرکتِ موزن استعمال کنند مثلاً ادائے ابرو و چشم کہ حرکت این ہا موزوں بنماید، و گویند گاہے بمعنئ مطلق حرکت، چنانکہ ادائے خارج بمعنی حرکت خلاف ظاہر و نامناسب، خواہ فعل باشد خواہ قول، و آں در کتب[15] معتبرہ نمکے است خوباں را کہ تعبیر ازاں[16] نتواں کرد۔ مگر بکلمہ آں کہ اشارت است برائے بعید، پس ادا غیر[17] آں باشد[18] و نیز ادا لفظ ہندی نیست کہ برائے آں لفظ در باید بہم[19] رسانید [ادا: کیفیتے باشد معشوقاں را کہ بگفت و تقریر در نیاید و بدونِ ذوق آں را در نتواں یافت، آں بالف ممدودہ]

آڈا[20] - در رسالہ آنکہ "دو چوب بلند بہ زمین محکم کنند (ق سہ ب) و چوب دیگر

---

[10] رک شفاء العلیل - خفاجی و انند راج وغیرہ [11] مطابق الف [12] مطابق ب باقی نسخوں میں لفظ آن نہیں [13] ج - بمعنی فارسیاں [14] مطابق ج و ب - الف میں "ظاہر" نہیں [15] برہان قاطع: "آں - نمک و چاشنی و حالتے و کیفیتے را نیز گویند کہ در حُسن می باشد و بتقریر در نمی آید" ایضاً رک وغیرہ: حافظ رح ع یار ما ایں دارد و آں نیز ہم [16] ب - تعبیر الف تغییر [17] ب - "ادا" ندارد۔

[18] فرہنگ آصفیہ میں ادا بمعنی آن ہے لیکن اس آن کے علاوہ ایک لفظ آن اور بھی ہے جو بان کے ساتھ ملاکر "آن بان" بولا جاتا ہے۔ [19] "بہم" ج میں ہے۔ [20] مطابق الف - ب - و ج میں "ادا" - د میں اڈا ہے صحیح: اَڈّا - فرہنگ آصفیہ اور اصطلاحاتِ پیشہ وراں میں اس کے بہت سے معنی دیے گئے ہیں۔

بر بالائے آں درعرض بندند[۲۲] تا کبوتران و جانوراں دیگر بر آں نشینند، پتواز ببائے فارسی و فوقانی زدہ و رائے معجمہ،، مؤلف گوید: لفظِ اڈّا مشترک[۲۳] است در ہندی و فارسی، در ہندی بدال ہندی فشدد بالف کشیدہ و در فارسی آدہ[۵۱] بمدّہ و دال و ہائے مختفی، و ایں از عالمِ توافق لسانین است، و پتواز در اصل فارسی بہ معنیٔ آدہ است، و در عرفِ[۵۳] ہندوستان اڈّا نشیمنِ جانورانِ شکاری مثل بازو باشہ و مثل آن [اڈّا = آنکہ دو چوب را بزمین فرو برند و چوب دیگر را بر آں چوب بر بندند تا کبوتراں و دیگر جانوران بر بالائے آں بنشینند۔ پتواز ببائے فارسی و تای مثناۃ فوقانیہ]

آدھا سیسی[۵۴]۔ مرض کہ یک طرفِ سر یا پیشانی[۵۵] درد کند، شقیقہ بشین معجمہ و قاف بوزن عقیقہ[۵۶] [= مرضیست کہ یک طرفِ[۵۷] سر درد باشد اکثر معالجہ آں بسعوطے[۵۸] کہ تنقیہ دماغ کند نمایند، شقیقہ بشین معجمہ و دو قاف بر وزن عقیقہ][۵۹]

---

[۲۱] مطابق ب لفظ "بر" کا اضافہ کیا گیا ہے۔ [۲۲] ب = یا۔ [۲۳] اضافہ مطابق ب۔ عہ ہا ب

[۵۱] مطابق ج [۵۲] بروزن جادہ، [۵۳] انجمن آرا وغیرہ میں آدہ اور پتواز کو ہم معنی لکھا ہے۔ البتہ یہ فرق ہے کہ آدہ کو "کبوتران و امثال آں" اور پتواز کو "کبوتران و بازان" کا نشیمن قرار دیا ہے۔ و پتواز بروزن پیرواز آں را بہ عربی مبقعہ گویند"، [حواشی الف] موقعہ بجائے مبقعہ (نفائس) [۵۴] نسخہ مطابق الف۔ باقی نسخوں میں آدھا سیسی آصفیہ میں آدھا سیسی۔ [۵۵] مطابق ب باقی نسخوں میں تا [۵۶] ج حقیقہ۔ [۵۷] یک طرف، صرف ب میں ہے [۵۸] دوا در بینی ریختنی انند راج [۵۹] نیز دیکھو نفائس اللغات ص۔

اُدھوتر[۱۰]۔ در رسالۂ "جامۂ باریک سفت کہ اکثر لباس زنان باشد، ترلُو[۱۱] بفتح فوقانی و واوِ معروف" مؤلف گوید: در تعین بودن جامۂ مذکور ادھوتر تأمّل[۱۲] ست، و نیز ترلو بفوقانی و باے موحدہ بواو رسیدہ[۱۳] یا تحتانی محلِ نظر است، چہ احتمال پرنو[۱۴] بباے[۱۵] فارسی و نون کہ عبارت است از پرنیاں نیز ہست[۱۶] و ہیچ سند بر معنیٔ اوّل دلالت ندارد[۱۷]۔ [ادھوتر۔ جامۂ باریک کہ اکثر زنان ازاں[۱۸] لباس سازند، ترلو بفتح تا و واوِ معروف]

۱۰ه امیراللغات: ادھوتر: سنسکرت: اردھ + اوت (یعنی آدھا + بناوٹ) غربا کا سوتی اور سستا کپڑا۔ فصحاء دھوتر بولتے ہیں۔ نوراللغات نے اس کا تتبع کیا ہے، Platts نے ADHOTAR اور Ahotar دونوں دئے ہیں اور دونوں کو ہم معنی قرار دیا ہے لیکن اوّل الذکر کے معنی A fine kind of cloth دئے ہیں اور مؤخرالذکر کے a kind of cloth manufactured in India۔ آصفیہ نے ادھوتر کا لفظ درج نہیں کیا۔ دھوتر درج ہے بمعنی "ایک ہندوستانی موٹا چھدرا کپڑا"۔

۱۱ه ب برلو، ج ترلو۔

۱۲ه اندراج: ترلو جامہ سفت و باریک بحوالہ مؤیدالفضلاء، انجمن آرا ناصری اور برہان قاطع میں ترلو "جامہ باریک سفتہ را خوانند" اور ترلو "پارچہ جملہ سفید و باریک"۔ بہار میں ترلو بواو مجہول ہے۔

۱۳ه ج و د: و یا تحتانی یعنی ترلو کی جگہ تریو۔

۱۴ه ب پرلو، ج ترلو۔ پرتو، پرنون، پرنیان: ہم معنی اور مرادف بلکہ ایک ہی لفظ کی مختلف شکلیں ہیں۔

۱۵ه ج: بباے

۱۶ه ب ہست۔

۱۷ه مطابق الف و ب و ج: دارد۔

۱۸ه ب = ازد

اُدھن[۵۱۹] آبے کہ در دیگ و دیگچہ اندازند بعد ازاں گرم شود بتازی قرورہ[۵۲۱] بضم قاف وسر دو یرائے مہملہ و قَرَرہ، بتحریک و قرارہ بہر سہ حرکت۔

اڈوار[۵۲۲] [= اڑوار] چوبے کہ در زیر سقف شکستہ نہند تا نیفتد، نبارش بہ نون و بائے موحدہ و رائے مہملہ بوزن جفاکش[۵۲۳]۔

اڈیٹھہ ریشے کہ بر بدن آدمی پیدا مے شود و اکثر بر پشت بود، ہزار چشمہ، و بتازی سرطان [ریشے کہ بر پشت مردم بر آید و در دیدن نیاید چوں پختہ شود گوشت خوردن و آں بتازی سرطان گویند، ہزار چشمہ۔]

آدرک۔ زنجبیل تر کہ در طعام اندازند، در رسالہ "تلک بضم بمعنی آں آوردہ" آنکہ تلک لوبیا است و بمعنی ادرک اگرچہ در کشف اللغات آوردہ ضعیف است و تحقیق

---

[۵۱۹] حرکات مطابق آصفیہ وغیرہ۔ نسخہ د میں اڈہن ہی جو صحیح نہیں۔ [۵۲۰] اَ+دھن یہ پانی کی وہ مقدار جو کھچڑی یا چاول ابالنے کے لیے دیگچی میں رکھ کر چولھے پر چڑھائیں بطور صفت بمعنی گرم اور کھولتا ہوا (ر-ک آصفیہ، نور، امیر) Platts میں یہ معنی دیئے ہیں "Water set to boil or which is boiling for cooking food"

[۵۲۱] قَرَرَہ۔ ابے کہ در دیگ ریزند پس یا دیگ نسوزد" (اندراج) قَرَرہ، قِرارۃ، قُرارہ، اور قُرُورہ۔ "اسم الماء الذی یُقَرُّ۔ ای یُصَبُّ فی القدر بعد الطبخ لِئلا تحترِق [اقرب الموارد وغیرہ]۔

[۵۲۲] ب و ج میں اَڈوار، د میں ادوار اور الف اڑوار۔

[۵۲۳] "چُغت بضم جیم فارسی و تائے قرشت نیز بمعنی اڈوار آمدہ فی الکشف [حواشی الف] چغت بکسر جیم ہم آمدہ بمعنی چوب مذکور فی البرہان۔ [حواشی الف]

وتحقیق آنکہ تُلک توبیا[۲۴] است وبمعنی ادرک اگرچہ در کشف اللغات آوردہ ضعیف است [= زنجبیل ترکہ آنرا در طعام اندازند۔ تُلک بضم تاے فوقانی ولام ساکن]

اَبْرُوِیْ۔ بیخے است چوں گزر و ترب کہ پُختہ نان خورش کنند، و در رسالہ قُلقاس بضمّ قاف وسکون لام وقاف بالف کشیدہ وسین مہملہ، لیکن از طریقۂ فارسی بفتح قاف معلوم می شود [=]

اڑداوا[۱۵]۔ آردے کہ باب حل کردہ دہند، لیکن این غلط عوام ہندوستان است، ولفظ صحیح آرداہہ است [= آردوے کہ بہ آب شوراندہ باسپ و گاؤ دہند، ارداہہ۔]

ارگجا[۲۵] خوشبوئے واخلاطے کہ عطاراں سازند، پرگنہ بفتح بائے فارسی و سکون راے مہملہ وفتح کاف فارسی ونون، اینست در فرہنگہا، مؤلف گوید پرگنہ ماخوذ است از برا گندن، دریں صورت باید کہ آن چیز[۲۳] خوشبو مشک باشد از عالم عبیر، پس (ق ہ ب) غیر ارگجا باشد، زیرا کہ ارگجا آب حل کردہ بہ بدن وجامہ مالند، چناں کہ مرسوم است و بعضے[۱۵] گویند زریرہ بزاے

---

[۲۴] رک برہان قاطع: غلہ باشد کہ آں را لوبیا خوانند، ب وج توتیا کہ غلط است۔

[۱۵] رک فرہنگ آصفیہ: اَرداوہ صحیح ارداہہ۔ جو اصل میں آرد آبہ تھا۔ نیز نفائس اللغات: ارداوہ،۔ عربی میں جشیشہ اور جَرِیش کہتے ہیں اور فارسی میں تلغوز کہتے ہیں۔

[۲۵] رک فرہنگ آصفیہ "خوشبو کا ایک قسم کا مرکب عطر۔ غالیہ۔ اُس خوشبو کا نام بھی ارگجا ہی جو فاتحہ سوم کے روز ایک پیالہ میں گلاب، برادہ صندل۔ مشک، کافور، عنبر وغیرہ سے بنا کر ہر ایک فاتحہ خواں کے سامنے بھول ڈلوانے کو لے جاتے ہیں۔ [۲۳] الف: آنچہ ج و د: چیزے خشک وخوشبو باشد۔ [۱۵] مطابق د۔ ج و د میں یہ عبارت نہیں۔

معجمہ بروزن حریرہ [ارگجا۔ ترکیبے از بوہائے خوش کہ عطاراں سازند، پرگنہ بفتح بائے فارسی وسکون رائے مہملہ وفتح کافِ فارسی ونون]

اژنگا آنست کہ شخصے پائے خودرا بپائے حریف بند کردہ اورا بیندازد ہیرند بکسرِ سین ورائ ہر دو مہملہ ونونِ زدہ ودال، وبتازی سِرغلبیہ[56] بکسرِ سین ورائے ہر دو مہملہ وسکونِ غین معجمہ ویائے موحدہ وتحتانی مشدّد [= آنست کہ کشتی گیر پائے خودرا بہ پائے دیگر بند کند واورا بیندازد وبتازی شغربیّہ خوانند وہیرند بکسر سین مہملہ ورائے مہملہ ونون ساکن]

اژنلہ۔ درختے است کہ برگہایش عریض باشد وازمغزِ تخم او روغن کشند، بیدانجیر وبتازی خروع بخائے معجمہ ورائے مہملہ بواو رسیدہ وعین مہملہ وتخم آں را بفارسی کِنتو بکسر کاف تازی وسکون نون وفوقانی بواو رسیدہ گویند [= درختے است کہ برگ وباراو برائے امراض بارد وبلغم وآماسِ شکم نفع بسیار کند وبرگ او بسیار عریض بود وآں را بیدانجیر گویند، خروع بخائے معجمہ ورائے مہملہ وواو معروف]

آرُو میوۂ نزدیک بہ شفتالو ودرختش نیز مثل درخت شفتالو است، وگویا نوعے از شفتالو است، ودر رسالہ "میوۂ معروف کہ آلوچہ نیز خوانند" واین

---

۵۶ یہ لفظ نہ مل سکا۔ نفائس اللغات، برہان اور بہار عجم میں شغربیہ اور شغریّہ ہے۔ ۵۷ نسخہ ہا الف و ب میں سغربیہ اور سغرسہ ہے۔ جیسے میں نے صحیح کیا ہے۔ ۵۸ آرزو نے اس کا تلفظ ضبط نہیں کیا یہ خِرْوَعْ ہے دیکھو، لسان و بہار عجم و نفائس اللغات وغیرہ) آنندراج میں ہے خِرْوَعْ کِذْدِھَمٌ۔ ہانسوی نے واو معروف سے لکھا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ ۵۹ آنندراج گنتو، برہان: رکنتو۔

خوانند" و این خطا است، چراکه آلوچہ کہ آں را اِجّاص گویند بکسر ہمزہ و تشدید جیم میوۂ دیگر است، و درختش ہم بدرخت آڑو می ماند[۵۱]۔ آلوچہ مطلق[۵۲] در ہندوستان نبود، حالا از چند گاہ در بعضے از باغات شاہجہان آباد حرسہ اللہ تعالیٰ عن الفساد پیدا شدہ مکرّر دیدہ شد، آلوچہ رسیدہ مانا ست بآملۂ رسیدہ[۵۳] آنچہ دریں جا بہم رسد ترش بود، گویند در کابل و کشمیر و ولایت[۵۴] سردسیر بسیار شیریں و نازک بہم رسد [= نام میوہ ایست معروف آلوچہ نیز گویند اِجّاص[۵۵]]

آر[۵۶]۔ چوبے کہ آہنے سر تیز در آں نصب کنند برائے راندان گاو در رسالہ چوبے کہ چارپایاں رانند، خصوصاً گاو و خر، لفارسی خرگوانہ[۵۷] و این خطا ست؛ چراکہ آر مخصوص گاو است، خصوصاً گاو ارابہ و قلبہ، و خر را بداں نمے رانند و خرگوانہ مخصوص نیست [=]

---

[۵۱] مطالق ج د: آ و ب: ہمی۔ [۵۲] ب و ج: مطلقاً۔ [۵۳] ج: نارسیدہ۔ [۵۴] ب و ج: ولایات: آ و د: ولایت۔ [۵۵] حاشیہ ب: "تحقیق آنست کہ این تقصیر صاحب رسالہ نیست بلکہ صاحب الالفاظ الادویہ بمعنی آلوچہ را کہ اِجّاص گویند آڑو نوشتہ، و آں در اصل غلط محض است۔ [۵۶] آصفیہ (۱) "لوہے کی پتلی نوک دار کیل جو سانٹے میں لگاتے ہیں (۲) کیلدار سانٹا"۔ امیر اللّغات: لوہے کی ایک نوکدار چیز ہے جو پینے میں لگاتے ہیں۔ فقرہ: کسان ہل جوتتے ہیں مٹھے بیل کی کبھی دُم مروڑتا ہے کبھی آر چبھوتا ہے۔ فقرہ۔ چلتے بیل کے کیوں آر لگائے جاتا ہے"۔ [۵۷] آ ب۔ ج۔ د: خرگواز: برہان قاطع: خرگواز بر وزن سرفراز، لیکن لقیم ہم آمدہ چوبے باشد کہ خر و گاو را بداں رانند، نفائس اللّغات: "آر: چوب دستے کہ بر سر آں آہن سر تیزے باشد و باں گاو رانند پھر آر نی کے ذیل میں لکھا ہے "کہ بداں گاو و خر آں رانند" عربی میں مِنخَس۔ فارسی میں غبارہ خنجہ۔ اور شَنت کہتے ہیں" (ص۳۱)

آریا[1] - در رسالہ "نوعے از خیار کہ باریک[2] و دراز باشد کلوندہ بکاف مفتوح ولام ساکن وفتح واؤ و نون زدہ و دال و ہاے مختفی"، لیکن آنچہ از کتب معتبرہ ظاہر می شود کلوندہ بزبان شیراز[3] ی خیار درازے کہ بہ ہندی[4] ککڑی گویند[5] خیارے کہ براے تخم نگاہ دارند، بہر حال غیر آریا است و در کشف اللغات کلوندہ خیار دراز کہ ککری گویند[6] [=] [7]

اڑہر - غلۂ زرد مائل لبسیاہی کہ ہمراہ غلہ خریفی کارند و با غلات ربیعی درو نمایند شاخل بشین معجمہ و ضم خاء و بکسر خطا است چراکہ شاخول بواو نیز آمدہ و دشمر[8] بفتح دال و سکونِ سین ہر دو مہملہ و میم و راے مہملہ، و بہ عربی دُرْجع بضم دال مہملہ و سکونِ راے مہملہ و جیم و عین مہملہ گویند [= غلۂ لبسیت زرد رنگ شاخُل]

اُڑد - در رسالہ "غلۂ معروف ماش و بتازی مج[8] گویند"، لیکن اطلاقِ ماش در فارسی بر نو ماش[9] کہ آں را ماشِ عطار و نیز بہ ہندی مونگ گویند درعرفِ حال لبسیار آمدہ [اُرد =]

اَرتھی - در رسالہ "جنازۂ گبران، کاہوکب[10]" و درین نظر است[11]، چراکہ

---

[1] فرہنگ آصفیہ۔ [2] ب: بزرگ [3] د: درہند۔ [4] رک برہان قاطع [5] ب: کہ لگری گویند درہند، [6] ہاب: آریہ [7] نفائس اللغات "دُرْجع" اور دشمر، لیکن سروری بیں سین مہملہ کے ساتھ ہی۔ [8] رک لین: مَجٌ، مُجاجٌ۔ [9] رک برہان قاطع وغیرہ۔ [10] رسالہ یں صرف کاہو ہی کہب ندارد۔ [11] انجمن آرائے ناصری: گاہوکب بپارسی قدیم تختہ و تابوت راگفتندے زیراکہ گاہ بمعنی تخت است و مناسبت دارد و یے درترکیب گاہوکب شبہتے است.... شاید گت ..... یاگب بمعنی بزرگ..... تخت بزرگ قبہ دار۔

ارتھی جنازۂ ہندوان را گویند نہ جنازۂ گبران را کہ فارسیان اند، دیگر آنکہ
کاہوکب بمعنی مطلق جنازہ موتی است، چنانکہ از کتب لغت مستفاد می شود
پس تخصیص گبران بیجا است، و تحقیق آنست کہ ارتھی بمعنی جنازۂ
موتی است بزبان ہندی[۱] و کاہوکب بزبان فارسی و چو اہل اسلام
و ہندرا نفرتے[۲] تمام است از اطلاقات ہندوان بر جنازۂ مسلمین
اطلاق آں نکنند و ہمیں قسم مردم ولایت اطلاق کاہوکب و گاہوکب
صحیح بہ کاف فارسی و کاف دوم تازی مضموم و باے موحدہ بمعنی
تخت قبہ دارد، و تفصیل ایں در سراج اللغۃ نوشتہ ام [= جنازہ گبران
کاہو، بکاف عربی]

آرہ [= آرا] سیخے کہ یک سر آں اندکے پہن باشد و ریزۂ نان سوختہ
کہ بہ تنور چسپید بداں تراشند، بلک بکسر باے موحدہ و سکون لام و نیزہ آرہ
چیزیکہ چوب و سنگ بداں تراشند[۵] و شگافند، آرّہ بہ تشدید، و ایں ہم از
عالم توافق لسانین است و بتازی منشار گویند بکسر میم نون زدہ و شین معجمہ

---

۱ ج ہندوی۔ ۲ ب و د: نفرتی: الف: تفرقہ۔
۳ آصفیہ: آرہ و آرا: نفائس اللغات = آرہ۔ لیکن ان میں "سیخ تنور" والا
معنی موجود نہیں صرف بمعنی کروت ہی ایضاً platinum
۴ سب نسخوں میں (د کے سوا) اسی طرح ہی، د میں کتابت میں بلسک ہی
مگر ضبط تلفظ کے لحاظ سے وہی بلک رہ جاتا ہی۔ صحیح بلشک ہی۔ سیخ کباب وغیرہ کے
معنی بُلشک بھی آیا ہی لیکن بمعنی منشار نہیں بلکہ بمعنی سیخ آہنی . . . . برائے نان
برآوردن از تنور . . . . کذا فی برہان و انجمن آرا۔ ممکن ہی استعمال ہند ہو، نیز
دیکھو نفائس اللغات۔ ۵ مطابق الف: ب و ج۔ د میں "تراشند" ندارد۔

بالف کشیده ورائے مہملہ [اَرّہ[1] سیخے باشد آہنی کہ یک سرآں راپہن سازند و آتش را بداں در تنور حرکت دہند و چوں ریزۂ نان سوختہ بہ تنور چسپیدہ باشد بداں تراشند دگاہ آں را تنور نہادہ بریاں را ازاں بیاویزند بلسک بباء موحدہ مکسورہ و لام ساکن و سین مہملہ]

آرَی[2] - اَرّہ کو چک بہ یک دست گرفتہ کار کنند - دَسترہ بفتح دال و سکونِ سین و رائے ہر دو مہملہ -

اساڑھ[3] - ماہ اوّل از برشگال کہ شروع باراں اکثر دراں باشد - و در رسالہ[4] "نام ماہے کہ آفتاب در برج جوزا باشد، و آں سی و دو روزہ بود، خورداد" لیکن وقتے باشد کہ در اوّل بیساکھ کہ ماہ سوم تابستانِ ہند است نوروزہ واقع است بریں تقدیر تفاوت باشد [اساڑھ[5]: نام ماہ کہ آفتاب در برج جوزا سی و دو روز ماند. خورداد]

اِسپَرَک - گیاہے کہ جامہ ہا را بداں رنگ کنند، زریر بزائے معجمہ بر وزنِ حریر، لیکن اِسپرک خود لفظِ فارسی است، وچوں در ہندوستان پیدا نشود و از ولایت می آرند ہمیں شہرت گرفتہ، و آنچہ صاحبِ برہان قاطع آں را برگِ زرد چوب گماں بُردہ خطاست - [=]

اِسپغَول[6] - در رسالہ "تخمے است مانند ہالون کہ دروں چوں گندم

---

[1] ۱ الف: اُرّہ، [2] مطابق ج و د: آ، د ب میں مستقل لغت کے طور پر نہیں۔ [3] الف: اساڑھ ب اسادہ۔ [4] اس کے بعد کی عبارت الف میں نہیں۔ [5] مطابق ۱ ب ۱ الف: اساڑھ: [6] اِسپغول (آصفیہ: برہان) اَشپَغول (نفائس اللغات): اسبغول (انجمن آرائے ناصری)، بنگوش (برہان) بنگوہ (انجمن آرا)

ترکیده باشد و بتازی بذر قطونا خوانند بنگو"۔ مؤلف گوید اسبغول ہیچو لفظے نیست کہ برائے آں لفظ دیگر باید رسانید، خود لفظ فارسی است بلکہ می بایست کہ لفظ ہندی بہم رساند و فارسی مشہور آں شکم پارہ است [اسبغول: تخمے است مانندِ تخم ہالون و درونِ آں ہمچو گندمِ ترقیدہ، خاصیت سرد دارد، و بتازی آں را بذر قطونا خوانند۔ بنگو]

اِشگند[۱] در رسالہ "بیخے مشہور، بہمن سفید"۔ لیکن غالب آنست کہ اسگند غیر بہمن سفید است، زیرا کہ بہمن در ہندوستان بہم نمے رسد و از ولایت مے آرند، و اسگند دریں ملک بسیار بہم مے رسد بسبب صورت در اشتباہ افتادہ اند۔ [اِشگندہ بیخے است مشہور، بہمن سفید]

اَشو [= آشو] ہماں کہ بفارسی اسپ و بہ عربی فرس خوانند، و ایں نیز از توافق است چرا کہ تفاوت واو و با چنداں نیست۔

اَشت رابطِ کلام است در اثبات، چنانکہ در فارسی، ناست بنون مقابل آن، لہٰذا ناستک بمعنئ نافی و منکرِ خدا است در ہندی، لیس از توافق لسانین باشد، وہست در فارسی بدل است باشد، چرا کہ الف بہر دو زبان مبدل بہ ہا شود،

آفتاوا[۲]۔ در رسالہ "آوندے لولہ دار کہ دست وپائے بداں شویند و آبدستان و قمقمہ[۳] بہر دو قاف مضموم"۔ مؤلف گوید: آفتاوا ہم چو لفظے نیست کہ خواص

---

۱ مطابق ب و د، او ج میں اسگند: لفظ کے معنی کے لئے دیکھو Platts

۲ آفتابہ: آفتاوہ اصل میں آب تابہ۔ آصفیہ۔

۳ ایضاً مطہرہ۔ اِداوہ۔ ترکی۔ میں قُمغہ کہتے ہیں (نفائس اللغات)

بداں تلفظ کنند بلکہ روزمرۂ جہالِ ہندوستان است و اگر مراعات جہال و عوام کنیم چنانکہ منظورِ صاحب ایں رسالہ است خصوصیت بالفاظے کہ آوردہ نشود، و لفظِ صحیح آفتابہ است کہ فارسی است، و ایں کہ گاہے اہلِ زبان بنابر مراعاتِ جہال تلفظ بکنند می دانند کہ غلط گفتہ اند۔ پس آوردنِ ایں قسم الفاظ بسیار بے حساب است، و الا جمیع یا اکثر الفاظے کہ عوام بہ تغیر لہجہ و حروف تلفظ می کنند دریں نسخہ می بایست آورد۔ [آفتاوا[۵۱]: آوندے باشد لولہ دار بداں دست بشویند آں را آبدستاں خوانند خواہ از مس باشد خواہ از گِل؛ قمقمہ بقافِ مضموم]

اگوا[۵۲]- در رسالہ "پیش رفتن برائے آوردنِ کسے از جہت تعظیم، پذیرہ[۵۳]، ببائے فارسی و ذالِ معجمہ و یائے مجہول و بتازی استقبال ترجمہ پذیرہ" لیکن اگوا شخصے کہ بطریقِ مذکور پیش مرود و ہمچنیں پذیرہ، و ایں کہ بمعنی استقبال نوشتہ نیز خطاست و ظاہرا استقبال ترجمہ پذیرہ کہ گفتہ از برہان قاطع آوردہ و آں سہو است [اگوا- پیش رفتن برائے آوردن کسے از برائے نگہداشت حرمت و تعظیم اُو بہ عربی آں را استقبال گویند، پذیرہ، ببائے فارسی و وذال معجمہ و یائے مجہول]

آکھر[۵۴]- جائے کہ محل خواب وحشیانِ صحرائی باشد مثل آہو و رنگ و غیرہما[۵۵]، کنام[۵۶] بفتح کافِ تازی و نون، و در تحفہ مغلگاہ[۵۷] و سکون غین بمعنی جائے خواب

---

۵۱ ہا الف میں آفتابہ ہے اور ب میں آفتاوا ہے۔ ۵۲ رستہ بتانے والا، رہنما، ہادی، (آصفیہ)؛ اگوائی یا اگوانی: پیشوائی (آصفیہ)، نیز رہنما (نفائس) ۵۳ پذیرہ بمعنی استقبال (انجمن آرا) پیش روندہ (برہان) ۵۴ پلیٹ "جنگلی جانور کا گھر" ۵۵ ب مانند۔ ۵۶ برہان و انجمن: بفتح ۵۷ رک برہان۔

دَدّ و چہار پایاں مطلق گفتہ،
اگاڑی۔ در رسالہ" رسن اسپاں کہ پیشِ ہا کنند تا[۵۱] راست ایستند مقبض بکسر میم وسکون قاف و فتح بائے موحدہ وصاد مہملہ" وبعد ازاں نوشتہ: اگاڑی رسنے کہ بگلوے اسپ بندند تا پیش نرود، شکال" مؤلف گوید۔ مقبض در قاموس رسنے کہ پیش کشند۔ دریں صورت آں رسن خواہد بود کہ دو میخ کلاں بر دو سرطویلہ زنند وہر دو سر رسنے بداں بندند و درمیان رسن ہائے اسپاں را بداں رسن بندند و ایں قدر بدرقشون نادر شاہی مکرر بہ نظر آمدہ و در ہندوستان مرسوم نیست، و اگاڑی آنست کہ رسنے در گلوے اسپ واستر بستہ دو طرفِ آں را بدو میخ یا ہماں[۵۲] رسن مذکور بندند و نیز شکال در برہان ریسمانے کہ بدست و پاے ستوراں بندند و آنرا چدار[۵۳] نیز گویند۔ دریں صورت اعم باشد از اگاڑی، رسن اسپاں کہ پیش رہا کنند تا راست ایستند، مقبض بکسر میم وسکون وقاف وصاد مہملہ[۵۴] و نیز رسنے کہ بہ گلو بند اسپ بندند تا پس تردد، شکال بشین معجمہ وکاف عربی]
اگر۔ چوبے است خوشبو از عالمِ صندل و درختِ آں در کوہستانِ دکن بہم رسد و بتازی عود خوانند۔

---

۵۱ الف میں ..... اگاڑی تک عبارت ندارد

۵۲ ب : ج : بدو میخ یا بہماں :

۵۳ نفائس: "طِوال ..... ولبفارسی تاتورہ چدار۔عربی میں شکیل بھی کہتے ہیں:
نیز: رک نور اللغات: امیر اللغات۔

۵۴ اس کے بعد کی عبارت نسخۂ ب میں نہیں۔

اگّل [آگّل] چوبے است کہ پس درا فگنند[۱] تا زود باز نشود فدرنگ بفتح فا و دال و راء ہر دو مہملہ بروزن فرسنگ و بتازی مجوبہ" کذا فی الرسالہ لیکن اگّل زبان وطنِ مصنّف خواہد بود و بزبانِ گوالیارہ کہ افصح زبان ہائے ہند ست بلّید گو بینڈ گویند۔ بہ معنی عریض چوں چوب مذکور نیز درعرض باشد آں را نیز بینڈ[۲] نامند، بدانکہ در کتب معتبرہ مشہورہ مثل قاموس وغیر مجوبہ بہ معنی چوب دیدہ نشد، اگرچہ صاحب مؤید و مدار الافاضل وغیرہما آوردہ اند [آگل۔ چوبے باشد کہ پس در فگنند تا کے باز نہ تواند کرد، عرب آں را مجوبہ خوانند، فدرنگ بکاف فارسی]

اَکَڑنا۔ در رسالہ" رفتن بہ تکبّر و غرور، تبختر" مؤالف گوید اکڑنا در ہندی کرخت شدن است و بمجاز اعضا را کشیدہ و سخت نمودن، دریں صورت رار فتن را دریں دخل دادن بیجاست، و لفظ صحیح آں اکڑتا چلنا باشد، فارسی خرامیدن است کہ بمعنی رفتن بناز است، و نیز اکڑنا بعد ازاں نوشتہ" کہ بمعنی کشیدن اعضا است بسبب ماندگی و خمار، فخیدن بفا و خائے معجمہ، لیکن اکڑنا کشیدگی اعضا است کہ بہ عربی تمطّی گویند بطائے مہملہ مشدّد، و ایں حالتے است کہ در اوائل تپ ہاے شود، و نیز فخیدن در کتب معتبرہ فارسی مطلقاً نیست، معلوم نیست کہ مصنّف از کجا آوردہ [= رفتن بہ تکبر و غرور، تبختر بروزن تعسّر، ہا ب: دو معنی دارد: اول بمعنی رفتن بہ تکبر و غرور، تبختر بروزن تبقّر[۳] دوم بمعنی کشیدن اعضا کہ بہ سبب ماندگی و خمار

---

[۱] مطابق ب: الف: در پیش در۔ [۲] اصل: بینڈہ: آصفیہ نور اللغات، امیر اللغات ندارد۔ Platts میں ہے۔ [۳] تلفظ میں Platts نے یا ے معروف مجہول دونوں ہی اور آخر میں الف لکھا ہی نیز نفائس: عربی شجار فارسی: فدرنگ و مترس۔

باشد۔ فخیدن بفا و خاے معجمہ]
اکڑا۔ در رسالۂ عضوے و بندے باشد کہ بواسطۂ درد آں حرکت نمے
تواں کرد، ترغدہ[۱] لہذا گویند: فلاں عضو ترغیدہ یعنی درد مند شدہ کہ بہ سبب
آں حرکت نمے تواں کرد" لیکن اکڑا در ہندی بمعنی کرخت شدہ است و
ترغدہ بفتح فوقانی و راے مہملہ مفتوح و سکونِ غین معجمہ و دال مفتوح بمعنی عضوِ
درد مند است کہ بہ سبب آں حرکت نمے تواں کرد یا خود حرکت نہ کند
منجیک نام شاعر گوید[۲]۔

زلبس کوب از زمانہ خورد دشمنت   ہمہ اعضاے اوگشتہ ترغدہ

[= عضوبند باشد کہ بواسطۂ درد آں حرکت نمودہ، ترغدہ و گویند فلاں
عضو ترغیدہ شدہ یعنی چناں درد مند شدہ کہ بواسطۂ آں حرکت نتواں
کرد]

اگست[۳]۔ بفتح و کاف فارسی، ستارہ نزدیک قطب جنوبی کہ بعد انقضاے
برشگال دمد و بتازی سُہیل خوانند، بَرَک[۴] بفتح باے موحدہ و راے مہملہ
و کاف تازی، و بعضے بباے فارسی نیز گفتہ اند۔ لیکن اصح انست
کہ لفظ اگست مشترک است در فارسی و ہندی،

۱؎ رک برہان و انجمن آراے ناصری۔ ۲؎ منجیک کے لیے دیکھو لباب الالباب
عوفی (طبع یورپ) ج ۲، ۱۳، ابوالحسن علی محمد الترمذی نام سامانی دور کے
شاعروں میں تھا، ۳؎ رک آصفیہ و برہان، انجمن آراے ناصری،
Platts میں Agasti - tya ناتا ہے۔ ۴؎ بروزن فلک رک
برہان و انجمن آراے ناصری۔

اکھاڑا[۵۱]۔ میدانے کہ کشتی گیراں درآں کشتی کنند، جَبَرگ بفتح جیم تازی و سکون رائے مہملہ و کاف فارسی، وظاہراً ورزش خانہ نیز ہماں است و آں را تعلیم گاہ و تعلیم گہ بحذف الف نیز گویند [= میدانے را گویند کہ در آں کشتی کنند و آں را مَصْرَعَہ نیز گویند، ریاعہ بفتح رائے مہملہ و یائے مثناۃ تحتانیہ]

اگھن[۵۲] ۔ دررسالہ "نام ماہے کہ آفتاب دربُرج حوت باشد وسی روز بود"
مؤلف گوید: بودن آفتاب دربُرج حوت درآں ماہ خطائے فاحش است چنانکہ ظاہر است، وشاید سہوِ ناسخ است و نیز تفاوت ماہ ہائے ہندی و فارسی بہ ہماں قیاس است کہ در لفظ اساڑھ نوشتہ اند [= اگھن: نام شہرے است کہ آفتاب دربُرج حوت سی روز می ماند۔ آبان[۵۳]]

اکھوا[۵۴]۔ دررسالہ "جنسے از طعام کہ تنگ ہا از آرد ساختہ در شیرہ شکر اندازند و پزند و فاتحہ خواندہ تقسیم کنند، و عقیدہ عوام است کہ ازیں عمل چشم بد رد نیاید۔ بغرا لیکن تنگۂ بغرا در سروری بمعنی برگ بغرا است و آں عبارت است از پارہ ہائے میدہ پہن کردہ بشکل برگ، تحقیق آنست کہ اکھوا چیزے دیگر است و تنگۂ بغرا دیگر [= جنسے از طعام کہ آنرا از آرد مثل تنگہا سازند و در شیرہ شکر پزند و فاتحہ خوانند و عقیدۂ عوام آنست کہ ازیں عمل چشم بد رد نیاید: تنگۂ بغرا]

---

۵۱ اکھاڑے کے لیے دیکھو تفائس۔ ۵۲ آصفیہ: قمری ۸ واں مہینہ۔ تقریباً نصف نومبر سے نصف دسمبر تک" ۵۳ بروزن تاباں۔ ہشتم ماہ است از سال شمسی و آں زمانِ بودنِ آفتاب است دربرج عقرب (انجمن آرائے ناصری)۔ ۵۴ اصلاً انکھوا ، روہیلکھنڈ میں یہ رسم اب تک موجود ہے (عرشی)

اُگال ۔ در رسالہ "فضلۂ کہ بعد از خوردنِ برگ تنبول در دہن ماند و آں را بیروں اندازند۔ بُلاعہ بضمّ ہاے موحّدہ و عین مہملہ" و دریں نظر است، اوّل آں کہ لفظ بُلاعہ در کتبِ معتبرہ مثلِ قاموس وغیرہ نیست، دوم آنکہ اُگال مخصوصِ پان است و اگر بُلاعہ مأخوذ از بلع کہ فرو کردن چیزے است باشد کہ عام خواہد بود دریں صورت ثُفلِ پان اگر گویند مناسب است امّا بضرورت یا خود لفظ اُگال باید آورد۔ اَکال بکافِ تازی قحط سالی و گرانیٔ غلہ و مقابل آں سُکال بمعنی ارزانیٔ غلّہ است [= فضلۂ[۱] کہ بعد از خوردنِ برگ تنبول در دہن ماند و آں را بیروں اندازند، بُلاعہ بضم ہاے موحدہ و عین مہملہ]

اُوکَسانا [= اُکسانا[۲]] در رسالہ "پیش کردن فتیلۂ چراغ، سحیدن بسینِ مہملہ و ہاے مہملہ و یاے معروف": مؤلف گوید اوکسانا در ہندی بمعنی اندک از جا جُنبانیدن و بر آوردن است مطلقاً خواہ فتیلۂ چراغ باشد خواہ غیر آں، و سحیدن در کتبِ معتبرۂ مشہورۂ لغت فارسی نیست بلکہ حاے مہملہ در زبان فارسی نیامدہ و لفظ حیز بمعنی مخنّث از عالمِ طلا و طلبیدن و صد است کہ متأخران تصرف کردہ اند۔ و بمعنی جنبانیدنِ فتیلہ چراغ در ہندوستان استعمالک شہرت دارد و ایں اگرچہ من حیث القیاس صحیح است لیکن سَنَد آں در کلامِ اساتذہ دیدہ نشدہ [اُوکسانا۔ پیش کردن فتیلۂ چراغ، سحیدن

۱ء اَکال ۔ قحط سالی، لیکن دہلی میں کال بولتے ہیں اس کے برعکس سُکال (آصفیہ)

۲ء ظہوری ؎ شود چہرہ زرد خورشید آل دہندش اگر ماہ رویاں اُگال

۳ء رک آصفیہ: چراغ کی بتی کو آگے بڑھانا۔

بسین مہملہ وحاء و یائے معروف]

او کھڑنا [= اکھڑنا[51]] در رسالہ" لغزیدن و بسر در آمدن و اشکوخیدن[52]
مثلاً چوں کسے تند رود و پایش بہ بلنگے یا کلوخے بخورد یا بہ سوراخے فرو رود
یا آبے ریختہ باشد و پایش بداں رسد و بیفتد گویند اشکوخید" مؤلف
گوید : اوکھڑنا برائے ہندی بمعنی از جا بر آمدن درخت و امثال آں است
و بمعنی افتادن آدمی بہ سبب پا لبسنگ آمدن اوکھٹنا[53] باشد بتائے ہندی
و بمعنی اُفتادن بہ سبب لغزش از گل و لائے وغیرہ کھِسلنا کہ ترجمہ لغزیدن
است، و اشکوخیدن[54] بمعنی لغزیدن و بسر در آمدن است [اوکھڑنا.....
اشکوخیدن بشین معجمہ و واو معروف و خائے معجمہ]

اَلگنی - در رسالہ" ریسمانے کہ دو سرِ آں را دو جا بندند و چیزہا بداں آویزند
و گاہے خوشۂ انگور و جز آن نیز،" آونگ بمدّ و فتح و واو و نونِ زدہ و کاف
فارسی،" لیکن آونگ اعمّ است از الگنی و چھینکا و مرادفِ الگنی رَجَہ بفتح
رائے مہملہ و جیم[55] تازی مفتوح بمعنی طنابے کہ جامہ و لنگ بر آں اندازند
[= ریسمانے را گویند کہ خوشہ ہائے انگور بدان بیاویزند و جامہ بر آں
اندازند،" آونگ بالف ممدودہ و واو مفتوحہ و نون ساکن]

اُلّو - جانورے مشہور کہ نحس است، بُوم و بُوف[56] بفا و آں غیر جُغد است،

---

[51] آصفیہ نے ہانسوی والے معنی نہیں دیئے [52] ب میں دشکوخیدن، [53] رک
مشکلات ص۹، : = آصفیہ میں نہیں ہے [54] رک انجمن آرائے ناصری جَہ رَزہ و رَزَہ
: اس کے علاوہ آوند و آوشنگ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ [56] ابن یمین۔

تو باز سدرہ نشینی فلک نشیمن تست
چرا چو بوف کنی آشیاں بویرانہ

اِلآمِلہ[۱] چیزیست کہ بر بدن آدمی پیدا می شود، بشکل گندم مدوّر نکند و مَسَّہ نیز خوانند لیکن اغلب است کہ مَسَّہ در ہر دو زبان مشترک است آژرخ بمدّ و زاے فارسی وخاے تا شکل بقو قانی بالف کشیدہ و شین معجمہ موقوف و لام۔

اُولِما۔ اُلمہ[۲] جانورے ست بو ح کہ موے و پر آں باب گرم دُور کنند۔ یولمہ بہ تحتانی و واو مجہول"، وظاہراً ہمیں لفظ یولمہ است کہ ہندوستانیاں از راہ غلط چناں گویند و اغلب یولمہ ترکی است و بفارسی رود،[۳] براے مہملہ و واو مجہول و دال گویند۔

اُلاہنا[۴]۔ نام وخصوصیات مردہ را ذکر کردن، تا خود یا دیگران از اں نالاں یا گریاں شود۔ مویہ بمیم و واو مجہول و بہ عربی نوحہ گویند بفتح نون و سکونِ واو و حاے مہملہ، وصاحبِ ایں عمل را نوحہ گر و مویہ گر خوانند [نسخہ رام پور نیز بمعنی گلہ و شکوہ و طعن و تشنیع آمدہ]

اُلنبھا[۵]۔ گرہے کہ در بند گاہ بسبب درد عضوے دیگر بہم رسد، چنانکہ از دنبل در پیغولۂ راں و از قرحۂ دست در بغل، باغرہ بباے موحدہ و غین معجمہ و راے مہملہ، و مجد الدین علی قوسی بمعنی بتورمی آوردہ اند کہ در بدن پیدا شود، لیکن اقوی اوّل است [= گرہے کہ در

---

[۱] آصفیہ میں نہیں : Platts : مرادف مَسَّہ

[۲] ب : اولمہ ۔ [۳] رود و رودہ دونوں ہم معنی ہیں۔ (آنندراج)

[۴] گلشن فیض اور نفیس اللغہ میں اولہنا

[۵] اُلنبھا (ب)، اُلمبا (Platts)، آصفیہ ندارد۔

اعضاے بندگاہ بہ سبب دردمندی عضو دیگر پیدا شود مثلاً در پاے کسے دنبل برآمدہ باشد، بداں واسطہ درد آں بغولۂ ران گرہ ہا بہم رسد یا سر ببالین بیجا نہادہ باشد۔ بداں سبب در گردن گرہ ہا پیدہ شود ہر گرہے کہ مثل ایں بہم رسد آں را باغرہ بباے موحدہ دغین معجمہ ورا ے مہملہ گویند[

آلا۔ طاقچۂ عمارت۔ ودر رسالہ[۱] سغ آوردہ لیکن در سروری آوردہ کہ سغ بعضے بمعنی پوشش خانہ نوشتہ اند امّا صحیح نوعے از عمارت دراز است کہ بہ عربی ازج خوانند؛

اَلاؤ۔ آتشے کہ قلندراں در شب ہا نگاہ دارند وہندوان فقیر دھونی گویند[۲] لیکن الاؤ[۳] بقصر و مدّ لفظ فارسی است کہ مستعمل ہندوستان[۴] شدہ است۔

اُلٹا۔ بازگردانیدہ شدہ، بازگونہ[۵] وبہ عربی منکوس[۶] ودر آدمی دو صورت

---

[۱] سغ۔ نوعے عمارت است دراز خمیدہ، وطاق، بعربی ازج گویند وازاج جمع (انجمن آراے ناصری) نیز ملاحظہ ہو لین کی عربی قاموس۔ [۲] آصفیہ۔

[۳] آلاو: بہ سکون واو وآتش شعلہ ناک را گویند وبفتح ہمزہ درست است۔ (برہان) آلاوہ بمعنی دیگ دان وجائے کہ در آں آتش روشن کنند (برہان) آذری ؎ بر اوج گنبد گردوں ازاں بتابد ہو کہ یافت از تف قندیل مرتضی آلاو (انجمن آراے ناصری) [۴] لیکن یہ لفظ سنسکرت میں بھی ہے۔ अलात لہذا توافق لسانین ہے دیکھو Platts

[۵] ایضاً بازگونہ (رک برہان)

[۶] ب ر ا ، د ، : صرف ج میں معکوس

دارو یکے آنکہ بر رو خوابد، بریں تقدیر در فارسی دَمَر[1] بفتح دال ہم وراے مہملہ خوانند اگر پا بالا و سر زیر باز گونہ [اوندھا]

اِلاچی [= اِلائچی] در رسالہ ”بتازی ہیل خوانند، قاقلہ بہ ہر دو قاف“ و دریں نظر[2] است چراکہ ہیل اِلاچی خورد است، چناں کہ از کتب لغت و طب مستفاد می شود قاقلہ و اِلائچی اعم است از ہیل، و نیز ہیل و قاقلہ ہر دو عربی است و نیز اِلائچی در کتب لغت فارسی آمدہ پس از توافق لسانین باشد [=]

اَلسی۔ غلہ است کہ بتازی کتّان بہ تشدید فوقانی گویند، و در رسالہ ”بذر بفتح باے موحدہ و سکونِ ذال معجمہ و راے مہملہ آوردہ“ و تحقیق آنست کہ بزر براے معجمہ بمعنی مطلق دانہ است و بمعنی مصالح گرم مثل فلفل و دارچینی و ابازیر جمع آں کما فی القاموس، لیکن بزر مطلق بہ اصطلاح اطبا بمعنی تخم کتان است چناں کہ در تحفۃ المومنین است و صاحب قاموس بزّار بوزن شدّاد بمعنی فروشندۂ تخم کتاں گفتہ، پس معلوم می شود کہ بزر بمعنی کتاں در عربی ہم آمدہ، و در فارسی بزرک بمعنی تخم مذکور ایں تصرف فارسیاں

---

[1] دَمَر۔ بر رو خوابیدہ کہ در تازی منکوس گویند فوقی یزدی ع کسے بپیچیدہ گگے از حدیقۂ دَمَرتم (مصطلحات وارستہ) نیز Vullers اور سلیمان حئیم کی فارسی لغت مگر برہان اور انجمن آراے ناصری میں موجود نہیں۔

[2] اس پر بحث کے لئے دیکھو کتاب الصیدنہ (طبع محکمۂ آثار قدیمہ)، قاقلہ: عرب و ہند کے تعلقات از مولانا سید سلیمان ندوی: اورینٹل کالج میگزین مئی سنہ ۱۹۴۳ء مرتب کا مضمون ”قدیم عربی تصانیف میں ہندوستانی الفاظ“ یہ لفظ ہندوستانی ہے۔

باشد وآنچه در رساله بذال معجمه آورد خطا است ۔

اُوَلجھنا ۔ [اُلجھنا] در رساله "آویختن ورخنه[1] شدن بسر تیز خار[2]، ولِشکلیدن بکسرِ یا وشینِ معجمه مؤلف گوید: در لفظ لِشکلیدن اختلاف بسیار است[3]: در سروری لِشکولیدن بواو بمعنی جلدی در کار وحریص بودن اُو وشکلیدن بدونِ واو بمعنی پریشان کردن اتو ہَئی لِشلیدن بدونِ کاف بمعنی آویختن ورفتن درچیزے وچسپانیدن[4]، سند برین بیت ابوشکور ؎

که یارا درین داورے بگسلد که بر سبلے گفنه تیغ بر بشلد[5]

وشکله بفتح وبکسر، پاره عموماً وپارهٔ جامه که بر درختے یا میخے بند شود وپاره گردد، شکول در برہان چابکے وچالاکی وشکولیدن مصدر است، ودر کتب دیگر پریشان ساختن وشورانیدن وبر آوردن، پراگنده کردن، وازین اختلاف بظہور مے پیوندد که یاے لِشکولیدن از اصل کلمه نیست وشکولیدن در اصل بمعنی درآویختن جامه است بحدیکه پاره شود لہذا شکله بمعنی پارهٔ جامه وقاشِ خربزه وغیرہما آمده وشکلیدن مخفف شکولیدن است ولِشلیدن بمعنی فرو رفتن بچیزے چنانکه از بیت سابق معلوم مے شود بمعنی در آویختن، وشکولیدن بمعنی حریص وجلد در کارے بودن مجاز است نه حقیقت، وفارسی بے تکلف اولجھنا بند شدن است مثلاً خارے اگر بجامه کسے آویزد گویند جامهٔ فلانے بخارے بند شد [= آویختن ورخنه شدن

---

[1] الف: ریخته شدن۔ [2] الف د: به سر هر خار۔ [3] اس کی مفصل بحث کے لیے دیکھو آصف اللغات ج ۱۱۔ بذیل لشکل، لشکلیدن، لِشل، لِشلیدن، لِشکول وغیره [4] مطابق الف، ب: قوسی: ج و د: توی [5] تصحیح از آصف اللغات۔

بسرتیر و خار چنانچہ اگر جامہ کسے بخار در آویزد و نگذارد گویند لشکلید و لشکلیدن بہاء مکسور و شین معجمہ: [ ]

اِمام - در رسالہ" دانۂ کہ بر سر تسبیح تعبیہ نمایند۔ سرگرہ بسین مہملہ مفتوح و راے مہملہ و کاف فارسی" لیکن امام تسبیح در فارسی مستعمل است و آں را مُقری نیز گویند بضم میم و قاف زدہ و راے مہملہ بیار سیدہ، ولفظ سرگرہ اگرچہ در ظاہرہ فارسی است امّا معلوم نیست کہ اصطلاح کجا است[1] [=]

اَمکا ڈھمکا - دو لفظ است کہ بہ کنایہ از افراد انسان مستعمل شود مانند فلاں و بہمال و باستار و بیستار بباے موحدہ و سین مہملہ موقوف و فوقانی بالف کشیدہ و راے مہملہ" بیستار امالۂ اوّل است، بداں کہ لفظ فُلاں کہ بفتح گویند خطا است بضم است، و فلاں لفظ عربی و بہمال فارسی، فارسیان دوم را تابع نمودہ ہمراہ لفظِ فلاں آرند، اکثر لفظ فلاں مقدم باشد و گاہے برعکس، چناں کہ عرفی گوید ع بہماں و فلانِ آفرینش، و بہماں مخففِ بہمدان است و یا ایں مزید علیہ آں، چنانکہ مذہب بعضے است، و امکا ڈھمکا باہم مستعمل گردند [=]

اَمَربیل - [امربیل[3]] گیاہے کہ بدرخت پیچد و بیخ ندارد، و بر ہر درخت کہ پیچد

---

[1] خاقانی۔

اے سرگرہ از تو عقدِ جاں را بل واسطۂ عقد آں جہاں را

(انجمن آراے ناصری میں) یہ معنی دیئے ہیں، نیز نفائس اللغات: "گل سبحہ اور گل تسبیح بھی کہتے ہیں۔ [2] آصف اللغات: بذیل باہمان، بہمان، باستارہ وغیرہ۔

[3] رک آصفیہ: نیز اکاس بیل۔

خشک سازد، بتازی عشقہ[۵۱] بفتح عین مہملہ وشین معجمہ وقاف گویند، نوبج[۵۲] بفتح نون وواو ویاے مجہول وجیم، و بعضے گویند نوبج[۵۳] بر وزن توبج است۔

اُمنگ[۵۴] ۔ جوشیدن آب وغیرہ۔

اَمُوختا[۵۵] [امخنۃ ور رسالہ" خواندن درس ہاے گذشتہ، دَوْر بفتح دال مہملہ وسکون واو وراے مہملہ" لیکن دریں معنی در کتب عربیہ نیست، وآنچہ مصطلح حفاظِ ہندوستان است آنست کہ دو حافظ یک رکوع مثلاً پیش دیگرے خوانند وبعد ازاں ہمان رکوع راآں دیگر پیش ایں خواند وہمیں قسم ہر قدر کہ توانند [اَمُوختا[۵۶]....]

اُمیں[۵۷] ۔ ور رسالہ" گندم وجو سبز درود ہ، گراں بکاف فارسی دراے مہملہ بالف کشیدہ ونون" لیکن در کتب معتبرہ گراں بضم[۵۸] دستۂ جو وگندم درو کردہ، ونیز اُمیں بزبانِ گوالیار کہ افصح است گندم خوب نارسیدہ بریاں کردہ۔[=]

اُمڈنا [اُمنڈنا] ور رسالہ" تراویدن از کنارِ رود وچشمہ وامثال آں زہیدن بزاے معجمہ" لیکن اُمڈنا بسیار شدن آبِ دریا وبسیارئ ابر فورج است و تراویدن لازم است، زہیدن[۵۹] بضم زاے فارسی چکیدن وتراویدن است

---

۵۱ برہان : عَشِقہ بفتح اوّل وقاف وکسر ثانی، لسان ولین : عَشَقَۃ"۔ ۵۲ برہان : نَوَیج۔ ۵۳ برہان : بروزن زریخ۔ ۵۴ گلشن فیض : جوش وولولہ اس معنی میں نہیں آیا۔ آصفیہ نور اللغات، پلیٹس میں ۵۵ الف : آموختہ، ب : امخنۃ : اموختہ : ج : امخنۃ : ہاب : امُوختا۔ ۵۶ مطابق ہاب : ہا الف : آموختا۔ ۵۷ = ادمی سنسکرت۔ آمی ۵۸ اندراج۔ ۵۹ برہان : بکسر اول بمعنی زائیدن بفتح اول بمعنی افتادن۔ انجمن آراے ناصری تراویدن نیز۔

مطلقاً - [امنڈنا =]

اُنگلبیڑا [1] در رسالہ "مرضے کہ اطراف ناخن پختہ شود۔ بہ عربی داخس [2] براے مہملہ وخاے معجمہ گویند" لیکن انگلبیڑہ ہندی مشہور نیست، ولفظ فصیح آں جھلوری است و بفارسی کثردمہ خوانند بکاف فارسی ونداے فارسی یا معجمہ وکاف تازی بنابر اختلاف [=]

آنڈھا باندھا [3] - آنکہ طفلاں گرد خود پارچہ ہا پوشند وہمیں حروف را بصوت حزیں گفتہ بازی کنند، ملاحفہ بجاے مہملہ وفا بوزن ملاطفہ لیکن ملاحفہ در کتب معتبرہ مشہورہ مثل قاموس وکنز اللغہ ومنتخب اللغات نیست [آنڈھا [4] باندھا - آنکہ طفلاں گرد خود پیرچہا (کذا) پوشند وباہم نشستہ بازی کنند:... ..ہا الف ب]

انڈا اگندا [5] - بیضہ ضائع شدہ کہ بچہ از اں متولد نشود وبتازے غرقلہ [6] بغین معجمہ وسکون را۔ وذہا، در رسالہ "وبفارسی وغین معجمہ ودال مہملہ"، لیکن پلغدہ مخصوص بہ بیضہ نیست بلکہ بیضہ ومیوہ کہ از اندرون ضائع شدہ باشد

---

[1] نسخوں میں انگلبڑہ، انگلبرہ وغیرہ ہے آصفیہ نے جھلوری کے ضمن میں دیا ہے -
[illegible] میں اُنگل بڑا اُنگل بٹرا - [2] صحیح = داخس و داحوس -
[3] غالباً آنڈا بانڈا - آنڈے بانڈے کھانا۔
[5] - الف - انڈہ گندہ - ب - انڈا اگندا - ج - انڈہ گندہ -
[6] صحیح: غَرْقَلَۃ - رک - لسان العرب -
لیکن: غرقلت البیضہ - یہ میوے کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے -

انبہ - انبھہ[1] "بار درختے معروف کہ در ہندوستان پیدا شود" و در رسالہ "نغزک بفتح نون و غین معجمہ و راے مہلہ و کاف لیکن چوں انب بہ ہندوستان مخصوص است لفظ نغزک را فارسی زبانان وضع کردہ باشند، پس فارسی الاصل نباشد، لہذا در کلام اہل ولایت نغزک دیدہ نشد و اینکہ در کلام بعضے از شعراے ہند واقع است نظر باصطلاح ملک خود است ازیں جا است کہ بعضے از ارباب لغت انبج بجیم معرب آں گفتہ

اِندر[2] - فرشتہ کہ موکل است برابر پیش ہندیان، بشتر[3] بباے موحدہ مفتوح و سکون شین معجمہ و فوقانی و راے مہلہ" و ایں اصطلاح مجوس است و بزبان میکائیل۔

اِندراین[4] - ثمر صحرائی کہ بسیار تلخ باشد و بکار دوائی آید و بتازی حَنظل بفتح حاے مہلہ و سکون نون و فتح ظاے معجمہ گویند، پہی[5] بفتح باے فارسی و ہا بیا رسیدہ، کَبَسْت بفتح کاف تازی و باے موحدہ و سکون سین مہلہ و فوقانی و کوست بواو مبدل آں و ایں افصح است، و درخت آں را کہ مراد از درخت اندراین باشد بتازی شَری[6] خوانند، بہ تسکین راے مہلہ انگشتی آتش دان، و بتازی مُتقل بفتح میم و سکون نون [=]

---

[1] صرف الف میں۔

([2] [3] آصفیہ اِندَر: [4] بوزن خنجر (اندراج) [5] نسخہ د: اندراین کا پھل، [6] بروزن سہی (برہان) [7] رک لسان العرب وکین اَحلی من الاَرْیِ وَاَمَرُّ من الشَّری۔

اَنڈل[1] شخصے کہ خایۂ او بسیار کلاں شدہ باشد۔ دَبّہ خایہ بفتح دال و تشدید موحدہ و غُر بضم غین معجمہ و رائے مہملہ۔

اَنگرکھا[2]۔ جامۂ کوتاہ آستین و دامن، در رسالہ است کہ "بعضے آں را خفتان گویند شَلیل بہ شین معجمہ و دو لام بوزن خلیل"، لیکن خفتان نوعے است از جلیبہ کہ خاصۂ جنگ است و آں را قزاگند[3] و بہ ترکی قلماقی [= ..... بروزن فعیل]

اَنگکُش[4]۔ در رسالہ "آہنے سرکج کہ فیل بداں رانند، کجک"، مؤلف گوید انگز بزائے تازی[5] بدیں معنی آمدہ، و ظاہرا انگز مبدل انکس است بضم کاف کہ لفظ ہندی است، و چوں لفظ مذکور کراہتے در تلفظ داشت، سین را بزائے معجمہ بدل کردند ماقبل آں را نیز مفتوح ساختند تا نشانے از آں کراہیت مطلقاً نماند گویا مبدل نیست [= آہنے باشد سرکج کہ بر دستہ تعبیہ کنند و فیلبانان را فیل را بداں نگاہدارند و ہر طرف کہ خواہند برانند، کجک:]

---

[1] آصفیہ، نور اللغات، امیر اللغات ندارند Platts میں انڈیل ہے۔ [2] امیر اللغات و نور اللغات: بفتح اول و سوم و سکون چہارم۔ اگرچہ بعض لوگ انگرکھا بسکون گاف بھی بولتے ہیں۔ [3] قزاغند و قزاگند۔ جامہ را گویند کہ درحشو آن ابریشم و پنبہ نہند و آجیدہ کنند و در روز جنگ پوشند (برہان) [4] مطابق آصفیہ و نیز Platts انکس و انکس۔ [5] اس کے متعلق مفصل بیان آصف اللغات (ج ۲، ص ۵۰۳) میں ملاحظہ ہو، انجمن آرائے ناصری نے اَنگُز یا انگزہ ہر دو لفظ لکھے ہیں لیکن بقول صاحب آصف اللغات اصل لفظ سنسکرت ہی بعد میں مفرس کیا گیا ہے۔

آنگڑا[۱] - در رسالہ چوبے سرکج کہ بداں چیزے را کہ بالا باشد فرود آرند و گل و میوہ چیدنی را بداں چینند، کلاک[۲] بلام مکسور، تازی لیکن در ہندوستان آہنے سرکج بر چوبے نصب کنند۔ و میوہ چینند و خصوصیت بچوب[۳] ندارد [۔۔۔ و آں را کنڈک گویند ....]

اَنگڑائی - حالتے کہ بہ سبب کاہلی یا مرض دست بالا کردہ کشیدگی در بدن پیدا شود، خمیازہ بفتح خا و تبا زی تمطی گویند لیکن در کنز اللغہ است المطولہ فازہ تن و ازیں جا معلوم می شود کہ فازہ عام است۔ فازہ تن و فازہ دہن، درہ باشد کہ بہ ہندی جمائی گویند و فازۂ تن انگڑائی۔ [۔۔]

آنکھ مچولا[۴] - نام بازی معروف و آں چناںست کہ شخصے را مامک[۵] مقرر کنند و کودکے در کنار او نشیند و او چشم کودک بدست خود بندد و کودکاں مختفی شوند بعد ازاں کہ مامک او را گذارد و جست و جو کردہ یکے را ازاں پیدا کند و ہر کہ او را بازی دادہ آمدہ بر سر مامک دست گذارد خلاص شود و ہر کرا او بگیرد بجائے او پیش مامک نشیند و ہماں عمل کند۔ سر مامک بہر دو میم و چشم بندک بجیم فارسی و یاے موحدہ [آنکھ مچولا[۶] ....]

---

۱ آصفیہ میں آنکڑا،

۲ الف کلابہ۔ ۳ و بفارسی کہر بفتح کاف تازی و ہاے ہوز نیز نامند، و ثوباء بضم و فتح الواو والمد و باسکسہ نیز دیدہ شد [حواشی نسخہ الف]

۴ نیز آنکھ مچولی، آنکھ مچولا۔ ۵ سر مامک (اسناد راج)

۶ آصفیہ، آنکھ مچول: آنکھ مچولی۔ آنکھ مندورا: آنکھ مچولا نیز ملاحظہ ہو، نفائس اللغات وغیرہ،

انگیا۔ در رسالہ سینہ بند باشد کہ آں را جیب و آستین نباشد، شبی[۱] بشین معجمہ و باے موحدہ بیار رسیدہ" و دریں نظر است چراکہ ہر گاہ[۲] مخصوص زنان ہند و باشد فارسی او نیاید، و نیز انگیا آستین کوتاہ دارد و نیز در کتب لغت شبی بعضے بمعنی پوستین و بعضے مطلق جامہ گفتہ اند۔ [=]

انگوٹھا۔ بتازی ابہام، نر انگشت [=]

انگوٹھی۔ انگشتری۔

انگشٹ[۳] بتاے ہندی، نر انگشت و ایں نیز از عالم توافق[۴] لسانین است، چناں کہ لفظ بدن کہ در ہندی بمعنی چہرہ و صورت است امّا بدن لفظ عربی است پس از عالم سمن باشد کہ بہ ہندی مطلق گل است و در فارسی گلِ خاص۔

انٹی۔ نہاں کردن چیزے در انگشتان بنوعے کہ کسے واقف نشود، و ایں اکثر عملِ قمار بازاں است و بتازی قفوف[۵] بضم قاف و فا بواو رسیدہ و فا رعاجب ایں عمل را قفّاف بر تشدید خوانند [= پنہاں کردن خرمہرہ یا چیزے دیگر در انگشتاں و آنرا اکثر قمار بازان کنند، قفاف[۶] بفتح و قفوف بضم قاف]

۱۔ نفائس اللغات: شاماخ، ساماخچہ۔ ساماکچہ وغیرہ [نیز رک حواشی و اضافات نسخہ الف ق ۱۳ الف] شبی۔ جامہ کہ بہ شب می پوشند و آں پیرہن و ارست بے آستین وآں را عرب یا کردہ سبیج گویند (انجمن آرا) ۲۔ مطابق ب: الف، ج، د بیتی گاہ۔
۳۔ مطابق ب: باقی نسخوں میں " نر انگشت و بتازی ابہام"۔ ۴۔ انگشٹھ ([illegible] سنسکرت) : اردو لغات میں موجود نہیں۔
۵۔ اس کی مزید بحث کے لیے دیکھو مُشیر (قلمی پنجاب یونیورسٹی) ۶۔ ہا ب میں قفاف بفتح زاد۔

اَنْدَرْسا۔ زیبائے حلقہ کہ از آرد برنج اقسام پزند حَلَقی بفتح حائے مہملہ و سکون لام و قاف، و بعضے جلیبی را گویند" مؤلف گوید: حلقی ہماں زلیبا است و جلیبی ہماں زلیبا' و چوں زائے معجمہ در ہندی نیست بجائے آں جیم خوانند و ایں دو صورت دارد یکے آنکہ نقطِ فارسی را ہندیان بجیم تبدیل کنند یا ہر دو جا آمدہ کہ در فارسی بزائے معجمہ و در ہندی بجیم است۔ چناں کہ تیز بزائے معجمہ کہ در ہندی بمعنی آتش و پرتو و نور تیج بجیم است، زلیبا و جلیبی یکسا است کہ الف بیا بدل گشتہ، و بمعنی اَندرسا خطائے محض۔ [=]

اِنبلی[1]۔ ثمر درختے کہ معروف است و در رسالہ "خرمائے ہندی نیز گویند، خنجہ بخائے معجمہ بروزن غنچہ" مؤلف گوید: نام ثمر مذکور تمر ہندی است نہ خرمائے ہندی و نیز خنجہ بنون بمعنی آوازے است کہ در لذتِ جماع برآید چناں کہ در کتب معتبرہ است و بمعنی مذکور خُبجہ ببائے موحدہ نہ بنون اگرچہ بعضے گفتہ اند لیکن۔ [بار درختے است ترش و خستہ ہائے او سیاہ بود آنرا خرمائے ہندی نیز گویند بجائے معجمہ بروزن غنچہ]

آنگن ۔ میدان خانہ و بتازی فِناء بکسر فا و نون بالف کشیدہ [=] [اوش بفتح اول و واو ساکن و شین نقطہ دار، نیز بمعنی صحنِ خانہ باشد: حواشئ نسخہ الف]

اَنبَربیل[2]۔ در رسالہ "بتائے عشقہ نیز خوانند، فرغند بفا و رائے حہملہ"

---

[1]- اِملی (آصفیہ) [2] رک. برہان قاطع [3] رک لسان العرب: فنی [4] یہ لفظ پہلے 'امربیل' میں آچکا ہے رک آصفیہ امربیل = امبربیل نیز اکاس بیل [5] بروزن فرزند (برہان)

لیکن در قاموس عَشَقَہ[۱] درختے کہ سبز شود و دقیق گردد و زرد شود [=]
اَنگاکَڑہ[۲]۔ نانے کہ انگشت و زغال وغیرہ پزند، اَنگِشوا[۳] بفتح و سکون نون و کسرِ کاف فارسی و شین معجمہ و فوقانی موقوف و واو بالف کشیدہ [نانے کہ بر انگشت یا بر پاچک افروختہ بپزند و این را اکثر ہنود بے مصرمایہ یا قاصدان در سفر پزند : اُسکالیوٗ بضم سین و کاف و الف ولام و یاے موحدہ و واو معروف]

اِندَرجَو۔ در رسالہ "دو قسم جو است کہ در دوا بکار برند" مؤلف گوید کہ ہرگز جو نیست بلکہ تخمے است بشکلِ زبان گنجشک، لہذا در عربی لِسانُ العصافیر گویند و بفارسی مرغ زبانک [=]

آنچ۔ گرمیِ آتش، تف بفتح فوقانی [=]

اَنُون[۵]۔ در رسالہ بخارے کہ در ایام زمستان بر روے ہوا پیدا شود میغ، مؤلف گوید کہ این غلط است، چراکہ انون در ہندی ابرِ بلند شدہ را گویند لہذا در وقتے کہ ابر شود ہندیان گویند: بادل اُوٹھے۔ یعنی ابر ہا پیدا شد، و سبب غلط این است کہ امیر خسرو علیہ الرحمہ در رسالہ منظومہ خود انون میغ گفتہ، در اکثر لغتِ فرس میغ بمعنی بخار مذکور آوردہ، و حال آنکہ میغ بمعنی ابر نیز آمدہ چناں کہ در سروری است و ہندیِ صحیحِ آں بخارِ مذکور کہر است، و فارسی مشہور در کتب لغت نِزَم[۶] بکسر نون و سکونِ زاے معجمہ و میم [=]

---

۱ الف : ب : عشقہ ۔ ۲ Plantains انگاکری و انگاکڑی : آصفیہ ندارد۔ نسخہ الف : ج انگاکہرہ ۔ ۳ برہانِ قاطع ایضاً انجمن آرا ۔ ۵ اُوْنْ (سنسکرت اُنّتی) خالق باری میں بمعنی میغ موجود ہے۔ ۶ برہان قاطع : بفتح ہم آمدہ : نسخہ ج : نزنم (کہ غلط است)

اُوجھ[1] - جائے ماندنِ فضلۂ حیوانات کہ سوائے رودہ باشد، ولغاری[2]
شِکَنبہ خوانند و در رسالہ "جائے ماندنِ طعام ز مردم حیوانات کہ بتازی
معدہ خوانند" و این خطا است، اوجھ غیر معدہ را ہرگز شکنبہ نہ گویند و ہر
جانورے کہ شکنبہ دارد مثل گاو و شتر و بز و گوسفند و آہو نشخوار تواند کرد، بخلاف
آن ہائے شکنبہ ندارند مانند اسپ و اشتر[3] و خر، و نیز طیور را اوجھ نہ باشد و
معدۂ این ہا را پوٹہ گویند [=]

اوٹی روئی - پنبہ از پنبہ دانہ کردہ، لوکہ بلام و واو مجہول و فتح کاف، و
مشہور بدین معنی پخنہ بفتح بائے فارسی و خائے معجمہ است[4] [= پنبہ را گویند کہ
پنبہ دانہ از وجدا کردہ باشد۔ کہو بکاف مفتوح و ہائے مختفی و واو مجہول]

اُونگھ - مقدمۂ خواب، در اکثر کتب لغت پینکی بیائے فارسی بیا رسیدہ
و نون و کاف تازی بیا رسیدہ کہ بتازی سِنَۃ گویند بفتحِ سین مہملہ و نون
پینک بدون یائے نسبت مشہور است، پینکی صاحب این حالت را گویند
چنانچہ در سراج اللغات نوشتہ ام، و چُرت بضم جیم فارسی و سکونِ رائے
مہملہ و فوقانی۔ [= مقدمۂ خواب پینکی[5]]

اوکھلی - سنگے یا چوبے کہ قدرے از آن خالی کنند تا غلّہ در آن کوبند، ہاون

---

[1] اوجھڑی (آصفیہ) [2] ل: اوجھ۔ [3] فرہنگ اندراج۔
[4] نسخہ ا: اشتر: بہ تصحیح از روے نسخہ ب۔ ج [5] رک: انجمن آرا ناصری:
کوفتہ و پہن شدہ و بخش و بخشودہ: نفائس اللغات: فلخمدن، فلخیدن، فلخمیدن،
فلخمودن وغیرہ۔ [6] برہان، اندراج، نفائس، آصفیہ ہانسوی کی تائید میں ہے۔
فرہنگ اندراج: "پینکی بمعنی پینکی زدن مجاز است"

[= گوے باشد کوچک از سنگ و چوب که در آن غلّه و دال و انداخته بکوبند]

[اونه[1]] ـ

اوریب[2] ـ در رساله "آنچه از راست مائل، اُریو بر وزن اُریب[3] و بتازی محرّف کذا فی الرساله" لیکن اریو و اُوریب هر دو فارسی است و هر دو را جدا پنداشتن کمال بے تحقیقی چنانکه در ابره نوشته آمده اوریب لو او مجهول زبانِ جهّال است که هرگز قابل اعتبار نیستند [=]

اوتار[4] ـ در رساله "نقل کردنِ روح از قالب بقالب دیگر در همیں نشاء و ایں اعتقاد هنود است، تناسخ بنون و سین مهمله و خاے معجمه بوزن تفاعل" لیکن اوتار شخصے که تناسخ زند بلکه اعم است ازیں، و بعد تحقیق بظهور می پیوندد که بمعنی مذکور آواگون است [=]

اول[5] ـ در رساله "شخصے که او را بدعوئے دیگرے بگیرند از جهت طلب حق، نوا بفتح نون و واو بالف کشیده، و شالنگ مخفّفِ شالهنگ به ها" لیکن ایں بمعنی مطلق گروگان است و نیز تحقیق آنست که اول شخصے که بتراضی طرفین نگاه دارند، و آل فرزند برادر خود یا کسے از اقربا باشد و نوا هر ادنیٰ نیست[6] و کسے که بزور در جائے بگیرند و نگاه دارند آن را بزبان هندی گهنا

---

[1] مطابق با ب: با الف: ... بانه (بجاے باونه)، [2] آصفیه - اُریب: - اوریب (پوربی)، برہان قاطع - اوریب، اریب، اوریو، سب شکلیں دی ہیں ترکی قیقاج [3] ب: اوریب، متن نسخه ج، [4] آصفیه: نزدل دیکھ دھارن - دیوتا - خدا کا جسم انسانی یا حیوانی میں جنم لینا وغیره [5] آصفیه: یرغمال، اول میں دینا گروگان کے لیے برہان قاطع: گہنا: پنجاب میں معنی گرد ی بولا جاتا ہے نیز دیکھو Platts

[6] مطابق ب - آ د - ج د د: این است -

گویند ضرورت نیست کہ فرزند یا از اقربا باشد گاہے ساکن جائے را بگیرند کہ دست زور بدان جا نمی رسیدہ باشد، در صورتِ اول زور گیرندہ باشد و در صورتِ دوم ضعفِ آں [=]

اوْلا۔ آبِ منجمد کہ از آسمان بارد ہتگرگ، و ژالہ اعم است از شبنم و تگرگ چنانکہ بعد تتبع ظاہر می شود [=]

اوْلٹے پاؤں پھرنا۔ بر قفا برگشتن بطوریکہ رفتہ باشد، رَجعِ قہقری بفتح راے مہملہ و سکون جیم و عین مہملہ و فتح ہر دو قاف و سکون ہا و راے مہملہ بالف رسیدہ کہ بیانو گیسند [= عبارتست از انکہ شخصے چنانکہ آمدہ باشد، ہمچناں بر قفا باز گردد گاہے کنایت از زود گشتن کنند، رجع قہقری]

اوْنْدھا مارنا۔ در صورتے کہ آدمی باشد بر رو افگندن و بتازی تنکیس بفتح فوقانی و نون و شخص مذکور را منکوس گویند و بفارسی دَمَر بفتح دال و میم و راے مہملہ خوانند [= عبارتست از انکہ شخصے را از بالا بر جہت اذا افگنند، و تنکیس بتاے مثناۃ فوقانی و نون و کاف بروزن تفعیل]

آوا[۱]۔ آنچہ خشت و خم و کوزہ و سبو، و امثال آں در آں پزند فاش بذال و شین ہر دو معجمہ[۲] و کوزہ نیز گویند، و صاحب رسالہ آتش داش را گفتہ و ایں اصلے نہ دارد [= ... داش بدال مہملہ]

---

[۱] مطابق ج ضعفِ آں ، ب ضعیف آں : د ضعیف آں ۔ آوہ ۔ فارسی [دیکھو آصفیہ و برہان] [۲] برہان و انجمن آرا: داش با دال مہملہ: عطار ؎

زاہدِ خام خویش بیں ہرگز   نشود پختہ گر نہی در داش

نیز دیکھو نفائس: آتون (عربی)

اوسنا[1] - تر کردنِ چیزے ونگاه داشتنِ آں در آب، خوسانیدن[2] بخائے معجمہ وواوِ معدولہ ویاے معروف وسینِ مہملہ بالف کشیدہ ونون بیا رسیدہ وبتازی نقع[3] است، بفتح نون وسکون قاف وعینِ مہملہ [ادسنا.... آمیختن چیزے در آب وزدست زدن درآں..... خولیسانیدن بخائے معجمہ]

اوٹنا[4] - جدا کردن پنبہ از دانہ فلخیدن از فا ولام وخا، بوزن فہمیدن وفلخمیدن بروزن بردمیدن وفلخودن مخفف ومبدّل آں ونیز اوٹنا بمعنی جوشش خوردن وجوشیدن[5] [=]

آہرن[6] - اوزارِ آہنی کہ تپک برآں زنند، سنداں [آلتے[7] است آہن گراں راکہ آہن بداں راست کنند: وبتازی آں را علات[8] گویند.
سنداں]

آہوری[9] - دررسالہ نوعے از کاچی کہ رقیق وپُر آب باشد وبے گوشت، آرد را در روغن بریاں کردہ پزند، بلماج بیاے موحدہ وجیم" لیکن بدیں معنی آہوری در ہندی مسموع نیست، ودر برہان قاطع آہوری خردل گفتہ وآنچہ آہوری

۱ـہ آصفیہ ندارد: Platts میں ہے مگر مختلف معنی میں

۲ـہ برہان: خوسانیدن: انجمن آرا: خیسانیدن بمعنی تر کردن

۳ـہ نقع ہونی   ۴ـہ Platts اوٹنا   ۵ـہ اوٹنا و اوٹانا (آصفیہ): اونٹنا و اوٹنا (Platts)

۶ـہ مطابق ب وج   ۷ـہ آصفیہ- آہرن بمعنی نہائی: امیر اللغات: آہِرَن: Platts اہرن و اہیرن

۸ـہ رک فرہنگ اندراج - ۹ـہ آہوری اُردو لغات میں نہیں ملا- برہان: آہوری بر وزن لاہوری، بلماج، کاچی اور خردل کے لئے دیکھو برہان قاطع وغیرہ-

بہ تحقیق پیوستہ ماستے باشد کہ خردل درآن داخل کنند و نگاہ دارند و آں از عالم رایتۂ ہندوستان است و کماج غیر ایں است [=]

ایڈ[۱] - اشارت کردن بپا برائے رفتن یا جلد کردن اسپ ، اسپ انگیز و بتازی مہماز بمیم و رائے معجمۂ و مہمیز اِمالۂ آں [ایڈ : . . . . . . و کفش موزہ نصب کنند و بہ ہنگام سواری بر پہلوئے مرکب زنند تا تیز رود و آں را مہمیز گویند ، الحال مہمیز بمعنی مطلق اشارہ کردن بپا برائے رفتن اسپ استعمال کنند ، مہمیز]

ایڑی - گوشت گرد[۲] استخوان پا کہ اندلیس بود و اسپ بداں تازند باشند بپائے فارسی و بتازی عَقِب بفتح عین و کسر قاف و بائے موحدہ[۳]

ایوارا - در رسالہ " جائے کہ در صحرا و کوہستان برائے چہار پایاں سازند تا شب درآں جا باشند ، آغل بالف ممدوح[۴] و غین معجمہ و لام " لیکن در کتب معتبرہ آغل بمعنی جائے گاؤ و گوسفند است ، پس اعم باشند و نیز ایوارا زبانِ وطنِ صاحب رسالہ بود و بزبان برج و گوالیار کہ افصح است آں را کھرک[۵] گویند [=]

---

[۱] مطابق ب : ج : د ، نسخہ الف : ایڈ ، ایڑی کا تلفظ بھی اسی طرح دیا ہے۔ [۲] ب : د میں گرد استخوانِ پا ، [۳] یہ لفظ : Pl. میں موجود ہے

. . . .

[۴] رک برہان : جائے در صحرا و جنگل برائے گوسفند

[۵] کھڑک و کھرک (رک آصفیہ (Pl. :

ایت[۱] - پشہ ریزہ و خُرد، و ایں زبانِ گوالیار است -

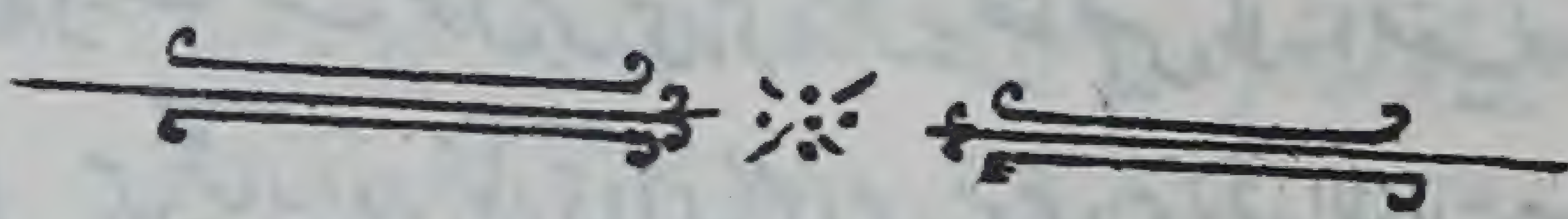
ایبیا[۲] "نوعے از رفتار است و آں بلند برداشتن دست و پاست و جنبان رفتن ہحقحقہ بفتح ہر دو حاے مہملہ و قاف" کذا فی الرسالہ لیکن در قاموس در معنی حقحقہ اختلاف بسیار است و مَنْ اَرَادَ الْاِطِّلَاعَ فَلْیَرْجِعْ اِلَیْہِ - [=]

اِیلوا - دوائے مشہور، صِبِر بکسرِ صادِ مہملہ و یرائے مہملہ زدہ شہرت دارد لیکن دراصل بروزنِ کَتِف[۳] است و بضرورتِ شعری سکونِ دوم جائز است کما فی القاموس و در فارسی ایلوا را اِلوا بکسرِ اول گویند، چنانکہ در سامی وغیرہ است [=]

ایال - مو ہاے دراز گردنِ اسپ، یال[۴] بہ تحتانی بالف کشیدہ ولام و لفظ ہندی یا غلطِ عوامِ ہندوستان است یا از عالمِ یک و ایک کہ در ہر دو زبان بمعنی واحد و ایں من حیث القیاس صحیح است، زیرا کہ درین قسم کلمات الف زائد می آید[۵]

---

[۱] پلیٹس میں it اور iti [۲] ہ ب میں "اِیتیا"،
[۳] ج: "بہ معنی" [۴] آصفیہ: یال ترکی ، [۵] الف: باید



باب الباء العربیّۃ

[ب]

باٹنا۔ تابیدنِ رشتہ و امثال آں و نیز قسمت کردن[۱]، و بدیں معنی بخش کردن و بتازی تقسیم

بارہ سِنگا۔ جانورے کہ شاخہاے شاخ در شاخ دارد و بتازی ایّل بفتح ہمزہ و تشدید تحتانی ولام گوزن۔

باٹ مارنی[۲]۔ در رسالۃ کنایہ از دست قطّاع الطریق ہمروان را غارت کنندرہ افتادن[۳]، امیر خسروؒ گوید ؎

رہ افتادن گرفت از ھر کراں ہا بماند اندراہ رفتن کارواں ہا

---

[۱] پلیٹس: میں باٹنا، باٹھنا (ہندی) اس معنی میں ہی۔ اول: بٹنا دوم بانٹنا عرف حال ہی۔ [۲] سب نسخوں میں یہی ہی۔ مگر یہ لفظ نہیں ملا۔ آصفیہ نور اللغات اور پلیٹس: میں بٹمار اور بٹماری اس معنی میں موجود ہی، نور اللغات میں دہلی کے محاورے کے مطابق راستہ کھوٹا کرنا اور نقصان پہنچانا بھی آیا ہی (بحوالہ توبۃ النصوح): بٹ بمعنی راہ پگڈنڈی ہی اس لئے یہ لفظ باٹ ماری ہوگا فوربس اور فالن میں اس کے علاوہ بٹ پاڑی بھی ہی۔ [۳] نسخہ ب میں: برہ افتادن: اسی معنی میں لکھا ہی۔

مؤلف گوید اگر ترجمۂ بٹ مارنا باشد که لفظ هندی است و جناب امیر خسرو رح تصرف کرده پس بر ضمیر مذکور جائز است که مثلِ او قادر سخن بهم نه رسیده و پیشِ فقیر بر قادر سخن این ها جائز است، چناں که در جا هاے دیگر نوشته ام، و بر غیر او غیر جائز، و اگر لفظ آمده پس بر همه درست است، لیکن بعد تتبّع بسیار در کلام دیگرے از اساتذه دیده نشد[۵۱]۔

باهمنی[۵۲] و [یا بنجهنی] زنِ برهمن، و نیز جانورے خزنده که خطوط سبز و سرخ بر پشت دارد و بیشتر در قاذورات باشد و بتازی دَعموص[۵۳] بفتح دالِ مهمله و غینِ معجمه زده و میم بواو رسیده و صاد مهمله، گَفچلیزک بفتح کاف تازی و سکون فا و جیم فارسی و لام بیاے رسیده و زاے معجمه و کاف تازی" کذا فی الرساله لیکن کفچلیزک در کتب معتبره جانوریست آبی که سر و تن مدوّر دارد و دمے باریک، سرش بسر کفچه و دُم بدم کفچه مانَد و بمرور روزغ شود و در قاموس دعموص خزنده یا کرمے معلوم می شود که سیاه بود و از دیوار ها بر آید و ازین که دعمص الماءُ کثرت دعامیصُهٗ مستفاد می شود که جانور مذکور آبی باشد، پس از قول اول اقوی است، بهر حال بودنِ جانور مذکور باهمنی محل نظر است، و نیز در رساله باهمنی مرضے است که آب از چشم ها رود و از کثرتِ حرکت مژگان

---

۵۱ ب اور د میں محولہ شعر درج نہیں۔ ۵۲ الف باهمنی: ب: بانجهنی ج باهمنی: د: بانهمنی: ۱ الف: باهمنی: ۲ ب: بانجهنی بامنی (آصفیه) باهمنی

۵۳ سب نسخوں میں یہی ہے لیکن صحیح دعموص بضم دال و عین مهمله اس کی جمع دعامیص اور دعامص ملاحظہ ہو لسان العرب "قیل هی دُوَیبّة" تغوص فی الماء۔ نیز ملاحظہ ہو لین اور فرہنگ آنند راج وغیرہ۔

ریختہ شود، چیچ[1] بجیم فارسی بیا رسیدہ و خا، لیکن این خطاب است، زیراکہ چیچ صاحب این مرض راگویند، در برہان و سروری آوردہ ؎

چیچ کہ شد غمزہ زنی سازِ او　　کور بود ہر کہ کشد نازِ او

[باغجی[2] و بامنی[3] = ب[4] میں دو معنے ہیں لیکن الگ الگ]

بادرِ[5] در رسالہ "دام آہو، کفیضہ بفتح و دو ضاد معجمہ و تحتانی درمیان ہر دو" لیکن کصیصہ بہر دو[6] صادِ مہملہ است یعنی پاے دام کہ آہو بداں شکار کنند چنانکہ از قاموس مستفاد می شود، پس غیر باور باشد، و نیز بادر خصوصیت بآہو ندارد، بلکہ حالا آنچہ مشہور است، دام طورے کہ از ریسمانِ گندہ سازند و چوب ہاے کندہ را بزمین مستحکم کردہ دام مذکور را بداں بندند و شیر ہا بداں محاصرہ و احاطہ کردہ شکار نمایند [دامِ آہو۔ کصیصہ بفتح کاف و دو صاد درمیاں آں یاے مثناہ تحتانیہ]

باؤ[6] بہ معنی باد، و بہ معنی باد فرنگ کہ مرضے است مشہور، نیز آتشک [=] باؤ گولہ[7]۔ مرضے کہ بہ سبب خوردنِ غم بسیار بہم رسد۔ و آنچناں باشد کہ دردے در شکم و قراقر بہم رسد و در رسالہ است کہ "آں را غم بادہ و بادرنگ گویند"، مؤلف گوید: غم بادہ لفظ صحیح است، و بادرنگ اگرچہ بعضے از اہل لغت

---

[1] نسخہ جیم الف بفتح جیم فارسی چیچ بروزن ہیچ لیکن برہان میں چرکِ مژگان کے معنی میں آیا ہے (نیز دیکھو لفظ "چیپڑ" موجودہ کتاب میں۔ [2] ہا ب۔ [3] ا الف [4] یہ تصحیح مولانا عرشی کی رائے کے مطابق ہے۔ [5] ا الف: کفیضہ: لیکن نسخہ ہا ب میں (جو پرانا ہے) کصیصہ ہی درج ہے پس یہ اعتراض ہانسوی پر غلط ہے۔ [6] سب نسخوں میں باؤ ہے۔ [7] رک بالا؟ نور اللغات وغیرہ۔

آورده اند[1] لیکن بصحت نه پیوسته، چنانکه در سراج اللغه نوشته شد: [=
بیمارے باشد که به سبب غم خوردنِ بسیار عارض گردد و آں چناں بود که
دردے بانفخ و قراقر بهم رسد و ناف بجیش می کند و آنرا غم باد نیز گویند،
بادرنگ]

باڈھئی[2] - نجّار بجیم، ودو فارسی درود گر و درد گر بحذفِ واو[3] نیز، فلکی درہجو
خاقانی گوید ؎

درودگر پسر بود نامت بشرواں | بخاقانیت، برلقب من نهادم

باگ ڈورت۔ رسنے که بر پوز بند[4] اسپ بسته کشند، پالہنگ ببائے فارسی
بالف کشیده و لام و الف و ہائے مفتوح و نون زده و کاف فارسی، و
بعربی مِقوَد به کسر اوّل و سکونِ ثانی خوانند [=]

باؤری[5] دو چاہے که تا آبِ آن زینه ها باشد- پایاب[6]، کذا فی الرساله، و

---

[1] فرہنگ انندراج: بادرنگ بیمارے راگویند که بوجه غم خوردنِ بسیار عارض می
شود، نیز غم باده۔ [2] الف = باڈھئی: ب: بادھی: ج: ایضاً: د = باڈہی؛
لیکن آصفیه نور اللغات اور Pl : میں بڑھئی ہے۔ [3] شاید درودگر بحذف
دال خاقانی کا شعر ہو ؎

یوسفِ نجّار کیست درودگر که بود | تا ز ہنر دم زند بر دوکانِ گہ او

اس کے لیے انجمن آرائے ناصری اور فرہنگ انندراج ملاحظہ ہو۔ [4] "پوز به معنی
دہاں است: حکیم سنائی گفته ؎ سی او بازدے دلیراں است ؎ همه هم اُپوز بند شیراں است
و آں را بتفوز نیز گویند... پوزبند بمنزله لگام است (انجمن آرائے ناصری) ایضاً نفائس
اللغات۔ [5] رک Pl : باوڑی: باؤری۔ [6] مطابق الف: ب:
ج د د: تالاب

این قول موافق صاحب برہان است و در جہانگیری کاریزے کہ زینہ پایہ برو بستہ باشند، و بعضے گویند: راہے کہ از آں بچاہ در تواں شد [باؤلی[1] = چاہے را گویند کہ زینہ پایہ برآں بستہ باشند تا بآسانی بہ تہ آں رفتہ آب بردارند، پایاب]

باندروالا[2]۔ آنکہ بوزینہ را رقصانندہ روزی بہم رساند، بتازی قراد بقاف وتشدید راے مہملہ

باڑ[3][4] "خار بستے کہ گرد باغ و کشت ہا و امثالِ آں کنند، پرچین بباے فارسی و راے مہملہ و جیم فارسی بیا رسیدہ و نون است" این است در رسالہ، لیکن تحقیق آنست کہ پرچین اعم است کہ بمعانی مذکور و بمعنی چوبہاے سرتیز کہ بر سرِ دیوار نصب کنند و باڑھ بگویند نیز آمدہ، و آنچہ بعضے پرچین بہ معنی پاک کردن باغ از خار و علف بیگانہ نوشتہ اند محلّ تردد است

[باڑھ۔ احاطہ را گویند کہ بر گرد باغ ہا و کشت ہا و پالیز ہا از خار چوب شاخ درختاں سازند و آں را خار بست نیز گویند، پرچین]

باسن۔ کوزہ و کاسہ و خم و سبو وغیرہ، خنور، بفتح خا و نون بواو رسیدہ و رائے مہملہ[5] و بتازی ظرف و ظروف جمع آں۔

---

[1] مطابق ہا الف۔ [2] ج: بندر والا۔ [3] سواے نسخہ الف کے سب میں "باڑ" ہے۔ الف میں باڑھ، [4] = باڑ (آصفیہ و نور اللغات): بہ معنی احاطہ، جھاڑ بندی؛ لکھنؤ میں باڑھ بولتے ہیں: باڑا بمعنی احاطہ: چار دیواری، دائرہ، میدان، باڑہ: سیلاب، آڑ، کانٹوں کی روک، حد، کنارہ، کھیت کی وہ احاطہ بندی جو کانٹوں سے کر دیتے ہیں، کانٹوں کی قطار، نفائس اللغات میں (باڑہ) [5] رک برہان قاطع خنور بر وزن تنور، خنور ہم آمدہ۔

بانسلی۵۱ - "در رسالہ نے باشد کہ مطربان نواز نند، و دوازی۵۲ بضم دال و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ و یاے معروف" لیکن تحقیق آنست کہ بانسلی نے شبانان نواز ند و بعضے آں را بنیشہ۵۳ بیاے موحدہ و یاے مجہول و شین معجمہ گفتہ اند و بعضے نیشہ بنون مبدل نیچہ گفتہ اند، و بانسلی نواختن طریقۂ مطربان ہندست و بانسلی کشن کہ در عہد طفلی شبانی می کرد در ہند شہرت تمام دارد۔[بانسری (مطابق با الف) =]

باندھ - بندے کہ پیش آب بندند از خاشاک و گل غیر ہما برع بباے موحدہ مفتوح و ظاہرا باندہ و بند کہ فارسی است چوں در تلفظ نزدیک اند یکے باشند از عالم توافق۔

باچھہ۵۴ - در رسالہ۵۵ "آں باشد کہ جمعے چوں بہ سیر و گشت روند ہر کدام زرے بدہ تا ازاں سر انجام خوردنی کنند، دانگانہ بادال مہملہ و کاف فارسی بر وزن باز خانہ" و دریں نظر است چرا کہ باچھ بزبان فصحاے ہند مقرر نمودن زر است بر رعایا، و بہ معنی دانگانہ گوٹ۵۶ است بکاف فارسی و تاے ہندی و نیز باچھ در ہندی کنج را گویند [=]

---

۵۱ = بانسری۔ ۵۲ سب نسخوں میں یہی ہے۔ صحیح دو دراے یا دوزاے ملاحظہ ہو انجمن آراے ناصری اور فرہنگ اندراج بمعنی "نے باشد کہ مطربان نوازند"۔ ۵۳ یہ مطابق فرہنگ جہانگیری ہے، انجمن آراے ناصری میں نیشہ (= نیچہ) ہے بیشہ کو غلط قرار دیا ہے۔

۵۴ آصفیہ وغیرہ = پتی، چندہ، بہری، جمع بندی۔

۵۵ "یہاں سے باز خانہ تک کی عبارت صرف الف میں ہے، باقی نسخوں میں نہیں۔

۵۶ آصفیہ: ندارد، فالن میں گوٹ بمعنی ضیافت ہے۔ ۵۷ نفائس اللغات: بہ معنی کنجکِ دہن: عربی شدق وغیرہ۔

باسی۔ چیزے کہ شب برآن گزرد مثل طعام وگل، ستہ بہ سین[۵۱] مہملہ مفتوح و فوقانی وشبانہ نیز، چوں سند لفظ ستہ کسے نیاوردہ محتمل شبہ بشین معجمہ و یاے موحدہ باشد منسوب بہ شب۔

[= ...... و آنرا ستہ بسین مہملہ و تاے مشدّدہ مفتوح نیز خوانند، شبینہ]

بالی۔ در رسالہ "زرّیں یا سیمیں کہ در گوش و جز آں کنند۔ خرص بکسر خاے معجمہ و سکون راے مہملہ و صاد بے نقطہ"، لیکن در قاموس[۵۲] است خرص بضم و کسر مطلق حلقۂ طلا و نقرہ یا حلقۂ گوشوارہ یا مطلق خُرد از زیور ہا [=]

بارہ دری۔ "خانہ کہ دوازدہ در داشتہ باشد لیکن گاہے چہار دری و شش دری را نیز خوانند، و آں خانہ بود کہ بالاے خانہ باشد و ہر چہار طرف در داشتہ باشد فروارہ بفتح فا و سکون راے مہملہ و واو بالف کشیدہ و راے دوم نیز مہملہ"، کذا فی الرسالہ، و دریں نظر است: اوّل بارہ دری مخصوص عمارت بالا خانہ نیست در زمین و صحن نیز باشد دوم فروارہ[۵۳] مبدل پروارہ بہ معنی خانۂ تابستانی عموماً و بالا خانہ کہ اطرافِ آں ہا درہا پنجرہا و باد گیرہا باشند خصوصاً و بہ عربی غُرفہ گویند، پس غیر بارہ دری باشد [= ہر چند نام آں می خواہد کہ دوازدہ در داشتہ باشد لیکن گاہ چہار دری و شش دری را ہم بدیں نام خوانند و آں خانۂ بود کہ بر بالا خانہ ساختہ باشند و ہر چہار

---

[۵۱] برہان۔ ستہ بہ تخفیف۔ [۵۲] و لیکن تاج العروس و اساس زمخشری (= گوشوارہ)، لسان، لین بھی ملاحظہ ہو۔

[۵۳] فرولہ، فروارہ، پروارہ، پروارہ، فروال، فروالہ (دیکھو برہان = بمعنی خانۂ زمستانی ہم بہ نظر آمدہ)

طرف در داشتہ باشد فرو ارہ ......]

بات [و باٹ] بتاے فوقانی گفتار و سخن و بتاے ہندی سنگِ وزن و سنجہ بفتح سین و مہملہ نون زدہ و جیم، و نیز راہ و طریق [.... و بعضے بصاد مہملہ نیز خوانند]

بانٹ[1] وسانی [باٹ وسنی[2]] در رسالہ کُنجارہ وغیرہ باہم آمیختہ کہ بخورد گاؤ و بُز دہند تا شیر بسیار دہد، عقنہ بعین مہملہ و ضاد معجمہ مشدد" و درین نظر است چراکہ آنچہ بہ بُز دہند آنرا بانٹ وسانی نہ گویند بلکہ مخصوص گاو و گاؤمیش است وعض در قاموس چیزے است کہ باہم آمیختہ بخورد شتر وہند و بعضے آنرا آرد جَو و گندم و خستۂ خرما کہ جوکوب کردہ[3] باشند گفتہ اند [باٹ وسنی[4] - آنکہ کنجارہ و درشتہ[5] باہم آمیختہ بخوردنِ گاؤ و بُز دہند تا شیر بسیار دہند - غضہ ... [؟]]

بانسا - در رسالہ "درختے خود کہ خار دار و برگ آں را اسپ بہ رغبت خورد ایں دو قسم است یکے گل سفید دارد یکے زرد و ایں را پیا بانسا[6] خوانند، اروسا بہ ہمزۂ مفتوح و راے مہملہ" و ایں غلط است چراکہ بانسا و اروسا ہر دو لفظ ہندی است و دواے مقرر نزد حکماے ہند و نیز بانسا قصبہ[7] کہ بالاے بینی است [=]

بانا - ضد تانا بود و بتازی لُحمَہ بلام مفتوح[8] و مضموم[9] و سکونِ حاے مہملہ و میم

---

[1] دیکھو آصفیہ و نور اللغات و بحر [2] مطابق ہا الف - [3] ریزہ ریزہ ساختن چیزے را بمقدار جو (انندراج) [4] بٹ وسانی (ہا ب) [5] کذا شاید دَرَش یا درشتی مراد ہے "نوع از خیار باریک و دراز (انندراج) [6] پیا بانسا دیکھو آصفیہ) اصل (پیا بانسہ) [7] قَصَبَۃُ الأَنف = عرنین [نفائس اللغات] بحر [8] مطابق ا د ب: ج و د میں مفتوح کے بعد "و نون کہ بتازی مضموم" —— (؟)

[= ضد تا نادر یافتن جامہ کہ آں را لحمہ گویندہ بود]

بانجھ - زنِ نازائندہ[1] سَتَرون بفتح سین مہملہ و فوقانی و را ے مہملہ زدہ و واو مفتوح و نون کہ بتازی عقیم گویند بہ عین مہملہ۔ لوزن سَقیم دعاقر بہ عین مہملہ بوزن باقر [=]

بانس - نے کہ بتازی قصَب خوانند لیکن قصب عام است چنانکہ از قاموس مستفاد می شود۔

بانکا - کج و بتازی مُعوّج بمیم مضموم و عین مہملہ و جیم؛ و نیز در ہندی شخصے مفسد و بغتی بے تقیُّد، باشندہ شہر کہ مصدرِ فساد گوود، و فارسی آن رندو لوطی است لوطی اصطلاحِ فارسیانِ حال است نہ بہ معنی وضعی۔

بادل - ابر و بتازی سَحاب گویند و نیز چیزے[2] است کہ آب بسیار بر داد دو گویند کہ کفِ دریا و در ہندوستان موسم گرما حقّہ کشاں براے تر کردن نیچہ باز خود دارند - ابر مردہ است۔

بانی[3] - قدرتِ گفتگو و بتازی ناطقہ۔

بان[4] - تیر، و بتازی سَہم، و نیز در ہندوستان آہنے باشد مجوف بباروت

---

[1] سب نسخوں میں "زن نازائیدہ" ہے۔ ہاب: "زن نازائیدہ"۔ [2] اسفنج (نور اللغات)

[3] بانی (ہندی۔ سنسکرت = زبان تقریر۔ خوش بیانی) آواز۔ صدا۔ اسپیچ۔ نظم گیت، خدائی علم۔ فقیروں کی صدا۔ ہندی دوہرے یا گیت جو رباعی یا قطعے کے طور پر ہوں۔ جیسے کبیر کی بانیاں، علم کی دیبی، سرسوتی۔ بیچنے والوں کی صدا جس میں مقفّٰی الفاظ ہوتے ہیں، ایک قسم کی زرد مٹی جس سے کمہار برتن رنگتے ہیں۔ کپڑا بننے کا دھاگا اسّی روپے کی برابر بانٹ (نور اللغات) [4] دوسرے معانی کے لیے دیکھو آصفیہ، نور اللغات وغیرہ۔

پُر کردہ نے بداں لبستہ در جنگ ہا بسوئے فوج اعدا اندازند، تیرِ تخس بہ فوقانی بیار سیدہ و رائے مہملہ و فتح فوقانی و سکون خا و شین معجمہ کونوعے است از آتش بازی و آں را ہوائی گویند نزدیک است بہ بان و بعضے[1] تیر چرخ بدیں معنی گویند: تیرِ چرخ تیرے کہ بہ کمانِ سخت اندازند، چناں کہ کمانِ چرخ بمعنی کمانِ سخت۔

باری[2]۔ قومے مخصوص کہ مشعل بر دارند۔ مشعلچی اگرچہ مشعلچی عام است۔

باجرہ۔ در رسالہ غلّہ ایست بہ ہندوستان کہ جاورس[3] گویند قوناق بضم قاف و نون و قافِ دوم،" مؤلف گوید:۔ دریں نظر است چراکہ اگر غلّہ مخصوص ہندوستان است (ق ۱۹ اب) جاورس چہ قسم نام آں باشد، و آں قدر ضروری و قیمتی نیست کہ از ہند بہ ولاتِ دیگر می بردہ باشند۔ بہر حال گاورس غلّہ دیگر است کہ بہ ہندی جلینہ گویند و آنچہ در بعضے از کتب دیگر بمعنی مذکور آوردہ اند نیز اصلے ندارد۔ [=]

بھاجی۔ سبزہ و ترہ کہ پختہ خورند، بتازی بقل بباے موحدہ و قاف گویند ہر چند در اصل بقل عام است، ساگ[4] و نیز رسم فرستادنِ طعام وغیرہ است درمیان قوم و آشنایان و ہمسایگان بہ یک دیگر، و ایں را بہ اصطلاحِ فارسیان کاسہ گویند و سندِ آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

بھابھی[5]۔ زن برادر، برادر زن، [= بھابی]

بھاول۔ پیکانِ تیر[6] و بتازی نصل بفتح نون و سکونِ صاد مہملہ و لام، و نیز

---

[1] برہانِ قاطع۔ [2] دوسرے معانی کے لیے دیکھو آصفیہ

[3] نفائس اللغات۔ [4] ساگ کا لفظ حرف ج میں ہے۔ [5] نور اللغات: بھابی [= بھائی نی] [6] تیر کا لفظ حرف الف میں ہے۔

بھال[۱] پیشانی کہ بہ عربی ناصیہ گویند۔

بھاٹ - شخصے کہ انساب مردم یاد کردہ نام بنام بگوید از راہ، دہمیں اُو باشد و بہ عربی نسابہ گویند، و در ایران قومے باشد مخصوص کہ ہر گاہ شخصے کہ در مجلسے دارد شود او در مجلس مذکور نامِ آں شخص و پدر او بیان کند و آں را مُعَرِّف گویند بضم میم و فتحِ عین مہملہ و راے مہملہ مشدد۔ ولیکن نسابہ[۲] اعم است از بھاٹ و معرف[۳] غیر اوست و ایں بعد تحقیق بظہور می رسد، و ایں کہ در ہندوستان باد فروش بہ معنی بھاٹ مستعمل است ظاہراً فارسی تراشیدۂ اہل ہند است و مستند آں در کلام اساتذہ و زبان دانان دیدہ نشد۔

بھانمتی - در رسالہ[۴] زنِ بازی گر، شموع بشین معجمہ و عین مہملہ، لیکن شموع بہ معنی مطلق بازی گر و مزاح کنندہ[۵] است کمانی القاموس فارسی آں حقہ باز است و آں اعم است از زن و مرد۔ [=]

بھاپ - بخارے کہ از آبِ گرم از دیگ طعام وغیرہ و از زمین عفن و دہانِ آدمی ہنگامِ زمستان بر آید، وشم بہ واو بوزن پشم۔

---

۱ ؎ : ہال میں یہ معنی ہیں۔ آصفیہ اور نور اللغات میں یہ معنی نہیں ۲ ؎ نسابہ ونسّابٌ [لسان العرب] نسّابۃٌ کی 'ت' براے مبالغہ ہے۔ ۳ ؎ در فارسی قومے است کہ آں را معرفہ گویند، چوں کسے بہ میر دروز سوم یا چہارم نظم و نثرے در مرثیہ اُو درست کردہ بروے ابنیاء اقوام او خوانند و از انہا نقدے و خلعتے ستانند، یا بمعنی کسے کہ در مجلس سلاطین و اُمرا مردماں را بجاے لائق ہر کدام نشانند و شخصے باشد کہ چون کسے پیش سلاطین و امرا درود مجہول الحال باشد اوصاف ونسب او بیان کند تا در خورِ آں مورد عنایت شود [فرہنگ انندراج] ۴ ؎ شموعٌ بسیار بازی و مزاح کنندہ [فرہنگ انندراج]

بهات[51] ۔ برنج جوش دادہ، خشکہ وبدہ[52] بباے موحدہ و دال، و بتہ بہ فوقانی مبدّل آں، وبتازی بہطہ[53] بباے موحدہ وہا و طاے مشدد، و تحقیق آں در سراج اللغہ نوشتہ ام ۔ [=]

بھادوں[54] ۔ در رسالہ" نام ماہے و آن مدتِ ماندنِ آفتاب در برج اسد سی و یک روز بود، مُرداد، لیکن تفاوتے از ہم دارند، چنانکہ در لفظ اساڑھ گزشت ۔ [=]

بھانجا[55] ۔ پسرِ ہمشیرہ، خواہرزادہ و پسر ہمشیرہ بدونِ اضافت، و ایں زبان اہل ایران است، سعید اشرف گوید در حق آقا رشیدا ے خوش نویس ع آں پسر ہمشیرۂ ملاّ عماد دیلمی ؎

بھتیجا ۔ برادرزادہ، و در رسالہ" بھانجا و بھتیجا مرادف اَفدر بفتح الف و سکون فا و دال و راے مہملہ نوشتہ" و ہمیں است در سروری و کشف اللغات، لیکن آں صحیح نیست، بلکہ افدر بمعنی برادرِ پدر است ۔ کہ اورا ایرانیاں عمو و تورانیاں عمک خوانند لہذا اورا اَو دربو او نیز گویند و فا بدل واو است[56] ۔ [=]

---

[51] بھتم ۔ بھتو (سنسکرت) بھتا، بھتی کے لیے دیکھو نور اللغات وغیرہ نیز لغائس اللغات ۔

[52] سے ۵ پرستندہ باشم بر آتش کدہ   نسازم خورش جز بہ شیر و بدہ
بظاہر یہ بھی توافق لسانین، یا تصرف کی مثال ہے لیکن آرزو نے صراحت نہیں کی ۔

[53] یہ معرب ہے ۔ [54] ہندی چاند کے لیے چھٹے مہینے کا نام (نصف اگست سے نصف ستمبر تک) دیکھو نور اللغات وغیرہ، مرداد ماہ پنجم از سال شمسی و آں تقریباً بہ ہندی بھادوں ...... (انندراج) [55] بااعلان نون (نور اللغات) [56] برہان قاطع ۔

بھپارہ - دررسالہ "بخارِ چیزے گرفتن بہ سبب آزار، کہتاب[۱] بکافِ عربی و سکون ہا و فوقانی، لیکن کہتاب درکتبِ معتبرہ دوا ہاے جوشانیدہ کہ گرم گرم بہ عضو ورم کردہ بندند نوشتہ، و در سروری کاہ دود کہ براے اسپاں کنند، بہ ہر تقدیر بھپارا آں است کہ دوا ہا را جوش دادہ بخارِ گرم آں بہ عضو یا تمام بدن مریض دہند و کہتاب چیزے دیگر و کہتاب بہ معنی کہ در سروری است لفظ ہندی آں دھونی است نہ بھپارا [=]

بَتاشا - دررسالہ "نوعے از حلوا باشد مانند شکر، لیکن نیشکر[۲] غلیظ تر بود، پانید[۳] بباے فارسی و نون بیا رسیدہ و دال"، لیکن پانید بعضے قند سفید و بعضے شکر برگ گفتہ اند و شکر قلم و کعب الغزال ہماں است، بہر تقدیر پانید آنچہ در دوا ہا دیدہ[۴] شدہ سخت و غلیظ بود، و بتاشہ چیزیست متخلل، و ہر دو یکے نیست، [=]

بَٹّا[۵] بتاے ہندی، دررسالہ "دارو کوب، کابیلہ بباے عجمی و یاے مجہول" مؤلف گوید، بتا[۶] بفارسی نیز سنگے کہ بداں دارو کوبند، چنانچہ در رشیدی پس از توافق باشد، و کابیلہ بہ معنی ہاون باشد و ظاہر از لفظ داروکوب اشتباہ افتادہ چہ نقط دارو بردستہ ہاون ہر دو اطلاق کنند، زیرا کہ ہر دو آلتِ کوفتن اند، لہذا در کشف اللغات بہ معنی "ہاونے کہ غلّہ وغیرہ در آں کوبند"

---

۱ بروزن مہتاب (برہان قاطع) ۲ ب "نیشکر" سے "کر شکر برگ" تک کی عبارت ندارد بعض نسخوں میں "شکر" کی جگہ "نیشکر" ہے۔ ۳ فانید = پانید (برہان) ۴ ج "درویدہ شدہ"، ۵ اس کے باقی معانی کے لیے دیکھو نور اللغات، آصفیہ، ۶ رک برہان قاطع (بَتَہ) مگر صاحب نفائس اللّغات نے بَتّہ بتاے مشدد لکھا ہے۔ نفائس: "بہ عربی آں را فہر گویند و بفارسی سنگِ صلابہ و بتّہ"، وغیرہ

نیز آوردہ وطرفہ آنکہ صاحب رسالہ بقا بعد از نوشتن تباے مذکور آوردہ و گفتہ سنگِ درازے کہ بداں چیز ہا کوبند و بسایند و بتازی مِتمعہ گویند لیکن لیکن ایں سہواست، دو یکے است۔ [= دراز کہ بداں ہر چیز بکوبند و بسایند چوں داروجزاں وآں را باتو نیز گویند، مِتمعہ،.....]

بجھایا پانی۔ آبے کہ آہن را تافتہ درآں انداختہ بہ مریضاں دہند، آب داغ[۱] کردہ۔ سیفی گوید در تعریف آہن گرسہ[۲]

آہن زتابِ آتش چوں برکشید درآب ‏ ‏ آں آب داغ کردہ مرا بہ زمر ہم است[۳]

بچھوکا[۴]۔ صورتے کہ درکشت زارہا سازند برائے رمانیدنِ حیوانات آنچہ بضم و فتح الف وسکون، فاو جیم فارسی، و داہول بدال الف کشیدہ وہائے بواو رسیدہ ولام، و بعضے داہول غیر ایں گفتہ اند۔

بھٹی[۵]۔ در رسالہ آنچہ ہیمہ وغیرہ را درآں گذاشتہ ظروف وآہک وغیرہ ہا درآں پزند، داش[۵] بشین معجمہ، لیکن بھٹی اعم است از آتش دانِ آہنگراں و شیشہ گراں کہ آں را کورہ گویند، وصاحب رسالہ ایں لفظ را در دو جا آوردہ و ہر دو جا دو معنی مذکور نوشتہ [=]

بتھوا[۶]۔ ترہ کہ مردم خورند، بتازی سَرْمَق بسین مہملہ وسکون رائے مہملہ و فتح میم و قاف و نیز قطف بفتح قاف وطاے مہملہ و فاء و در رسالہ قیلف

---

[۱] آبِ داغ کے دیکھو انندراج : طاہر وحید اور صائب کے اشعار بطور سند لائے گئے ہیں۔ [۲] مطابق نسخہ الف : ب، ج اور د سب میں شعر غلط درج ہے۔ [۳] نوراللغات (= بیج کاگ) ‏ : [illegible] میں بجھ گاہ ہے۔ [۴] نوراللغات [illegible]
[۵] داش (= دال مہملہ) برہانِ قاطع۔ [۶] نیز بتھُوا

بکسر گفته، دا از طریقه قاموس بفتح معلوم می شود و قیطف بکسر تره دیگر است چنانکه هم در آنست [= سبزه ایست که مردم غربا آں را خورند و آں را سرمق نیز گویند، قطف بکسر اوّل .....]

بجل[1]- در رساله "حصه از زر که قمار برده بحاضراں[2] دهد و شتل نیز گویند، بورک بیاے موحده و واو مجهول" لیکن بجل به معنی شتل زبانِ مردمِ ملکِ صاحبِ رساله باشد و در عرف اُردو و غیره شهر هاے معتبر شتل گویند غایتش عوام بسینِ مهمله گویند اگرچه در اصل لفظ فارسی است [=]

بجاونا- در رساله "کوفتنِ نقاره و دهل و امثال آں نواختن، لیکن سهو است، زیراکه بجاونا بر سازهاے که تار داشته باشد نیز اطلاق کنند و همیں قسم نواختن. [=[3]]

بخاری[4]- جاے که در گوشهٔ خانه براے غله سازند بیاے موحده و خاے معجمه مفتوح، لیکن بخاری ظاهرا بمان است که در ولایات سرد سیر براے افروختن آتش و گرم کردنِ خانه درمیان دیوار خانه سازند و مشهور است، و به مشابهت آں جاے مذکور را در هندوستان بخاری گویند، والله اعلم [اُبکھاری- (ہا الف و ہاِ ب]

بچ[5]- دوائیست مشهور که بتازی وج بواو و جیم گویند، و ظاهرا معرب

---

[1] یه لفظ نوراللغات، آصفیه، نفائس اور ل پ میں نہیں ملا عرشی صاحب کی تحقیق ہی کہ یہ لفظ بر وزن دُہل ہر ایرانی بزل بہ اے تازی بھی کہتے ہیں۔ [2] ہا ب میں ہی: کہ بہ قمار بردہ بحاضراں دہند۔ [3] الف - بجانا [4] آصفیہ اور نوراللغات میں یہ دونوں معانی دئے ہیں۔ [5] ایک کڑوی دوا کا نام

نگ است ۔ اگر تر کی بفتح و کاف فارسی و رائے مہملہ و فریج بفا و رائے مہملہ و یائے مجہول و جیم، فرزیز بزائے معجمہ نیز گویند، و ظاہرا جیم بدلِ زائے معجمہ است۔

بُرتسولا[۱] ۔ در رسالہ" آلہ مشہور نجاران، تیشہ، بتازے قَدُوم بفتح قاف و دال مہملہ بو او رسیدہ و میم، و مِنحَت بکسر میم و سکون و نون و حائے مہملہ و فوقانی" لیکن تیشہ سنگ تراشی بر می باشد و تفصیل ہر دو در سراج اللغہ مرقوم است۔

بھرت[۲] [= بھرٹ] بوتۂ خارے کہ چوں خار آں بجامہ چسپد بدشواری دور تواں کرد اُجھرہ[۳] بجیم تازی و ہا بوزن مسخرہ و دوزہ بدال مہملہ و واو مجہول و زائے[۴] معجمہ نیز

بھرتی[۵] ۔ در رسالہ" چیزے مثل پنبہ و ابریشم کہ درمیانِ ابرہ و استر جامہ و لحاف و امثال کنند، آگنہ بالف ممدوح و کاف فارسی و نون ہر دو مفتوح و بتازی حشو بفتح حائے مہملہ و سکون شین و واو لیکن آنچہ زبانِ زد مردم است بھرتی بمعنی مطلق پر کردن است [=]

بھرچھی[۶] ۔ نیزۂ کوچک، و اغلب اہل ہند دارند۔ پرچخ بباے مفتوح و سکون رائے مہملہ و جیم فارسی و خا، و چون ہر دو لفظ در تلفظ نزدیہم اند ظاہراً از توافق لسانین باشد [=]

---

۱ یہ لفظ نسخۂ د میں اس مقام پر نہیں، ۲ الف : بھرٹ اور ج : بہرت ۔ آصفیہ وغیرہ میں بھی نہیں ۔ ۳ اُردو لغات میں یہ لفظ نہیں ملا ۔ یہاں تک کہ : pl میں بھی نہیں ہے۔ ۳ اُجھرہ اور دوزہ کے لیے دیکھو برہان قاطع

۴ ب : زائے عجمی ۔ ۵ د میں یہ لفظ اس مقام پر نہیں۔ ۶ د میں یہ لفظ اس مقام پر نہیں ۔

بدّھی[۵۱] - در رسالہ "پوششے از چرم کہ زنانِ عوام اطفال تا مدت معہود کہ نذر کردہ اند پوشانند و آں دو پارہ بالائے ہر دو کتف سازند و شکم و پشت ملتقی آں قرار دادہ بپوشانند و بتازی صریمۃ و ہر یک پارہ را فلِقہ بکسر فا و لام زدہ و قاف خوانند" لیکن در قاموس صریمہ عزیمت است و قطع چیزے و قطعۂ از تودۂ ریگ و زمینے کہ زراعت آں درو کردہ باشند و فلقہ پارۂ از ہر چیز، و بہ معنی کہ صاحب رسالہ نوشتہ در کتب معتبرہ نیست - شاید بہ نظر در آمدہ باشد [=]

بُڈھابھس [= بڑھبھس] رفتنِ عقل بہ سبب پیری، خرافت بخائے معجمہ و رائے مہملہ و فا بوزن سخاوت و فَنَد بفتح فا و سکونِ نون و دال و اِفناد کہ متعدی آنست لیکن این قدر تفاوت است کہ در عربی عجوزؔ مفنّدہ نہ گویند زیرا کہ زن صاحب عقل و رائے نباشد کما فی القاموس، بڈھبس و فند چناں کہ در رسالہ است یکے نباشد بلکہ اوّل اعمّ است [[۵۲]= خرافت و یاوگی کہ در ایام کبرِ سن و شیخوخت بہم رسد، فنَد ..... و آں شخص را مفند گویند]

بدھائی[۵۳] در رسالہ" - زرے کہ بآمدنِ کسے یا در شادی بہ مردم قسمت کنند و شادخوردے نیز گویند، مژدگانی لیکن مژدگانی در کتب معتبرہ آنچہ

---

[۵۱] باقی معانی کے لیے دیکھو آصفیہ - [۵۲] ب ہا بڑھبس : الف ہا : بڈھ کھیل ہی
[۵۳] آصفیہ و نور اللغات : (۱) وہ انعام جو بچہ پیدا ہونے پر دعائے افزائش عمر کے صلے میں دیا جائے (۲) بچے کے پیدا ہونے کی مبارک باد (۳) شادیانہ (۴) خوشی کے گیت، (۵) ہنگل (۶) بیاہ کا انعام (۴) برہان قاطع و فرہنگ اندراج۔

بآزنده مژده دہند۔ دریں صورت قید زر نیز باشد (ق ۲۲ ب) دغیر بدھای بود [=]

بَدھنا[۱]۔ در رسالہؐ کوزۂ کولہ داشتہ باشد و بد ان وضو کنند۔ چوشنگ بجیم فارسی مفتوح و واو شین معجمہ و نون زدہ و کافِ فارسی" و دریں نظر است۔ اوّل آنکہ چوشک بوزن موشک است کما فی البرہان قاطع وغیرہ دوم آں کہ بدھنا کوزہ لولہ دار نیست بلکہ ظرفے الیست دیگر کہ وضع آں برائے شستن دست و رُو و گرم کردنِ آب است و بفارسی آفتابہ خوانند و بہ ہندی کروا[۲] نیز خوانند و چوشک ظرفے دیگر است کہ بہ ہندی تنتی[۳] خوانند و چوشک ماخوذ است از چوشیدن بہ معنی مکیدن[۴] وبرائے خوردن کم کم تنتی وضع کردہ اند و دریں ہر دو تفاوت است پیش ہر کہ واقف است [=]

بَڈھنا [= بڑھنا] در رسالہؐ بزرگ شدن و برآمدن و نمود کردن و رفتن و امثال آں، کولیدن، و بالیدن"، و دریں نظر است۔ زیرا کہ بڈھنا اعم ازیں ہا۔ چرا کہ اطلاق آں بر دراز شدنِ رشتہ بہ سبب کشیدن رشتہ بہ سبب نیز آمدہ، و اطلاق بالیدن برآں نیست و نیز در کتب معتبرہ کولیدن بہ معنی کندن و کاویدن است لہذا کولہ بہ معنی گوِصتیا د نیز آمدہ [بڈھنا = ...

آنرا کوالیدن نیز گویند]

---

۱ آصفیہ: "وہ مٹی کا لوٹا جس کی ٹونٹی ٹیڑھی ہوئی ہو۔ ٹونٹی دار مٹی کا گروا"؛ بدھنی: چھوٹا لوٹا۔ ۲ کروہ (اصل)، ۳ نور اللغات: تُنتی: آصفیہ تِنتی (= مٹی کا ٹونٹی دار برتن جس سے بچے پانی پیا کرتے ہیں نیز : ؟ دجس میں ملاحظہ ہو

تیھرا وغیرہ۔

۴ برہان قاطع۔

بڈھاوتا۔ دررسالہ "بزرگ کردن، شاہندن بہ شین معجمہ" و دریں نظر است چراکہ شاہندن[۱] بہ معنی بزرگ شدن، و ازیں ماخوذ است شاہندہ بنون شاہیدہ بہ تحتانی، و لفظِ شاہ نیز ازہمیں ماخوذ است، و بہ معنی بزرگ کردن کہ متعدی است نباشد، دریں صورت بہ معنی بڈھاوتا نبود [بڈھاوتا[۲] دہا الف : بڈھانا دہا الف، =]

بَراہی[۳]۔ مرضے کہ در اعضاے آدمی بہم رسد و آں آبلہ ہا باشد کہ در اول زرد آبی و چرکے دارد، بہ عربی نار فارسی[۴] بنون گویند و بعضے گو جُمرہ[۵] بضم جیم و بعضے گویند ہر دو مرض جدا است، آتش فارسی[۶] نیز گویند۔

بَڑ باگل[۷]۔ شپیر کلاں، خربوز[۸] بخاے معجمہ و راے مہملہ و باے موحدہ بیا رسیدہ و واو بالف کشیدہ و زاے معجمہ داین مرکب است از خر بمعنی کلاں و بواز بہ معنی شپرہ۔

بَڑ دُنگ[۹]۔ دررسالہ " دُہلکے۔ اطراف باریک و میانہ پر تبیرہ بفتح فوقانی و باے موحدہ و راے مہملہ" و دریں نظر است چراکہ تبیرہ کوس و دہل است چناں کہ در کتب معتبرہ است و نیز تبیرہ در جنگ نوازند بخلاف بردنگ

---

۱ شاہیدن و شاہندن دونوں کے معنی ایک ہی ہیں (برہان) ۲ بڈھاوا = بڈھانا، کسی چیز کو بڑھانا "، دراز کرنا، اضافہ کرنا۔ ۳ آصفیہ: پھپھولے والی دیبی۔ کھجلی کی ماتا۔ ۴ النّارُ الفارسیہ، مرض کا نام ہی ۵ جَمرہ بفتح میم ہی۔ ۶ آتش، آتشِ پارسی (برہان)۔ ۷ بڑ باگڑ۔ گڑ باگل بھی کہتے ہیں۔

۸ خربوازہ، خربُوازہ (برہان)

۹ غالباً بڑ ڈنگ ہی۔ مگر مشہور مردنگ ہی۔

مخصوص ہندوستان است۔ [=]
بھروٹا[1] پشتارۂ ہیزم، وبتازی خُرمہ بضم ہاے مہملہ وسکون زاے معجمہ و میم[2] لیکن در قاموس خرمہ آنچہ بستہ شود ودرکشف اللغات خرمہ بستۂ غلہ و دستہ کاغذ۔ [=]
بَھڑُوا۔ در رسالہ آنکہ "زن و دختر خود را بہ فسق و فجور مزاحم نہ شود واُجرت گیرد، قَوّادہ بفتح قاف و واؤ مشدّد بالف رسیدہ و دال مہملہ" لیکن بھڑوا اعمّ است ازیں کہ زن و دختر خود را بہ فسق مانع نہ شود واُجرت گیرد یا زنِ دیگر را بہ ہمیں کار برد یا بفرستد یا ہمراہ باشد، بہ ہر حال قُرم ساق بہ تخفیف راے مہملہ مرادف است و بہ عربی قلتبان و قرطبان گویند، و ایں ہر دو معرب اند۔ [پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]
بِھڑ ۔ زنبورِ عسل۔
بھڑ بھونجا۔ در رسالہ "گلخن تاب، لیکن ایں فارسی قیاسی است نہ سماعی، چہ گلخن تاب کسے است کہ گلخنِ حمّام را گرم کند و آتش افروزد، و در عرف آتش کار گویند و فارسیٔ صحیح بھڑ بھونجا نخود بریز بنون و خاد باے موحدہ و راے مہملہ و یاے مجہول و زاے معجمہ، و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔ [=]
برما۔ دست افزارِ درودگراں و حکاکاں کہ سوراخ بداں کنند۔ سُنبہ بضم سین مہملہ و نون زدہ و باے موحدہ مفتوح، و بتازی مِثقَب بکسر میم و سکونِ ثلثے

---

[1] مطابق الف: ب: ج: د میں بھرواہی۔ آصفیہ میں بھروٹا
[2] ب میں غلہ کے بعد "دستہ و دستہ کاغذ"۔

برلی[۵۱] - قفلِ چوبیں براے استحکام درکلیدان بکافِ مکسور ولام بیا رسیده ودال بالف کشیده ونون" وظاہراایں مرکب است از کلید والف ونون نسبت ولفظ مشہور برلی، بلی بدون راے مہملہ است وہمیں قسم برسولا که گزشت۔

[=]

برت[۵۲] - دررسالہ" ریسمانے که از پوست حیوانات یانباتات تابند در غایت استحکام، وآب بداں ازچاه کشند، گنب بفتح کاف ونون وکنف بفانیز، لیکن برت اعم است از ریسمانے که آب بداں کشند واز ریسمانے که رسن بازبرآں برآید ورود ونیز کنب که کنف مبدل آنست بمعنی ریسمانے محکم است از پوست حیوانات باشند اطلاقِ آں محل تامل است [= بزٹ[۵۳] ریسمانے که از پوست حیوان یا پوست بتابند- در غایت استحکام بود وبگاو ال بداں آب از چاه برکشند، کنب بفتح کاف وکنف بفانیز گویند ونیز رسنے که از پوست لسازند براے آب کشئ چاه ... کبتھہ]

بری[۵۴] - آنچه پیش از کتخدائی ازجنس شیرنی وغیره دامادیخانهٔ عروس فرستند- شیربہا به شین معجمه بیا رسیده وراے مہملہ وباے موحده وہاے بالف رسیدهٔ دتر کی ساچق به سین وجیم فارسی خوانند، وہندواں بعداز کتخدائی لفرستند۔ [=]

برنگا[۵۵] [وبڑنگا] دررسالہ" پارچه چوب، (وتختہ)[۵۶] که درسقف بالاے تیرہا نهند

---

۵۱ آصفیہ میں موجود نہیں۔ ۵۲ آصفیہ میں موجود نہیں P.M. میں اسی معنی موجود ہی، نسخہ الف میں بریت: ۵۳ برہان قاطع کنب وکنف۔ ۵۴ ب: بڑٹ۔ ۵۵ وہ میوه مٹھائی جو ساچق کے روز دولھا کی طرف سے دولھن کے ہاں بھیجا جاتا ہی۔ (آصفیہ) ۵۶ بڑنگا۔ کڑی - تیر سقف (آصفیہ) برنگا: لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہی۔ (نور اللغات)، بڑنگا: کڑی، شہتیر (نور اللغات)، برنگا = (نفائس)
P.M.: دونوں معنی میں برنگا: بڑنگا، بڑگا۔ ۵۷ ب میں "وتختہ" کا لفظ موجود نہیں۔

و آنرا ہُردی و ہُرادی[1] نیز گویند و کلادہ بکافِ عربی و دال مفتوح،" لیکن از کتب معتبرہ لغت چہ در عربی و چہ در فارسی ہردی و کلادہ بہ نظر نیامدہ مگر آنکہ کوادہ بواو بالف رسیدہ و دال[2] آمدہ، اما بہ معنی چوب زیریں در کہ آنرا افرودین[3] نیز خوانند و بعضے گویند چوبے کہ باشندہ در بر آں گردد دریں صورت بہ معنی دہلیز[4] خواہد بود

[=]

بَڑ - در رسالہ کلام پریشان کہ بظاہر مخالفِ شرع باشد و از زبان و اہل حال در عالم استغراق بر آید شَطح بفتح شین معجمہ و طائے مہملہ و حائے مہملہ،" لیکن بڑ کلام پریشان دیوانہ ہا است، خواہ خلافِ شرع باشد خواہ خلافِ عرف، خواہ از مجذوبان خواہ سر زند از دیوانہ و صاحب مالیخولیا، تازہ ایں کہ لفظ شطح در قاموس نیست و در کشف اللغات است شطح سخن فراخ و بے باک گفتن، بحسب لغت حرکت است و بحسب اصطلاح آنست کہ چوں قوت گیرد حالتے در دل ارباب وحدت حرکتِ آب معرفت از انائے استعداد بیان معارف کند بزبانے کہ عقل از ادراک آں عاجز باشد، دریں در صورت درمیان بڑ و شطح عموم و خصوص من وجہ بود [=]

برسپت[5] - برجیس کہ ستارہ ایست و بتازی مُشتری گویند [=]

---

[1] عربی لغات میں ہُروی ج ہرادی ہے (مگر معنی مختلف)، [2] برہان، لغائس میں گدارہ لکھا ہے۔ [3] برہان - [4] : الم ا

[5] ہا ب : بریپٹ، زاوش ستارہ ایست سیارہ در آسمان ششم کہ قاضی افلاک است و خانہ وے برج حوت و قوس دارد و منجمان سعد اکبرش خوانند و آنرا ہورمزد، اورمزد، اورمز وہورمز، دہرمز خوانند و بتازیش مشتری و برجیس و قیل باسین مہملہ نیز لغت است فی الکشف، ملحقات [حواسی نسخہ الف]

بَڑ - [بر] بہ تخفیف رائے مہملہ و بعضے برائے ہندی گویند "در رسالہ" درختے پہن برگ و غلیظ و درجاہائے سخت و کوہستان و زمین نمناک روید۔ بیخ بر آرد و ذوات الذنب[1] و سندیس و رلیشائیل بوزن میکائیل"، لیکن در الفاظ الادویہ ذوات الذوائب بواؤ تحتانی بہ معنی صاحبان گیسو آوردہ پس ذوات الذنب تحریف باشد۔ درخت مخصوص ہندوستان است است لہذا ابوالبرکات منیر در تعریف بڑ لفظ بر آوردہ چنانکہ گوید ؎ درختے کہ خود بر بود کس ندیدہ۔ وہم چنیں عبداللہ وحدت قمی بہ معنی درخت مذکور آوردہ[2] ؎

آں برخورد از عمر کہ شد بیشہ ما | تعلیم دہاں است بر اندیشہ ما
سر بر زدہ است از سر ریشہ ما | وحدت چو درخت بہند بر طالع

اگر فارسی می داشت چرا بے ضرورت (ق ۲۴) لفظ ہندی آورند۔ و نیز لفظ ریشائیل معلوم نیست کہ فارسی کجا است، و بعد از نوشتن از بعضے از زبان دانان ثقہ معلوم شد کہ در بعضے گرم سیرات شیراز مثل لار[3] و غیرہ کہ ہوائے آں مانا بہ ہوائے ہندوستان است درخت مذکور می شود و آں را در آنجا لول بہ دلام و واو معروف میخوانند، بدانکہ بڑ در ہندی کتابی بہ معنی فائدہ و نتیجہ آمدہ است و ایں نزدیک است بہ معنی ثمر، پس از توافق لسانین باشد [=]

بڑ بڑانا[4] بضم ہر دو با، از خشم آہستہ آہستہ سخن گفتن با خود، بڑکیدن[5] بفتح

---

[1] ہا ب۔ [2] ۔ [3] صوبۂ شیراز میں ہے (لی سٹرینج۔ جغرافیہ خلافت مشرقیہ) ایک جگہ لار قہستان میں ہے (ایضاً) [4] بڑ بڑانا۔ بوڑھوں کی طرح منہ ہی منہ میں بولنا۔ نور اللغات۔ [5] برہان، لیکن غرائب کے نسخے میں زائے عجمی کا لفظ نہیں۔ [6] ہا ب:

زای عجمی و کاف تازی بیا رسیده و ایں مجاز است۔ دراصل بہ معنی ترش
روئی است و بتازی دندنہ بہ دو دال و دو نون، کما فی کنز اللغہ[۱] از
خشم آلودگی نرم نرم سخن با خود گفتن، رکیدن باکاف تازی[۲] ولبیدن بضم اول[۳]
.... می گویند کہ فلانے می رکد[۴]]

برماتا۔ دررسالہ[۵] سوراخ کردن چوب بہ برماہ کہ اوزاریست۔ شتبیدن[۶]
اعم است از سوراخ چوب و سنگ و مروارید و جواہر وغیرہ چنانکہ بر متتبع پوشیدہ
نیست، وہندئی[۷] سوراخ کردن مروارید و جواہر بندھنا[۸] است۔ [=]

بزا[۹]۔ بزاے معجمہ، جانورے کہ بر کنار آب ہا نشیند و گاہے بر درخت، و گوشت
آں بسیار لذید بود و بہ جرّہ و باز شکار کنند و رنگش سیاہ و سفید باشد بُزَک بضم باے
موحدہ و فتح زاے معجمہ و کاف تازی، و ایں کہ در فرہنگ ہا قید سیاہ کردہ اند ظاہراً
درولایت سیاہ رنگ باشد تنہا۔

بِساطی۔ موزش فروش بہ میم و واو مجہول و زاے معجمہ و شین نقطہ دار ہو آں
شخصے است کہ مُہرہ و آئینہ و شانہ و امثال فروشد و آں را خرزی[۱۰] بفتح خا و
سکون راے مہملہ و زاے معجمہ بیا رسیدہ نیز گویند۔ [=]

بُسْنا۔[۱۱] بضم موحدہ از حال گشتن طعام و نان، بتازی تَسَنّہ بفتح فوقانی و سین مہملہ

۱ ہا ب: ۲ بجز بَرانا برہان میں اس کے رکیدن، رگیدن، زکیدن، زُکیدن، شکیدن
۳ یہ لفظ صاف نہ ہوا، شاید لبیدن بہ معنی ہرزہ سرائی کرنا، اصل ہا ب میں لسدیدن
د؟) ہی۔ ۴ مطابق ہا الف۔ ۵ برمے سے چھید کرنا وغیرہ۔ ۶ = برما۔ ۷ مطابق
ب، الف و ج: ہندوی۔ ۸ آصفیہ: بندھنا، Pl: بندھنا
و بیدھنا ہر دو۔ ۹ Pl: میں ہی۔ ب: بُزّہ۔ ۱۰ برہان قاطع: خرزی
خردہ فروش۔ آصفیہ میں ہی بُسنا دیکھو اُبسنا۔

و نون مشدّد مضموم و ہا[۱] [=]

بِسورنا۔ بکسر بای موحده، ساختن روی برای گریه چنانکه اکثر اطفال را باشد۔ لب برچیدن و سند این در سراج اللغت مرقوم است و نیز بسورنا بزبان ہندی راجپوتی بمعنی تصنیفی است که در ماتم ساخته سرایند از عالم مرثیه که در فارسی موزون سازند و تازه آنکه بسور[۲] بضم[۳] و سین مہمله بواو رسیده و رای مہمله در منتخب روترش کردن آورده، پس این لفظ مشترک باشد در ہندی و عربی۔

بِساندھ[۴]۔ بوئے گوشت و ماہیٔ خام وغیره زہمت[۵] بفتح زای معجمه و سکون ہا و میم فوقانی و این لفظ عربی است، اگرچه اکثر ارباب فرہنگ از راه غفلت آورده اند[۶]۔

بِس[۷]۔ بکسر بای موحده، زہر سَمّ[۸] بسین و میم مشدّد و بِش ببای موحده بیا رسیده و شین معجمه که معرب بس است، لیکن آن نوعی از زہر است که قاتل است۔

بِساس[۹]۔ گھات بکسر بای موحده و ہر دو سین مہمله، کشتن کسی به فریب، و بتازی غدر گویند بفتح غین معجمه و دال۔

---

۱ در ہندی طعام یا چیز دیگر که خراب شد یا از مزه برگشت اُبسنا می گویند، صاحب رساله که در فصل با آورده بسنا به مقام اُبسنا نوشته خلافِ دستور است بَسنا معلوم نیست که زبان کجا است» [حواشی نسخه الف]۔ ۲ رک لسان العرب۔ بَسَرَ و باسَرَ۔ ۳ ج د: بسائنده، [illegible] میں سب صورتیں درج ہیں۔ ۴ لسان دلین: زُہُمَة و زُہومة نیز دیکھو نفائس۔ ۵ دیکھو آصفیه وغیره و نفائس اللغات ۶ دیکھو محیط اعظم کتاب الصیدنه البیرونی: نیز اورینٹل کالج میگزین۔ مئی ۱۹۲۳ء ۷ بِسواس = وشواس بمعنی اعتماد، گھات (ghat or ghata) سنسکرت میں قتل، پس بسواس گھات بمعنی دھوکے سے قتل کر دینا، عربی لفظ غدر سارے مفہوم کا حامل نہیں ہو سکتا۔

بستر[۱۸] بفتح مطلق رخت پوشیدنی، و در فارسی رخت گستردنی برای خواب، پس نوعی از توافق باشد۔
بسیرا[۱۹]۔ شب بسر بردن جائے خواہ آدمی بسر برد خواہ حیوان دیگر، شب نشین و شب نشینی لیکن لفظ فارسی مخصوص آدمی است۔
بسی کرنؔ۔ بفتح بای موحدہ و بہ سین مہملہ بیا رسیدہ و کاف تازی مفتوح و رای مہملہ و نون، در ہندی کنایی بہ معنی افسون دوستی است کہ بتازی دعاء المحبّ خوانند بضم حای مہملہ و تشدید بای موحدہ۔
بھُس۔ در رسالہ" کاہ از گندم و جو حاصل شود" دُرشنہ بضم دال مہملہ و رای مہملہ و شین معجمہ ساکن و نون"، لیکن بھُس ہر کاہ ہے کہ از عدس وغیرہ حاصل شود نیز اطلاق کنند و کاہ مخصوص گندم و جو است و نیز در سستہ در رشیدی بکسر رای مہملہ و فتح فوقانی در ذیل سین مہملہ آوردہ، پس شین معجمہ و نون ہر دو تصحیف باشد، اگرچہ شین معجمہ را وجہ صحتے است [بھوس = ...(درشنہ ..... (باب]
بفا[۲۰] چیزے سفید کہ در سر آدمی از خشکی اُفتد، سبوسہ بفتح سین مہملہ و بای موحدہ بواو رسیدہ۔ [=]

---

[۱۸] آصفیہ
[۱۹] آصفیہ: شب باشی پرندوں کا شب کے وقت آرام کرنا، رات کے ٹھہرنے کی جگہ، شب نشینی، نفائس: بسیرا مبیتوتہ و مبیت (عربی)، شب نشین۔ صائب ع در شب نشین ہند دل من سیاہ شد"
[۲۰] نسخہ الف میں شب بسر بردن جاے خواب ..... الخ باقی نسخوں میں خواب" ندارد
[۲۱] آصفیہ۔ بہ معنی سبوسۂ سر

بقچہ[۵۱] در رسالہ "بستۂ جامہ[۵۲]، پرونده، پلونده بفتح بائے فارسی و رائے مہملہ ولام کہ بدل است و فتح واو[۵۳] ونونِ زده و دال مہملہ" و بتازی رزمہ بفتح و کسر رائے مہملہ و سکون زائے معجمہ و میم"، لیکن بقچہ خود لفظ فارسی است بلکہ[۵۴] ترکی، این قدر ہست کہ ہندیاں لفظے را کہ ہائے مختفی آخر آں باشد بالف خوانند، چنانکہ لالا بہ معنی گل لالہ و فارسیاں لفظ ہندی را کہ آخر آں الف بود اکثر مختفی، مثل بنگالا و مالوا و روپیا کہ بنگالہ و مالوه و روپیہ گویند، آنچہ در عہد عالمگیرؒ بادشاه بخلاف قرار یافتہ مسلم نیست، در واقع اگر در تلفظ ہندی بنگالہ گویند خطا است، لیکن نوشتنِ آں در دفاتر و مکاتیبِ فارسی بہ ہا صحیح است بلکہ ضروری، [= بستۂ جامہ و قماش کہ آں را غلیبہ ہم گویند، بروید بروزن غلطیده[۵۵]]

بکگو[۵۶] و بکوا۔ آنکہ بسیار گوید و بے موقع حرف زند، دراز نفس

---

۵۱ نفائس اللغات: بقچہ ..... لغت ترکی است در اردو ہندی مستعمل، فضل اللہ خان در لغت ترکی آورده است کہ بوغچہ بضم با و سکون غین معجمہ و فتح جیم فارسی بہ معنی جامہ پیچ، پس معلوم شد کہ بقچہ بقاف ہماں بغچہ است کہ غین را بقاف بدل کرده اند بہ عربی آنرا صِوان گویند در اساس است والثواب فی صوانہ ای فی غلافہ .....، ۵۲ ب: پشتہ۔ ۵۳ بروند، پرونده، پلونده تینوں بروزنِ شرمنده ہیں۔ (اندراج)۔ ۵۴ مطابق الف، باقی نسخوں میں آنکہ: ب میں برکہ۔ ۵۵ بروزن غلطیده لغت میں نہیں ملا، ۵۶ نسخہ الف و ب بکگو ب میں بکہ بھی ہے مگر کاتب کو تحریف معلوم ہوتی ہے نسخہ ج و د بکوا، لیکن آصفیہ و نور اللغات میں بکوا کی شکل موجود نہیں۔

: [illegible] میں بکوا اور نور اللغات میں بکّی بہ معنی بکواسی موجود ہے، نیز دیکھو بھکوا بہ معنی یاوه گو آصفیہ۔

بہکنا۔ در رسالہ پریشان شدن جابجا شولیدن لیکن در بعضے از کتب لغت بہ معنی پریشان کردن است مبدّل شوریدن و در بعضے بہ معنی درہم شدن مرادف۔ بھٹکنا۔ ژولیدن و ازیں نیز ظاہر ا مبدّل آنست یا بر عکس، و در بعضے متحیر و درماندہ شدن۔

بکھی۔ جائے از تن آدمی کہ میان استخوان پہلو و کمر باشد قُبرغہ بفتح قاف و ضمّ بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ و غین معجمہ، وظاہر ا ایں لفظ ترکی است۔

بکھیرنا۔ پراگندہ کردن، بشین معجمہ و کاف تازی، و پراگندن [= نسخہ الف میں یہی ہی لیکن نسخہ ب میں بھٹکنا دو موقعوں پر، ایک لازم اور دوسرا متعدی معنی ہیں۔ بکھیرنا ندارد]

بکائن۔ درختے کہ برگہایش بہ برگ درخت نیم ماند بعضے آزاد درخت گفتہ اند و بعضے گویند غیر درخت مذکور است و در رسالہ طاخک آوردہ [=]۔

بکسا۔ در رسالہ ہر چیزے کہ بہ زیر بار پہن شود چوں میوۂ پختہ کہ بار بر وے نہند کج

---

۱ ب میں بہتلنا، یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہی، ا۔ بہ معنی پراکندہ کردن شکولیدن بشین معجمہ
۲ پریشان شدن جابجا شولیدن، مگر الف میں بھٹکنا سرے سے موجود ہی نہیں، نوادر کے سب نسخوں میں بہکنا ہی، میں نے یہ لفظ اس جگہ اسی طرح رہنے دیا ہی کیونکہ ترتیب یہ کہہ رہی ہی کہ خان آرزو نے یہاں بہکنا ہی لکھا ہوگا۔ الفاظ کا یہ سلسلہ ب مع الکاف سے متعلق ہی۔ مثلاً اس سے پہلے کے لفظ بکا، بکچا، بکّو، بکّھی وغیرہ
۳ آزاد درخت، زہر زمین، طاق طغک دبرہان قاطع۔
۴ برہان قاطع، و بہ عربی طلقم۔ ۵ بکسنا و بکساد) آصفیہ: مسکرانا کھل جانا۔ متبسم ہونا۔ پژدہ ہونا۔ کملانا۔

بائے وسکونِ خاو جیم تازی'' ودریں نظر است اوّل آنکہ دربکسا شرط نیست کہ بہ زیر بار پہن شدہ باشد بلکہ بہ معنی مطلق ترکیدہ است چناں کہ میوۂ رسیدہ مثل خیار وخربزہ وانار کہ بعد از رسیدن خود بخود می ترکد، وآں را بکسا گویند دوم آنکہ بخج بہ معنی پہن شدہ است معنی بکسا کہ مرادف ترکیدہ است، سوم آنکہ بخج بجیم فارسی[۱] است نہ تازی لہذا بخش بہ شین معجمہ مبدّل آں آمدہ، وعجب تر آنکہ بکسنا کہ مصدر این است بہ معنی کفیدن وشگاف شدن آوردہ۔ [بکسا وبکسنا بہ معنی شگاف کردن خربزہ' (نسخہ ب) شگاف شدن (نسخہ الف) کفیدن]

بکتر۔ در رسالہ'' جامۂ آہنی کوتاہ دامن کہ روز جنگ پوشند، چار آہنہ، لیکن چار آہنہ آہنِ چار پارہ است کہ دو بہ پیش ودو بہ پشت بندند ودر ہندوستان بہ زرہ وصل کردہ پوشند، چار آہنۂ ولایت بر زرہ موقوف نیست، لہذا در محاورہ چار آہنہ بستن است وزرہ وبکتر پوشیدن [=]

بگھولا[۲]۔ بادے گرہ شدہ کہ بہ شدّت وزد' گرد باد[۳] بکسر کافِ فارسی وبتازی اعصار آوردہ ودر قاموس در آثار اختلاف ذکر کردہ بعضے بہ معنی بادے آوردہ اندکہ ابرہا را پریشاں می کند وبعضے گویند بادے کہ دراں آتش باشد وبعضے گرد باد وبعضے بہ معنی بادے آوردہ اند دراں عصار باشد یعنی غبار سخت۔ [= بگھولا۔ مطابق ہا، ب]

---

[۱] رک برہان قاطع بخج، بخجودہ، بخجیدہ، بخش، بخشودہ، بخشیدہ، وغیرہ بہ معنی پہن شدہ

[۲] ب: ج: د میں بگھولا۔ [۳] برہان: نفائس میں زوبعہ، زوجہ تازی، تویٔون ترکی، سنگ دولہ: آصفیہ: فارسی۔

بگلا[۱]۔ مرغے آبی کہ غم خوارک میز گویند، ازاں جہت کہ برلبِ آب نشیند۔
وازغم آنکہ مبادا آب کم شود باوجود تشنگی آب نخورد، بوتیمار بباے موحدہ
وفوقانی، وبتازی مالک الحزن بجاے مہملہ وزاے معجمہ نیز گویند۔[=]
بکروٹا۔ بچہ بزبچہ بوزن کلیچہ وبتازی جدیؔ جیم وسکون دال تحتانی۔
بگھوا[۲]۔ نوعے ازرنگ نہ تیرہ نہ سرخ کہ ازگیرو سازند واکثر لباس جوگیان
است قتمہ بفتح قاف وفوقانی، لیکن درقاموس قتمہ[۳] لون اغبراست
واقتم وقاتم بہ معنی سیاہ [بھنگوا=]
بگھار۔ آنست کہ چوں[۴] گوشت وامثال آں پزند اوّل پیاز را در روغن
بریاں کنند بعد ازاں چیز مذکور را در دیگ انداختہ بریاں کنند، سیر داغ بہ
سین مہملہ بیا رسیدہ وراے مہملہ، نواب مغفور مبرور مؤتمن الدولہ مرحوم نقل
می کردند کہ روزے ازمغلے استفسارِ بگھار کردہ شد کہ درفارسی آں راچہ می
گویند چوں معلومش نہ بود یا فراموش کردہ بود تادیر فکری شدہ گفت بگار
خودش لفظ فارسی است صاحب ہندی اش بہم رسانند۔
بھگتیا[۵]۔ دررسالہ "جماعہ کہ درشب بازی کنند وصورت ہاے مختلف آرند
شب باز معجمہ وباے موحدہ، لیکن تحقیق آنست کہ بھگتیا قومی است ازرقاص

---

[۱] آصفیہ: غمخوارک، بوتیمار، ماہی خور، کلنگ۔ [۲] برہان قاطع، بہ عربی ثُعلان۔ علام
[۳] قُتمَۃٌ وقتامٌ وقُتمَۃٌ ( )
قاتم کی جمع قواتم واقتم Blottinle Bron (دیین)، [۴] نسخہ ا۔ ج۔
میں لفظ اوّل ہی، بگھار = چھونک: روغن جوش (آصفیہ) [۵] آصفیہ "بھانڈ۔ نقال۔
ناچنے گانے والا فرقہ"۔

بوضعی خاص که صورت ہاے مختلف بیارند، اکثر ایں عمل ہنگام شب باشد و گاہے. وزانہ نیز بود و سابق امردان را بہ شکل زنان ساختہ بانواع صُور[51] مختلفہ، و ایں قسم رقّاص ہندوستان است، فارسی ندارد، شب باز آن است کہ خیمہ استادہ کردہ اشکال نماید و آں صور منقشہ در چرم و کاغذ بود و بہ ہندی ایں عمل را پیکھنہ[52] (= پیکھنا) خوانند و اگر تصاویر مذکور سایہ دار باشد، عمل مذکور لعبت بازی گویند چنانکہ عرفی گوید ؎

چہ پری چہرہ نگارے کہ ندارد مثلش
در پس پردۂ فطرت فلک لعبت باز

و بہ ہندی لعبت مذکور را پتلی گویند و قسمے است دیگر نزدیک بہ ہمیں نوع کہ آدمی صورتِ خود را بوضع و رنگ و شکل ہر شخصے کہ خواہد نماید، وآں را بہ ہندی بہروپ گویند[53] ایں عمل اکثر روزانہ[54] می باشد و ایں را بفارسی صورت بازی می خوانند، و دریں انواع تفاوت بسیار است

بلاند و بِلِشت[55]. [=] مقدارے از سرِ خنصر تا نر انگشت، بدِسْت، بکسرِ باے موحدہ و دال و سین مہملہ و فوقانی، و بتازی وَجَب بفتح واو و جیم و باے موحدہ [= ہا ب: بِلاند و بالِشت]

جُھلسنا[56]. در ملحقاتِ رسالہ معہ بر آتش داشتن کلّہ بُز و غیرہ تا موے آں را بسوزد، دُیلہ[57] نیز گویند بضم تحتانی، و بتازی تشویط بہ شین معجمہ و واو و طاے

---

[51] الف: صورت. [52] آصفیہ: سیر و تماشا Platts: puppet show:
Platts: پیکھنیا، تماشا دکھلانے والا فرقہ یا Actor
[53] نفائس اللغات: پُتلی اور پتلی کا سانگ، [54] مطابق ب: [55] آصفیہ: نیز نفائس اللغات، مگر 'بِلِشت'، بالشت کی بگڑی ہوئی شکل ہے. [56] آصفیہ لازم و متعدی ہر دو.
[57] = اُدیلہ.

مہملہ بر وزن تفعیل"، اگرچہ تشویط موافقِ قول کشف اللغات ہمیں است لیکن در قاموس بہ معنی جوش آوردنِ دیگ و پختن گوشت و بہ معنی سوختن آوردہ بلونا۔[۵۱] چوب زدن در جغرات تا مسکہ جدا شود۔ شورانیدن [..... بتازی آں را تخیص گویند]

بِھنبھنانا مکھی کا۔ آواز کردنِ مگس و بتازی دندنہ بدو دال مفتوح و دو نون۔[۵۲]

بُلاہِر[۵۳] شخصے کہ خانہ بنمائے دہ باشد، و کسے کہ وارِدِ دہ شود خدمت او بجا آرد، چوں ایں کار بہ ادنیٰ ترین خلائق و خسیس ترین مردم کہ کنّاس وغیرہ باشند تعلق دارد بر کنّاس اطلاق آمدہ، پائے کار و پاکار[۵۴] ہر دو بیائے فارسی و آں را خانہ خواہ نیز گویند بہ ہر دو خائے معجمہ۔

بِھلاوا۔ [= بِھلاواں] بار در نغتے است مشہور کہ بہ کارِ دوا آید، بلا دُر بوزن بہادُر و بلا دور بواو۔

بندکی۔ در رسالہ "دائرہ ہائے نقش و نگار" چنانکہ زنانِ ہند بر دست خصوصاً بر دست و بر خسارہ عروس بندند کفف بکافِ مفتوح و ہر دو فا۔ لیکن در کتب معتبرۂ عربی و فارسی کفف بدیں معنی نیست آرے در فارسی کف بفتح چیزے سیاہ کہ مشاطگان بر ابروے عروس مالند، دریں صورت وسمہ خواہد بود و یا چیزے مانا بداں، و در ہندوستان کفک حنائے را گویند کہ در کف پائے

---

۵۱ آصفیہ: متھنا، تمخیض۔ نیز مخیض و مخوص و مخوض۔ مکھن الگ کیا ہوا دودھ۔

۵۲ دَنَّ یَدُنُّ دَنّاً و دَنَنَ، دَنَّ دنیاً، دَنْدَنَ۔ ۵۳ بِلاہَر = وشُدر ٹھلیا۔ خدمتی ہرکارا رہنما۔ رہبر، بیگاری، پاسبان، چوکی دار Platts میں بَلاہَر وبلاہر آیا ہے۔ ۵۴ برہان۔

معشوقاں بندند و آں را سیاہ سازند، کفف معلوم نیست کہ از کجا آوردہ
بُندگی د مطابق ہا الف : =]
بھنڈ پختت[۵۱] - میوۂ نیم رس کہ چیدہ درخانہ نگاہ دارند تا برسد۔ خانہ رس
از بعضے مسموع است [ہا الف : ندارد : ب = ... غِیسل بہ غین معجمہ
بر وزن فعیل]
بِنولا - پنبہ دانہ، فلخود یا فلخید بفتح فا و سکونِ لام و خا بواو رسیدہ یا بیاے
معروف و دال، بتازی حب القطن خوانند بضم قاف و سکونِ طاء مہملہ
و نون [= دانہ کہ از پنبہ فلخیدن برآید و آں را پنبہ دانہ نیز گویند فلخیدہ[۵۲] بہ
اوّل مفتوح و ثانی زدہ و خاے معجمہ و یاے معروف]
بند تنبورے کے[۵۳] - رشتہ ہائے کہ جا بہ جا بر دستہ تنبور بندند براے حفظ مقامات
و اصوات کہ از کدام جا بہ کجا باید آمد پردہ اگرچہ پردہ بہ معنی سرود مخصوص نیز
آمدہ و بدیں معنی ظاہرا ہفت پردہ است۔
بن مانُس - حیوانے صحرائی بہ شکل آدمی، نسناس بر وتون مفتوح و دو سین مہملہ،
و در رسالہ است کہ دیو مردم نیز گویند، لیکن بودنِ دیوم بدیں معنی نظر است و
اینکہ صاحبِ برہان بدیں معنی آوردہ قابلِ اسنادِ کلّی نیست بلکہ او بہ معنی جن نیز
گفتہ و آں غلط محض است [=]
بنجھی [بنسی[۵۴]] در رسالہ دو شستے کہ بدان ماہی گیرند، نِشپیل بکسر نون و سکون

---

[۵۱] لغات میں دست یاب نہیں ہوا۔ [۵۲] فلخیدہ و فلخودہ ہر آں کہ چیز کہ از غل و غش پاک
ساختہ شدہ باشد و مخصوص بہ پنبہ نیست۔ پنبہ دانہ مرادف فلخید و فلخود، برہان قاطع۔
[۵۳] ج و د : بند تنبور کے۔ [۵۴] الف : لیکن ب : ج : د میں بنجھی ہی اسی طرح ہانسوی
کے اقدم نسخہ میں بنجھی ہی۔ کتب لغت میں مؤخر شکل موجود نہیں۔

بشین معجمہ وبا ے فارسی بیا رسیدہ ولام"، لیکن نشبیل اعم است زیرا کہ بہ معنی آہن سرکج است خواہ قلاب ماہی باشد وخواہ قلّاب کہ خرما بداں از درخت گیرند، خواہ غیر آں، پس مرادف نبسی قلّاب ماہی است وتخصت

[با الف : بنسی دہاب بنچھی =]

بہنگی۔ بہ نون غنہ، در رسالہ" آنچہ بر گردن یا بر پشت خرنہادہ از میوہ وشیر پُر کردہ از جائے بہ جائے برند، زمیلہ بفتح زاے معجمہ بیا رسیدہ ومیم ولام" ودریں لغت غلطہا واقع سندہ اوّل آنکہ در ہندی بھنگی چوبے یا نی گندہ باشد کہ بر دو سر آں بار بندند وبر دوش گزاشتہ راہ روند و صاحب ایں رسالہ بر گردن گفتہ دوم آنکہ آنچہ بر پشت خر بار کنند آں را بھنگی نہ گویند وایں کمال است، ونیز زمیلہ در فارسی چہار چوب کہ بہم وصل کنند و مانند کجاوہ پر از میوہ وغیرہ کردہ بر پشت خر وگاو بستہ بجاے برند [آنچہ بر گردنِ آدم یا پشتِ خر الخ]

بھنبیری [وبھنبھیری] در رسالہ" حیوانے کہ در اواسطِ ایام برشگال پیدا شود وبر سر خارہا نشیند، سرعوفہ و بعضے گویند ملخ خورد نو زائیدہ است لیکن در قاموس است سرعوف بہ سین مہملہ وراے مہملہ وعین مہملہ بواو رسیدہ وفا، کعُصْفورٌ، کُلُّ ناعمٍ خفیفِ اللَّحمِ وَ الفرسُ الطویلُ والمرأۃ الطّویلۃُ النّاعمۃُ والجرادۃ ودابۃ تاکلُ الثیاب[۵۱] وشرعوف بہ شین معجمہ[۵۲] بہ معنی غوکِ[۵۳] خُرد آوردہ [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

---

۵۱ تصحیح از قاموس: سب نسخوں میں الثبات ہی[۵۲] لیکن یہ نہیں۔ قاموس میں ہی الشُرعوفُ کَعُصفورٍ نَبتٌ او ثمرُ نبتٍ والشّرغوفُ (غین کے ساتھ) الضِفدَعُ الصغیرُ

۵۳ ب لفظ خُرد موجود نہیں۔

بنجر - در رسالہ " زمینے کہ اززراعت افتادہ باشد، یابزِ بہ تحتانی بالف کشیدہ وبائے موحدہ مکسور وزائے معجمہ" لیکن در کتب معتبرہ یابز زمینے کہ سلاطین در وجہ معیشت بار بابِ استحقاق دہند، وبترکی سیورغال گویند، دریں صورت معنیٔ زمینِ ناکاشتہ اُفتادہ ازچند سال نباشد وظاہر ازاں دریافت نمودہ کہ در ہندوستان، ہمیں قسم زمین در دجۂ مذکور دہند۔ [=]

بنگی لٹو۔ در رسالہ " چیزے چوبیں گردن دراز کہ وقت گردانیدن بانگ کند از قسم لٹو است کہ بازیچہ اطفال باشد گرِدنائے بکسر کافِ فارسی و رائے مہملہ ودال ونون بالف کشیدہ" امّا در کتبِ معتبرہ گردنا بمعنی مطلق لٹو است ونیز قیدچوب خطاست بلکہ از عاج وگِل نیز باشد [=]

بنگلا - (ق ۲۹ الف) در رسالہ " خانۂ گنبد دار کہ از چوب سازند، تالار بہ فوقانی بوزن سالار" لیکن آنچہ بہ تحقیق پیوستہ تالار بہ معنی مطلق عمارت چوبیں است وبنگلا عمارت است بوضع خاص کہ اکثر آں بکاہ پوشند وگاہے از چوب، وایں وضع مخصوص ہندوستان است، خصوصاً بنگالہ، بلکہ بنگلہ ماخوذ است از بنگالہ کما لایخفی۔ [=]

بنس لوچن۔ دوائے سفید رنگ کہ ازنئے حاصل شود، تباشیر وطباشیر معرب آں، مخفی نماند کہ در ہندوستان توا کھیر چیزے است مُشابہ بہ تباشیر لیکن غیر آں است چہ بنس لوچن گجراتی را تباشیر گویند چوں ہر دو در تلفظ بسیار قریب اند معلوم نیست کہ بنس لوچن گجراتی را توا کھیر تصور کردہ تباشیر گفتہ یا تباشیر لفظ علیحدہ است [بنسلوچنہ (نسخہ ب) ہا]

بھونری [بھوری]^۵۱ در رسالہ " موئے گردپیچ خوردہ کہ بر سر نمایاں باشد،

---

۵۱ نسخہ الف بھوری (= بھونری) ہا ب میں مطابق لہجہ عوام بھنوری

عورات[۵۱] ازاں بہ نر و مادہ کہ عقب آں طفل خواہد شد فال گیرند، گرد موے بکسر کاف فارسی، لیکن بھوری خصوصیت بہ انسان ندارد، در بدن اسپ ہم باشد و آں را در ہندوستان گاہے بد و گاہے نیک دانند، و نیز لفظ گرد موے در کتب معتبرہ نیست، ظاہراً از جائے دیگر بہ صحت رسیدہ باشد[=]

بودلی[۵۲] - در رسالہ "زنِ فاحشہ، جَلَب بہ جیم و لام و ہر دو مفتوح" لیکن بودلی در عرف اردوے بادشاہی زنے را گویند کہ در زیِّ[۵۳] فقراے بے نوا کہ نوعے از فقراے ہند و آزاد نیز گویند گذران حی کردہ باشد بہ معنی زن فاحشہ چھنال[۵۴] است، اگرچہ در بعضے از مواقع بودلی معنی زن فاحشہ مستعمل، لیکن بہ مجاز۔

[میرے پیش نظر نسخوں میں موجود نہیں]

بھونچال[۵۵] - بہ حرکت آمدنِ زمین، لرزہ و بتازی زلزلہ

بوتا[۵۶] - در رسالہ "بچۂ شتر، و ترکی بوردا[۵۷] گویند - قِرمل بکسر قاف و راے مہملہ زدہ و میم" لیکن در منتخب قرمل شتر کُرّہ بختی آوردہ و در عرفِ تورانیاں بہ معنی

---

۵۱ نسخہ ج و د: عورتان - ۵۲ آصفیہ ندارد Platts بودلا و بودلی
A woman who lives with a Be-nawa Faqir and dresses like a man ....

۵۳ الف: دُرزمرہ ۵۴ چھنال (آصفیہ: نوراللغات) ۵۵ اصل میں بھوم چال، تھا (آصفیہ) نسخہ ج و د بُھونچال ۵۶ آصفیہ و نوراللغات، برہاں میں "۱ درخت لیست، ۲ بچہ آدمی و سائر حیوانات و بچۂ شتر ۳ نشانہ تیر" نوراللغات میں بہ معنی کٹھالی بھی ہے۔ آصفیہ "بھدی اور بھونڈی شکل والے آدمی کی پھبتی کہتے ہیں" ۵۷ بوروا (نسخہ ج)

مطلق بچہ است لہذا بر فرزند اطلاق کنند وچوں بٹیا[1] بتاے ہندی و بوتہ به فوقانی در تلفظ نزدیک اند ظاہرا از توافق باشد واللہ اعلم [=]

بوڈاپھوس[2] [= بڈھا پھوس] در ملحقات رسالہ "گیاہ کہنہ، دِندِن بکسر ہر دو دال و دو نون" واین غلط است چرا کہ بڈھا پھوس بدال ہندی مخلوط التلفظ بہ ہاست بہ معنی پیر کہنہ فرتوت، ونیز دِندِن در قاموس گیاہے و درختے است کہ سیاہ شدہ باشد[3]۔

بھوکنا کتّے کا [= بھونکنا کتّے کا] فریاد کردنِ سگ کہ بتازی ہریر بوزن سریر گویند، زنوییدن بفتح زاے معجمہ ونون بواو رسیدہ و تحتانی بہ تحتانی رسیدہ۔

بھنوڑا[4] - بھونرا - زنبور سیاہ، کہ سوراخ درچوب کند تاوران باشد بُنز بفتح باے موحدہ مفتوح، سُنبہ بضم سین ونون زدہ و باے موحدہ وبتازی زعار بفتح زاے معجمہ وعین مہملہ با کشیدہ ورا بے نقطہ، [=]

بوغلبند - آنچہ دروے نگاہ دارند، در رسالہ "بغلطاق بفتح اول وغین معجمہ ساکن وطاے مہملہ سعدی ؎

بغلطاق و دستار ورختے کہ داشت — زبالا بدامان او در گزاشت

وبعضے جامہ بغلبندی نیز گفتہ اند، لیکن بغلطاق بہ معنی کلاہ وبغلبند است

---

[1] مطابق ب، ج، د: میں بوٹہ، [2] مطابق نسخہ ب، الف ـ بوڈابھس، د: بوڈبھس، نوراللغات: بوڑھا پھونس، آصفیہ: [3] قاموس "الدِندِن ما اسود من نباتٍ اَوْ شَجَرٍ"، [4] نوادر کے نسخوں میں بھونرا، غرائب کے نسخوں میں مختلف، لہ ب جو سب سے بڑا لکھی ہے بھنورا، [5] عبارت مابین "سُنبہ..... تا ..... باے موحدہ مفتوح"، نسخہ الف اور ج میں نہیں۔

که نوعے از جامه است، خواجو گوید ؎

اے بغلطاق لعمرک بر قد سرو تو راست   چوں تو شمشادی زبلغ قم فاند بر نخاست

و در تحفه به معنی خُرجی است و آں نیز به ثبوت نه رسیده، به معنی بوغلبند که لفظ مستعمل ہندوستان است نیست، و از بیتِ مستند نیز ظاہر، چراکه مقابله دستار از معنی بوغلبند ابائی کلی دارد، ظاہرا در بوغلبند و بغلبند اشتباه اُفتاده [= آنچه دروے جامه پوشیدنی بر بندند، بغلطاق..... الخ]

بوری ۔ خریطهٔ کلانِ طویل از گلیم و پارچه که زر در اں کنند، و از جائے بجائے برند، بدره [= خریطه باشد مربّع که طولش از عرض اندک بیش تر باشد و آں را از پارچه و گلیم و امثال آں آگنده بدوزند..... الخ]

بولوا[۱] ۔ آنکه بہا پیشگی دہند و جنس بوقت معہود گیرند مثلاً جنس ہنوز خام باشد و زر ش به صاحب غلّه دہند، ہر گاه برسد بگیرند و ایں با شرائطِ ہشت گانه که شرع تجویز کرده درست است سَلَم بفتح سین مہمله و لام و میم، کذا فی الرساله

بھوبھل[۳] ۔ [بھوبل] خاکستر سوزاں که در آں آتش مانده باشد خزیره[۴] [=] بفتح خائے معجمه و زائے معجمه بیا رسیده و رائے مہمله

---

[۱] لغات اردو میں یہ لفظ نہیں ملا، فالن اور Platts: میں بولا
Verbal agreement between parties

[۳] مطابق آصفیه: قلمی نسخوں میں دونوں صورتیں ہیں، نور اللغات: بھوبل به معنی بھو: خاک وبل به معنی راکھ۔ [۴] برہان قاطع: خزیره بر وزن وزیره به معنی آتش و خاکستر سرگین وغیره۔

بوہنی[۱] - سوداے اوّل[۲] کہ شگون دانند، دست فال و دست لاف کہ قلب است و درعرفِ حال دشت بفتح دال وسکونِ شین معجمہ و فوقانی گویند وآں را اولِ دشت نیز گویند و سند این دو لفظ در دفتر دوم سراج اللّغہ مرقوم است۔ [=]

بھونرا[۳] - کہ در زیر زمین سازند و تہ خانہ نیز گویند سرداَبہ بفتح سین مہملہ و سکون راے بے نقطہ، و نہاں خانہ را نیز گویند، مرزا صائب گوید ؎

سبک رواں بہ نہاں خانۂ عدم رفتند ؎ بر آستانہ چو نعلین ماند قالب ہا [=]

بوزا[۴] - در رسالہ "مشروبِ مُسکر کہ از ذُرّت[۵] و برنج وغیرہ سازند، بادہ، بادق"، لیکن بوزہ خود لفظ فارسی است، غایتش الفِ آں تبدیل ہا است چنانکہ سابق نوشتہ آمد و بادہ شراب است وشہرت دارد و بہ مجاز بہ معنی پیالہ چنانکہ یک بادہ و دو بادہ، واین در کتب قوم[۶] مرقوم است و بہ معنی بوزا ہرگز نیامدہ و در قاموس است الباذقُ بکسر ذال المعجمۃ وفتحہا ماطبخ من عصیرِ العِنَبِ اَدْنیٰ طَبخۃٍ فصاد شدیدا۔ باذِق بکسرِ ذال معجمہ و فتح نیز آمدہ و آب انگور را کہ جوش دادہ باشند [=]

بھوج پتر - پوست درخت است کہ در ہندوستان از کشمیر آرند و سابق ہندوان کتب خویش بر پوست مذکور و برگ درخت تاڑ[۷] بقلم فولادی می نوشتند

---

۱ نفائس : بُہنی - ۲ میر نجات ؎ رنگین نگشتہ دامن صحرا از خون ما ؛ دشتے نکردہ است بہار از جنون ما ؛ ایضاً میر افضل ثابت ؎ اول دشت بہ سوداے جنون نیم خیز؛ خود فروشی چو کند جلوہ ادہ دربازار ۳ ب : بہونرا، ج : الیضاً، د ، ایضاً ، ہ ب بہونرا ۴ نور اللغات، بوزہ بر وزن روزہ، برہان بُوزہ بر وزن کوزہ ۵ نسخہ الف - ذرۃ جوار مگر باقی نسخوں میں لفظِ جوار نہیں۔ ۶ صرف نسخہ الف میں ہے۔ ۷ تار، نار، انار وغیرہ۔

و در ولایت نیز بہم رسد و آن را توز بہ فوقانی بواو رسیدہ و زاے معجمہ خوانند۔

بوائی۔ در رسالہ کفید گی[1] پاے و پاشنہ کہ در وکند زلیقہ بفتح زاے معجمہ و باے موحدہ"، لیکن در قاموس بدین معنی فَلْش بفا آوردہ، چنانکہ عرب گوید، فِی رِجْلِہٖ فلوقٌ اے شقوقٌ [=]

بھُوننا۔ بریان کردن، برشتن، بہ شین معجمہ مشہور در عرفِ حال بوُ دادن است و آں چیز را فرودہ بفا و راے مہملہ بوزن کشودہ گویند

بونڈی[2]۔ غنچۂ ہر گل کہ کلی نیز گویند

بوُندا باندی۔ کم کم باریدنِ ابر، تقاطُر

بہو[3]۔ در رسالہ" زنِ پسر، سُنّہ بضم سین مہملہ و تشدید نون"، لیکن در کتب معتبرہ بہ ضمتین است و در کشف اللغات بہ سکون دوم و تشدید در ہیچ جا نیست، نیز در فارسی بنو باے موحدہ و نون بواو رسیدہ، و این ظاہر المخفف بانو است کہ مجازاً بہ معنی مذکور آمدہ و ایں در ہندوستان نبو بہ تشدید نون و واو مجہول خوانند ظاہرا ہمیں لفظ است، بریں تقدیر از توافق خواہد بود مخفف بانو نباشد چنانکہ گذشت و بتازی کَنِّی[4] بفتح کاف و تشدید نون بیا رسیدہ و بعضے بہ معنی

---

[1] ایضاً گفتگی بہ ہمین معنی۔ [2] نور اللغات: وہ کلی جو قریب کھلنے کے ہو۔ [3] آصفیہ: دلہن، کد بانو، عروس، بیٹے کی جورو، بیوی۔ نور اللغات: گھونگٹ کا چراغ فانوس جس میں چراغ کو ہوا نہیں لگتی؛ معزز ہندو عورت، عزت دار عورت وغیرہ نیز دیکھو نفائس۔ [4] کنی تحتانی کے ساتھ لغات میں نہیں ملا۔ قاموس میں ہی بذیل کَنٌّ: "و بالفتح امرأۃُ الابن اوِ الاخِ"، لیکن لسان میں کَنۃ ہی جس کی جمع کنائنُ (نادر) آیا ہی۔

زنِ برادر گفته اند، کما فی القاموس پس مرادف بھابھی باشد و ترکی کیلَن بفتح کاف و سکونِ تحتانی و فتح لام و نون است [= سُنّہ بہ سین مہملہ مضموم و نونِ مشدّدہ مفتوح]

بہنوئی۔ شوہرِ خواہر، یزنہ بہ تحتانی مفتوح و زاے معجمہ زدہ و نون و ظاہرا این ترکی است[1] [=]

بھتی[2] زرے کہ راہداراں و گزرباناں از سوداگراں و آیندہ و روندہ ہا گیرند یا زبباے موحّدہ و زاے فارسی، و باج بہ جیم مبدّل آں، کذا فی الرسالہ لیکن بھتی بہ معنی زرے ست کہ از آیندہ و روندہ گیرند بر جنسے کہ در مکانِ گرفتنِ محصول یا جاے کہ مکان از توابع آں باشد بفروخت رود، دریں صورت اخص باشد از باج، چراکہ آں بہ معنی زکوٰۃ مال و محصول است کہ از آیندہ و روندہ گیرند بر عکس، پس لفظ صحیح ہندی براے باج دان است بدال و نون، لہٰذا شخصے را کہ باج می گیرد بہ ہندی دانی گویند [=]

بہتا۔ در رسالہ "آنچہ بر روے آب رود مثل خاشاک یا چیزے دیگر کہ ہمراہ گویند شریدہ می رود، شریدہ بہ شین معجمہ بوزن خریدہ" لیکن شُستریدن بضم بوزن غرّیدن ریختن پے در پے آب است، و لعضے تراویدن[3] گفتہ اند، این است در کتب معتبرہ، و معنیٔ کہ مصنف نوشتہ معلوم نیست کہ از کجا است [=]

---

[1] ہا جب: بہنوئی [2] آصفیہ و نور اللغات: اس معنی میں نہ ملا۔ البتہ Platts میں مبہم طور پر موجود ہے۔ نیز بھتی بہ معنی ضیافتِ ماتم بھی آیا ہے۔ [3] اس معنی میں "شریدن بر وزن رسیدن" برہان میں ہے۔

باری[1] - قومے مخصوص کہ مشعل بردارند، اگرچہ مشعلچی عام است -

بھی - در رسالہ "میوہ ایست کہ بہ عربی سفرجل گویند، آبی" لیکن بہی و آبی ہر دو لفظ فارسی است و حذفِ تحتانی مخففِ بہی، و اکثر ہمیں مستعمل است [=]

بن پھلی[2] - در رسالہ "بناتے است دوائی عُفرِیل بہ غین معجمہ وفا و راے مہملہ و یاے معروف ولام[3]" [=]

بھلائی[4] - در رسالہ "صورتے مکروہ کہ اطفال را ازاں ترسانند، اِستنبہ بالف مکسور و سینِ مہملہ زدہ و فوقانی و نونِ زدہ و یاے موحدہ و ہاے ملفوظ"، لیکن در کتب معتبرہ مشہورہ اَستنبہ بہ معنی ہر چیز زشت و مکروہ آمدہ است، و بعضے بہ معنی جفاکار و درشت نیز گفتہ اند، پس بہ معنیٔ چیز مذکور نباشد معلوم نیست کہ مصنف از کجا آوردہ۔ و صحیح بدیں معنی لولو است بہر دو لام بواو رسیدہ، چنانکہ در کتب آمدہ [بی بھلائی و صورتے باشد کہ از غایت کراہت و زشتی طبع از دیدن زیان باشد لہذا از پرچہ کاغذ سازند و مردم غردل[5] و اطفال را ترسانند]

بیدشہ[6] - در رسالہ "دارو فروش، بیلور بہ بائے موحدہ بیا رسیدہ مجہول" لیکن بید

---

[1] یہ لفظ اس موقعہ پر صرف نسخہ الف میں ہی [2] نوادر و غرائب دونو کے نسخوں میں "بہنبھلی"، نسخہ ب و ج و د میں اس کے بعد لفظ بہنو کی آیا ہی جو تکرار ہی۔ [3] ہاب

[4] رسالہ: بی بھلائی (نسخہ ا ب)، فرہنگ آصفیہ میں نہیں۔ بی شادی اسی معنی میں آیا ہی۔ نور اللغات میں ہی نیز نفائس اللغات [5] غردل بہ معنی بزدل و نامرد (برہانِ قاطع)

[6] مطابق ب، ج، د، الف میں بید معنی کے لیے آصفیہ، نور اللغات، نفائس

[7] برہان قاطع۔ نیز بیلہ و ربابے فارسی۔

در ہندی مطلق طبیب راگویند و قومے مخصوص[۱] کہ در کوچہا مے گردند برائے تداوی مردم و بیلو رکہ کسے خریطہ دواہا بر دوش گزاشتہ در کوچہا گردد برائے فروختن دوا، و دریں دو تفاوت است بسیار و نیز در معنی لفظ پساری کہ شخصے است کہ دواہا و مصالح گرم وغیرہ ہما فروشد لفظ بیلو رآوردہ و دریں جا مرادف بید گفتہ و ایں سہو[۲] است [میرے نسخوں میں موجود نہیں]

بھیر[۳] کرنا۔ بوق، بباے موحدہ بہ واو رسیدہ و قاف

بھیروں[۴]۔ در رسالہ" نام پردۂ سرودِ خاص، زیر افگن براے معجمہ و یاے معروف و راے مہملہ" و در برہان زیر افگن را کوچک تیز گفتہ، [میرے پیش نظر نسخوں میں موجود نہیں]

بیا۔ جانورے کنجشک کہ گلو[۵]ے زرد دارد گورب بافک بکافِ فارسی و واو مجہول و فتح راے مہملہ و بائے موحدہ و باے دوم نیز موحدہ بالف کشفت و فاو کاف" و در رسالہ" وضعہ بضاد معجمہ و عین آوردہ" لیکن لغت مذکور در قاموس وغیرہ دیدہ نمے شود[۶]۔ در منتخب است وصع بفتح واو و صاد مہملہ مرغے است خورد برابر کنجشک [جانورے است شبیہہ گنجشک، گلویش بزردی مائل کہ آنرا وضعہ.... کور بکاف عربی]

---

[۱] نسخہ ب میں اس کے بعد لفظ "در ہندوستان" برائے تداوی مردم آیا ہے۔
[۲] نسخہ الف: "مشہور است" [۳] الف "بھیڑ" یہ لفظ ان معنوں میں آصفیہ و نور اللغات میں ندارد، [۴]: میں سنسکرت: "بھیر" اور "بھیری" ہے [۴] چھ راگوں میں ایک راگ کا نام جو پہر رات سے صبح تک گایا جاتا ہے، مہادیو جی کو اس کا بانی خیال کیا جاتا ہے" (آصفیہ) [۵] مطابق الف و ج: ب د میں بزردی، برردے،
[۶] اس کے بعد کی عبارت الحاقی معلوم ہوتی ہے، صرف الف میں ہے۔

بیگار - در رسالہ " کار بے مزد و بنازی سخرہ بضم سین مہلہ و خاے معجمہ زدہ و مجرگ بفتح میم[1] و جیم و راے زدہ و کاف فارسی" بیگار و مجرگ ہر دو لفظ فارسی است، و نیز بہ تکرار لفظ مذکور آوردہ و نوشتہ، بیگار کار بے مزد و تنبل بفتح فوقانی و نون زدہ و باے موحدہ، مؤلف گوید با وجود لفظ مشہور تصحیف در معنی واقع شدہ چہ بے گار بے مزد است و تنبل بہ معنی کاہل، و چون در معنی تنبل بے کار نوشتہ اند بکاف تازی، صاحب رسالہ بہ کاف فارسی گمان بردہ] =]

بیاہ - شادی کتخدائی کہ ترکی طوی گویند، بو گانی بفتح باے موحدہ و نون بواو رسیدہ و کاف فارسی بالف کشیدہ و نون و یاے معروف۔

بیڑا[2] - چوب ہاے بہم بستہ کہ از دریا بداں عبور نمایند، سل بفتح سین مہلہ و لام [=]

بیڑی[3] - آنچہ در پا کنند براے قید، و آنچہ بداں از دریا عبور نمایند و ایں زبان پنجاب است، کشتی بفتح کاف یا کسر آن علی اختلاف اللہجتین و ناؤ لفظ مشترک است در ہندی و فارسی بہ معنی مذکور، و بہ معنی اول زنجیرہ سلسلہ است زولان[4] بفتح زاے معجمہ و واو زدہ و لام و الف و نون [ ]

بلینڈا - چوبے سطبر و گندہ کہ در عرض دروازہ پشت[5] تختہ ہاے در نصب کنند براے استواری، فدرنگ بہ فتح فا و دال و راے ہر دو مہلہ بوزن

---

[1] بروزن تگرگ [برہان قاطع] [2] بکسر ب و یاے مجہول ساکن (نوراللغات و نفائس وغیرہ) [3] بکسر با و یاے مجہول ساکن [4] زولانہ بجائے زولان (برہان قاطع) [5] ب میں صرف معنی اول دیا گیا ہے [6] نسخہ ج : وبست، نسخہ ب : لشب،

سبز جنگ،

بیل [1] - نبات کہ ساق نداشتہ باشد و بہ درختِ دیگر پیچیدہ بالا رود مثل کدو خربزہ و عشق پیچاں [2] وغیرہ بَیارہ بباے موحدہ و تحتانی بالف کشیدہ و فتح راے مہملہ" [3] وَنرہ بہ فتح داو و نون زدہ و راے مہملہ" مؤلف گوید ظاہر اَویرہ و بیارہ یکے است، غایتش ویرہ مبدّل بیرہ است کہ مخفف بیارہ است، و بہ عربی یَقطین بفتح تحتانی و سکونِ قاف و طاے مہملہ بیا رسیدہ و نون چنانکہ در قاموس است، الیقطینُ ما لا ساقَ لہٗ مِنَ النَّبَاتِ، و ہمچنین نَجْم بہ نون و سکونِ جیم و میم" کمافیہ [4] [= درختے [5] را گویند کہ ساق نداشتہ باشد و در زمین پہن شود یا بہ چوب و درخت و امثالِ آں پیچیدہ بالا رود مانند بیارۂ خربوزہ و کدو و عشق پیچہ، ویرہ [6] بواو مفتوح و بیاے تحتانیۂ ساکن و راے مہملہ]

---

[1] بکسر با و یاے مجہول ساکن - [2] یہ صرف نسخہ ب و د میں ہی -
[3] یہ لفظ برہان میں نہیں - [4] مطابق ب - باقی نسخوں میں "کافیہ"
[5] مطابق ہا، ب: الف میں بیل کی تشریح طویل تر ہی بیل سہ معنی دارد اول (جو متن میں درج کی گئی ہی)، دوم (بہ معنی میوہ باشد مانند بہی و طعم آں فی الجملہ مائل بہ تیزی و تلخی باشد و آں را بل نیز خوانند، شل بسین معجمہ مکسور سوم سبزہ ایست و گیاہے معروف کہ دارد و بر درخت گسترہ شود، بتازی نجم بفتح نون و جیم ساکن، بیارہ بباے مفتوح و باء مثناۃ تحتانیہ و راء مہملہ - [6] ہا کے سب نسخوں میں ویرہ ہی لیکن نوادر کے سب نسخوں میں ہا کی طرف ونرہ منسوب کیا گیا ہی ممکن ہی آرزو کے پیش نظر نسخوں میں یہی ہو، بیل کے لئے نفائس اللغات -

بھینگا[۱]۔ آں کہ یکے را دو بیند، حشیم گشتہ، بعضے لوچ بلام و جیم فارسی و بعضے گوچ بکافِ فارسی تصحیح کردہ اند و دراں نظر است و بتازی اَحوَل خوانند۔

بیل در رسالہ " میوہ گرد کہ بقدر بہی کہ طعم تلخ و تیز دارد" و بِل بحذفِ تحتانی نیز، شِل بکسرِ شین معجمہ"، لیکن آنچہ در ہند بہم رسد بعد رسیدن مَے خوش[۲] بود و ظاہرا بَل و بیل از توافق باشد غایتش یکے مخفف است، و نیز نام مرضے مشہور مراسپ و استر راکہ بہ سبب بدی نامش نمے برند و بد نام گویند، سراجہ بکسر سین مہملہ و راے مہملہ بالف کشیدہ و فتح جیم [=]

بیرکھ[۳]۔ در رسالہ " دستارچہ عَلَم طِرازہ"، لیکن لفظ بیرکھ غلط عوام بدتراز انعام است، واین قسم الفاظ را داخل کردن چنانچہ شیوۂ صاحب این رسالہ است خطا است، زیراچہ دریں صورت لبسا الفاظ کہ بہ قاف و شینِ معجمہ و عینِ مہملہ است و عوام بداں تلفظ نہ توانند کرد داخلِ کتاب باید کرد، بہر تقدیر لفظ صحیح ہندی براے بیرق دھجا[۴] است و نیز در قاموس است اَلطِّرازُ بالکسر عَلَمُ الثوبِ[۵] [=]

بیج کا پھل۔ ثمرے کہ براے تخم نگاہدارند مثل خیارہ و کدو و پاسنگہ ببائے فارسی [صحیح: پاسنگہ] و نیز اطلاق پاسنگہ بر خوشۂ انگوری کہ[۶] بر آونگ نگاہدارند (و آں ہم ازجہتِ نگاہداشتن) است و تخصیص سامانی

---

۱ آصفیہ بھینگا: نوراللغات: ونفائس و نسخہ ب و الف: بِھنگا [زیادات نسخہ الف بھنگا کے مرادفات: کاج و لوچ، کلنگس، نیز کاژ] ۲ مزہ ترش و شیریں (برہان قاطع)، ۳ آصفیہ: عوام بیرکھ بولتے ہیں ۴ شاید دھجنیت ۵ "وھو معرّب" (قاموس)، ۶ یعنی صاحبِ فرہنگ سامانی۔

به خیار خطا است و تفصیل[۵۱] این در سراج اللغت مذکور است۔

بیهڈ [بیهڑ][۵۲] زمینے که آن راکنده باشد و گودال ساخته، آب کند[۵۳] بکاف تازی و فرکنده بفا و راے و راے مهمله زده و کاف تازی،

بیلن۔ چوبے که بدان نان پهن سازند، چوبینه[۵۴] بجیم فارسی و باے موحده بیار سیده و نغروچ بضم نون و سکون عین و راے مهمله بواو رسیده و جیم فارسی، بعضے بجاے نون فا گفته اند پس یکے ازیں دو تصحیف باشد و دشوره بدال و سین مهمله بر وزن پرورده[۵۶] [=]

بیساکهه۔ در رساله "نام ماهے و آن مدت ماندن آفتاب است در برج حمل سی و یک روز، لیکن تفاوت در بیساکهه و فروردی اتفاق مے افتد، چنانکه امسال که نوروز بست و چهارم محرم ۱۱۵۶ھ[۵۷] واقع شده و آن غرهٔ فروردی است و در بیساکهه نوزده یا بست روزے باید [= مگر ہاب میں بیساکهه موجود نہیں]

---

۵۱ آصف اللغات: "پاشنگ و پاشنگه - خان آرزو در سراج بذکر قول سامانی گوید: عجب از سامانی چراکه هرگاه شنگ بمعنی خیارے باشد که برائے تخم نگاه دارند لفظ پا به معنی پاینده مستدرک و زائد محض خواهد بود پس صحیح همان است که به معنی مطلق ثمرے است که برائے تخم نگاه دارند......" ۵۲ ب، ج، د میں دال ہندی کے ساتھ ہے یعنی بیهڈ نفائس اللغات، د آصفیه بیهڑ (بباے معروف و مجهول ہر دو) اونچی نیچی زمین، ناہموار زمین بیله بن، چراگاه، جنگل ۵۳ آب کند اور فرکند کے لئے دیکھو برہان قاطع وغیره ۵۴ لیکن برہان میں چوبه اسی معنی میں آیا ہے ۵۵ نفائس نے غین معجمه کے ساتھ دیا ہے ۵۶ باقی مرادفات کے لیے دیکھو نفائس: وزدنه، گشدنه: چوچه، نیز زیادات نسخه الف: دغنواره ۵۷ نسخه الف میں ۱۱۹۶ھ ہے باقی سب نسخوں میں ۱۱۵۶ھ نسخه الف کی غلطی ظاہر ہے۔

بیر جا۔ بیروجا[1]۔ دوائے کہ بتازی قِنّہ گویند بکسرِ قاف ونونِ مشدد بیز رد راے مہملہ موقوف وزاے عجمی ودال [= بریجا]

بلیسن۔ آرد نخود مقشر، نقل است کہ یکے از ظرفا بہ مخدّرات سلاطینِ ہند کہ بہ ظرافت وخوش طبعی مشہور آفاق و در سخن فہمی طاق بود نوشتہ کہ سفبوسہ بے سن می خواہم، بیگم فہیدہ نوشت کہ بہ پیغام است سنے آید۔

بیّراگ۔ بیزاری از تعلقات، آزادی، وبتازی تجرّد گویند۔

---

[1] ج : بیروجا باقی نسخوں میں بیرجا۔ آصفیہ میں = بیروزہ

بابُ الباءِ الفارسیہ

(پ)

پاڑہ[1]۔ جانورے صحرائی بقدر گوسفند، وبعضے ازاں کلاں تر وآں را کوتاہ پاچہ وکوتاہ پا[2] نیز گویند، نوجی[3] نیشاپوری گوید، در مدح شکارگاہ شاہ جہاں بادشاہ ؎

چناں تنگ گردید در بیشہ جا — کہ کوتاہ پا کرد کوتاہ پا

پاکھر[4]۔ در رسالہ سلبے تہ بہ تہ[5] دوختہ کہ بر اسپاں وفیلاں اندازند روز جنگ تا سلاح براں کار نکند، برگستواں بفتح بائے موحدہ وضم کاف فارسی، لیکن در کتب معتبرہ برگستواں سلاح مرداں نیز گفتہ، دریں صورت بہ معنی چلتہ خواہد بود و برگستان بے واو مخفف آں وغالباً از برست ماخوذ است کہ بہ معنی پناہ است وداں کلمہ نسبت بریں تقدیر بفتح کاف می باید وآں را کجیم[6] وکجین بکاف وجیم ہر دو تازی[7] نیز گویند

---

۱ ہرن کی ایک قسم بارہ ہرن ۲ مطابق ج د ۳ نوجی نیشاپوری: عہد شاہجہانی کے شعرا میں سے تھا ۴ آصفیہ: چار آئینہ۔ ترپال ٹاٹ کی پوشش۔ برگستوان وغیرہ ۵ مطابق د ج: یہ پنبہ دوختہ، د، ب: نوادر کے باقی نسخوں میں کتابت بگڑی ہوئی۔ ۶ برہان قاطع۔ ۷ ج: ہر دو فارسی، لیکن یہ صحیح نہیں۔

پاتابه[۱]- در رسالهٔ "لشیمے یا پارچه که زیر موزه جهت دفع سرما پوشند" لیکن پاتابه خود لفظ فارسی است و جُورب معرب گورب[۲] که با او معدوله شهرت دارد [=]

پھاوڑا[۳]- چیزے است که از آہن سازند، کج و پہن باشد که زمین را بداں کنند، کج بیل بکافِ تازی و جیم، و آنچه راست باشد به ہندی و فارسی بیل گویند۔

پھاوڑی- آنچه سرگین اسپ و امثال آں بداں کشند، پارو[۴] بیائے فارسی و رائے مہملہ و واو مجہول [= چوبے باشد که بداں سرگین اسپ و امثال آں بکشند و اکثر فقیران مداری باخود دارند، پارو بارائے مضموم و واو مجہول]

پارس[۵]- حلقهٔ که به سبب بخارات گردِ ماه پیدا شود و آں را فارسیاں از آثار بارش دانند، ہاله و خرمنِ ماه و خرگه[۶] ماه و تنہا خرگه نیز بدیں معنی آمده۔

پاہرو[۷] [= پہرو] شخصے که شبہا گرد محلات و لشکر گشته فریاد کند تا مردم خبردار باشند، پاسبان و دُراجه بضمِ دال مہملہ و رائے مشدد مہملہ بالف کشیده

---

۱ آصفیه: مخفف پائے تابه۔ ۲ رک برہان قاطع۔ ۳ الف: پہاڑوا۔ ۴ پارو بواو مجہول شاید مخفف پاروب (برہان قاطع) ۵ یه لفظ آصفیه میں نہیں ملا۔ نسخه ب اور د و ج میں پارس ہی، پوه یا پوس اس معنی میں مستعمل نہیں: **بلکہ** ، پاؤس اور باؤس = برسات کا موسم۔ ۶ نسخه ب میں بجائے خرگه، 'جرگه' ہی۔ خرگه مہتاب وغیره کے لیے دیکھو فرہنگ آنند راج ۷ پہرو = پہره دار **بلکہ** وغیره

وجیم تازی" لیکن درّاجہ مخصوص لشکر داشتہ اند و پاسبان ہم اعم است چراکہ فریاد کردن و گردیدن در پاسبانی ضروری نیست بہ معنی مطلق محافظ و نگہبان است۔

پھانسی[۱]۔ دررسالہ" [ریسمانے باشد] حلقہ در شکل غایت استحکام کہ رہ زنان قابو یافتہ در گردنِ مسافر می اندازند و بکشند، تاخفہ شدہ بہ میرد، سازو[۲] بہ سین مہملہ بالف کشیدہ و زرائے معجمہ بواو رسیدہ" لیکن سازو بہ معنی مطلق[۳] ریسمان است، لہٰذا ریسمان بازرا سازوباز گویند، و در سنروری ریسمانے کہ از لیفِ خرما سازند، پس غیر پھانسی باشد۔ [=] [بہ معنی...... حواشی الف]

پھانا[۴]۔ چوبکے کہ نجّاران در شگافِ چوبے فروبردہ شگافند، پانہ بہائے فارسی و نون، اغلب کہ پانہ و پھانہ یکے است و از توافق باشد [= چوبکے باشد کہ نجّاران در شگاف چوبے کہ آں را پارہ شگافتہ باشند فروبرند تا زود بشگافد، پانہ بہائے فارسی]

پاسی[۵]۔ جوالے کہ از ریسمان بافند و باغبانان و سبزی فروشان آں را از زردک و شلغم و امثالِ آن پُر کردہ بر سر خود یا بر پشتِ گاو و خر بندو بزبانِ گوالیار

---

[۱] پھانسی = پھندا۔ بند۔ گل۔ وہ ریشم یا رسی کا حلقہ جس کے ذریعے آدمی کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ ٹھگوں کی کمند وغیرہ وغیرہ [آصفیہ] [۲] بروزن بازو [فرہنگ اندراج] [۳] آصفیہ ندارد [illegible] میں پھانا۔ پھانی، پانہ کے فرہنگ اندراج میں علاوہ اس کے اور معنے بھی دئے ہیں۔ [۵] آصفیہ وغیرہ میں اس کے معانی اور بھی ہیں۔

که افصح است جالی[1] اَلرُّد[2] بفتح وضم لام ورائے مهمله موقوف ودال کما فی الرساله، واصح فتح است [= غرائب کے نسخوں میں 'جالی' کا لفظ موجود نہیں]

بھاگن ۔ در رساله "مانند آفتاب در دلو مدت سی روز' بهمن لیکن این هر دو نیز تفاوت دارند بر قیاس بیساکھ وبھادوں که نوشته آمد [=]

پالک ۔ سبزۂ خوردنی، اِسفِناخ بالف مکسوره وسین مهمله زده وکسر فا ونون بالف کشیده وخا، اسپانج واسپناج ببائے فارسی ونون وجیم تازی ودوم نیز به همیں حروف قلب آن یا برعکس، وتحقیق این در سراج اللغة مرقوم است وظاهرا به خاء معرب است وبجیم تازی فارسی والله اعلم [=]

[حواسی الف میں برہان سے استنباط کیا گیا ہے ۔سپا ناخ کا اضافہ ہے]

پاپری [پاپڑی[3]] چیزے که بر روے شربت ودیگر مائعات لبسته شود مانند نان، سِپیچه به سین مهمله وبائے فارسی ویائے مجهول وفتح جیم تازی [=]

پاد ۔ بادے که از راه پست بر آید، گوز، وبتازی ضُراط بضم[4] ضاد معجمه ورائے مهمله بالف کشیده وطائے مهمله [=]

پُہار[5] ۔ در رساله "زمینے که قلبه بدان رانده باشند برائے شیار کردن، خیشاره

---

[1] الف، ب: خالے: ج حالی، یہ لفظ غالباً جالی ہی ہے ۔ [2] اَلرُّد بالف مفتوح ولام مضموم و راء مہملہ، زدہ ودال مہملہ، لفظ جالی وغیرہ موجود نہیں، [3] بروزن نَبرَد [رک فرہنگ اندراج] [4] سب نسخوں میں پاپری رائے مہملہ کے ساتھ ہے الف ڑ کے ساتھ: آصفیہ میں موجود نہیں البتہ ملاحظہ ہو "پیپڑی" [5] ۔ لفظ آصفیہ اور محیط میں نہیں ملا

[5] لیکن اندراج میں خیشادہ بروزن بیجادہ دال مہملہ کے ساتھ۔

بخا و یاے معروف و شین معجمہ و راے مہملہ" [= زینے را گویند کہ بر آن قلبہ رانده باشند و آں قلبہ راندن را شدیار کردن گویند و آں زمین را شدیار کرده، خیشاوه ..... بواو]

پاڑھ۔ [=] چوب بندے کہ بنّایاں و کتابہ نویساں بیروں و دروں بستہ بر بالاے آں کار کنند، خو بفتح خا سکونِ واو [= [1] ..... نیز خوازه ... .]

پاچن[2]۔ ترکیبے کہ بہت گوارش طعام خورند، گوارش بضم کاف فارسی و جوارش بفتح جیم معرّب آں [=]

پھانک۔ قطعۂ خربزه و تربز و امثالِ آں لاہوره بہا و واو مجہول و راے مہملہ و کرج بفتح کاف تازی و راے مہملہ زده و جیم تازی و قیل فارسی بُرنیش بضم باے موحده و راے مہملہ بیار سیده و نون و شین معجمہ[3] و در رسالہ بُرینہ بہاے مختفی است، لیکن در کتب[4] معتبره مشہوره نیست و تراشہ نیز گویند و ترکی قاش لیاقت و ہمیں شہرت دارد [=]

پائی[5]۔ دو چوب طولانی کہ در پلنگ و تخت باشد کہ نواے آں نوار وغیره بافند یا تختہ پوشند، ساق ساقِ منجہ بمعنی پائی[6] در کلامِ طغراے مشہدی

---

[1] ہا ب میں ہیر، ہا ۲ الف میں۔ معانی کے لئے دیکھو آصفیہ و ہا الف میں پاچ[2] آصفیہ = چورن، ہاضم، پچانے والا۔ [3] مطابق فرہنگ انندراج۔ بُرنیش بتقدیم یا بر نون از بریدن۔ [4] فرہنگ انندراج میں بُرین بمعنی قاش موجود ہے رومی کا شعر بطور سند لایا گیا ہے۔ [5] آصفیہ میں نہیں۔ : P ل میں اس معنی میں موجود ہے [6] فرہنگ انندراج منجہ بمعنی چار پائی در ہندوستان پلنگ ..... منجہ ہندی پنجابی اصطلاح ہے

سوده بہ ہند چو خراط چرخ بر سر کار ... زچوب خشک تنم ساقِ منجہ می خواہد

آمده، چنانکه در دفتر دوم سراج اللغه مرقوم است [=]

پھال - در رسالہ "آہنے کہ بر سر قلبہ کنند و زمین را بداں شد یار کنند،
آہن جفت"، لیکن در سروری وغیرہ آہن جفت بضم جیم تازی و فاء
زدہ و فوقانی آلتے کہ بداں زمین راشد یار کنند و آہن و گاو آہن نیز
گویند[1] دریں صورت بہ معنی قلبہ خواہد بود کہ بہ ہندی ہَل گویند و فارسی صحیح
آں امیذ[2] است بفتح الف و تحتانی زدہ و فتح میم و ذال معجمہ کما فی رسالہ،
و بتازی مِنسفہ، لیکن در قاموس مِنسفہ آلتے بر وزن مِکنسہ کہ کندہ
شود بداں بنا دریں صورت در ہندی چیزے باشد کہ در ہندی کو دال
گویند یا آنچہ آں[3] را کھرپا خوانند و آں آہنے باشد راست بقدر یک دست
گرو در انداز سرش اندکے تیز باشد[4] [=]

پاپڑ - در رسالہ "نانے تنک پر مصالح کو از آرد ماش و ماش ساختہ بر آتش بریاں
کنند و خورند با طعام و ایں اکثر خوراک ہندواں است سرغل بفتح سین مہملہ
و غین معجمہ لیکن لفظ سرغل در کتب عربیہ مثل قاموس وغیرہ نیست و ہم چنیں
در کتب فارسیہ مثل جہانگیری و سروری و غیرہما معلوم نیست کہ از کجا آوردہ
و حال آنکہ از ثقات مسموع کہ پاپڑ مطلقاً در ایران و توران رواج ندارد
و مردم آنجا آں را نمی دانند [=]

پاتر[5] - در رسالہ "رقاص، پاکوب" لیکن پاتر در عرف ہندی مخصوص زنان است

---

[1] اندراج۔ [2] اندراج میں ایمد بر وزن ایجد نیز المیر، نیز نفائس اللغات۔
[3] الف: کز ب کرلیہ (؟) ج کبہ [4] کھرپا۔ کدال۔ و کودال وغیرہ کے
لیے دیکھو آصفیہ وغیرہ [5] آصفیہ: بہ معنی کسبی۔ رنڈی۔ بیسوا۔ وغیرہ۔

ورقاص و پاکوب اعم از مرد و زن [=]

پان - برگے مشہور کہ اکثر بعد از طعام خورند - تنبول و تانبول لیکن این هر دو لفظ هندی الاصل است بنابر ضرورت علمی در فارسی و عربی آمده و لفظ پان نیز برین قیاس [= برگ تنبول، تابول]

پانو پیٹنا[51] - در رسالہ "دست و پازدن مذبوح، دحص بفتح دال و حاے مہملہ زده و صاد مہملہ" این خطاست بلکہ سهو بہ معنی دست و پا زدن ہات پانو مارنا باشد نہ پانو پیٹنا و نیز دحص بہ معنی مطلق حرکت است خصوصیت بمذبوح ندارد - [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

پاچھنا[52] - اُسترہ زدن و بتازی حجامت خوانند و در رسالہ انجیدن ہمون بدین معنی آورده، اگرچہ در کتب[53] دیگر نیز ہست، لیکن صحیح آجیدن بمدّ ه، لہذا پچھنہ را آجده و آجیده و اجیده گویند [=]

پال ڈالنا[54] - در رسالہ "انبہ خام را کاه پوش کرده نگاه دارند تا پختہ شود قابل ...یدن گردد، خوابانیدن، در عربی بدین معنی غمل است[55] بفتح غین معجمہ و میم ولام آن نگاه داشتن خرما و غیره میوۂ نیم رس است تا برسد برین تقدیر طوز نگاہداشتن جدا باشد[56] [=]

پھپھولا[57] - در رسالہ "جوششے کہ بہ سبب تپ بر اطراف لب پیدا شود تبخال

---

[51] آصفیہ میں اس کے بہت سے معنی دئے ہیں۔ [52] نسخہ الف میں پچھنا، تصحیح از ب وج وغیرہ۔ [53] مثلاً فرہنگ انندراج۔ [54] نسخہ الف میں غلطی سے یہاں پاچھنا لکھا ہی۔ دوسرے نسخوں سے تصحیح کی گئی ہی۔ [55] غَمَلَ یَغمُلُ غَملاً۔ غمن نیز آمده [حواشی نسخہ الف] ..... غمن و غمل گویند و در فارسی خانہ رس گویند [ایضاً] [56] = پھپولا (آصفیہ)"

بفتح فوقانی و سکون موحدہ و خا" لیکن تبخال خاص است و پھپھولا عام زیرا
کہ در ہندی ہر آبلہ[۱] را کہ در بدن پیدا شود از مرض و یا رفتن راہ پھپھولا خوانند
بخلاف تبخال و لفظ صحیح تبخال تپ کا موتنا و لفظ پھپھولا، آبلہ [= آبلہ بود
کہ بہ سبب سوختن بر اعضا و دست و پا پدید آید تا اول (ہاب)، دو قسم باشد
یکے آنکہ جوشش است کہ بہ سبب حرارت و شورش تب بر اطراف لب
پدید آید تبخال بفتح تاء مثناۃ و سکون باء موحدہ آبلہ .... الخ
(ہاالف)]

پپیہا در رسالہ" مرغے[۲] است کوچک خوش آواز شخش بدو شین معجمہ و خا
در وسط" لیکن شخش بوزن رخش بضم و بفتح اول دوم، و شخش بوزن کشش
بہ معنی مرغے خوش آواز نوشتہ اند و آں را پپیہا قیاس کردن سند می خواہد زیرا
کہ ایں قسم جانور بسیار است بلکہ بودن پپیہا در ولایت محل نظر است و از مقابلہ
باز و شخش کہ در شعر رودکی بنظر آمدہ ؎
گرگ را کے رسد علامت شاہ — باز را کے رسد نہیب شخش۔
[۳] صعوہ معلوم می شود، چنانکہ بر سخن فہم پوشیدہ نیست [= ہاب: دو معنی
دارد[۴] اول ..... دوم جانورے است حقیر جثہ کہ آواز بغایت خوش و
حزیں دارد و کوچک تر از گنجشک خانگی بود زیک بزاے معجمہ و یاء معروف: ہا
الف]

۱؎ بفتح و بہ کسر (انندراج)، ۲؎ انندراج، شخیش باضافہ یا نیز گویند رودکی گفتہ ؎
گرگ را کے رسد علامت شات ؛ باز را کے رسد نہیب شخیش ۔ یہ شعر سب نسخوں
میں غلط درج ہے تصحیح از روے انندراج وغیرہ و دیوان رودکی۔ ۳؎ ہاالف میں ہاب پر اضافہ ہے۔

پتّا۔ دررسالہ "تلخہ کہ آں را زہرہ نیز گویند وبتازی مِرّہ[۱] بکسرِ میم وتشدید راء مہملہ"، لیکن تلخہ بہ معنی صَفرا است کہ ہندی پِت گویند مقابل سودا۔ [=]

پتّا دیولی[۲]۔ مرغکِ سیاہ کہ پیوستہ درپرواز باشد وآں را بابیل[۳] نیز گویند بادخورک[۴] بیائے موحدہ وپرستوک[۵] وپرستو وپَرستک ہر سہ بیائے فارسی وسین مہملہ وفوقانی۔

پترج[۶]۔ دوائے است مشہور، سادہ بہ سین مہملہ وسافج بذال معجمہ وجیم تازی معرب آں۔

پٹوا۔ دررسالہ ابریشم فروش کہ طرّاز گویند ورنگروش بفتح رائے مہملہ ونون وزدہ وکاف فارسی"، لیکن پٹوا کسے است کہ ابریشم برائے زیور وغیرہ بافد وتابد وعلاقۂ زیور ہا وغیرہ سازد، آں را درعرفِ حال علاقہ بند گویند ونیز طرّاز لفظ صحیح نیست، بلکہ بدین معنی قزّاز بقاف ودو زائے معجمہ بوزن طنّاز چنانکہ در قاموس است، ورنگروش کہ مخففِ رنگ فروش است بمعنی ابریشم فروش ہر دو آمدہ چنانکہ در تحفہ است، وابریشم فروش عام است از پٹوا وغیرہ۔

پٹّا۔ گلوبندِ سگ وغیرہ کہ از چرم نبات سازند وقلادہ[۷] بضم نیز خوانند۔ ساجور بواو معروف لیکن درقاموس است السَّاجُوْرُ خَشَبَۃٌ یُعَلَّقُ فِی عُنُقِ الْکَلْبِ پس غیر گلوبند وقلادہ باشد بہ تقریب لفظِ قلادہ نوشتہ شود

---

[۱] نفائس اللغات = مرارہ [دیکھو لفظ پت۔ [۲] نسخہ رضوی کذا: آصفیہ، ونفائس ندارد۔ [۳] آصفیہ: ابیل: بہ معنی دیودلائی: نفائس: عربی میں خطاف۔ [۴] اندراج۔ [۵] تعیین حرکات از اندراج۔ [۶] آصفیہ وغیرہ میں نہیں۔ [۷] قِلادہ بالکسر بھی درست ہی (اندراج)۔

که شیخ ابوالفیض[۱] فیضی فیاضی را اعتقاد این بود که لفظِ سگ در شعر شمس الدین حافظ شیرازی قدس اللہ سرہ مطلقاً واقع نہ شدہ و این معنی را در بعضے از اشعار خود نظم کردہ چنانکہ در دیوانِ او داخل است، و این اگرچہ کم است لیکن ہست چنانکہ می فرماید ؎

شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندند　　چرا بگردنِ حافظ نمی کنی رسنے۔

[=]

پٹّو۔ در رسالہ "نوعے از لباس کہ از پشم گوسفند بافند و اکثر مردم بدخشان و کشمیر بداں لباس سازند، رغزہ[۲] براے مہملہ و غینِ معجمہ زدہ و زاے منقوطہ" لیکن تحقیق آنست کہ پٹّو بتاے قرشت نیز فارسی است مرکب از پت بہ معنی پشم نرمے کہ از بن موے بز بروید و واوِ نسبت، و بتاے ہندی لفظِ کشمیر کہ انہم نوعے است از زبان ہندی و فارسی یا غیر ہندی است و این اختلاف موجب تفاوت لفظ نمی شود، چنانکہ اشٹر کہ بتاے ہندی ہندی است و بتاے قرشت فارسی [=]

پٹ بڑ۔ در رسالہ "زمینے کہ چوں باران بارد و تر شود و مردم برآں آمد و رفت بسیار کردہ باشند چندانکہ خشک و محکم گردد، پا خوشہ بباے فارسی و خاءِ معجمہ و واوِ مجہول و شینِ معجمہ" لیکن پٹ بڑ در ہندی بہ معنی زمین ہموار پہن است کہ نشیب و فراز در آں نبود و درستی[۳] ہا کمتر بود، و نیز پا خوشہ

---

[۱] نسخہ: ابوالفضل و فیضی۔ [۲] الف و ب: رخرہ۔ آنند راج: رغزہ بہ غین معجمہ لیکن ملاحظہ ہو قول اس کا کہ "این لغت را در فرہنگ نیافتم"۔ [۳] آصفیہ۔ [۴] الف: زشتی ہا: ب: درستی ہا: ج رسنے ہا۔

اگر یافتہ شود بسین مہملہ خواہد بود نہ معجمہ، اگرچہ سین مہملہ بہ معجمہ بدل شود لیکن آمدن شرط است، چہ خوسہ ماخوذ است از خوستن بہ معنی کوفتن و آں مہملہ است [=]

پٹڑا - در رسالہ" آں چوب و سنگ کہ گاذران وقتِ شُستن بر آں کوبند، میقعہ بہ میم بیا رسیدہ و قاف و عین"، لیکن در قاموس چوب گاذران گفتہ و ہمیں قسم در ہندی سنگ کاذری را پٹڑا می گویند اگرچہ تختہ چوب بود خوانند [=]

پٹ [۱] - برُو خوابیدہ، دمر بفتح دال و میم و راے مہملہ و بتازی مُنبَطِحٌ بہ میم و سائے موحدہ و طاے مہملہ و حاے بے نقطہ بوزن منفَعِلٌ و مُستَلقِی بضمّ میم و سین مہملہ و لام و قاف و تحتانی بوزن مستفعِلٌ بصیغۂ فاعل [=]

پتنگ - در رسالہ" قسمے بادفر است کہ طفلان از کاغذ ساختہ در بادیہ پرانند و غوطہ دہند" بادبرگ اعم [۲] است خواہ پتنگ باشد خواہ چنگ [۳] خواہ کنکوا کہ ہر سہ نوع علیحدہ است در ہندی) خواہ غیر آں، و ہمہ را کاغذ باد و بادبرگ نیز گویند و کاغذ ہوائی نیز آمدہ چنانکہ در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام و نیز در رسالہ" چوبے سرخ بداں جامہ و غیرہ رنگ کنند، روناس بر اے مہملہ و واو مجہول و نون و سین مہملہ" لیکن روناس بیخے کہ جامہ بداں رنگ کنند و بہ عربی فوّہ [۴] بفتح فا تشدید واو خوانند و بہ ہندی مجیٹھ خوانند و پتنگ غیر اوست و بہ عربی بقّم را بقم خوانند، و در قاموس است بقم مشدّد القاف چوب درخت کلاں است کہ برگش بہ برگ بادام ماند و تنہ سُرخ

---

[۱] آصفیہ۔ [۲] کذا (اندراج) [۳] آصفیہ۔ [۴] بالضم فوّہ (اندراج)

رنگ بود، مجیٹھ بیخے است کہ بکار دواے ہندی آید و بیخ بقم زہر است کما فی القاموس۔ [= یا]

پُٹھ۔ چیزے کہ براے تقویت نشہ داخل شراب وغیرہ کنند پُشت[1] بالے فارسی و شین معجمہ موقوف و فوقانی و سندایں در دفتر سراج اللغہ مرقوم است۔

پٹیلا[2]۔ آلتے کہ کشت را یداں شکنند و آں چوبے باشد سنگین کہ ہر دو طرف آں بہ رسنے بندند و یوغ بستہ یک شخص بر آں سوار شود و گاو را بداں رانند تا کلوخ ہاے کشت پہن و شکستہ شود تبکن بفتح موحدہ و فوقانی زدہ و فتح کاف تازی و نون، و مالہ بہ میم نیز و ظاہراً بزن بفتح با و زای معجمہ کہ ارباب لغت بہ معنی مالہ بزرگاں نوشتہ اند کہ چوبے باشد کہ زمین شیار کردہ را بداں ہموار کنند بنگدہ باشد بمعنی زدن در آں است شاید کہ بکسر اول باشد[3] [=]

پٹ بیجنا[4]۔ کرمے کہ شب ہا مثل شرار تابد، کرک شب تاب، چراغک و چراغلہ[5] و کرم شب چراغ و سند لفظ چہارم کہ غیر مشہور است در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، و در رسالہ بدیں معنی کاونہ بہ کاف تازی و واو موقوف و نون، و در رسامی مرغے سفید و سیاہ کہ زہر دار باشد و در جہانگیری جانور سرخ زہر دار کہ نقطہ ہاے سیاہ بر آں بود، و بیشتر در فالیز باشد و بہ عربی ذرّوح[6] بوزن سبّوح خوانند و ہمیں اقوی است و پٹ بیجنا را ولد الزنا گویند و بعضے گویند ولد الزنا اعم است از ان۔ [=]

پتھری۔ در رسالہ سنگ ریزہ کہ در میان آلت پیدا شود و بول بستہ گردد

[1] آصفیہ۔ [2] اندراج۔ [3] اندراج آصفیہ۔ [4] یعنی بزن بہ [5] (Platts)۔ [6] مطابق ب (براے چراغلہ دیکھو اندراج) [7] ذراح وذَرُوح وذُرَّح وذُرُّوح و ذُرَّرح وذَرُّوح ج ذراریح۔

سنگ مثانه نیز گویند "حجر الصبیان"[1] لیکن پیدا شدن سنگ مذکور در آلت محل نظر است بلکه در مثانه پیدا شود و گاہے آمده در مخرج بول بند گردد و بول را مسدود سازد [=]

پھٹکری[2]: شبّ یمانی[3] بضم شین معجمه و تشدید باے موحده، زمه بفتح زاے معجمه، وزج بجیم معرّب آں" این است در رساله لیکن اصح زمج بلور است [= آں را قلقطار[4] و زمج[5] و شبّ نیز خوانند، زاگ بزاء معجمه]

پپتی۔ مرضے که در اکثر بدن پیدا شود و سرخ گشته لگّہ لگّہ[6] افتد و خارش پیدا کند و بتازی آں را شرا گویند[7] بفتح شین معجمه و راے مہمله ۔ لعت کشیده۔

پیت[8] پاپڑا۔ دواے مشہور، شاہتره۔ [=]

پَٹّی۔ بتاے ہندی، در رساله[9] آنچه از پارچهٔ جامه بر جراحت بندند و آں را تخته بند نیز گویند ضماد" لیکن تخته بند آنست که چوں عضوے بشکند بر تخته گزاشته پارچه بر آں بپیچند نه به معنی چیزے که بر جراحت بندند، شاعر گوید ؎

به تخته بندیٔ چوب قفس شدم محتاج   دگر علاج ندیدم شکسته بالی را

و نیز ضماد بصاد مہمله و میم و دال مہمله آنچه آدمی بر سر بپیچد از خرقه و قندیل سواے عمامه. لہذا مصنف در نسخهٔ دیگر نوشته که آں چیزیست که خسته بند نیز گویند و مریشم به میم و راے مہمله مکسورتین و یاے مجهول و شین معجمه و میم و چوبہاے را که بر عضو شکسته بندند بتازی جبیره بجیم بوزن کبیره

۱ه نفائس اللغات۔ ۲ه ہندو اہل مشرق بفتح اول اور عوام اہل دہلی بہ کسر اول و ثانی (آصفیه) ۳ه اندراج وغیره میں بالفتح «شَبِ یمانی»، ۴ه قُلقطار بالضم (اندراج) ۵ه بمعنی (اندراج) ۶ه نفائس وغیره میں الف مقصوره کے ساتھ شریٰ ہے۔ ۷ه آصفیه ندارد تصحیح از Platts

گویند [= .... صیاد][1]

پتر[2] در رسالہ" بہ تشدید فوقانی آہن پارہ ہا کہ در غیبہ و جوشن بکتر و کجیم بکار برند، غیبہ بہ غین معجمۂ مفتوح و تحتانی زدہ و بائے موحدہ مفتوح" لیکن پترا آہنے باشد متفاوت المقدار، طولش زیاد بر عرض کہ برائے استحکام بر صندوق و زین نصب کنند بہ میخ ہائے باریک و در جوشن مرسوم نیست، و نیز لفظ غیبہ از کتب مشہور عربی و فارسی نیست و نیز پترا کاغذی کہ احوال سال و ماہ و غیرہ بحساب نجوم دراں مرقوم باشد و بتازی تقویم گویند[3] [=]

پَپشنگہ- [= پتنگا] آن ست کہ چوں آتشے در خانہ کاہ پوش اُفتد گلولہائے کاہِ سوختہ کہ ہنوز آتش در میانش باشد بزور آتش و باد بہ ہوا رود، پُلغتہ بضم اوّل و ثانی و سکونِ عین و فوقانی[4] [= ..... پلغتہ سکون غین معجمہ .....]

پٹا دینا[5] در رسالہ" بر اغالیدن و بتازی اِغرا و تحریص گویند" لیکن اغلب آن است کہ اعم است زیرا کہ پٹا دینا در جائے مستعمل شود کہ شخصے را از کسے ایذا اسے رسیدہ باشد و او ہیچ نگوید و شخصے او را حرف ہائے گوید کہ گرم شود و تدارک آں نماید و بر اغالیدن اعم است [پٹا دینا = بر اغالیدن و در بستن]

پھِٹ۔ کلمہ کہ در محل نفرت گویند مُشہ بضم شین معجمہ و ہائے ساکن، و بتازی اُف بضم ہمزہ و تشدید فا [=]

---

[1] سب نسخوں میں یہی ہے۔ صحیح صِماد یا ضماد۔ [2] آصفیہ۔ پتّرا۔ [3] الف: پتر۔
[4] سوائے الف کے سب نسخوں میں بلغتہ غین معجمہ کے ساتھ ہے الف میں فا کے ساتھ یہی اندراج میں ہے بلغتہ بفتح اوّل و دوم و سکونِ فا وغیرہ۔ [5] الف: پٹا دینا ب: پتا دینا، ج الفیہ د پتادنا، ہ ب: پٹ دینا، نسخہ رضوی ایضاً، یہ لفظ مشکوک ہے۔ ممکن ہے پٹی دینا ہو۔

پچاوا[1]۔ در رسالہ" پزاوہ کہ ظروفِ سفالین و خشت و آہک و امثالِ آن در آں پزند، داش بدالِ مہملہ و شینِ معجمہ" و دریں بہ چند وجہ نظر است اوّل آنکہ پزاوہ فارسی آمدہ نیست، و صاحبِ رشیدی آنرا ہندی گفتہ[2] بلکہ در فارسی پژد پژہ است[3]۔ آں ہم بہ معنیٔ گریوہ و کوہچہ و پشتہ، چنانکہ در کتبِ قوم مسطور است و نیز داش ظروفِ سفالین را در ہندی پجاوہ نہ گویند بلکہ آوہ خوانند و نیز داشِ آہک را بجھٹی و پجاوہ مخصوص خشت است [=]

پچھنا[4]۔ زخمِ اُسترہ[5] بجہت خون کشیدن کلک بفتحِ کافِ تازی و لام و کافِ دوم نیز تازی و بتازی حجامت خوانند [=]

پچھوا۔ بادے کہ از طرفِ مغرب وزد۔ بتازی دَبُور بدال مفتوح مہملہ و بائے موحدہ بواو رسیدہ و رائے مہملہ۔

پچھاڑی۔ ریسمانے کہ بر عقب پائے اسپ و اشتر و خر بندند[6] تاتورہ بدو فوقانی و واو معروف و رائے مہملہ و چیلا[؟] بکسر جیم فارسی و دال بالف کشیدہ و رائے مہملہ و بتازی نجاد بنونِ مفتوح و جیم الف کشیدہ و دالِ مہملہ گویند لیکن ایں ہر سہ لفظ برا گاڑی کہ رسنِ پائے پیشین است نیز اطلاق کردہ می شود۔

پچھاڑ کھانا[7]۔ خود بر زمین زدن از درد یا غمے کہ رسیدہ باشد تَجَعْجُعْ بدو جیم و دو عینِ مہملہ بوزنِ تفعلُل [=]

---

[1] ج اور د میں پجاوہ۔ [2] مطابق ب و ج: ، [3] رک اندراج پژہ ، پژ ، پژہ [4] آصفیہ دیکھو پچھنے لگانا، یا پچھنے دینا۔ [5] الف: اشتر۔

[7] آصفیہ دیکھو "پچھاڑیں کھانا"

پُھدکی - در رسالۂ "قسمے از رفتار پویہ بتازی خَبَب"، لیکن در سروری پویہ بہ معنی مطلق دویدن است و در لفظ خبب اختلاف بسیار[1] است چنانکہ در قاموس مسطور است: آرے در ہندی پوئیوں جانا بہ معنی پُھدکی است یا نزدیک است بداں - [=]

پھنڈی[2] باہنا - در رسالہ "قسم سرود است کہ جوانان یا زنان دست ہم دگر گرفتہ حلقہ زدہ ایستادہ شوند و کف زنان بگروند، عطعطہ بدو عین مہملہ و دو طاے بے نقطہ"، لیکن در قاموس عطعطہ در جنگ وغیرہ تتابع اصوات است، و در کنز اللغہ بہ معنی مطلق نعرہ زدن [=]

پدڑی - در رسالہ "جانورے کوچک جُثّہ - تَشَر بفوقانی وزاے عجمی"، لیکن[3] در کتب معتبرہ تشَر مرغیست کہ بیشتر بوستان بود و کم سکون و خوب نتواند پرید و آواز حزیں دارد و بہ عربی صعوہ خوانند پس محمولا باشد نہ پدڑی۔ [...... تشَرہ ......]

پُڑہ - آبادانی مختصر کہ جدا از شہر و متصل و تابع شہر بود، شِکوہ بکسر شین معجمہ، و در کشف اللغات بفتحتین بہ معنی دہٗ خورد، بعضے بفتح اول و سکون دوم بہ معنی مذکور آوردہ، امّا در کتب مشہورۂ دیگر نیست - [= ... شِکوچہ ....]

پرمیو[4] - مرضے مشہور کہ بول بہ گرمی بسیار آید، و در نائرہ قرحۂ بسیار بہم رسد، سوزاک، بتازی حرقۃ البول خوانند، لیکن پرمیو در فارسی بہ معنی مشہورہ آمدہ و ایں از توافق لسانیں است -

---

[1] نفائس خببُ الفرس، [2] لغات میں نہیں ملا۔ [3] اندراج میں نہیں ملا [4] آصفیہ : سارا میں پرمیو کے علاوہ پرمیہ (ہندی) آیا ہے، فرہنگ اندراج ندارد۔ میں بھی موجود ہے۔

پرُچھتّا - در رسالہ" چیزے کہ از کاہ و برگ ہا بافند تا پناہ باراں شود، کوندہ بکاف تازی و فتح واو و نونِ زدہ لیکن در کتب معتبرہ بہ فتحتین، و قیل بوزن روندہ، دام و شکنبہ کہ کاہ وغیرہ بداں کشند، دریں صورت بہ معنی جال باشد کہ لفظ ہندی است [=]

پردھان - شخصے کہ مشیر در مقدمات مالی و ملکی بادشاہی باشد، وزیر۔

پدّا - در رسالہ" جانورے خورد و ریزہ، در جنگل ہا خانۂ او از شاخ آونگان باشد بریک تار ضعیف تنوّط بطاء مہملہ، زیگ بزاے معجمہ بیا رسیدہ و کاف فارسی" لیکن در کتب معتبرہ زیگ جانورے است حقیر جثّہ خاکستری کہ زیر ہر دو بال او سرخ و آوازش حزیں و کوچک تر از کنجشک بود، پدّا کہ مشہور بہ پودنہ ہست چنیں نیست و شاید کہ پدّا در ولایت بہ ہمیں رنگ پیدا می شدہ باشد اگرچہ حقیر الجثّہ و آوازش حزیں است و نیز آشیانۂ پدّا بتار ضعیف آونگان نبود بلکہ او دو برگ درختے مثل تاک وغیرہ کہ قدرے عرض و طول داشتہ باشد بہ رشتہاے باریک بہم دوختہ درمیان آں بچہ دہد۔ و خصوصیت بہ جنگل ہا ندارد و در خانہ و باغات مکرر دیدہ شدہ و تنوّط در قاموس بوزن تکرّم بضم تاے و کسر واو طائرے است کہ می آویزد بہ رشتہا از درختے و می بافد آشیانہ مثل شیشہ و روغن پیوستہ بداں رشتہ ہا، بدیں تقدیر جانورے معلوم می شود کہ آں را بیا بہ ہندی گویند و بفارسی گورب یا فک خوانند اگرچہ آں جانور آشیانہ برشتہ ہا نمی بندد

---

۵۱ الف : و بریک تار ، ب : بزنگ مار ضعیف، ج : و ہر یک بار ضعیف ہا الف : بزنگِ تار ضعیف : ہا ب بریک تار ضعیف - ۵۲ مطابق الف ، ب و ج : الف : اس کے بعد دمی بندد، ۵۳ رک انندراج۔

وکاہِ باریک مستحکم می آرد کہ حکمِ رشتہ دارد [=]

پَر چھتی ۔ در رسالہ " آنچہ از کاہ و خس سازند و بر سر دیوار برائے محافظت باران ببندازند، خُص بضم و تشدید صاد مہملہ " لیکن در قاموس خص خانۂ از نے یا خانہ کہ مسقف باشد بچوبے وظاہرا مصنف از لفظ گازہ کہ در کشف اللغات بہ معنی خص آوردہ این معنی دریافت نمودہ و حال آنکہ گازہ نیز بہ معنی خانۂ نے لبست است و آں از عالم خانۂ کاہ پوش است کہ بہ ہندی چھپر گویند [=]

پرسوں کی رات ۔ در رسالہ " شبے کہ پیش از شب گذشتہ باشد، پرن دوش بفتح باے فارسی و کسر و فتح[1] راے مہملہ و دال و واو مجہول و شینِ معجمہ و آں را پری شب نیز گویند" لیکن اگر پری شب باشد نسبت باشب سوم باید، در معنی آں شب دوم از شب ہاے گزشتہ نوشتہ اند اما صحیح سوم است، چنانکہ در کشف اللغات آوردہ کہ شب پیش از دوش [=]

پڑوال در رسالہ " علتے کہ از بیخ مژگاں خارش پدید آید، شعر الزائد "[2] و ایں سہو است، چراکہ پروال موے را گویند کہ اندرون پلکِ چشم روید و آزار بدیدہ رساند و چوں بکنند باز روید، لہٰذا اں را در عربی شعر الزائد خوانند [=]

پڑی[3] یا پڑا ۔ کاغذے کہ چیزے در آں نہادہ بپچید مثل قرنفل و الاچی وغیرہ ہما چکسہ بفتح جیم فارسی و کافِ تازی فتح سین مہملہ " اگرچہ صاحب سروری چکسہ بہ معنی کوچک و خرد از شرفنامہ نقل کردہ اما قوی بہ معنی کاغذ مرقوم است

---

[1] ب : لفظ کسر، ندارد ۔ [2] پر بال (آصفیہ) [3] لیکن ہانسوی کے سب نسخوں میں شعر الزوائد ہی ۔ [4] آصفیہ پُڑیا،

چنانکہ در جہانگیری است لیکن ایں قدر ہست کہ بڑی اعم است ازاں، زیرا چہ از برگِ درخت نیز سازند [=] [51]

پُروا۔ بادِ شرقی کہ بہ عربی صبا گویند اگرچہ اکثر اہل لغت صبا بہ معنی بادے گفتہ اند کہ چوں رو بقبلہ آرند از پس پشت وزد، دریں صورت ہر باد صبا تواند بود موافق جہات لیکن ساکنانِ شرق رویہ ایں تفسیر کردہ اند۔

پیرہ [52] [= پیرا] برابر استادن مردم فوج سوار و پیادہ کہ بتازی صف خوانند ردہ بفتح رائے مہملہ و دال، و بعضے ردہ اعم از پیرہ گفتہ اند۔ [53]

[54] پَرِیوا۔ کبوترِ جنگلی [55] و صحرائی و مرغ الٰہی [56] چنانکہ در برہان است و کناد بفتح کافِ تازی و نون بالف کشیدہ و دال، و بتازی ورقاء بفتح واو و سکون رائے مہملہ و قاف بالف کشیدہ و ہمزہ،

پھِرکی۔ بازیچۂ اطفال کہ از چرم سازند و آں پارۂ چرم است کہ سوراخ کردہ بہ ریسمان کشند و بجدے آں رشتہ را تاب دہند کہ بپیچد کوتاہ شود بعد ازاں ہر دو طرف آں را کشند، و آں چرم بگردد و آوازے بر آید، حذروف [57] بجائے مہملہ و ذال معجمہ و رائے مہملہ واوِ معروف و بفارسی فرفرہ بفتح ہر دو فا، و بادفر بفتح فا خوانند، کما فی الرسالۃ [58] [=

---

[51] ہا میں صرف 'بڑی' [52] آصفیہ 'پیرا' [53] مطابق الف و ب: ج۔ [54] مطابق الف، ب اور ج پریوا [نیز آصفیہ] [55] الف: ندارد۔ [56] کنایہ از روح (حواشی نسخہ الف) [57] سب نسخوں میں یہی ہے لیکن قاموس اور اندراج میں خذروف خائے معجمہ کے ساتھ ہے [58] ج میں کما فی الرسالہ موجود نہیں۔

بازیچۂ بچگان کہ چرم پارہ کردہ بہ ریسمان در کشیدہ آں را چپ و راست گردانند تا آوازے ازاں بر آید]

پَڑچھی[۱]۔ در رسالہ "آنکہ بار را دو جا کردہ بر پشت ستور اندازند، عِکامہ بہ عین مہملہ و کاف تازی"، لیکن قاموس است "عَکَمَ المتاعَ یَعکِمُہ شَدَّہ بِثَوبٍ وَ اَعکَمَہ اَعَانَہ عَلَی العِکمِ، وَالعِکمُ بالکسرِ مَاعُکِمَ بِہِ کَالعِکَامِ" پس عکامہ چیزے باشد کہ دراں چیزے بندند" در کنز اللغہ عِکم تنگِ بار گفتہ [=]

پھرت۔ در رسالہ "زر قلب، ناسرہ کہ غیر دار الضرب زدہ باشند نبہرہ بفتح با و نون و بعضے بر عکس گفتہ"، لیکن نبہرہ مخفف نابہرہ است کہ خلافِ قیاس آمدہ از عالم نامراد پس تقدیم با بر نون صحیح نبود و اگر قائل بقلب شویم آں در یک کلمہ باشد و ایں جا دو کلمہ ہست و لفظ آبشخور کہ قلب آب خورش است بعد تأمّل معلوم می شود کہ ازیں عالم نیست، لہٰذا نبہرج بہ تقدیم [نون] معرّب آں گفتہ، لیکن در قاموس بہرج بدونِ نون بدیں معنی آوردہ [=]

پر دادا۔ پدر جد، فرجد بفتح فا و راے مہملہ زدہ و جیم و دال ساکن، لیکن لفظ فرجد مستحدث است زیرا چہ مرکب است از فر بہ معنی بالا و جد کہ عربی است۔

---

[۱] آصفیہ نداارد : Platts میں ہے۔ [۲] آصفیہ : Platts ہاجب میں پھرت فالمن میں پھرتی ہنڈی، بہ معنی رَدّی ہوئی ہنڈی ہے۔ "پھرتا سکہ" کھوٹے سکہ کے معنی میں ہوگا۔ نیز دیکھو سکا پھرت، ردیف ''س'' میں۔ صحیح : فرا بمعنی بالا۔ اندراج میں فر بہ معنی پدر لکھا ہے دیکھو لفظ فرجد

پساری[۱] - در رسالۂ "آن کہ زنجبیل و زیرہ و امثال آن فروشد۔ بیلور بباے موحدہ و یاے مجہول ولام زدہ و واو مفتوح و راے مہملہ و بلّور بحذف تحتانی نیز" و این سہو است چراکہ سابق مرادف بیدھ کہ بہ ہندی طبیب را گویند گفتہ، لیکن صحیح آنست کہ بیلور بہ معنی دارو فروشی است چراکہ سابق مرادف بیدھ کہ بہ ہندی طبیب را گویند گفتہ، لیکن صحیح آنست کہ بیلور بہ معنی دارو فروشی است کہ خریطہ ہاے ادویہ بدوش گرفتہ در کوچہا فروشد چنانچہ در کتب لغت مرقوم است درین صورت غیر پساری باشد[۲] زیراکہ بر دوکانِ خود فروشد و غیر بیدھ چنانکہ سابق گزشت۔

[۳] [=]

پھِسَلنا پتھر۔ سنگے کہ مردم بر اں لغزند مطلقاً نامِ سنگے مخصوص در نواح مزار فائض الانوار حضرت خواجہ بختیار کاکی رح "چیچلہ بدو جیم و باہر دو فارسی بوزن مَرحلہَ"، لیکن اصح آنست چیچلہ بہ مطلق جاے لغزش است و آں را لخشک نیز گویند بلام و خاے زدہ و شین معجمہ مفتوح، و بہ عربی زحلوفہ بزاے معجمہ و سکون حاے مہملہ ولام بواو رسیدہ و فا خوانند و بہ معنی سنگِ مخصوص نیز آمدہ و در شیراز نیز جاے ہست چنانکہ در دہلی کہ مردم رفتہ بر سنگِ لغزند و آنرا ترترک بہر دو فوقانی و دو راے مہملہ گویند۔

پھُسکی۔ بادِ بے آواز کہ از زیرِ آدمی بر آید، بعضے تُھسکی بتاے ہندی مخلوط التلفظ بہ ہا نیز گویند بضم جیم فارسی و سین مہملہ۔

---

۱ [= پنساری (آصفیہ)، ۲ اسکے بعد کی عبارت ب کے سوا کسی نسخے میں نہیں۔

۳ الف: پنساری۔

پکار[۱] - مردم کہ بہ مدد لشکرے یا جائے برسند[۲] پر یک بجیم فارسی بوزن شریک، ودر ہندی بعضے کہار گویند۔

پکھال - دررسالہ "مشک بزرگ برگاؤ وغیرہ بار کنند وآں را حجل بہ جیم تقدیم حا بر جیم وسیاح بکسر سین مہملہ نیز گویند خیک بخائے معجمہ" لیکن پکھال آنست کہ دو چرم مثلث الشکل را باہم دوزند وہمیں قسم دیگر وبرائے ہر دو دہان سازند بر طرف بالا وبرائے خلاصی دو دہن بر دو گوشہ پائین طرفِ عقب وہر دو چرم را باہم دوختہ برگاؤ واستر وغیرہ بار کنند وآب پُر کردہ ہر جا خواہند برند، وخیک را اگرچہ صاحب کشف اللغات مرادف پکھال گفتہ لیکن صحیح آنست کہ خیک ومشک ہر دو ترادف دارند ولفظ حجل در قاموس وغیرہ نیست[۳] وہم چنیں لفظِ سیاح در کتب فارسی [=.....]

پگھلنا[۳] دررسالہ گداختن روغن وپیہ وموم وامثال آں بہ سبب گرمی بخسیدن[۵] بہائے فارسی وخا وسین مہملہ" لیکن بعضے بہ معنی کاہش پژمردہ شدن نوشتہ اند وبعضے ہر چیز ناقص[۵] گفتہ اند ومجد الدین علی قوسی بہ معنی چیزے کہ از حرارت چین چین شدہ باشد آوردہ، ودر کشف اللغات بخسیدن وبخسانیدن خود را دررنج داشتن گفتہ، وتحقیق آنست کہ مبدل ِ پخج است بجیم وآں بہ معنی پہن شدن است وچوں در گداز نیز پہن شدن است مجازاً بدیں معنی

۱؎ آصفیہ میں یہ معنی نہیں۔ ب: مردے کہ ..... برسد، ۲؎ صحیح بہ تقدیم خا بر جیم (اندراج) ۳؎ آصفیہ "پگھلنا" ۴؎ بخشیدن بخسیدن، بخسودن بخچیدن، بخچودن وغیرہ (اندراج) ۵؎ ب ناقص۔ باقی نسخوں میں ناقص۔

نیز آمده و دیگر ہمہ معانی مجازی است اگر مستندات[۱] پیدا شود۔ [= ... . بتازی آں را ذوب گویند]

پھکّی [۱ و پھنکی] دوائے کہ سودہ کف کنند و بتازی سُفوف بضم سین مہملہ و فا بواو رسیدہ و فا ، دوم۔

پَلی[۲] "آلتے از آہن مثل چمچہ کہ از و روغن تلخ و امثال آں برآرند، تَشّہ بفتح فوقانی بوزن پَشّہ و پِستو بکسر باے فارسی و سین مہملہ زدہ و فوقانی بواو رسیدہ" کذا فی الرسالہ، لیکن بستو بباے موحدہ است و در معنیٔ آں اختلاف، رشیدی بہ معنی مرتبانِ کوچک و بستوقہ معرب آں گفتہ، و قوسی و سروری بہ معنی چمچۂ کوچک کہ روغن و دوشاب بداں کشند و آوردہ اند، در جہانگیری بہ معنی چوبی کہ ماست بداں شورانند تا مسکہ برآید، والحال بہ تحقیق پیوست کہ قول اول اقوی است۔ [پَلّی = ... روغن از آوند بداں برآرند.....]

پلڑا۔ "پلّہ ترازو، کفّہ بفتح کافِ تازی و فا مشدّد" کذا فی الرسالہ، لیکن در قاموس گفتہ کہ اقوی بکسر است [=]

پلیتھن۔ آرد خشک کہ بر دست ریختہ زوالہ سازند تا خمیر نہ چسپد، پُرسُم بباے فارسی و راے مہملہ زدہ و سین مہملۂ مضموم۔ [= آرد خشک بر کفِ دست نہادہ از خمیر آرد زوالہ کنند و بر ضمیر بپاشند تا بر دست نچسپد]

پلا[۳] [= پولا]۔ در رسالہ "خربزہ و ہندوانہ و امثال آں کہ اندرون آں ترش و ناقص شدہ باشد آنجشت بباے موحدہ موقوف و خاے معجمہ و سین زدہ"

---

۱ مطابق ب و د ، الف و ج میں پھنکی، ترتیب کی رعایت چاہتی ہی کہ مصنف نے پھکنی یا پھکّی لکھا ہوگا۔ ۲ = آصفیہ : تیل یا گھی نکالنے کا آلہ چمچہ
۳ platter اور آصفیہ میں یہ معنی نہیں۔

لیکن پَپِّا در ہندی میوہ ایست کہ بہ سبب دیر ماندن ضائع شدہ باشد و آنجست میوہ مثل خربزہ و ہندوانہ کہ آب باو بیشتر رسیدہ و پرچین و ترش شدہ باشد اگرچہ بعضے بہ معنی اول نوشتہ اند لیکن جوہر لفظ دلالت بر معنی دوم دارد پس غیر ہم باشد [پپا = ...]

پھلاؤنا[51]۔ در رسالۂ کسے را بزبان فریفتن، پوسانیدن بباے فارسی و سین مہملہ بوزن پوشانیدن لیکن مشہور در ہندی بدیں معنی پھسلانٹرا[52] باشد [پَہلاونا[53] ......]

پَلنگ[54]۔ چیزے مشہور کہ مردم برآں نشینند و خواب کنند و بزبان پنجابی منجہ گویند اندول بالف و نون زدہ و دال مہملہ بوزن مفعول اگرچہ ارباب لغت در تفسیر آں گفتہ اند کہ گلیمے باشد کہ چہار چوب بہ میخ ہا محکم کنند مثل پلنگ و حکام زنگیان[55] برآں نشینند لیکن در واقعہ ہماں چار پایہ است غایتش طرز ہر ملک جدا است در ہند چہار پایہ را گاہے نوار درمیاں بافند وگاہے بان کہ ریسمانیست مشہور و گاہے بیت کہ گیاہے است کہ از طرف بنگالہ آرند و لفظ منجہ در شعر ملا طغرا مشہدی آمدہ چناں کہ در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

پنیر والا[56]۔ آنکہ پنیر فروشد و بتازی جَبّان بجیم و باے موحدہ مشددہ لیکن در قاموس و منتخب اللغات جبان بد دل و صحرا و گورستان و زمین ہموار

---

[51] پھسلانا ممکن ہی پھلاتا ہو۔ [52] کذا ب و ج۔ غالباً مطابق تلفظ عوام یا تلفظ پنجاب: نسخہ الف پھسلانا نسخہ ج حاشیہ پھسلاونا۔ [53] کذا نسخہ ب ہا۔ [54] یہ لفظ اصل سنسکرت پلینک سے ماخوذ ہی مگر اہل فارس نے بھی ہندوستانیوں کا تتبع کر کے اپنے ہاں اشعار میں باندھا ہی چنانچہ فردوسی، سلیم، اشرف کے ہاں موجود ہی'' آصفیہ [55] یا زنگبار۔
[56] مطابق، ب، الف وغیرہ میں بید

که گیاه بسیار دراں باشد آمده وبه معنی پنیر فروش در کنز اللغه است [=]

پنڈلی - ساق، دررساله سجوک آورده، لیکن سجوک در کتب عربی و فارسی نیست [- سجوق (ہا ب) سجوق (ہا الف)]

پنکھا - دررساله "بادبیزن و بادزن و بادکش، وبتازی مِروحه بکسر میم" لیکن بادکش پیش بعضے بادزنِ کلانے است که ازسقف وغیره آویزند وخشت بادنیز گویند، ونزد بعضے مطلق است [=]

پنہی [51] - بکسر تختین جامه که به جہت کودک دوزند عِلقه بکسر عین وسکون لام" اما علقه بدیں معنی در قاموس ومنتخب اللغات وکشف اللغات در کنز اللغه آورده، و پنہی در ہندی بفتح باے فارسی [52] بتقدیم نون کفش وپا افزار را گویند - [پنہی - تختیں جامه که دوزند کودک را...]

پنجری [53] - دررساله توبرۂ صیادان که صید دراں اندازند. مِقنب بکسر میم وسکونِ قاف ونون وباے موحده" لیکن تحقیق آنست که پنجری قفسِ خورد باشد که صیادان صیدرا دراں اندازند، توبره را جھولی گویند ودر قاموس مِقنب وعاے شکار اندازرا گفته پس اطلاق برتوبره وقفسِ خورد مشکل است [=]

پن یاری [54] - دررساله "زمین غرقاب نَزَه بنون وزاے معجمه مفتوحتین" لیکن

---

[51] پہنی پیراہن سے بگڑا ہوا ہی پنجاب میں اب بھی پہرنی کہتے ہیں، آرزو کو مغالطه ہوا ہی، پہنی کی بجائے اس لفظ کو پہنی درج کرنا چاہیے، خِلقه بھی اس معنی میں پنجاب میں بولا جاتا ہے P latta میں پنہی بمعنی جوتا - چپّل shoe, sandal [52] ب "بفتح بتقدیم نون وہا درہندی کفش وپا افزار را گویند." [53] نسخه الف میں یہاں لفظ بھٹکی ہی۔ [54] پن یاری ب وغیره میں عرشی صاحب کی تحقیق پاڑی

لیکن نزہ در برہان جاے آمدن و تراوشِ آب پس بہ معنی زمین غرقی نباشد [=]

پُھنگی[۱] - در رسالہ ”سرِ شاخ“، سِعف بکسر سین و عین ہر دو مہملہ و فا، لیکن در قاموس است السَعف بہ تحریک شاخ درخت یا برگِ آں، و اکثر در ورقے است کہ خشک شود و در منتخب شاخ خرما و برگِ آن بہر تقدیر غیر پھنگی است، اما در کنز اللغت سِعف آنجا کہ برو برگ بود از شاخ نزدیک است بہ معنی کہ در رسالہ است - [پھنگی (د ہا الف) - پھلکی (ج) (ہا ب)]

پِنڈی[۲] - گلولۂ چنگال کہ از شیرینی باشد گلنج بضم کاف فارسی و لام زدہ و فتح خا و جیم“ و دریں نظر است چہ پنڈی در ہندی مطلق گلولہ آرد وغیرہ است بہ معنی گلولہ گلین کہ بقدر یک مشت باشد و نیز گلنج بہ معنی گلولۂ چنگالی و زوالہ آرد است چنانکہ در کتب آوردہ [= پینڈی]

پِنْوار[۳] - در رسالہ ”ترہ الیست کہ براے دفع غلبۂ خون و باد خورند“، لیکن قلت[۴] بفتح قاف و لام زدہ و فا دن بفا و دال مہملہ نیز گویند، لیکن در بحر الجواہر قلت ماش ہندی است و صاحب بہار عجم گفتہ کہ قلت ظاہرا کُلتھی بضم کاف تازی، و لام زدہ فوقانی مخلوط التلفظ بہا بیار رسیدہ کہ غلہ الیست مشہور در ہند، بہر تقدیر پنوار نیست - [=]

---

۱ پُھلنگ، پُھننگ، پھنگی (آخری لفظ Platts میں ہے) ۲ آصفیہ - ۳ آصفیہ ندارد Platts میں ہے نسخہ الف - پنواڑ - ۴ اندراج: قِلت بالکسر - ۵ ایک نسخہ میں کلتی ہے - کُلتھی کے لیے دیکھو Platts

پھُلنسی - جوششے ریزہ کہ در اعضاے آدمی پیدا شود، پردشش بفتح باے فارسی وراے مہملہ بوزن سروش تبازی بثرہ بضمّ باے موحدہ وسکونِ تاے مثلثہ وفتح راے مہملہ [= ..... پرواش بباے فارسی وراے مہملہ وواو معروف وقلاع بضمّ اول نیز خوانند ......]

پنیر - در رسالہ "جغرات آراستہ کہ بکارد بریدہ بانان خورند جبن بضم جیم"، لیکن پنیر جغرات نیست بلکہ وضع ساختن آں جُدا ایست وضعِ جغرات جدا، وعجب کہ ایں مرد فرق دریں ہر دو نہ کردہ، ونیز جبن بضم وبضمتین وتخفیف نون وتشدید نون ہر سہ آمدہ، کما فی القاموس [=]

پنڈول - در رسالہ "خاکِ سفید کہ گِلا بہ ساختہ بعد زمستان خانہ ہا راکہ بہ[۵۱] دُود سیاہ شدہ باشد بدو سفید کنند، لاؤ"[۵۲] لیکن مخفی نیست کہ گلے کہ بداں خانہ ہا سفید کنند دو نوع است یکے سفید مائل بزردی کہ پنڈول گویند، دوم کھری[۵۳] کہ سفید تر باشد و آنرا کھری خوانند لیکن معلوم نیست کہ لاؤ بہ کدام معنی است، اگر لاؤ وسیم گل یکے است غالباً کھری است [=]

پھندا - حلقۂ ریسمان یا موے کہ جانور شکاری دراں بند شود، ربقہ بہ راے مہملہ وباے موحدہ وقاف"، لیکن در قاموس ربقہ رسنے است کہ دراں چند حلقہ باشد کہ چار پایاں را بداں بندند، دریں صورت غیر پھندا باشد زیرا کہ آں مخصوصِ شکار است واگر گویند ربقہ بہ معنی

---

[۵۱] آصفیہ - [۵۲] اندراج - [۵۳] کھریا (آصفیہ)، [۵۴] مطابق الف : ب = کہ سفید سفید باشد، ج : کہ سفید سفیدہ باشد -

حلقہ نیز آمدہ گوئیم بریں تقدیر عام خواہد بود۔ [=]

پَنْچاَنْگرہ[1]۔ بدو نون غنّہ چوبے کہ چند شاخ دارد و خرمن را بداں برداشتہ بباد دہند، افشون بہ شین معجمہ بوزنِ افیون و بعضے بدیں معنی عِقاص بکسرِ[2] عین مہملہ و قاف و صاد مہملہ بتازی گفتہ اند بہ معنی شانہ۔

پِنگھورہ[3]۔ [= پنگھوڑا] بہ نون غنّہ جاے خوابے کہ براے اطفال در جاے آویزند و طفل را دراں گزاشتہ حرکت دہند تا در ہوا آید و رود و بانوج ببائے موحدہ بالف کشیدہ و نون بواو رسیدہ و جیمِ تازی[4] و بعضے بانوج بہ معنی بادپیچ گفتہ[5] اند، لیکن درواقع ہر دو نزدیک است۔

پھَن۔ چیزے کہ بر سر مار پدید آید و بہ شکل کفچہ گردد، کفچہ بفتح کافِ تازی و جیم فارسی و ایں قسم مار را کفچہ مار گویند بدونِ اضافت۔

پونا۔ نوعے از آلاتِ حلوائیاں کہ شکر بداں صاف کنند، پالاون[6] ببائے فارسی و واو کفلیز بفتح کافِ تازی و لام بیا رسیدہ و زاے معجمہ و کفگیر [=]

پھوکنی[7]۔ در رسالہ "چوبے میانہ تہی کہ آتش بداں افروزند، آتش زنہ و مرخ بفتح میم و راے مہملہ زدہ و خا" لیکن آتش زنہ در کشف اللغات

---

[1] کذا۔ [2] لیکن اندراج "رشتہ کہ بداں گیسو بندند"۔ [3] مطابق ب: الف: پنگورا: ج پنگھرہ Platts ذیل کی شکلیں بھی درج ہیں پنگوڑا، پنگوڑہ، پنگولا۔ آصفیہ میں صرف پنگورا۔ [4] اندراج جیم فارسی۔ [5] اندراج۔ [6] پالاوان، پالاوند، پالونہ (اندراج) [7] آصفیہ Platts میں پھونکنی و پھونکنی دونوں لفظ موجود نہیں۔ [8] مطابق الف: باقی سب نسخوں میں "میان تہی"

آہنے کہ بر سنگ زنند تا آتش بر آید و بہ ترکی چقماق خوانند و نیز مرخ در قاموس درختے کہ زود سوزد و در کنز اللغہ درختے کہ اعراب از اں آتش بر آرند و در منتخب اللغہ چوب زیرین آتش زنہ کہ آں را زندِ اسفل و چوب بالا را زند اعلیٰ خوانند، و ایں کہ در کشف اللغات بہ معنی چوب آتش زنہ گفتہ عبارت از ہمیں چوب است کہ از منتخب اللغات مرقوم شد، بہر تقدیر پھوکنی نیست و نیز پھوکنی خصوصیت بہ چوب ندارد و از مس و برنج نیز سازند چنانکہ زرگراں را باشد [پھونکنی (ہا ب) (ہا الف)]

پھوُس - در رسالہ" خس و خاشاک را نامند کہ آتش بداں افروزند کہ در ہندی پھوُس خاشاکے وکاہے کہ چھپّر از اں سازند بشرطیکہ خرد ریزہ ریزہ باشد و فروزینہ آنچہ بداں آتش افروزند از خار و خاشاک و ہیزم باریک بلکہ در برہان فروزینہ بہ معنی آتش زنہ و چقماق نیز آوردہ، دریں صورت ہر دو یکے باشد [=]

پھوُنک - باد دہن یعنی پُف[۵۱] و حسین وفائی پوک[۵۲] بہ معنی باد دہن آوردہ اگرچہ استناد او صحیح نیست لیکن اگر بہ ثبوت رسد توافق لسانین خواہد بود[۵۳] و عریان حرافہ خوانند [= ..... تُف[۵۴]]

پھوُل - در رسالہ" ورق زر و نقرہ کہ بر ہیائت گل بریدہ بر سر شاہان و نوادا اما داں نثار کنند، نثرہ بنون و زاے فارسی ہر دو مفتوح و ہاے ملفوظہ" لیکن معنی در کتب معتبرۂ لغت فارسی نیست بلکہ بزاے عجمی یا بزاے معجمہ

---

۵۱ اندراج. ۵۲ اندراج. ۵۳ اس کے بعد کی عبارت صرف نسخہ الف میں ہے۔
۵۴ اصل تف. صحیح: پُف: تُف. بہ معنی آب دہن و تَفْ بہ معنی بخار و روشنی وغیرہ آیا ہے۔

سقف است، وظاہر انثرہ بنون وثائے مثلثہ ورائے مہملہ را بہ معنی ریختن چیزے ونثار ازاں مأخوذ است چنیں فہمیدہ وایں خطائے فاحش است

وبا ایں ہمہ نثرہ عام است وبھُول خاص است [=]

پوتا۔ پسرزادہ، نَبِیرہ، وبتازی وراء بہ فتح واو ورائے مہملہ باالف کشیدہ وہمزہ، وحِفدہ بکسر حائے مہملہ وفائے زدہ ودال زدہ۔ [=]

پورنی[1] خاشاکے کہ بعد از پوششِ خانہ بر بام اندازند وگلِ کاہ گِل بداں اندایند، انبیرہ بوزن زنجیرہ، وایں کہ در رسالہ بیائے مجہول نوشتہ اصلے ندارد، لیکن پورنی شاید زبانِ بیرونیانِ ہند باشد واللہ اعلم [= .... آنبیرہ[2] بالف ممدودہ مفتوح ونون ساکن ویاء موحدہ ویائے مجہول]

پھوہا۔ در رسالہ "پارۂ پنبہ، فِرصہ بکسر فا وسکون را وصاد ہر دو مہملہ" لیکن در قاموس فرصہ پارۂ از جامہ یا پنبہ کہ پاک می کنند بداں خونِ حیض را پس ایں غیر پھوہا باشد، وہندی صحیح آں پُھنّا بضم بائے موحدہ وجیم ونون باشد۔ ونیز پھوہا در رسالہ پنبہ کہ بہ گلاب ودیگر دواہا ترکہ کردہ بر چشم وغیرہ نہند۔ شیاف، امادر قاموس ومنتخب شیاف بوزن کتاب ادویہ برائے چشم وغیرہ وبہ معنئی کہ در رسالہ است در کشف اللغات آوردہ، لیکن معتمد قول قاموس است۔ [= ہا الف میں ہر دو معنی دئے ہیں مگر ہا ب میں پُھوہا کے صرف دوسرے معنی دئے ہیں۔]

---

[1] یہ لفظ آصفیہ اور پلیٹس میں نہیں ملا۔ ہا الف و ہا ب میں د پوربی، اندراج آنبیر و انبیرہ۔

پوئیش [۱] [= پوُش و پوش] در رسالہ "کلمہ الیست کہ درراہ بہ قصد آنکہ از پیش دور شوند گویند بر دابرد [۲] بہ ہر دو باے موحدہ و دو راے مہملہ و ہر دو دال مہملہ" لیکن پوئیش غلط عوام ہندوستان است و صحیح آں پوش است چنانکہ در جہانگیری و برہان است، و رشیدی گوید پوش نیز محاورۂ ہندوستان است و در اصل پشت است و ظاہرا جہانگیری قابل اعتماد و اقوی است پس این لفظ اسم فعل باشد از عالم دُوَیدَا و ہیہات کہ عربی اند و تحقیق بُر دابُرد در سراج اللغہ نوشتہ ام۔ [=]

پھوٹنا ۔ در رسالہ "سر بہ زدن غنچہ مانند [۳] کہ نخست از داخت سر بر زند و برگ ازاں بر آید، تندیدن [۴] بضم فوقانی و آں غنچہ ماندر اتندہ [۵] گویند" لیکن پھوٹنا در ہندی عام است بہ معنی شکستن، کہ لازم است [=]

پولی [۶] نباتے کہ مانند بر درخت بپیچد و ثمرے دارد مثل توت، کیہہ [۷] بکسر کاف و یاے مجہول و ہاے ملفوظ مفتوح، اگرچہ بعضے کیہہ را خار دار نوشتہ اند لیکن اصح ہماں است کہ سابق مرقوم شد و ثمر آں بکار رنگ آید کہ بنفشی بود بکار خوردن نیاید۔ [=]

پونی ۔ در رسالہ "گلولۂ پنبہ اندک دراز، پیجک بباے فارسی و یاے مجہول و جیم مفتوح [۸]"، لیکن صحیح پنجک بضم باے فارسی و نونِ زدہ است و

---

۱ آصفیہ: پوش۔ عوام پوئش بولتے ہیں۔ ۲ بر دابرد بروزن تنہا گرد (انند راج)۔ ۳ سب نسخوں میں یہی ہے۔ ۴ بروزن خُنبیدن (انند راج۔

۵ بروزن عُمدہ (انند راج)

۶ آصفیہ ندارد

۷ انند راج۔ ۸ مطابق ج

آں را پندش بدالِ وشین، وہیش بہ ہا وشین تیز گویند بہ معنی گلولہ بینہ کہ ہندی گالا خوانند، ایں است دربرہان وکشف اللغات وغیرہما الیس.

بہ معنی پوپی نبود [=]

پھوَنِدنا۔ دررسالہ "سر تازیانہ کہ از ابریشم بود، چُچُرغہ بہ ہر دو جیم فارسی وسیم زدہ درمیان وغین معجمہ" لیکن پھوندنا مخصوص تازیانہ نیست بخلاف چچرغہ با آنکہ بعضے چچرغہ بہ معنی نوعے از تازیانہ وبعضے رشتہ تازیانہ گفتہ اند معلوم نیست کہ کدام رشتہ را تازیانہ گویند وصاحب صراح چابوق کہ سر تازیانہ است ترجمہ سوط بہ سین مہملہ مفتوح وواو زدہ وطاے مہملہ آوردہ۔ [=][۵۳]

پوٹلی. گرہے خورد عموماً وگرہے خورد کہ جوہریان دراں جواہر بندند گرہچہ وسَتَد ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، ودر رسالہ پوٹلی خوردنی بود کہ درکرپاس پارہ بندند فلرزنگ[۵۴] بفتح فا ولام وراے مہملہ زدہ و زاے معجمہ، فلرز، نیز، وصاحب جہانگیری پدمہ بباے فارسی ودال مہملہ بہ معنی چیزے کہ درجامہ یالنگے بستہ باشند آوردہ لیکن پوٹلی اعم است درطعام وچیزہاے مطلق مستعمل شود بلکہ برچیز اندک گرہ بستہ اطلاق کنند۔ مثل پوٹلی جوہریان کہ گرہچہ گویند چنانکہ گذشت وآنچہ گرہ براں نزدہ باشند جھولی خوانند وفلرزنگ مخصوص طعام است کما فی الکتب۔

[=]

---

۵۱ اندراج۔ اصل میں یحیش، اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی ۵۲ اندراج : بروزن خرمہرہ

۵۳ ہ اب : پھوندا۔ ۵۴ اندراج۔

پوچھڑ تارا[۵۱] - ستارہ دم دار کہ آں را نحس دانند، ذوذوانب[۵۲] [پوچھڑ تارا =]

پوٹا[۵۳] - در رسالہ چلینہ دانِ مرغان کہ سنگدانہ و حوصلہ نیز گویند، جاغر[۵۴] (زاغر)
لیکن سنگدانہ غیر حوصلہ است [=]

پھوڑا - در رسالہ "ریشے کہ آں را جُرحہ نیز گویند" قرحہ بقاف مضموم"
لیکن ریش تا دہن وا نکردہ دانہ است و چوں منفرج گشت ریش خوانند،
بخلاف پھوڑا کہ عام است و ہر دو حالت اطلاق کنند [=]

پوس[۵۵] - در رسالہ" نام ماہے کہ مدت ماندن آفتاب در برج دلو بہ مدت
سی روز بہمن" مؤلف گوید ایں نیز راست نمی آید بقیاس آنچہ سابق نوشتہ
شد [پوس = مدت ماندن آفتاب در ج قوس بیست و نہ روز آذر و پھاگن
: ماندن آفتاب در برج دلو بمدت سی روز بہمن]

پھولا - در رسالہ" نقطۂ سفید کہ در چشم افتد - خجک[۵۶] بجائے معجمہ بوزن
کجک و ایں مجاز است و در اصل بہ معنی نقطہ و نشانی است کہ بسر چوب
یا بہ انگشتِ دست بر زمین گزارند و باصطلاح اطبا بیاض خوانند
لیکن بیاض اعم است کہ نقطۂ باشد یا زیادہ [پھُلّی (ہا الف) پھولا (ہا ب)
.... گویند خجکہ در چشم فلاں افتاد و آں را گُلِ چشم نیز گویند.....]

---

۵۱ آصفیہ ہا الف میں پوچھڑ تارا ندارد، نسخہ ہا الف "پونچھ تارا"، باقی سب نسخوں میں پوچھڑ تارا ہے یعنی
۵۲ الف، ب و ج : ذوذوائب، ہا الف : ذوذوانب ہا ب ذو
ذوائب، انندراج، ذوذنابہ اور ذوذوابہ ہر دو - ۵۳ انندراج زاغر - زاغر -
جاغر بھی آیا ہے۔ ۵۴ مطابق ج - ۵۵ - پوہ - نیز - ۵۶ انندراج -

پھوڑی۔ در رسالہ "مرضے است، لوط بلام بواو رسیدہ [=]

پودینا۔ در رسالہ "ترہ ایست مشہور کہ با طعام خورند نعناع بنون و ہر دو عین مہملہ"، لیکن پودینہ لفظ فارسی است [سبزۂ است خوشبو کہ برائے دفع بلغم منفعت تمام دارد و آں را اکثر با نان خورند، نعناع،]

پوتنا[1]۔ مالیدن گلِ سفید بر دیوار کاہگل را اندائیدن، و اندا بدیں معنی کاہگل و گلابہ کہ بر بام و در اندایند و بہ ہندی آں را پوتنا گویند [=]

پولا۔ در رسالہ "یک بندِ کاہ درودہ" ازاں کاہ کہ در گازہ صرف کنند، عامّہ بہ عین مہملہ و تشدید میم"، لیکن در قاموس است التَّعْوِیدُ بالعین المهملۃِ وَضْعُ الحصید قبضۃً قبضۃً فاءِ ذا اجتمع فھی عامّۃ[2]" و در لفظ عامہ گفتہ، عامہ چوبہای[3] بہم بستہ کہ سواری کردہ شود بران در دریا عبور کردہ شود و در نہر و آنرا عامّہ بہ تشدید نیز گویند با آنکہ صواب عامہ است بہ تخفیف[4]

[=]

پوٹ[4]۔ چادر بیرونی کہ بر مُردہ بپیچند۔ لفافہ۔[=]

پونگی[5]۔ شاخکے و چوبکے میانہ تہی کہ جوگیاں و کشیشان بہ لب می نوازند مولو بضم میم و لام ہر دو بواو رسیدہ" و در عرفِ حال فارسیاں برگو بفتح موحدہ و سکون رای و کافِ فارسی بواو رسیدہ [= صرواوین کے درمیان کی عبارت]

---

[1] ب: در رسالہ مالیدن گلیدن سفید الخ، [2] عیدانٌ مشدودۃٌ ترکبُ فی البحرِ و یَعبرُ علیھا فی البحر، [3] مُشتوارہ بروزن پُشتوارہ (حواشی نسخہ) [4] آصفیہ پوٹ کی چادر۔ [5] مطابق ب: ۱۱لف و ب، نسخہ الف اور ج میں مردنی، [6] آصفیہ۔

پوزی[۱] ۔ دررسالہ" ریسمانے کہ برسرچوب بندند ولب بالاے اسپان بد نعل را دراں نہادہ تاب دہند تا حرکاتِ ناپسندیدہ نکنند لولیشہ بلام مفتوح وواو بیارسیدہ وشین معجمہ"، لیکن پوزی خود لفظ فارسی است بہ معنی مطلق پوزبند[۲] ودرعرف لویشہ، ودرفارسی لویشہ غیر پوزی است ولویشہ یکے از اوزارہاے نعل بنداں[۳] است چنانکہ گذشت [=]

پونچھا قلم کا[۴] ۔ دررسالہ" رکوے کہ قلم بداں پاک کنند فراعہ[۵] بضم فا وراے مہملہ بالف کشیدہ وفتح عین مہملہ"، لیکن درکتب مشہورہ فراعہ بہ معنی مذکور نیست وفارسیٔ مشہور آں قلم پاک کن درکلام متاخرین دیدہ شد [میرے پیش نظر نسخوں میں نہیں]

پوست ۔ مشہور کہ بفارسی کوکنار وکلنار بحذف واو وانارگیر[۶] ابکاف فارسی بیارسیدہ وراے مہملہ وبعضے انارگیو[۶] ابواو گفتہ اند باشد۔

پہنچا وپہنچا ۔ دررسالہ" بندِ دست کہ ساعد گویند۔زند بفتح زاے معجمہ وسکونِ نون ودال"، لیکن درقاموس ساعد غیر بندِ دست است، چنانکہ: ساعداک ذِراعاک ومن الطائر جَناحاہٗ [=]

پہیا[۷] [=پیا] دررسالہ" پایۂ گردوں کہ گردہ بکاف فارسی نیز خوانند، سرہال[۸]

۱؎ آصفیہ ۔ ۲؎ پوز بہ معنی دہان، پوزبند: دہان بند (انندراج) ۳؎ لیکن انندراج میں: پوزی بہ معنی سازِ اسپ اور لویشہ بہ معنی ریسمانے کہ برسر چوب بندند الخ۔
۴؎ ب: پونچھنا قلم کا ۔ ۵؎ انندراج میں فراغہ غین معجمہ کے ساتھ اسی معنی میں دیا ہے۔
۶؎ انندراج ۔ ۷؎ Platts میں Paiya اور Pahiya
۸؎ انندراج: "سرہال بروزن ابدال" مردم سرگشتہ وسرگردان، دربرہان نوشتہ دگر درفرہنگہا نیافتم دہال درفارسی بہ معنی قرار آمدہ وبایں معنی مخالف است واللہ اعلم،

بہ سین مہملہ و راے مہملہ زدہ"، لیکن در کتب معتبرہ سر ہال بہ معنی ہر گشتہ و ہر چہ پیوستہ در گردش باشد عموماً و فلک و گردوں خصوصاً آوردہ اند و گردہ ہر چیز مدوّر عموماً و نان معروف و پارچۂ زرد کہ یہودان بر کتفِ جامہ از جہت امتیاز از مسلمانان دوزند و گردہ ہمیں[1] خصوصاً باشد [=]

پُہنچی و پَہنچی[2] در رسالہ" دست اورنجن کہ آں را چہار تو بافتہ بدست کنند و آں را پیچیدہ نیز خوانند، رُخ گیرہ بفتح راے مہملہ و خاو کاف فارسی بیار رسیدہ و راے مہملہ" و ایں خطا ست چرا کہ رخ گیرہ دست اورنجن نیست و دست اورنجن میلے باشد کہ در دست کنند، و رخ گیرہ چیزے باشد کہ چہار تو بافند، نیز پہنچی مخصوصِ چہار تو بافتہ نیست بلکہ اعم است از ان۔ [= است]

پہیلی ۔ در رسالہ" معماے کہ بپرسند و چلیستان نیز گویند لُغَز بضم لام و فتح غین معجمہ و زاے معجمہ"، لیکن ایں عجب است زیرا کہ لُغز غیر معمّا است و در اعمال ہر دو فرق است بسیار ۔ [=]

پہلا پھل ۔ "میوہ کہ پیش از باشد و بہ تحفگی پیش بزرگان برند، در رسالہ تراہی[3] بفتح فوقانی و راے مہملہ و ہاے بیار رسیدہ"، لیکن بعضے را در سند ایں شبہ است و فارسئ مستعمل ثمر پیش رس دنو باوہ بنون و نوبر، و خوردنِ ایں قسم ثمر را نوبر کردن گویند، حتی کہ نوبر کردن بہ معنی حاصل و نوبدست آوردن

---

[1] مطابق ج و د : ب : "گرد بالین ..... الخ"

[2] الف : پہوینچی ، ہ ب پہنچی ۔ [3] مطابق ب : الف اور ج میں ترہی : آنندراج : تراہی بکسر اول ..... الخ

ہر چیز مجازاً مستعمل است و در ہندی نیز پہلا پھل کرنا بہ معنئ اول نوبر کردن
می آید [= میوہ کہ در اوائل فصل رسد و آں را بہ تحفگی نزد امراد سلاطین
برند، اتراہی . . . . نوبادہ]

پھوار، پھآر - باران خورد قطرقطرہ و ریزہ ریزہ الکاک بکسر ہمزد ورائے
مہملہ زدہ وہر دو کاف تازی [=]

پہنچاونا - ہمراہ رفتن و اکثر از راہِ تعظیم مہمان یا شفقت و اخلاص دوست
باشد مشایعت بشین معجمہ خوانند چنانکہ پیش رفتن را استقبال [=]

پھپھڑا - شُش بضم شین معجمہ و بتازی ریہ بکسر رائے مہملہ و فتح تحتانی [=]

پیاس - تشنگی و بتازی عطش و تشنگی کہ بخوردنِ آب ہم نرود بتازی نجر
بفتح نون و سکون جیم و رائے مہملہ گویند، چنانکہ گاہے بعد خوردنِ ماست
بہم رسد و بہ ہندی ٹاپ و ٹاپی ہر دو [۲] بتائے ہندی و بائے عجمی -

پیرنا - شنا و شناوری و بتازی سباحت بفتح سین مہملہ و بائے موحدہ
بالف کشیدہ و حائے مہملہ -

پیراک - شناور یا و بعضے آشنا ہم گفتہ اند و آشنا مزید علیہ شنا نیز
ہست -

پیک دان ظرفے کہ پیش دولت منداں باشد تا آب دہان و بلغم وقتِ
حاجت دراں اندازند، بہ عربی مبزاق بکسر میم و بائے موحدہ زدہ
و زائے معجمہ بالف کشیدہ و قاف گویند، باصطلاح فارسیانِ حال تفلدان

---

[۱] آصفیہ - پُھآر، Platts، پُھوار، پُھآر، پھولوار، پھوہار، پھوہار

[۲] آصفیہ و Platts ندارد -

بضم مثلثہ فا،

پیڈو[1]۔ زیر ناف، بفارسی زہار۔ بکسر زاے معجمہ و راے مہملہ و رمکان[2] بفتح راے مہملہ و میم زدہ و کاف تازی، و بتازی عانہ بہ عین[3] مہملہ و نون گویند [=]

پیوند۔ در رسالہ" پارۂ کہ بر جامۂ دریدہ دوزند، پینہ بفتح باے فارسی وکسرنہ بزاے فارسی خوانند، نیز پروز بفتح باے فارسی و راے مہملہ زدہ و فتح واو و زاے معجمہ" لیکن این سہو است چراکہ پینہ بر وزن کینہ است، چنانکہ شہرت دارد و این نیز اعم است از پیوند جامہ و کفش[4] و جز آن، و نیز پروز بوزن ہرگز بہ معنی فراویز است کہ بہ عربی سنجاف گویند و غالباً مخفف پراوز مبدّل آن است، دریں صورت بکسر واو باید، و قولِ صاحب برہان کہ شاید منظور صاحب رسالہ است دریں جا نیست، زیرا کہ سند ندارد[5] و آنچہ در نسخۂ میرزا بہ معنی[6] وصلہ ہاے کہ بر اطرافِ دامن دوزند آوردہ مرادش ہماں سنجاف است [=]

پینچن[7][8][9]۔ کمان نداف، دُرُونہ، بضم دال و راے مہملہ بواو رسیدہ و فتح نون، لوارک بوزن مبارک و بتازی مندف بکسر میم و سکونِ نون۔ [=]

---

[1] = پیڑو (آصفیہ) [2] "رمکان موے زہار را گویند و بہ معنی مذکور کہ آوردہ اند دیدہ نہ شد۔ و پیڈو را بتازی رکب بضمتین خوانند چنانچہ در صراح تصریح آن شدہ" (حواشی نسخہ الف) لیکن قاموس: الرکب محرکۃً العانۃ الخ [3] عانہ بتازی بہ موے زہار دیدہ نہ معنی زہار کہ پیڈو باشد چنانچہ صاحب صراح مصرح است (حواشی نسخہ الف)
[4] الف و د = کفش [5] الف، ب و ج۔ [6] مِرْزَۃٌ و مَرْزَۃٌ۔ [7] الف پنچن
ب پنجن، ج پنچن، [8] الف: پیچن، [9] ب: پنچن۔ آصفیہ ندارد، Platts میں ہے Platts

پَیْنْٹھ - جاے کہ غلّہ و اسباب و امتعہ آوردہ فروشند و براے آں روزے مقرر باشد و ایں اکثر در مواضع و قریات باشد، و اگر براے آں روزے مقرّر نبود و بیع و شرا ہمیشہ در آں بود منڈی خوانند، و در رسالہ براے پَیْنْٹھ لفظ پَیْنلو، بفتح باے فارسی و نون بیا رسیدہ و لام و واد معروف و جوبہ بفتح جیم تازی و فتح باے موحدہ آوردہ لیکن جوبہ و پَینلو در کتب معتبرہ لغت بہ معنی مطلق جاے است کہ اسباب و امتعہ و غلّات دراں آوردہ فروشند بلکہ در جوبہ قید شہر نیز کردہ اند پس بہ معنی منڈی باشد کہ بتازی سوق خوانند اگرچہ سوق بہ معنی مطلق بازار نیز آمدہ، لہذا سوق الثلاثاء نام بازارے بود کہ سہ شنبہ در بغداد جمع می شد کما فی مدار الافاضل [= ..... پینلو بیاء تحتانیہ مفتوح ..... الخ]

پَیْلَنی[1] - چوبکے کہ برسرآں میخے سر تیز نصب کنند و بر سرین گاو خلانند تا جلد شود غاو شنگ بغین و شین معجمہ مفتوح و واو معروف و نون زدہ و کاف فارسی و ظاہر امبدل گاو شنگ است کہ مرکب است از گاو و شنگ بہ معنی چیزے کہ گاو بداں و جلد و تیز گردد [=]

پیر[2] - در رسالہ" جائیکہ خرمن غلّہ در آنجا کنند" فرنگاہ[3] لیکن بیر در ہندی متعارف متعارف و مشہور بہ معنی خرمن نہ بہ معنی مکان مذکور، و نیز فرنگاہ مسموع نیست قیاسی بہ نظر می آید نہ در کتب لغت مرقوم و نہ در دفاتر بادشاہی مسطور معلوم نیست کہ از کجا آوردہ و نیز بیر در ہندی مرضے باشد کہ خون حیض دائم یا اکثر از

---

[1] آصفیہ ندارد: ضرف پینا ہی: Platts میں ہے۔ [2] نسخہ الف: پٹیر۔ باقی سب نسخوں میں بیر: آصفیہ اور Platts میں ہے [3] شاید، خرمن گاہ ہو۔

متعاد زنے را آید و بہ عربی آں را استحاضہ بجاے مہملہ و فوقانی و ضاد معجمہ خوانند، و نیز پیڑ چوب بندے کہ براے عمارت ترتیب دہند تا بنّایان و نقاشان برآں نشنید یا استادہ کار کنند خو بفتح خا و خوازہ بخا و زاے ہر دو معجمہ [=]

پُھیئین[۱]۔ قطرات باران بسیار خورد، شاشہ بکسر راے مہملہ و دو شین معجمہ۔ [=]

پھپین۔ در رسالہ "آبلہاے کہ در وقت جوش روغن و شربت بر آیند، تیرک بفوقانی بوزن زیرک"، لیکن پھپین در اصل ہندی بہ معنی کف است، و غیر آبلہاے مذکور است، و ہندی صحیح آں بُدبُدہ بضم ہر دو مہملہ است کہ در اصل بہ معنی مطلق حُباب است، و تیرک بہ معنی حُباب مذکور است یا جستن قطرات روغن و غیرہ بہ سبب گرمی آتش [=]

پیڑا۔ در رسالہ "گلولۂ آرد کہ مقدار نانے علیحدہ ساختہ باشند آں را رغیف نیز گویند زوالہ بفتح ذاے معجمہ لیکن در منتخب اللغات و کنز اللغات و کشف اللغات رغیف بہ معنی گردۂ نان است مطلقاً و آنچہ در قاموس است آن است الرّغیفُ کا ملیح جمعک العین و الطین مکتلہ مدلکہ و منہ رغیف اگرچہ دلالت گونہ بر قول صاحب رسالہ دارد لیکن اعم ظاہر می شود و نیز می تواند کہ رغیف بہ معنی گردۂ نان ماخوذ باشد از رغف واللہ اعلم [=]

---

۱ دیکھو پھُوئی، پھُوہی، پھوئیں [platts آصفیہ ندارد:

platts: میں بُدبُد و بُدبُدانا (سنسکرت) نسخہ الف میں جدید تر صورت بُلبُلہ بضم ہر دو موحدہ و ہر دو لام"

پیخال - در رسالہ "پیس انگندۂ مرغان، ریخ برائے مہملہ بیا رسیدہ و خاء ذُرُق بفتح ذال معجمہ ورائے مہملہ مضموم وقاف"، لیکن پیخال خود فارسی است و پیخ یا مخففِ پیخال یا پیخال مزید علیہ است و نیز ریخ فضلہ رقیق ہر حیوان است و اغلب کہ ریخ در آدمی و چارپایان باشد و پیخ و پیخال در طیور و در منتخب اللغات[1] ذرق بفتح سرگین مرغ و سرگین انداختنِ مرغ و ہندی صحیح پیخال بیٹھ است بباے موحدہ بیا رسید و تا ہندی مخلوط التلفظ بہا - [=]

پسو [پیپھو][2] جانورے گزندہ معروف، بفارسی کیک بفتح کاف و تحتانی زدہ و این کہ در رسالہ بیائے مجہول آوردہ خطا است و بتازی بُرغوث بضم بائے موحدہ ورائے مہملہ زدہ و غین معجمہ بواو رسیدہ و ثاء مثلثہ [پیپھو =]

پھیکا - در رسالہ "طعام[3] بے مزہ تفہ بفتح فوقانی وفا"، لیکن قید طعام خطا است، بر میوہ و چیزہائے دیگر نیز اطلاق کنند [=]

پیوڑی[4] - در رسالہ "رنگے است کہ گلِ پلاس[5] سازند و آن را گل زرد بکسر کاف نیز خوانند"، طین الاصفر[6] لیکن در کتب لغت این لفظ نیست [=]

پیلو کارو کھ - درخت است معروف کہ از چوب آن مسواک سازند و بتازی اراک بفتح اول ورائے مہملہ خوانند [= درختے است کہ بار او در ایام گرما بہم رسد و ہر دم آن را می خورند و از چوب درخت او مسواک کردن

---

[1] الف: کشف اللغات۔ [2] الف پستو و ب پیسو، ج = پیو آصفیہ میں "پیہو (گنوار) = پسّو = کیک۔ [3] سب نسخوں میں "طعام" ہے لیکن اگر نسخہ الف کے مطابق "طعم بے مزہ"، معنی ہانسوی کی طرف منسوب کی جائے تو پھر آرزو کا اعتراض بے محل ہو جاتا ہے۔ [4] آصفیہ = ایک قسم کی زرد مٹی۔ [5] اندراج [6] اندراج۔ طین الاصفر۔

مسنون است ۔ اراک بفتحتین]

پیلو [۱] در رسالہ "بار درخت اراک پختہ باشد و بتازی کباث بفتح کاف و بائے موحدہ بالف کشیدہ و ثائے مثلثہ و در منتخب است : اگر نرسیدہ باشد بریر بیائے موحدہ بوزن سریر"، مخفی نماند کہ بعضے ارباب فرہنگ پیلو را در الفاظ فارسیہ آوردہ اند در ہندی اشتہار تمام دارد پس این از توافق لسانین است ۔ [=]

پیچھے [۲] در رسالہ "آبے کہ در پختن خشکہ و پلاؤ [۳] بگیرند"، آشام بمدہ و شین معجمہ لیکن ہمین در برہان بدین معنی آوردہ و آشام بہ معنی مطلق آشامیدن است و نیز آش رقیق کہ توافق نوشیدہ چنانکہ در کتب دیگر است ۔

پیتیل نوعے از فلزات است کہ ترکیب سازند، برنج بیائے موحدہ مکسور و سکون نون و جیم تازی، و پرنگ ببائے فارسی و کاف بعضے بدین معنی نیز آوردہ اند لیکن ببائے تازی است و مبدل برنج است یا برعکس ۔ [= ...

... پشیہ بشین معجمہ و یا مفتوحتین]

پیہوسی [۴] شیرے کہ از حیوان نوزایندہ دوشند، فلہ [۵] بفتح و لام و آغوز [۶] بفتح الف و غین معجمہ بواو رسیدہ و رائے مہملہ [۷]

---

[۱] لفظ پیلو کہ اول بائے فارسی دارد یا خود فارسی ندارد ، شاید در ولایت نباشد ۔ [حواشی نسخہ الف] ۔ [۲] = پیچ (آصفیہ) ۔ [۳] "خشکہ پلاؤ" ۔ [ہا الف و ب] [۴] آصفیہ = [illegible] میں [illegible] اور [illegible]

[۵] الف : بفتح لام ۔ اندراج میں فُلّہ (بضم فا و فتح لام مشددہ)، فَلَہ و فَلّہ تین طرح سے آیا ہے ۔ [۶] اندراج ۔ آغوز بزائے معجمہ ۔ [۷] "بفارسی فُرش، فُرشہ بضم اوّل نیز گویند [حواشی نسخہ الف و ج]

پیپلا[۱] - در رسالہ "مقابل دنبالۂ شمشیر و کارد و امثال آں کہ آں را سر شمشیر نیز گویند سیلان بکسر سین مہملہ و یاے معروف"، لیکن سیلان در کنز اللغہ و دنبالۂ شمشیر در قاموس اصل قائم شمشیر، دریں صورت غیر پیپلا باشد بلکہ خطاے فاحش است، و نیز مقابلہ دنبالۂ کارد را پیپلا نگویند [=]

پے - در رسالہ "پوست درشتے کہ بر[۲] کمان و تیر و خناے زین و امثال آں بکشند توز[۳] بقو قانی بواو رسیده و زاے معجمہ"، لیکن پے پوست نیست چیز[۴ب] یست کہ از فقرات پشت روید و خود تابع دماغ است و حس و حرکت تابع آں، چناں کہ در کتب طبیہ نوشتہ و بتازی عصب بفتح عین مہملہ و صاد بے نقطہ باے موحده گویند [=]



۱ فالن - ۲ توز و تُوز (اندراج) "بقولِ خان آرزو مرادف بھوج پتر -
۳ آصفیہ علاوہ عصب کے وہ معنے بھی دیے ہیں جو ہانسوی نے دیے ہیں -" وہ روده جو غلیل یا کماں پر لپٹتے ہیں"- ۴ الف "پوست درخت"

بَابُ التّاءِ الفوقانیہ

[ت]

تالی ۔ ہر دو دست بہم زدن کہ صدا بر آید۔ خُنبک[1] بضم خاے معجمہ و نونِ زدہ و فتح باے موحدہ و کاف، خُمّک بہ میم مشدّد مبدل ل، و بعضے در خنبک قید نگاہ داشتنِ اصول کردہ اند کہ در حقیقت ایں معنی در لفظ تالی نیز ملحوظ[2] است ۔ چراکہ منسوب است بتال کہ در ہندی اصول را گویند و بہ مجاز بہ معنی دستک شہرت گرفتہ ۔ [= ہر دو دست برہم زدن بود بوجے کہ بر آید، خنبک ......]

تالو ۔ آنچہ از سر کودک می جہد، رَمّاعہ بفتح راے مہملہ و میم مشدّد و عین مہملہ[3] و یا فوخ تبحتانی بالف کشیدہ و فا بواو رسیدہ و خاے معجمہ و بفارسی تارک گویند۔

تاپ[4] ۔ مرضے مشہور، تبِ لرزہ و تب یازہ بہ تحتانی بالف کشیدہ و زاے

---

[1] اندراج : خنبک زدن = دست زدن ۔ [2] مطابق ج = الف و ب = مخلوط ۔ [3] یا فوخ و فوُخ، ج یوافخ ۔ [4] مطابق ج، ب میں یہ لفظ سہو کاتب سے رہ گیا ہے ۔ الف (جو نسبتاً جدید تر تلفظ کا پابند ہے) تپ جاڑہ

معجمہ وآنچہ تپ بادہ بباے موحدہ ودال مہملہ نوشتہ اند خطا است۔

تاپنا[1]۔ گرم شدن از آتش بوضعے کہ دور ازاں باشند وگرمی برسد، بتازی اِصطلا بکسر ہمزہ وصاد مہملہ وطاے بے نقطہ ولام بالف کشیدہ۔

تاپ[2] **کاموتنا**۔ آنکہ درحالت تپ بہ کنج دہن ولب آبلہ پیدا شود، تبخال بہ فتح تاے فوقانی وسکون باے فارسی وخا۔

تھانگی[3]۔ شخصے کہ خود را صاحب اعتبار نماید ودر باطن شریک دُزد ومحرم راز او بود وامداد ورعایت[4] دزد کند۔ دزد افشار[5] بہ فا وشینِ معجمہ بالف کشیدہ وراے مہملہ۔

تاپ[6] **تلی**۔ مرضے کہ مادہ در سُپرز زیادہ از معتاد بہم رسد وبہ سبب آں حرارت شود وبدن نحیف گردد وبتازی مرضِ طحال، وصاحب ایں مرض را مطحول بطاے مطبقہ وحاے مہملہ گویند[۔] تاپ تلی۔ مرضے است کہ مادہ اخلاط سوختہ یعنی سودا در سُپرز زیادہ از معتاد بہ سبب حرارت درمزاج ریزد وسُپرز بزرگ شود ومعدہ ضعیف گرداند وایں بیشتر بعد از تپہا از عدم احتیاط حادث شود۔ مطحول وظاہر است مطحول صاحب ایں مرض است۔

تھانا۔ در رسالہ" جاے ماندنِ حاکم وعامل وحاکم نشین نیز گویند، اِسپرلوس[؟] بہ ہمزہ مکسور وسین مہملہ زدہ وفتح باے فارسی وسکون راے مہملہ وتحتانی

---

۱ مطابق ب : الف و ج میں یہ لغت موجود نہیں ۔ ۲ مطابق ب و ج = الف = تپ . . . . . . ۳ آصفیہ ۴ الف ۔ اعانت ۔ ۵ اندراج : الف میں دزد محذوف ۔

۶ سب نسخوں میں تاب : آصفیہ : تاپ تلی زیادہ برمحل ہے۔

بواو رسیدہ و شین معجمہ"، لیکن در کتب لغت اسپر پوش[1] بہ معنی مطلق خانہ و سرائے پادشاہان است، پس بہ معنی تھانا باشد، چہ تھانا در ہندی جائے است کہ نائب بادشاہ یا حاکم در آں جا باشد و جائے بودن حاکم دیگر است [= ..... اسپر لوش .... بہمزہ مکسور و سین مہملہ ساکن و لام واو معروف و سین مہملہ]

تاتبا[2] ۔ طعمۂ جانوران شکاری مثل باز و باشہ، و ایں غلط عوام ہندوستان است، صحیح طعمہ است، مُسْتہٗ بضم میم و سکون سین مہملہ و فوقانی [=]

تاگڑی[3] ۔ در رسالہ" رشتۂ الیست غیر از زنار کہ ہندوان خصوصاً اطفال آنہا در کمر بندند کُستی بضم کاف تازی و سین مہملہ زدہ و فوقانی بیا رسیدہ" لیکن در قاموس است کسنح بضم ریسمانے غلیظ کہ درمیان آں را بالائے جامہ بندد برائے زنار، دریں صورت غیر تاگڑی باشد چرا کہ تاگڑی زیر جامہ بود و بستن تاگڑی برائے بستن لنگوتہ است کہ پیش ہندوان از لوازم مذہب است، در اصل اگرچہ صاحب رشیدی و جہانگیری کُستی بہ معنی زنار گفتہ اند لیکن اصح قول قاموس است [= رشتہ الیست غیر از زنار کہ ہندوان و عوام خصوصاً اطفال الیشان ... الخ]

تانا ۔ ضد پود، "تار بتازی تَسدی[4] بہ فتح سین مہملہ و سکون دال تحتانی"، لیکن در فارسی تان بہ معنی مذکور آمدہ پس از توافق لسانین باشد [=]

---

[1] انندراج = اسپر لوش = بہ لام و واؤ مجہول وغیرہ۔ [2] آصفیہ" طعمہ سے بگڑا ہی"
[3] آصفیہ: تاگڑی و تگڑی" تاگوں کا بٹا ہوا ڈورا جو ہندو یا گنوار یا بچے لنگوٹی الجھانے کے واسطے باندھتے ہیں (۲) ایک زنجیر کی قسم کا زیور ......"
[4] سَدی بالفتح مقصوراً (انندراج)

تھال - در رسالہ" طبقے مثل ظروف کہ بیش تر حلوائیان و بقالان دارند و آں را تبوراک[1] و سرنج نیز گویند، تبوک بفتح فوقانی و باے موحدہ بواوٗ رسیدہ، لیکن صحیح آنست کہ تبوراک بہ معنی طبق حلوائیان نیست اگرچہ صاحب جہاں گیری آوردہ' وبدیں معنی تبوک و تبکہ است و تبوراک بہ معنی دف' و نیز طبق روئین سنج است بکسر سین مہملہ و نون زدہ و جیم، نہ سرنج۔ براے مہملہ و آں بہ معنی رنگے است معروف' چنانکہ در رشیدی، سنج بکار[2] نواختن آید نہ براے نگاہ داشتن حلوا و نان وغیرہ [= طبقے مانند دف کہ بیشتر حلوائیان و بقالان دارند و خوردنی دراں ریزند و آں را تبورک و سرنج نیز گویند، تبوک بفتح تاء فوقانیہ و باء موحدہ و واوٗ معروف]

تھانولا[3] - [و تھالا] در رسالہ" نعاکچہ کہ گرد درخت سازند براے آنکہ آب در آنجا قرار گرد و بہ درخت برسد، شربہ بہ فتحتین و باے موحدہ مشدّدہ" لیکن در قاموس و منتخب شربہ بفتحتین حوض خرد گرد نخل کہ اورا سیراب دارد و در منتخب بہ تشدید باء زمین لبسیار گیاہ کہ دراں درخت نہ باشد [=]

تھاپنا فراہم آوردن و برہم نہادن چناں کہ سرگین را فراہم آرند و پاچک ازاں سازند بگندان بضم موحدہ و غین و نون و بگندان بحذفِ نون مخفف آں [=]

---

[1] ہانسوی کے نسخوں میں "بتورک ہے"۔ [2] الف: ، ب لکا، ج، لکانہ [3] مطابق ب (جو اقدام ہی) الف و ج : تھالا، آصفیہ: تھانولا۔ اہل لکھنؤ تھالا بولتے ہیں [4] ہاب (جو اقدام ہی) تھانولا: الف : تھالا۔

تھانیا و تھاپا در رسالہ "چیزے باشد مانند قفیز و کیلہ کہ غلہ را بدان پیمودہ مزارعان غلہ بخش کنند تغتغ بدو فوقانی مضموم و دو غین معجمہ" لیکن در کتب لغت تغتغ بہ معنی[1] مطلق پیمانہ غلہ نوشتہ اند و بعضے گویند آں پیمانہ چہار خروار غلہ بگیرد [تھاپا =]۔

تلتئی[2] در رسالہ "کوزہ لولہ دار کہ بلبلہ نیز خوانند، و چوشک بجیم فارسی و شین معجمہ مفتوح و کاف" و ایں سہو است چراکہ سابق بدھنا بدیں معنی آوردہ و چوشک مرادف آن گفتہ، و تحقیق آنست کہ تلتئی ظرفے باشد، بہ صورت کوزہ کہ گردنش اندک کلاں باشد و خود خردتر از کوزہ باشد و با آں لولہ باشد و آب بہماں لولہ خوردہ آید بدھنی کلاں[3] تر ازاں باشد و خوردن آب بہ لولہ آں مرسوم نیست برائے ریختن آب باشد، و صحیح آنست کہ چوشک بدون نون تلتئی است و آں را سعراق بسین مہملہ و عین بوزن چقماق نیز گویند و بعضے از تحقیقات چوشک بنون گذشت۔

تہہرا[4] در رسالہ "آوندے گلین یا مسین کہ برائے غسل کردن آب دروے گرم سازند آفتابہ" لیکن تحقیق آنست کہ آبتابہ کہ آفتابہ مبدل آنست دیگر است و تہہرا دیگر، چہ آفتابہ ظرفے است کہ آب دران بقدر دست و رو شستن [=]

---

[1] اندراج : تَغْتَغْ [= تغتغ] ، فیلن میں تھاپا۔ وہ نشان جو غلے پر اندازے کے لئے دئے جاتے ہیں۔ [2] الف، ب و ج "تتھی" تتئی مطابق آصفیہ۔
[3] پاچوچہ باہر دو جیم فارسی بروزن ماچوچہ ظرفے باشد لولہ دار کہ بہ آں شربت دارو در گلوے اطفال بریزند [حواشی نسخہ الف] [4] آصفیہ۔

گرم کنند و تہتھڑا ظرفے کلاں است کہ بمقدار سبوئے کلاں کہ برائے غسل آب دران گرم سازند و ظاہراً تہتھڑا در ولایت مرسوم نباشد چراکہ غسل در آں جا خصوصاً در زمستان کہ محتاج بآب گرم باشد مخصوص حمام است واللہ اعلم [= ...... حکیم غزنوی گوید ؎

تابہ از آبتابہ نشناسند   دیو شکل اند و خرس ونسناس اند

یاد دارم کہ در مجمع از ارباب فضل و اصحاب حشمت و جلال ناقصے از خبث باطن بدیں لفظ بر من بہ تعریض پیش آمد کہ لفظ آبتابہ بمعنی آوند آب گرم کردن از مخترعات مؤلف است کہ تابہ را بہ لفظ آب ترکیب دادہ و اکثر لغات نسخہ ہمیں قسم خواہد بود، یاران نگاہ بمن کردند ہمیں بیت صاحب حدیقہ حکیم غزنوی علیہ الرحمۃ فی البدیہہ در ہماں مجالس بخاطر خطور کردہ مستشہد آوردم، اہلِ مجلس بر من تحسین و بر مدعی نفرین کردند]

تتُتا نا۔ شکستگیٔ زبان یعنی حرف را را لام و حرف کاف را تا گفتن، لُثغہ بضم لام و ثاء مثلثہ زدہ و غین معجمہ، و صاحبِ ایں حالت را الثغ گویند= یعنی را را لام گفتن و سین را تا گفتن ...... الثغ بہ معنی توتلا]

ترکاری۔ در رسالہ" سبزی کہ با خوردنی ہا خورند، ترہ" و ایں خطا است، چراکہ ترہ در فارسی بہ معنی مطلق سبزہ است بخلافِ ترکاری کہ در ہندی اطلاق آں بر بقول و اثمار مثل ترئی و کدو نیز آمدہ پس یکے نباشد [=]

تُرپُرہ[۱] در رسالہ" پارچۂ اُریب[۲] بریدہ کہ در دامن و آستین اندازند، بہ عربی دخاریض بدال مہملہ و خاے معجمہ زدہ و ضاد معجمہ خوانند، سوزہ بہ سین مہملہ

---

۱ آصفیہ۔ ۲ کج و منحرف (اندراج) ۳ بروزن کوزہ ...... بخلاف دیانتی ہم گویند (اندراج)

بواو رسیدہ و زاے معجمہ"، لیکن لفظ وحریض در کتب معتبرہ مثل قاموس وغیرہ نیست، ظاہراً ضاد معجمہ تصحیف است و صحیح صاد مہملہ است[۱] چنانچہ در کنز اللغہ آوردہ۔ [=]

ترِ وُنا[۲]۔ سبدے و طبقے سر کشادہ کہ از شاخ درختاں بافند یا از چوب و مس وغیرہ سازند و بر سر و دوش گرفتہ حلوائیان یا میوہ فروشان و امثال ایشاں در کوچہا گردند و سودا کنند۔ ترنیان بفوقانی و نون بوزن کریمان کمانی السامی و آنچہ شمس فخری ترنان بوزن مرجان بدیں معنی آوردہ قابل استناد کلی نیست و چوں ہر دو لفظ ہندی و فارسی قریب ہم اند و واو بیا بدل شود از توافق لسانین باشد۔

ترمتی[۳]۔ جانورے است شکاری از جنس سیاہ چشم، و در فارسی ترمتاے گویند[۴] بہ ہماں اعراب کہ در ہندی است و سنگک بوزن[۵] اندک بفتح سین مہملہ و نون زدہ و دو کاف، و ظاہراً از توافق است۔

ترتیڑا دینا[۶]۔ در رسالہ" آب جوشیدہ بدواہا بر عضوے ریختن، نطول بضم نون و طاے مہملہ و بفتح آب مذکور، لیکن ترتیڑا در ہندی عام است و مطلق ریختن است بر سر آدمی یا عضوے دیگر وغیر آں خواہ آب گرم باشد یا سرد [=]

ترہی۔ در رسالہ" قسمے از نفیر کہ در سواری امرا و سلاطین نوازند، نیور بنون و باے فارسی بوزن تنور مخفی نماند کہ اگر نفیر باشد مبدل نیور بود چہ بالفا و واو بیا بدل شود و الا معرب، پس بر ہر تقدیر ہماں نفیر است

---

۱ دِ خریض۔ ۲ آصفیہ ور Platts میں نہیں۔ لیکن فارسی لفظ ترنیان اندراج میں ہے۔ ۳ آصفیہ Platts ۴ اندراج۔ ۵ بروزن اندک، حرف الف میں۔ ۶ الف: ترتیڑا دینا، باقی نسخوں میں تریرا دینا = تصحیح از آصفیہ = ہا الف: ترترانا۔

[ترہی = قسم نفیر است کہ از برنج و مس سازند در سواری امرا و سلاطین نوازند نپور]

ترکش - در رسالہ "تیردان و بتازی کنانہ بوزن زمانہ جُعبہ بضم جیم و سکونِ عین مہملہ و باے موحّدہ خوانند"، لیکن در قاموس است : کِنانۃ السِّہام بالکسر جعبۃ من جلد الاخشب فیہا او بالعکس - دریں صورت اخص از جعبہ باشد، بداں کہ ترکش نیز لفظ فارسی است و بفتح شہرت دارد و صاحب برہان گوید مخفف تیرکش است کہ تیر دان باشد دریں صورت بکسر اول باید۔ پس از عالم چرا باشد کہ قیاس کسرے خواہد و شہرت بفتح دارد، بریں تقدیر لفظ ترکش اگر بکسر آمدہ باشد ہر دو صحیح باشد و فتح از جہت تخفیف باشد [= تیر داں را کنانہ بفتح کاف نیز گویند، جُعبہ بجیم عربی]

ترڑاقی[1] - [و ترڑکی] در رسالہ "دیوارے یا عمارتے کہ مشرف بر اُفتادن و درز خوردہ باشد، رشت بفتح راے مہملہ و سکون شین"، لیکن ترڑقی اعم است و رشت اخص کہ دیوار مائل افتادن است با آنکہ در لفظ رشت اختلاف است بعضے خاک و گرد و بعضے مطلق چیزے کہ از ہم فرو ریزد و در حکیمی[2] بہ معنی دیوار کہ مشرف بر افتادن باشد گفتہ اند و در برہان بہ معنی دیوار رنج کہ خانہ بداں سفید کنند و اغلب کہ ایں تصحیف در معنی است : صحیح دیوار گچ بکاف و جیم تازی بہ معنی مائل بافتادن [=]

تربوز[3] - میوۂ مشہور کہ ہندوانہ گویند، دبوغ بفتح دال مہملہ و باے موحدہ

---

[1] ترڑقی مطابق الف و با الف و با الف : باقی نسخوں میں " ترقی "، آصفیہ ترڑختا اور ترڑقنا۔ [2] الف و ب : حلیمی، ج اور د : حکیمی۔

[3] ہا ب : ترُبزُ

بوادرسیده و غین معجمه، و دالبوغ بالف نیز چنانکه در رساله است [=]

ترپھلا۔ اجزاے مشہور که عبارت از ہلیله و بلیله و آمله باشد، اطریفل و ظاهر

این معرّب ترپھلا است [=]

تسما۔[1] در رساله "رسنے که بداں مردم گنه گار را خفه[2] کنند یعنی در گردن انداخته

کشند، خناقه[3] بخاے معجمه و قاف" لیکن تسمه خود فارسی است غایتش موافقِ

لہجه خود ہندیان ہاے مختفی را الف خوانند چنانکه مکرر گزشت، و چوں گاہے

در گلوے بعضے تسمه انداخته کشند، مرادف خناقه رسنے است که در گلوے

کسے انداخته کشند، کما فی القاموس، پس لفظِ صحیح مرادف خناقه پھانسی باشد و

انواعِ خفه کردن بسیار است، ازاں جمله است شال کشیدن که دریں

عہد رواج یافته۔ [= رسنے که بداں مردم گنه گار واجب القتل را خفه کنند

یعنی در گردن انداخته بکشند، خِناقه]

تُک۔ آنچه در نظم قافیه گویند لیکن ہندی اعم است از نثر و نظم بیاوند بیاے

فارسی و قبل تازی و سین مهمله الف کشیده و فتح واو و نون زده و دال۔

تکیا۔[4] در رساله "بالش[5] بکسر لام و شین معجمه، وِساده بکسر واو" لیکن تکیه

لفظ عربی است، غایتش به معنی مُتکا که سر برآں گزارند۔ در عربی نیامده،

فارسیان بطریقِ نُدرت آورده اند و بالش فارسی و وساده عربی است، و ہندی

---

[1] تسمه - آصفیه - [2] کذا الف وج : ب خبه : خبَه ، خپَه ، خبک ، خفه ، ایک ہی معنی ہیں (آنند راج) - [3] سب نسخوں میں یہی ہے قاموس وغیرہ خناق ہے [4] کذا - تکیه [5] مطابق نسخه الف : ب وج : بالشت : مرادفِ بالش [6] مطابق الف : ب وج : بالشت -

صحیح گینڈوا بالکاف[۱] فارسی و یاے مجہول و نونِ غنّہ و دال ہندی و واو بالف کشیدہ، و طرفہ آنست کہ بزبان اہل کشمیر بالش را ساد اگینڈو گویند[۲]، فقیر آرزو گفتم، ظاہرا مرکب است از دو لفظ کہ تخفیف کردہ اند یکے سادہ کہ مخفف و سادہ است دوم گینڈو کہ مخفف گینڈوا کہ در اصل ہندی بہ معنی بالشت است چنانکہ گزشت و مرکبِ مخفف بہ معنی مذکور آمدہ، و ایں از نوادر اتفاقات است [=]

تکلا۔ آلتے آہنین کہ ریسمان برآں ریسند، دُوک[۳] و بتازی مِغزل بہ غین معجمہ خوانند و از اعجب عجائب آنست کہ مجد الدّین علی قوسی دُوک بہ معنی چرخِ زنان گفتہ و ایں خطاے فاحش است، صحیح بہ معنی تکلہ[۴] است [=]

تِکّا۔ در رسالہ "پارۂ گوشت بریان کردہ قیلطوس"[۵] لیکن تکّہ مستعمل فارسی است بہ معنی پارۂ از طعام و گوشت و جز آں، ازیں جہت در برہان پارۂ از ہر چیز آوردہ، و تحقیق آنست کہ لفظ عربی است لہذا قوسی در ذیل لغات عربیہ تکّاک بہ معنی تکّہ فروش آوردہ، و در قاموس است: "تِکّہ قِطعۃٌ" بہر تقدیر بیاں کردہ نیز خطا است و لفظ قیلطوس ظاہرا یونانی است در کتب عربی و فارسی نیست [=]

تلما[۶]۔ پارہ گوشت بدرازی بُریدہ حُزّہ بضم حاے مہملہ و تشدید حاے زاے معجمہ [=]

[=]

۱؎ آصفیہ ندارد بہ[illegible] : گیندوا

۲؎ مطابق ب : الف میں = اسادہ گیندو ۳؎ الف میں دُوک کے بعد بالکسر کا لفظ آیا ہے جو صحیح نہیں۔ ۴؎ = تکلا ۵؎ ہا الف = قیلوس، ۶؎ الف میں تاما مگر یہ درست نہیں کیونکہ یہ ترتیب کے لحاظ سے صحیح نہیں ب: ج میں تلما، آصفیہ ایک لفظ تانبا جس کا ایک معنی ہے "وہ گوشت کا تکا جو باز و شاہین وغیرہ شکاری پرندوں کو کھلاتے ہیں اصل میں طعمہ وغیرہ سے بگاڑ لیا ہے۔"

تلک[۱] - در رسالہ "جامۂ پیشواز کہ زنان ترک پوشند و ترلیک نیز گویند و درلیک بکسر دال و راے مہملہ"[۲] لیکن تلک و ترلیک و درلیک ہر سہ یکے است، و غایتش تلک مخفف ترلیک است و در ہندوستان شہرت گرفتہ، و درلیک مبدل ترلیک ہر سہ در فارسی آمدہ بہ معنی جامہ قباے دا آستین کوتاہ مطلقاً، و بمعنی پیشواز زنان مستعمل ہندوستان است [=]

تلادانی[۳] - کیسہ را گویند کہ خیاطان دراں سوزن و ریسمان و مقراض نہند "چخماخ بروزن چقماق بفتح جیم فارسی و خاے معجمہ زدہ" لیکن تحقیق آنست کہ تلی[۴] در فارسی چیزے است کہ دست افزار سر تراشان و خیاطان دراں باشد، دریں صورت تلی دان بدیں معنی شہرت گرفتہ یا غلط مشہور ہندیان است کہ در لفظ فارسی غلط تصرف کردہ اند یا آنکہ دان دراں زائدہ باشد، از عالم زنخ و زنخدان و چخماخ را قوسی بہ معنی کیسہ آوردہ کہ مردمان جہت محافظت شانہ و غیرہ دراں گزارند و در بغل نگاہ دارند و سروری گوید کہ آں دو طبقہ باشد کہ از تماج[۵] دوزند، بریں تقدیر غیر تلی دان باشد [تلے دانی =]

تھل - تودۂ ریگ، تل بفتح فوقانی لیکن ظاہر اتھل و تل یکے است از عالم توافق لسانین مثل اشتر چنانچہ سابق گذشت،

تلسی[۶] - در رسالہ "نازبو و بتازی ریحان" لیکن ظاہر اتلسی غیر نازبو است

---

[۱] = آصفیہ۔ [۲] ب: "زدہ" [۳] "تلے دانی": آصفیہ و نور۔ [۴] اندراج، ج میں "تلی دان"۔ [۵] ب و ج، تماج۔ تماج کے لئے دیکھو اندراج۔ [۶] ج: ملشی۔

یا اخص است ازاں، وبزبانِ گوالیار نازیور ایوبی بهر دو بای موحده وواو مجهول درمیان ودو تحتانی در آخر گویند [=]

تِلّی - در رسالہ "کنجد سفید" جیلان بکسر جیم، لیکن در بودن تلی به معنی کنجد سفید نظر است، بلکه به معنی مطلق کنجد است سیاه باشد یا سفید، و **تلّی** به تشدید لام عضوے است معروف که بفارسی سُپرز بضم سینِ مهمله وبای فارسی ورای مهمله زده وزای معجمه وبتازی طحال بکسر طای مهمله وحای بے نقطه۔

تماخُرا[۱] - در رسالہ "سخنے بود که بطریق سرزنش گویند وآں را اشکن[۲] کاری نیز گویند، گرفته بکسر[۳] کاف فارسی ورای مهمله" لیکن تحقیق آنست که تماخره لفظ فارسی است به معنی هزل وتمسخر وظاهراً بعضے از اهل هند از راه غلط در محل سرزنش استعمال کرده اند [تماخره[۴] سخنے بود که بطریق سرزنش بکسے گویند وآں را شکن کاری نیز گویند، گرفته به کسر کاف فارسی وراءِ مهمله نظامی گوید۵

گرفته مزن در حریف افگنی گرفته شوی گر گرفته زنی

تُنگی[۶] - شیرینی است که شکر را قوام داده بر طبقے پهن ریزند وپهن کنند تا سرد شود ودر وقت خوردن دنداں گیر شود مُشاش بفتح میم وبهر دو شین معجمه ومُشخنه بفتح وضم شین معجمه وخای معجمه زده، ودر سروری بجای نون فوقانی گفته واین قدر تفاوت در تنگی ومشخنه است که در ولایت از عسل سازند ودر هندوستان

---

[۱] ج میں اس کے بعد کی عبارت ندارد۔ [۲] آصفیه: "یه لفظ اب اُردو میں استعمال نہیں ہوتا۔" اندراج: تماخره۔ [۳] اندراج۔ [۴] اندراج۔ [۵] ہا ب: اسے که بطریق سرزنش الخ [۶] آصفیه: تُنگی - ایک قسم کی روٹی، ایضاً فورلس: ایک قسم کی روٹی۔

از شکر۔
تن سُکه۔[1] در رسالہ ''چیزے کہ بے مثل و نادر و خوب باشد عموماً و پارچہ نفیس خصوصاً و بہ عربی تنسوق گویند تنسخ بفتح فوقانی و نون زدہ و ضم سین مہملہ و خائے معجمہ'' لیکن بودن تن سکھ در ہندی بے مثل و نادر عموماً محلِ نظر است بلکہ بہ معنی خوشئ بدن است و تن در فارسی و ہندی بہ معنی بدن است و ہمچنیں سُکھ کہ بہ معنی خوشی است چنانکہ در کتبِ لغت مرقوم است، نہایتش ایں جا بکاف مخلوط التلفظ ہا است و در فارسی بجائے معجمہ، و ہر دو تلفظ نزدیک اند، پس از عالم توافق باشد، بہر تقدیر تن سکھ بہ معنی پارچہ نفیسے کہ از بنگالہ آرند شہرت دارد پس تنسخ بجائے معنی چیز نادر مجازاً مستعمل شدہ باشد و تنسوق معرب آں، و ضروری نیست کہ بہ معنی پارچۂ نفیس گفتہ اند، و ایں مخالف آنچہ در سراج اللغہ نوشتہ ام و آنچہ صاحب رسالہ نوشتہ مطلق اصلے ندارد۔ [=]
تنباکو۔ در رسالہ ''برگ درخت است کہ مردم دُود آں را می کشند، و در دوا ہا بکار آید، عرب آں را تُتُن بضم فوقانی و سکونِ فوقانی دوم و نونِ قاحق، بقاف بالف کشیدہ و حائے مہملہ و قاف'' لیکن در کتب مشہورہ قاموس و کنز اللغہ و غیرہ ایں ہر دو لفظ نیست، و از بعضے چناں مسموع است کہ بعضے از عرب ہا تتن گویند و تنباکو بقول صاحب مآثر رحیمی در ہندوستان از عہد اکبر شاہ رواج یافتہ، اول از فرنگ بہ دکن آمدہ بود و بعد از اں بہ ہندوستان رواج گرفت [= تمبا۔ برگ درختے است کہ مردم دود آں را

---

[1] اردو لغات میں یہ لفظ نہیں ملا مثلاً آصفیہ، نور Platts ، نفائس وغیرہ، البتہ نین سُکھ ہی تنسخ کے لیے دیکھو انند راج۔

بکشند و در دواہا بکار برند، اہل عرب آن را تتن[51] بضم تاء اول و سکون ثانی خوانند، قاحِ بفتح حاو مہملہ[52]، و بعضے دریں باب حدیث ہم گویند کل القاحی حرامٌ اکلہا دسمہا و دخانہا لیکن در کتب صحاح ثابت نہ شدہ[53]]

تھن ٹٹ۔ طفلے کہ در ایام رضاعت شیر کم یافتہ باشد و بداں سبب لاغر و کم قوت ماندہ، شیر زدہ، بشین معجمہ بیارسیدہ و رائے مہلہ، [=]

تھوتڑی و تھوتھنی[54]۔ گرداگرد دہن[55]، پوز بپای فارسی بواو رسیدہ و زائے معجمہ، و در رسالہ شنتہ بشین منقوطہ و نون بدین معنی آوردہ، لیکن در کتب مشہورہ عربی و فارسی نیست۔ [=]

تھوک[56]، آب دہن کہ بتازی ریق برائے مہلہ بیارسیدہ و قاف بزاق بضم بائے موحدہ و زائے معجمہ بالف کشیدہ و قاف خوانند، بفارسی خیو بضم[57] خا و تحتانی بواو رسیدہ خذُو بذال نیز و تہو بضم فوقانی و ہا بواو رسیدہ نیز بدین معنی آمدہ، و ایں از عالم توافق لسانین است، ایں قدر ہست کہ در فارسی ہا جدا است و در ہندی مخلوط التلفظ۔ [=]

---

[51] ہا الف و ہا ب۔ تُتُن۔ [52] ہا الف و ہا ب: فاحِ۔ [53] مزید تفصیل کے لیے دیکھو نفائس، مخزن الادویہ، محیط اعظم وغیرہ۔ عربی میں التبغ، تتن شاید ترکی لفظ ہے۔ [54] مطابق الف، ب = تھومری [م = تھوبڑی یا تھوتڑی بلہجہ عوام]، ج تھومری د: تھوپری، ہا الف: تھوبڑی ہا ب: ندارد۔ [55] "حیوانات کا منہ" آدمی کے لیے استعمال ہوتا ہے جب تحقیر مراد ہو۔ دیکھو آصفیہ، نور Platts، نفائس وغیرہ۔ [56] بُصاق و لبساق الیضاً (نفائس) [57] اندراج میں خیو مہ فتحتین، خذو اور تہو کے لیے دیکھو اندراج۔

توشک[۱]۔ در رسالہ "بستر پنبہ دار کہ برآں خواب کنند، و زیر افگن نیز گویند شادیچہ بشین معجمہ و دال بیار رسیدہ"، لیکن در جہانگیری و سروری شادیچہ[۲] بہ معنی لحاف است کہ بالاپوش باشد، ظاہراً مصنف را بہ سبب لفظ شادگونہ کہ بمعنی[۳] توشک است اشتباہ شدہ و حالانکہ شادگونہ را بعضے جبّہ و بالاپوش پنبہ دار و تکیہ و تکیہ گاہ گفتہ اند و در قاموس شادگونہ بفتح دال معجمہ جامہ سطبری کہ از یمن آرند، بریں تقدیر بکاف تازی خواہد بود، [=]

توبنبری [توبنڑی] در رسالہ "شیشہ یا کدوے کہ حجامان بر محل حجامت نہند تا خون دراں جا جمع شود و آنگاہ اُسترہ برآں زنند، گبّہ بکاف تازی و بائے موحدہ مشدد و قبّہ بقاف معرب آں"، لیکن ایں غلطِ صریح است[۴] چرا کہ توبنڑی کدوئے باشد خرد کہ بعد زلو انداختن بر بدن چسپانند تا قدرے خون کہ از زلو باقی ماندہ باشد برآرد و شیشہ شاخے کہ حجامان بدم می کشند آں را سینگی گویند و ایں ہر دو کمال شہرت دارد، و عدم تفرقہ دریں ہر دو خیلے جائے تعجب است۔ [=]

ٹھوٹھا۔ در رسالہ "چوب وغیرہ میانہ تہی کہ آں را اجوف گویند، کاواک"، لیکن ٹھوٹھا غیر کاواک است، چہ دانۂ بے مغز و بادام و چار مغز بے مغز را

۱؎ توشک اُردو میں واو مجہول کے ساتھ ہے۔ ترکی میں تاء مضموم و واو غیر ملفوظ کے ساتھ (نور)۔ ۲؎ اندراج۔ ۳؎ اندراج۔ ۴؎ الف کے سوا سب نسخوں میں توبنبری رائے مہملہ کے ساتھ ہے، توڑی یا تومڑی کے لیے دیکھو (آصفیہ و نور) نیز تونبا اور تونبی ۵؎ لیکن نور اللغات میں یہ معنی موجود نہیں۔

تھوتھا گویند گا واگ نخوانند، و ہمچنین بعضے از چیز ہائے خالی کا واگ گوید تھوتھا دریں صورت عموم و خصوص من وجہ باشد واجوف در عربی چیزے میان تہی است مطلقاً۔ [=]

توبڑا۔[1] چیزے کہ دریں کاہ و دانہ انداختہ اسپاں را خورانند، و بتازی علیقہ بہ عین مہملہ بوزن سلیقہ خوانند لیکن در فارسی تُبرہ بدون واو بہ معنی مذکور مستعمل[2] است، پس از توافق لسانین باشد [= دلوے باشد کہ اسپاں را .....الخ]

توتا۔ در رسالہ" جانورے مشہور کہ طوطی گویند، بَبَغا بہر دو باے موحدہ مفتوحتین و غین معجمہ" لیکن بَبْغا از کتب لغت بہ سکون دوم معلوم می شود گاہے مشدد نیز، لہٰذا امام دمیری[3] در کتاب حیوٰۃ الحیوان نوشتہ کہ اولِ ہیچ لفظ عربی سہ باے موحدہ جمع نہ شد۔ اِلّا در لفظ ببغا بداں کہ توتی در ہندوستان جانورے باشد شبیہ کنجشک مادہ، آوازے خوش دارد و در بعضے وقت او را نبات دہند، و جانورے کہ او را طوطی گویند غیر آں است و آں مطلق شکر نمی خورد، عامہ شعرائے ہند و ایراں طوطی را شکر خوار گویند و حالانکہ طوطی کہ آں را بہ ہندی توتا خوانند با شکر کارے نہ دارد، جانورے کہ شکر می خورد توتی است چنانکہ گذشت و او غیر توتہ است پس نسبت شکر خواری بہ طوطی غلط باشد، باوجود دانستنِ ایں مراتب ما نیز ہمیں قسم می بندیم، چکنیم اتباع سلف را دریں قسم امور واجب

---

[1] بواو مجہول ۔ [2] سوائے الف کے سب نسخوں میں توبرا راے مہملہ کے مطابق پڑھے ۔ اندراج میں 'توبرہ' بھی دیا ہے۔

می دانیم هر چند بر غلط آں اطلاع حاصل شود، این که گویند زلت سلف حجت نیست در صورتے است که اجماع بر آں نشده باشد بهر حال این قدر که بر غلط آں اطلاع شد جائے شکر است [=]

توری۔ در رساله "ثمر بدرازیٔ خیار که نان خورش ازاں سازند و آں را سایه پرور نیز گویند، تتری بفتح فوقانی و سکون فوقانی"، لیکن در کتب معتبره لغت تتری بفتح وضم سماق است که نباتے است مشهور و هرگز به معنی توری نیست، و لفظ سایه پرور به معنی توری در کشف اللغات آورده و صاحب این نسخه[۵۱] درین باب منفرد است [=]

توا۔ آلتے که نان بر آں پزند، تابه وطابق بطاے مهمله معرب آں [=]

تهوهر[۵۲]۔ در رساله "درختے شیر دار بسیار تلخ که زقوم هم گویند، زاخل بزاے و خاے هر دو معجمتین و الف درمیان و لام"، لیکن قوسی و صاحب کشف اللغات زاخل به معنی درخت آک آورده اند و آں غیر زقوم است اگرچه شیر دار است و سمیتے[۵۳] هم دارد لیکن بودنِ آک در ولایت محل تردد است، پس اقوی زقوم است۔ [=]

توت۔ در رساله "درختے است، فرصاد بکسر فا و راے مهمله زده" همیں است در کشف اللغات، و در کنز اللغه فرصاد، خرتوت، و در کتب معتبرهٔ فارسی خرتوت توتِ کلاں که بے مزه باشد درین صورت به معنی ثمر خواهد بود نه درخت اگرچه اطلاق یک لفظ بر ثمر و درخت هر دو آمده، از قاموس[۵۴] مستفاد می شود[۵۵] که

---

[۵۱] ب: توری۔ [۵۲] نور = تھوہڑ۔ و تھوہر۔ [۵۳] ج سمے۔ [۵۴] قاموس میں ہے، کالفِرْصادِ وهو التوتُ او حَمْلُهُ او اَحْمَرُهُ وَصِبْغٌ اَحْمَرُ۔ [۵۵] الف سے شود۔ چنانچہ "اَمّا" کا تقاضا بھی یہ ہے کہ یہاں نفی ہو۔

اطلاق فرصاد بر درخت ہم آمدہ۔ [=]

توبنڑی[51]- در رسالہ "کدوے منقش کہ در آں چراغ روشن کنند و از گل خام ہم سازند، چمانہ بفتح جیم فارسی و نون" مؤلف گوید: یا آنکہ ایں لفظ مکرر آوردہ بہ معنی مذکور ہر چند آمدہ اما حقیقت انیست کہ توبنڑی در در اصل بہ معنی کدوے خرد است و لفظ چمانہ در فارسی شراب است چنانکہ در جہانگیری وغیرہ نوشتہ، و اینکہ بعضے ہم کدوے منقش گفتہ اند ہمیں پیمانۂ شراب است کہ نقاشی بر آں کردہ[52] باشند و ظاہرا مصنف رسالہ را ہمیں نسخہ در غلط انداختہ واللہ اعلم۔ [=]

تونبنا[53]- در رسالہ "بر زدن پنبہ در دست برائے رسیدن، بخیدن بیائے موحدہ و خا بیا رسیدہ"، لیکن بخیدہ در کتب معتبرہ پنبہ و پشم زدہ نوشتہ دریں صورت غیر تونبنا باشد۔ [=]

تھیّیا- در رسالہ "لتۂ چندے بہم دوختہ مثل گرد بالش کہ نان را بر آں پہن ساختہ بہ تنور بندند، رفیدہ" تنور چوں در اصل مرسوم ہندوستان نیست لفظ تھیّیا متحدث باشد اگر باشد، اما تحقیق آنست کہ تھئی[54] بہ تا و ہائے مخلوط التلفظ بیا رسیدہ بہ معنی مطلق چیزے است برہم نہادہ از جنس جامہ وغیرہ۔

[=]

---

[51] آصفیہ توَمڑی۔ [52] آصفیہ اور نور میں علاوہ اور معانی کے ایک معنی یہ بھی ہیں "مٹی کی چھوٹی سی لالٹین جس پر جھلّی مڑھ کر چراغ جلاتے ہیں، اور کبھی تربوز کی بنا لیتے ہیں۔ (نور) [53] آصفیہ وغیرہ، تومنا، نسخہ ج میں "تونبنان"۔ [54] آصفیہ اور نور وغیرہ میں نہیں۔ [55] آصفیہ اور نور اور Platts میں ہے۔

تھیلی۔ در رسالہ" کہ دارو وغیرہ دراں نہند وآوُرک وخریطہ نیز گویند و دُرشاک بفتح واو وسکون رائے مہملہ وشین معجمہ"، لیکن اورک بواو ساکن ریسمانے کہ بر درخت وغیر آں بندند وطفلان غیرہم بر آں آیند وروند، در کشف اللغات ریسمانے کہ دو سر آں را بدو طرف بندد وجامہ وغیر آں بر آں اندازند و بہ ہندی لگنی خوانند[1]، ودرشک کہ وشرک قلبِ آنست ودشک مخففِ آں بہ معنی کیسۂ دارو دست فقط، وتھیلی اسم آرہی خریطہ مرادف اوست [=]

تین تیرہ[2]۔ متفرق وپریشان، وایں کنایہ است، تار و مار بفوقانی ومیم و تال ومال بلام مبدّل آن [=]

تیلن[3]۔ در رسالہ"۔ جانورے ہچو زنبور کہ از اں روغن کشند، برائے زائل شدن بادہا، درمیان سبزہ تورئی باشد وآں رامی خورد، ذراریح بذال معجمہ"، لیکن در قاموس[4] ذراریح جمع ذُراح بوزن زُنّار ودیگر اوزان متعددہ بہ معنی جانورے پردار سُرخ باشد ونقطہ ہائے سیاہ براں بود، وبودنِ تیلن چنانکہ در رسالہ نوشتہ است محلّ تردّد است وظاہرا جانورے باشد

---

[1] مطابق ب وج میں بلگنی (غالباً بلنگنی) الف میں الگنی یہ لفظ آصفیہ اور Platts میں ہی مگر نور میں نہیں ، [2] مطابق ا، ج وب میں تیرہ تین : اسی طرح ہاالف : تیرہ تین، ہاب میں تین یترہ، نسخہ الف : تین تیرا الف کے ساتھ، صحیح محاورہ تین تیرہ ہی (آصفیہ، نور وغیرہ) [3] آصفیہ اور نور میں اس معنی میں موجود نہیں۔ Platts میں اسی قسم کا ایک معنی ہی۔ [4] الذّراحُ کزُنّارٍ وقُبّوسٍ و سِکّینٍ وسَفُّوْدٍ وصَبُورٍ وغُرابٍ وسُکّرٍ وکَنِیْسَۃٍ والذُّرْنُوحُ بالنّون ...... جمعہ، ذَرَاریحُ ..... الخ [قاموس]

بفارسی خبزدوک[1] بفتح خا و باے موحدہ و سکون زاے معجمہ و دال بواو رسیدہ و کاف گویند و آں جانورے است سیاہ بدبو کہ در خانہا زیر فروش باشد و بتازی دُعموض[2] بضم دال مہملہ و سکون غین معجمہ و میم بواو رسیدہ و ضاد معجمہ گویند و بایں معنی چنانکہ صاحب رسالہ آوردہ نباشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

[=]

تیل۔ در رسالہ "روغنِ کُنجد، حَل بفتح حاے مہملہ و لام" و ایں خطا است، تیل خصوصیت بروغن کنجد ندارد در روغن سرشف و جوز وغیرہ را نیز تیل گویند، و نیز در قاموس است کلّ جامدٍ أُذِیبَ فَقَدْ حُلَّ، دریں صورت بروغن کنجد اطلاق نمی تواں کرد کہ روغن کنجد تے بندند پس لفظِ صحیح دُھْن است بضم دال مہملہ و سکون ہا۔

[=]

تیلی۔ روغن گر و بتازی عصّار۔

---

[1] = اندراج۔ [2] اندراج = دعموص بہ صاد مہملہ

بابُ التّاءِالہندیّۃ

[ٹ]

[چوں ایں حرف کہ مخصوص ہندوستان است مفرد است و دیگر حروف ہندیہ مخلوط التّلفظ بہا، برائے ایں بابے علیٰحدہ مقرر کردہ شد]

ٹاپو۔ خشکی کہ درمیان دریا واقع شود، بیلہ بیائے موحدہ و یائے مجہول و آنجوست بالف ممدودہ و بائے موحدہ موقوف و خائے معجمہ و واوِ معدولہ وسین مہملہ و فوقانی دآنجو بحذف سین و تا مخفف و بتازی جزیرہ خوانند [=]

ٹاٹ۔ در رسالۂ پشمینہ ورشتے کہ از رسن[1] سازند، پلاس بفتح بائے فارسی" لیکن در ہندی ٹاٹ چیزے است کہ از رسنِ سن[2] سازند و سن را بعضے بفارسی کنب بر وزن اَدَب گفتہ اند، وآں اکثر بکار خرجین و خرلیطہ و تنگ می آید پشمینہ نیست و پلاس در کتب معتبرہ پشمینہ بودسطبر کہ درویشان پوشند وایں ظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی کمل خوانند مصنّف ظاہرا بہ تبعیت مؤید الفضلاد کشف اللغات ایں را ٹاٹ تصوّر کردہ لیکن خطا است [=]

لہ ا الف: ...... کہ از رسن سازند" ب: "کہ از رسن سازند"، ۲ مطابق الف و ج ب میں ہے "کہ از رسن سازند" تصحیح "رسنِ سن"

ٹانڈا ۔ در رسالہ "خانۂ ازچوب کہ برائے نگاہداشتن اسباب وغیرہ سازند، طارمہ بطاء و راء ہر دو مہملہ"، لیکن طارم، بفتح را وضمّ آں خانۂ کہ ازچوب سازند مانند خرگاہ، و دار لبستِ تاک را نیز طارم گویند ظہوری گوید ع
ثریا دہ طارم تاک را؛ و ٹانڈھ کہ آں را مچان نیز گویند چوبے چند باشد کہ در خانہ در دیوار ہا محکم کردہ جائے علیحدہ سازند پس طارم اعم باشد ازاں ۔ [=]

ٹانگ اوٹھا کر موتنا کتے کا ۔ پا بر داشتہ شاشیدنِ سگ، وایں نشانِ بلوغ سگ است، شغر بفتح شینِ وسکون غین نقطہ دار و رائے مہملہ چنانکہ در منتخب اللغات است نہ بفتحتین کما فی الرسالہ [=]

ٹپکنا ۔ چکیدن آب از سقف وغیرہ، وَزْوَہ واو و سکون زائے عجمی و فتح واو دوم، و بتازی وشل و وَشَلاَنُ بفتح واو سکون شینِ معجمہ کما فی القاموس [=]

ٹٹی ۔ "دیوارے کہ از کاہ و علف سازند، تنورہ بفتح فوقانی بنون بواو رسیدہ و رائے مہملہ"، لیکن در کتب معتبرہ تنورہ نوع است از سلاح و حلقہ زدنِ لشکر وغیرہ و نیز پوستے کہ قلندران مانند لنگ بر کمر بندند و مغاکے کہ در جنب آسیا سازند، و چوں آب بہ تندی دراں ریزد و بر پرہائے آسیا خورد آسیا بگردش آید معلوم نیست کہ بہ معنی ٹٹی از کجا آوردہ [=]

---

[1] ب: "ٹانڈا" جو صحیح نہیں، آصفیہ: "ٹانڈھ": ٹانڑ بہ معنی مچان وغیرہ ۔ [2] سب قلمی نسخوں میں "اٹھا"۔ [3] قاموس میں ہے: "اَوشل ...... وَشَلَ یَشِلُ وَشلاً وَشَلاَناً"۔ [4] الف "تنورہ بثاء مثلہ فوقانیہ"، لیکن یہ لفظ نہیں ملا۔
[5] اندراج: تنورہ زدن و بستن وغیرہ۔

ٹھٹھیرا[1]۔ در رسالہ روئین فروش، صَفّار بصاد مہملہ وفائے مشدّدہ رائے مہملہ لیکن صفّار روئیں گر است، وہم چنیں ٹھٹھیرانہ[2] روئیں فروش، چراکہ فروشندۂ را کسیرا خوانند چنانکہ شہرت دارد [=]

ٹھٹھولی[3]۔ ظرافت ولاغ بروزن باغ وتتربو بفتح فوقانی اوّل و دوم وسکون رائے مہملہ و بائے موحّدہ بواؤ رسیدہ، وباضافۂ ہا نیز

ٹخنا۔ استخوانے کہ درمیان بندگاہِ پا و پائے ساق واقع است، بتازی کَعْب خوانند بفتح کاف وسکونِ عین مہملہ و بائے موحدہ وشِتالنگ بکسر شین معجمہ و فوقانی بالف کشیدہ ولام مفتوح ونون وکاف فارسی، بُجُوْل بضم بائے وجیم بواو رسیدہ ولام [=]

ٹسر۔ ابریشم زبون وردی کہ بفارسی کژ[4] خوانند بفتح کاف وزائے عجمی وقزّ بقاف معرّب آن، بَنیک بفتح بائے موحدہ ونون بیا رسیدہ وکاف، صاحب رشیدی سبنیک بزیادت سین[5] آوردہ وظاہرا خطا است۔ [=]

ٹِڈّی۔ جانورے پَردار معروف کہ کِشت ہا خورد، وبتازی جَراد گویند بفتح جیم ورائے مہملہ بالف کشیدہ ودال مہملۂ، مَلَخ ومِیک بمیم بروزن نیک[6]۔

ٹھسکی[7]۔ در رسالہ بادے کہ از مقعد برآید بے صدا وآں را ہِمس[8] بہ ہائے مکسورہ

---

۱ مطابق آ و ب و ج Platts میں بھی ہے لیکن آصفیہ ٹھٹھیرا : ایضاً نور ۲ آصفیہ اور نور کے مطابق ٹھٹھیرا روئیں گر اور روئیں فروش دونوں کو کہتے ہیں۔ ۳ آصفیہ وغیرہ ٹھٹول اور ٹھٹولی ۴ الف و ہ ب : کژک ۵ تحقیق نہیں ہوسکی ۶ برہان میگ بہ کاف فارسی ۷ Platts ۸ قاموس وغیرہ ہَمس بالفتح۔

ومیم زدہ وسین مہملہ نیز گویند تُس بضم فوقانی وسین مہملہ" لیکن در قاموس است اَلھمْسُ الصَّوتُ الخَفِيُّ وَ کُلّ خَفِيٍّ [اَوْ اخفیٰ ....الخ]

ٹِھنگْنا - آدمئ پست قد کہ بتازی مُتَاَزِّف بضم میم وفتح فوقانی وہمزہ وکسر زائے معجمہ مشدّدہ وفا [=]

ٹکڑا - پارۂ کہ واشکنند، بہ عربی کِنزہ بکسر کاف وسکون نون ورائے مہملہ اگر از نان باشد، کُندک[۲] بضم کاف تازی وسکون نون ودال وکاف گویند [ہانسوی نے بہت سے مرادفات دئے ہیں، آرزو نے سب کو حذف کر دیا ہے سوائے کنزہ کے، یہ لفظ ہانسوی نے کِسْرہ بکاف مکسور وسکون سکون مہملہ... لکھا ہے]

ٹَکّر - در رسالہ" ضربت بزور از پیشانی زدن، وِجا بکسر واو وجیم بالف کشیدہ" وِجا در قاموس بہ معنی زدن بدست وکارد آوردہ، ودر فارسی اگر ضربت دو جانور باہم باشد سر کلہ زدن[۳] گویند بسین مہملہ وکاف تازی [--]

ٹھگ - در رسالہ" دزد وراہزن، مُشتگ بفتح میم وسکون شین معجمہ وفتح فوقانی وکاف فارسی"، لیکن در کتب مشتنگ بعد فوقانی نون است وتحقیق آنست کہ چوں برائے مشتگ سند نیست ظاہر اَمُشنگ بروزن پلنگ را

---

[۱] قاموس: المتاذف القصیر المتدانی... الخ [۲] صحیح کِسرہ.... ہانسوی نے بھی یہی لفظ لکھا ہے، معلوم نہیں آرزو نے صحیح لفظ کو غلط کیوں بنا دیا۔ کِنزہ کوئی لفظ نہیں ملا۔ کِنارہ وغیرہ ہیں لیکن دوسرے معنی میں استعمال ہوئے ہیں۔ [۳] برہان۔

[۴] "وَجَاءَہ بالیدِ والسّکّینِ.... الخ" [۵] کذا۔

که بدون فوقانی است چنیں خوانده اند، واللہ اعلم ونیز ٹھگ بزبان ہندی کسے است کہ مسافر را دار وے بے ہوشی خورانده خفه کرده بکشد یا ہماں طور بگزارد و آنچه در پیشِ مسافر یابد گرفته برود و دزد و راہزن دیگر است و ہمیں طور ٹھگ، پس غیر ہم باشد [=]

ٹنا - پوست پارۂ زیادہ کہ در فرج زنان باشد، تلاق[۱] بفوقانی بوزن عراق، وظاہراً ایں لفظ ترکی است و چُچلہ[۲] بضم جیم اول وسکونِ دوم کہ ہر دو فارسی اند و لام[۳]

ٹھوکر - در رسالہ" ضربے کہ بپائے کسے رسد از چوب و سنگ وغیرہ، کوب بکاف تازی بوزن چوب" لیکن کوب بہ معنی آسیب و کوفت است کہ از چوب و سنگ و امثال آن رسد و آں بدون معنی کوفتن کہ رسیدن جسمے است از بالا و بودنِ جسمے صلب بزیر صورت نمی بندد، بخلاف ٹھوکر کہ مخصوص پا است و آں خواہ از طرف ضارب باشد خواہ از طرف مضروب و فارسی صحیح آں پیش پا خوردن است و باسنگ آمدن و فارسی ٹھوکر مارنا پیش پا زدن زدن است و عربی نجلہ بفتح نون و سکون جیم فوقانی[۴] لام مفتوح [ہانسوی نے دو معنی دئے ہیں پہلا جس کا ذکر آرزو نے کیا ہے، دوسرا پیش پا زدن کسے را چنانکہ بغلطہ نجلہ..."]

ٹوکرا - در رسالہ" طبقے کہ از نے و شاخ گز[۵] بافند سبد نیز خوانند، سلّہ بضم سین

---

۱ = برہان ۲ مطابق برہان ۳ "خروسہ اول و فتح رابع خروسک با ثالث مجہول نیز می گویند، لیکن ایں ہر دو اعم اند از گوشت پارۂ زنان کہ بر دہن فرج زن باشد کہ بعربی بظر خوانند و زنے کہ خروسک بزرگ داشتہ باشد بظرآء خوانند و پوست ختنہ گاہ مرداں را نیز گویند و بریدن آنہا سنت است"۔ ملحقات [حواشی نسخہ الف، وج

۵ گز = نوعے از درخت باشد کہ بیشتر در کنار ہائے آب رود و خانہ ہا روید بعربی طرفا" نو برہان -

ولام مشدّد" لیکن در کتب معتبره [1] بفتح به معنی مطلق زنجبیل وسبد وبعضے بکسر لغت عربی گفته اند۔ [=] [1]

ٹوبی [2]۔ در رساله" لوله که در آوند وصل کنند، و نائژه نیز خوانند وبتازی اُنبوبه بضم همزه وسکونِ نون و بائے موحّده بواو رسیده و موحّده دوم مفتوح" لیکن انبوبه به معنی بندے است از نَے ونیزه وظاهرا مجاز بدیں معنی آمده باشد وهم چنین نائژه که [3] در اصل به معنی چیز خالی است مطلقاً [=]

ٹھونٹ۔ در رساله" بیخ درختے [4] که بر جائے خود مانده باشد، بتازی کِرنافه بکسر کاف تازی وسکون رائے مهمله ونون بالف کشیده وفتح فا" لیکن قید بیخ خطا است بر شاخ بریده شده که بجائے خود مانده باشد نیز اطلاق کنند وکُرنافه بضمّ نیز آمده کما فی القاموس، وبفارسی تاپال [5] بفوقانی بالف کشیده و بائے فارسی بالف کشیده ولام تپال مخفّف آں است وآں اگرچه در اصل به معنی هر چیز [4] لُک وضخیم و ناتراشیده است لیکن به معنی ٹھونٹ آمده [= [5]]

ٹوپی [6]۔ کلاہے [7] باشد گوشه دار که پر از پنبه کنند ودر سرما پوشند، گلوته بضمتین و فوقانی، وایں مرکب است از گلو ته عبارت است

---

[1] مطابق الف و ب و ج "سبد بعضے به کسر لغت عربی گفته اند"، [2] ج: بائیزه؛ ب: نامره۔ [3] برهان: تنهٔ درخت۔ [4] لک = هر چیز گنده وناتراشیده دبرهان۔ [5] الف: ٹھونٹھ، ب: ٹھنٹھ وٹھونٹھ۔

[6] کذا۔

[7] مطابق ب و ج، الف میں "گوشه دار" سے کے "چیزے" تک کی عبارت نہیں۔

از چیزے کہ تا بہ گلو باشد و چوں دو طرف او را زیر گلو بندند بدیں نام موسوم شدہ و واو گلو معروف است نہ مجہول چنانکہ در رسالہ آوردہ و نیز تحقیق آنست کہ گلو بفتح اول اقوی است چنانکہ لہجہ بعضے است و دلیل ایں آنست کہ در ہندی گلا گویند بفتح و الف و واو بہم بدل شوند، پس از توافق لسانین باشد، و ایں اوّل دلائل است پیش فقیر آرزو، گو دیگراں قائل بدیں نباشد

[=]

ٹیکا[۱] در رسالہ "نشانے کہ ہندوان بہ پیشانی کنند از صندل وغیرہ، قشغہ بفتح قاف و سکون شین معجمہ و غین" و ظاہر ایں لفظ ترکی است و بہر دو قاف شہرت دارد، و نیز ٹیکا زیورے باشد کہ بر پیشانی چسپانند و یک طرف سلکِ مروارید[۲] و آں را بموہاے سر بند کنند بلقلابے باریک، و ایں ظاہراً مخصوص ہندوستان است و بریں قیاس ٹکلی کہ نیز زیورے است و بر پیشانی چسپانند و نیز ٹیکا بزبان ہندی بہ معنی شرح کتاب[۳] است و بفارسی آں را وِشتی بکسر[۴] واو و سکون سین مہملہ و فوقانی بیا رسیدہ خوانند [=]

ٹیپ ٹاپ[۵] ۔ در رسالہ "تکلف کردن بخود نمائی و آں را طمطراق نیز گویند، بوش بباے موحدہ مفتوح و شین معجمہ" لیکن ٹیپ ٹاپ در پوشاک و لباس خود و مرکب سواری باشد، و طمطراق اعم است و تکلفِ لباس را در عرف حال فارسیان تقطیع خوانند بہ قاف و طاے مہملہ بر وزن تفعیل، و سند ایں

۱۔ آصفیہ ۔ Batta ۲۔ "سلک مروارید" کے بعد "باشد"۔ ۳۔ Patta Batta

: نیز ٹیکا کرتا بہ معنی شارح ۔ یہ لفظ سنسکرت ہے ۴۔ برہان = بر وزن مَشتی یعنی بالفتح۔

۵۔ آصفیہ ۔ ۶۔ برہان "کر و فر و خود نمائی"۔

در دفتر دوم سراج اللغة مرقوم است [=]

ٹینٹ[۱] - در رسالہ "بار درخت کریل کہ اچار ازاں سازند، دیخو بدال بیا رسیدہ و خاے معجمہ بواو رسیدہ، و دَبلہ[۲] بفتح دال مہملہ و سکون یاے موحدہ و فتح لام"، لیکن در کتب معتبرہ لغت عربی و فارسی این ہر دو لفظ ندار د ظاہرا لفظ ڈیلہ را کہ بہ دال ہندی و یاے مجہول بہ معنی بار درخت مذکور بزبان ہندی پنجاب آمدہ چنیں فہمیدہ واللہ اعلم - [=]

ٹیلا[۳] - پشتۂ خرد، برندگ بفتح باے موحدہ و راے مہملہ و سکون نون و دال بکاف تازی و بعضے برندک بہ معنی کوۂ خرد کہ کوہچہ نیز گویند نیز آوردہ اند -

ٹِلیس - در دیگہ از اعضا یک مرتبہ خیز دخَلہ بفتح خاولام، و خلہ در اصل بہ معنی چیزیست سر تیز کہ جائے خلاند و بجاز بہ معنی درد مذکور و در عرف جال تیر کشیدن گویند بفوقانی بیا رسیدہ و سندایں در دفتر دوم سراج اللغة مذکور است -

ٹھوکی - در رسالہ "چوبے کہ بر پشت دیوار ہاے شکستہ گزارند تا نیفتد، یا زیر کا زہ گذارند تا بر اں قرار گیرد، پادیزہ بباے فارسی و دال مہملہ و یاے مجہول و زاے معجمہ"، لیکن در کتب معتبرہ باذیرہ بذال معجمہ است بوزن جاگیر و در رشیدی بہ معنی چوب مذکور و بعضے مطلق پشتی بان گفتہ اند و دال مہملہ بہتر است از پادیرہ بہ معنی دیرپا، اما مجدالدین علی توسی رح براے تازی آوردہ، در[۴]

---

[۱] - کذا - [۲] کذا - [۳] - الف و ب و ج میں ٹیلہ -

[۴] الف: ٹیکی - [۵] برہان -

صورت قلب زیر پا خواہد بود، بہر تقدیر آنچہ در رسالہ است خلافِ کتب لغت است۔ [=]

ٹھیکری۔ در رسالہ "ریزہ ظروفِ گلین و خزف نیز گویند، سفال" و تحقیق آنست کہ سفال اعم است از ٹھیکری [=]

ٹیسو۔[۱] در رسالہ "گل درخت پلہ[۲] نارنجی، در غایت خوش رنگی و بیخ آں گل سیاہ بود و شبیہ بناخن شیر بود، گل پلہ بیائے فارسی"، لیکن تحقیق آنست کہ پلہ لفظ فارسی نیست و اینکہ در شعر امیر خسروؒ آمدہ بنا بر ضرورت علمی است، درخت مذکور فارسی ندارد و مخصوص ہندوستان است و چوں قوسی مطلع از اں نبود پلہ بہ معنی درخت بید مشک آوردہ، دریں بیت میر مذکور؎

پنجہ کشادہ است درخت پلہ ؞ غرقہ بخون ناخن شیر یلہ = و چوں گل بید مشک راگر بہ بید نیز گویند بقیاس پلہ را بہ معنی مذکور گمان کردہ و ایں خطائے محض است [=]

---

[۱] کذا۔ [۲] برہان۔ بفتح اول و ثانی۔

بَابُ الجیمِ العربیّہ

(ج)

※

جالا۔ در رسالۂ[a] پردۂ سفید عنکبوت کہ اندرونِ آں تخم نہادہ بچہ بیروں آرد کرتہ بکاف تازی و فوقانی و یاے معروف و اَلعَنَث بفتح ہمزہ ولام زدہ و فتح فا فوقانی"، لیکن جالا اعم است بر تارہاے عنکبوت تندنیز اطلاق آمدہ و لفظِ صحیح[۱] کرتینہ بروزنِ پشمینہ یا کروتنہ بہ تقدیم واو بر فوقانی، اگر کرتینہ بدل کروتینہ بود تحتانی بر فوقانی پس مقدم باشد امّا احتمالِ قلب است اگر آمدہ باشد، بہر تقدیر بغیر نون نیست [=]

جات[۲]۔ آنچہ بعربی قوم و ترکی اُلوس خوانند بضم الف و ضمّ لام و سین مہملہ و ایں کہ در ہندوستان ذات بذال بدیں معنی شہرت گرفتہ و باتّباع آں بعضے از شعراے ولایت کہ بہ ہند آمدہ اند در کلام خود آوردہ اند تصرف یا غلط ایشاں است و لفظ صحیح اصلی نیست۔

---

[۱] برہان "کرتینہ بروزن پشمینہ یا کروتنہ" [۲] الف و ب: جاٹ مخدومی ڈاکٹر عبدالستار صدیقی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے۔ ذات کا لفظ سنسکرت جات سے نکلا ہے۔ اس کو زات، یعنی ز سے لکھنا چاہیے، ذات غلط ہے (اردو املا رسالہ ہندستانی الہ آباد ج ا، حصہ ا جنوری ۱۹۳۱ ص ۱۹)

جھانوا[۱] در رسالہ "سنگِ پاشوئی باشد کہ پارہ بوقت غسل بداں پاک کنند و تازی نَشْف بفتح نون وسکون شین معجمہ وفا خوانند، خاز بخا و زاء ہر دو معجمہ" لیکن در قاموس نسفہ بسین[۲] مہملہ آوردہ وگفتہ [النَّسْفَةُ ویُثَلَّثُ ویُحَرَّكُ وكَسَفِينَةٍ حِجَارَةٌ سُودٌ ذاتُ نَخَارِیبَ يُحَكُّ بِه الوَسَخُ مِنَ الرِّجْل] پس بہ سین معجمہ خطا باشد ونیز خاز بہ معنی سنگ مذکور اگرچہ از برہان[۳] معلوم می شود اما خطا است، صحیح سنگ خاز است وخاز بہ معنی چرک وریم است وفارسی مستعمل آں سنگ پا است، زلالی[۴] گوید[۵]

گلی درخون سرشتہ جعد سایش ... دل مژگاں گزیدہ سنگ پالیش۔

جھانجھ[۶] در رسالہ "دو پارہ کہ مانند طبق بے کنارہ سازند وبر پشتِ آں قبہ باشد کہ آں را بدست گرفتہ بہم زنند تا آواز بر آید، وبشتر در نقارہ خانہا نوازند وجلاجل نیز خوانند، سرنج بسین وراء ہر دو مہملہ مکسور ونون زدہ وجیم" لیکن جلاجل در منتخب اللغات زنگ ہائے خورد است کہ بر چرم دوزند و در گردن اسپ وغیرہ اندازند ونیز سنج را صاحب رشیدی بدون رائے مہملہ تصحیح کردہ ہرچند در جہانگیری سند آں آوردہ اما شہرت بدون رائے مہملہ دارد [=] دو پارہ روئیں ...... در نقار خانہ بنوازند با نقارہ ودہل وامثال آں ..... الخ]

---

۱ Platts : نیز جھانواں وجھاما، آصفیہ جھانوا۔ ۲ عربی لغات میں سین مہملہ اور شین معجمہ دونوں کے ساتھ یہ لفظ ملتا ہے۔ ۳ برہان۔ ۴ مثنوی زلالی۔ ۵ آصفیہ۔ ۶ Platts : جھانج۔ ۷ برہان میں دونوں لفظ موجود ہیں۔

جھالر۔ در رسالہ "ریشۂ بود کہ بر دستار معجر و امثال آں دوزند بتازی تنواط[۵۱] بکسر فوقانی وسکون نون و واو بالف کشیدہ وطاے مہملہ، شنگلہ بفتح شین معجمہ و نون زدہ و فتح کاف فارسی" لیکن تنواط در کنز اللغہ بہ ضمتین و در قاموس بفتح وسکون دوم مستفاد می شود بہ معنی چیزے کہ می آویزند بہودج براے زینت، دریں صورت تخصیص و تعیین آں بہ معنی جھالر مشکل است و در فارسی ریشیدہ[۵۲] براے مہملہ زدہ وشین معجمہ بوزن پیچیدہ بہ معنی رشتۂ دستار کہ چشمہ چشمہ کنند یعنی سبز و سرخ و زرد سازند [=]

جھاگ۔ در رسالہ "کف بالاے عسل یا شیر بعد از گرم کردن، رغوہ بکسر مہملہ وسکون غین معجمہ،" لیکن جھاگ اعم است از آنچہ گفتہ چہ دہن آدمی و کف دریا را نیز گویند و ہم چنیں رغوہ کما یُستفاد من القاموس [=]

جامن[۵۳]۔ در رسالہ "بار درختے کہ آں را سیاہک نیز گویند، ضغلیط بضاد و غین معجمتین" لیکن جامن مخصوص ہندوستان است لہذا در کتب معتبرہ مثل قاموس وغیرہ نیست، شاید در کتب طبیہ دیدہ باشد و ہم چنیں لفظ سیاہک[۵۴] در کتب فارسی دیدہ نمی شود [=]

جھاؤ[۵۵]۔ جھاؤ۔ درختِ گز[۵۶]، طرفا[۵۷] بفتح طاے مہملہ وسکون راے مہملہ [=]

---

[۵۱] "در عرف حال شرابہ بروزن حرافہ و ریشہ نیز مستعمل است چنانچہ ریشۂ دستار وغیرہ" [حواشی نسخہ الف] [۵۲] برہان۔ [۵۳] رغوۃٌ (H ۵۷۵) [۵۴] مطابق الف، ج، د، ب، ہا الف۔ سیاہنگ، ہا، ب۔ سیاحک، برہان میں ایک لفظ سیم آہنگ ایک دوا کے معنی میں ہے۔ [۵۵] نسخہ ہا، ب میں جھاو، جھاؤ۔ جھاوو، [۵۶] برہان۔ [۵۷] قاموس۔

جاے پھل[۱]۔ ثمرے معروف دوائی کہ خوشبو باشد، طوتل[۲] بطاء مہملہ بواو رسیدہ وفوقانی [= جوز ہندی طوطل]
جاوِتری[۳] دواے مشہور خوشبو، بزبازو[۴] بتازی بَسباسہ[۵] خوانند وظاہرا معرّب است [=]
جھاڑنا" دور کردن گرد جامہ کہ بر جامہ وجز آں نشیند وآں را افشاردن نیز گویند، افژولیدن بزاے فارسی"۔ فقیر آرزو گوید جھاڑنا دو صورت دارد: یکے دور کردن خار وخس وخاشاک وامثال آں از روے زمین وفرش وامثال آں وایں را بفارسی رفتن گویند بضم راے مہملہ ودور کردن گرد وغبار وجز آں از جامہ وغیرہ، برہم زدن تکاندن جامہ مذکور وایں را افژولیدن[۶] خوانند وفشاردن ظاہرا غلط است وبدیں معنی فشاندن است بنون واغلب کہ تحریف واقع شدہ [=]
جاگیر[۷]۔ در رسالہ" آنکہ بادشاہان اقطاعِ ممالک وامصار وغیرہم دہند، تیول بفوقانی بوزن قبول"، لیکن قبول بفتح است وتیول بضم شہرت دارد، بدانکہ جاگیر کہ در ظاہر لفظ فارسی است اصطلاح مخصوص دفاتر دربار سلاطین ہند است وتیول لفظ ترکی وطرز وطور ہر ملک جدا است، ایں قدر ہست کہ در دفاتر اہل ہند جاگیر بادشاہ زادہ ہارا تیول مے نویسند بخلاف امرا ونوکرانِ دیگر کہ اطلاق لفظ جاگیر براں کنند ودر ایران بجاے لفظ جاگیر

نسخہ ہا و ب: جاے پھل ۔ [۱] جفیل ۔ [۲] ہا و ب نوفل ۔ [۳] نسخہ ہا و ب: جوتری: جاوتری ایضاً ۔ [۴] برہان ۔ بزبار ۔ [۵] برہان بَسباس، مگر بَسباسہ بہ معنی حرمل ۔ [۶] برہان ۔ افژولیدن، نیز فژولیدن [۷] ہا کے کسی نسخہ میں یہ لفظ نہیں ۔

اقطاع آرند، شفیعاے اثر گوید ع

اے[1] کہ جور آباد شمشیرت باقطاع من است

جالؔ۔ درختے کہ از چوب آن مسواک سازند، اراک بفتح ہمزہ و راے مہملہ" لیکن جال بہ معنی درخت مذکور و بہ معنی دام نیز در فارسی آمدہ۔

جالی دار۔ در رسالہ" خانہ شبکہ دار، بشکم و بکم بیاے فارسی مکسور و بجیم فارسی و فتح کاف" لیکن اصح ہر دو بباے موحدہ است و جالی را کہ عبارت است از شبکہ بالکانہ گویند، بباے موحدہ و لام موقوف و کاف تازی و نون و بعضے در اول باے فارسی گفتہ اند [=]

چھائی۔ چھائیں[2]۔ در رسالہ" سیاہی کہ بہ سبب زیادت سودا بر بشرہ پدید آید و آں را تفسہ بفتح فوقانی و سکون فا و فتح سین مہملہ گویند، کلف بکاف تازی" لیکن چھائی در عرف فصحا بجیم فارسی، و ہم چنیں کلف بہ فتحتین از کتب لغت بہ تصحیح رسیدہ، و چھائی بجیم مخلوط التلفظ بہا بہ معنی عکس کہ در آب و آئینہ افتد و آوازیکہ در کوہ و گنبد و امثال آں بہجد [= .... گلفہ بفتح کاف تازی]

جچا[3]۔ زنے نو زائیدہ، بعضے تا چہل روز گویند، زچہ بزاے تازی و جیم فارسی" لیکن جیم غلط عوام ہندوستان است کہ تلفظ بزاے معجمہ بر آنہا دشوار است و بتازی نفساء خوانند بضم نون و فتح آں و سکون فا و سین مہملہ بالف کشیدہ [= زنے کہ فرزند و دختر زادہ باشد تا چہل روز آں را زچہ خوانند۔ زچّہ]

---

[1] دیوان شفیعاے اثر (قلمی)، [2] Platts [3] ایضاً [4] = زچہ۔ بہ تشدید بہ تخفیف دونوں طرح بولا جاتا ہے، شرفا بہ تخفیف جاہل عورتیں بہ تشدید (افادات رضوی) Platts میں موجود ہے۔ [5] نُفَساء، نَفْساء، نفساء۔

جاجم[1] در رسالہ" پارچۂ دوتا کہ بجائے شطرنجی استعمال کنند، دُخدار بدال مہملہ مضموم و خاے معجمہ ساکن" در قاموس است الدَّخدادثوبٌ ابیض أُو اَسُود مُعَرَّبُ تَخت دَاد، ودر کنز اللغہ بفتح جامہ الیست سفید وخوب کہ صاحب تخت برتخت می دارد واصل تخت دار است و پارسئی معرّب است ودریں صورت غیر جاجم است وتحقیق آنست کہ جاجم بکسر جیم مخفّف جاجیم تحتانی وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [جھاجم =]

جھبّر کنّا[2] مرد بزرگ گوش وبتازی اُذانیٌّ[3] بضمّ ہمزہ وذال معجمہ است" لیکن درعرفِ حال ہندی چھج کنّا شہرت دارد [=]

جھجّری[4] در رسالہ" کوزہ دہنش تنگ وگردن کوتاہ وشکم پہن ومدّور باشد ومسافران اکثر باخود دارند، کوازہ بضمّ کاف تازی وزاے معجمہ" لیکن درکتب معتبرہ کَوازہ بفتح[5] کاف ظرف مذکور است وآں را تُنگ بضم فوقانی نیز گویند وبہ ہندی بوتلا[6] نامند، جھجری وجھجری سبوچہ یا کوزۂ خرد کہ درمیان آں شکلے مشبک سازند تا مگس وکرم دراں نرود، بلکہ رشیدی کواز بواو را التغلیط کردہ وکزاز[7] بزاے معجمہ تصحیح نمودہ [=]

جُھرّی - در رسالہ" چینِ رُو و اندام کہ بتازی عُکن خوانند بعین مہملہ، شکنج بفتم شین معجمہ وکاف تازی، لیکن در کنز اللغہ شکن شکم گفتہ واز قاموس مستفاد می شود کہ آں ازاقربہی بود، دریں صورت آں چیزے باشد کہ بہ ہندی آں را بٹ

---

[1] آصفیہ - [2] مطابق آصفیہ نسخہ رضوی - جبر ب: چھ کنا ج: جبر کنا، د. چھبیر کنا - [3] آذَنُ وأُذانِیٌّ - [4] آصفیہ - [5] برہان -

[6] Platts [7] رشیدی - [8] مطابق ہاالف -

بباے موحدہ وتاے ہندی خوانند و شکنج بضمتین مخفف لشکنج است بہ معنی گرفتن عضوے بدو ناخن یا بدو انگشت چنانکہ بدرد آید و بہ معنی تاب وچین بکسر اول است ونیز جھری عام است از چین رُو و اندام و بر شکنج پوست حیوانات نیز اطلاق آں آید [= جھلری وجھرّی ....]

جَھَرنا ۔ تراویدن آب وخوناب از زخم ونیز چشمہ و آب در کنار رود خانہ تالابے کہ زیرش خالی باشد تراوش کند، وبدیں معنی آب بریں بباے موحدہ وراے مہملہ بوزن پاک ترین است ۔

جُڑواں ۔ دو بچہ کہ از شکم متولد شود، ہمزاد بزاے معجمہ بوزن فرہاد، وبتازی توأم بفوقانی وسکونِ واو وفتح ہمزہ ومیم خوانند ۔

جرلیس ۔ در رسالہ" نوعے از طعام کہ اول آرد و روغن در ظرفے کنند و بدست مالند تا دانہ دانہ شود پس شکر دراں کنند و در پاتیلہ کنند تا در قوام آید، آفروشہ بفتح ہمزہ وسکونِ فا وراے مہملہ وواو معروف وشین معجمہ" لیکن در معنی لفظ افروشہ وطرز پختن آں اختلاف بسیار است، لہذا رشیدی بعد اختلافات گفتہ کہ ازیں معلوم می شود کہ ہر حلوا و نان خورشِ شیریں را افروشہ گویند، اما افروشہ طعامے مخصوص است وطرز پختن آں در ہر ملک علیحدہ، مثلاً در عرب خرما داخل آں شود و در ولائت انگیس در ہندوستان شکر ۔ [=]

جھرُّٹ ۔ پرّۂ قفل، مَدَنگ بفتح میم و دال وسکون نون وکاف فارسی، وبعضے

۱؎ با الف : جھلری : با ب : جھری ۔ ۲؎ Platts ندارد ۔

۳؎ برہان بواو مجہول ۔ ۴؎ آصفیہ ۔

مذنگ کلید چوبیں گفته اند که کلیدان یعنی قفل چوبیں را بدان کشانید۔[=.....
وصاحب فرہنگ جہانگیری گفته مذنگ کلید چوبی باشد.....]

جھڑی[۲]۔ بارش که چند روزه متصل بارد بتازی بِسارۃ[۳] بکسر بائے موحدہ وسین مہملہ بالف کشیدہ ورائے مہملہ مفتوح چنانکه در قاموس است البِسارۃُ بالکسر مَطَرٌ یَدُوم علی السِّند والهند فی الصَّیف لا یُقلِعُ ساعَۃً، اگرچه[۴] درسنده بارش نمی شود تا به جھڑی چه رسد۔

جھراجھر[۵]۔ آواز بهم خوردن شمشیر وغیره، جرنگا۔ جرنگ[۶] وترنگا ترنگ اوّل بجیم تازی ودوم بفوقانی اصل جرنگ وترنگ آواز بهم خوردن دو جسم سخت است۔

جست۔ یکے از فلزّات۔ جسد بفتح جیم وسین مهمله ودال [=]

جگنو۔ کرمے که در بهار وگرما پیدا شود وبه شبها روشن نماید، کرم شب چراغ وکرم شب تاب وچراغک وچراغله وبتازی حُبَاحِب بضم حائے مهمله وبائے موحّده وحائے دوم نیز مهمله بالف کشیده وبائے موحّده۔

جگالی۔ آن است که شتر وگاؤ وگوسفند وامثال آں هرچه خورده باشد بازبه دهان آورده نیک خاییده فرو برند، نُشخوار بضمّ نون وسکونِ شین معجمه وخا وواو معدوله ونشوار معرّب آں بکسر بتازی جِرّۃ بکسر جیم ورائے مهمله مشدّده [=]

۱؎ برہان ۔مذنگ بذال معجمہ نیز۔ ۲؎ یہ لفظ الف اور د، ہ، ج کے حاشیے پر، متن میں نہیں، ب میں نہیں۔ ۳؎ اس کے بعد کی عبارت ج میں نہیں۔ ۴؎ آصفیہ ۔ ۵؎ برہان ۔جرنگ ۔

جھگرا[۱]۔ در رسالہ "سبوئے سفالین سر کشادہ، غولین بغین معجمہ و واو مجہول و لام بیار رسیدہ" لیکن غولین[۲] و غولک و غولہ و غُلہ ہر چہار بہ معنی کوزۂ چرم گرفتہ است کہ تماشاچیان زر دران اندازند اگرچہ تحقیق بمعنی کوزہ است مطلقاً بہ معنی ظرفِ مذکورِ تماشاچیان مجاز، بہر تقدیر غیر سبوے سر کشادہ است [=][۳]

جُھکنا۔ در رسالہ "مائل شدنِ ترازو بیک جانب بہ سبب بار، چربیدن" لیکن جھکنا مطلق میل است بطرفے، و چربیدن[۴] در اصل راجح شدن است بلکہ این نیز مجاز است چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام، پس بہ معنی جھکنا نباشد مگر آنکہ گویند حاصل معنی است۔ [=]

جُلاہا۔ "کرمکِ سیاہ کہ بروے آب شنا کند، عومہ بعینِ مہملہ و واو معروف" اگرچہ در کشف اللغات بدین معنی آمدہ اما بفتح اول است، لیکن در تاج ماہی است در دریا اقوی اول است چنانکہ از قاموس مستفاد می شود و بضم اول است و نیز جلاہا تارباف[۵] تبازی حائک بجاے مہملہ نیز گویند و ظاہرا جلاہا مخفف جولاہہ است کہ بدین معنی در فارسی نیز آمدہ[۶] [=] کرم سیاہ ..

---

۱ الف۔ جھجر Platts میں جھگرا اور جھگری دونو۔ ۲ برہان۔ لیکن ہر لفظ کے معانی میں تھوڑا تھوڑا اختلاف ہے۔ ۳ ہا الف۔ جھیگرا۔ ۴ برہان۔ غالب شدن و افزون آمدن، ۵ الف: تارباف، ب۔ پاباف، ج۔ پارچہ باف۔ ہا الف: سفید باف۔ ہا ب: ایضاً۔ ۶ ہا الف میں ہے جلاہا دو معنی دارد، اول کرمک جانورے است کہ پاے باریک داشتہ باشد و بروے آب شنا کند و بدو دو جثہ او شبیہ بدانۂ جو باشد لیکن از جو کوچک تر بود، عومہ بعین مہملہ و واو معروف و آں را خس بخاء معجمہ و سین نیز گویند دوم[۷] بہ معنی آہک وسپید باف کہ آں را پاباف نیز خوانند، ہا ب میں یہ معانی مختصر طور پر الگ الگ دئے گئے ہیں۔

۷ یعنی لفظ جلاہا تین مرتبہ لایا گیا ہے۔

آنکہ آنرا حائک، وسفید باف نیز گویند، پا باف]

جھلّی ۔ در رسالہ "وآں پوست کہ با بچہ بیروں آید" سَلاّ بفتح سین مہملہ و تشدید لام لیکن جھلّی عام است و پوستے کہ ہمراہ بچہ بر آید خاص ۔ [=]

جَلَنْدھر ۔ مرضے مشہور کہ شکم و اعضا بداں آماس گیرد و آں اقسام باشد ۔ اِستسقا ۔ [=]

جَلیبی ۔ قسمے از شیرینی، "زلیبا" بعضے بضم و در برہان [1] بوزن کلیسا و در عربی زلابیہ گویند" لیکن غالب آں است کہ ہر سہ یکے است تفاوت بسبب تصرف است یا تغیر لہجہ و بفارسی جَلَقی بجائے [2] مہملہ و سکون لام و قاف و جیم فارسی بیا رسیدہ گویند ۔ [=]

جمنا دودہ کا [3] ۔ در رسالہ آنکہ بتازی آں را اَذْل بفتح ہمزہ و سکون ذال معجمہ خوانند خفتنِ شیر بضم خائے معجمہ" لیکن در قاموس است ۔ [4] اَدَل اللَّبَنُ مَحْضَہ وَحَرَّکَہُ، پس بہ معنی شورانیدن شیر باشد برائے روغن بر بستن و در کتب فارسی خُفتیدنِ شیر بہ معنی ماست شدن نوشتہ اند و ایں فارسی قدیم است و الحال ماست بستن است، لہٰذا کسے راکہ ایں حرفہ داشتہ باشد ماست بند گویند [=]

جَمال گوٹہ ۔ ثمرے ہست مشابہہ پستہ، و خوردنِ آں اسہال باقراط آرد، حَبُّ السلاطین بجا و سین ہر دو مہملہ خوانند [=]

جمنا [6] ۔ در رسالہ "نام رودیست عظیم بمقدار گنگ کہ ازاں بزرگ تر رودے

---

[1] برہان ۔ زلیبیا بروزن کلیسا ۔ [2] برہان ۔ بروزن قہوہ چی ۔ [3] دود، مطابق الف، باقی نسخوں میں "دودھ" ۔ [4] قاموس میں دال مہملہ کے ساتھ ہی اَدَل وغیرہ ۔ [5] آصفیہ ۔ [6] آصفیہ ۔

در ہند نیست و شہر دہلی و آگرہ بر لب این رود واقع است، جون بجیم تازی؛ لیکن لفظ جمنا را اصل ہندی مقرر کردن و جون را مرادف آں شمردن از غیر زبانِ مذکور بیجا است، ہر دو لفظ صحیح است و تصرف درا علام نیست مگر بقدر ضرورت لہذا لفظ جمنہ در کلام بعضے از شعراے متاخرین واقع گشتہ و سند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، اگرچہ [بہ ہندی[۱] در کلام اساتذہ لفظ جون بسیار است [جمنا۔ جمنان[۲]۔ رودے ہست بس عظیم ......]

جُھنجھنا[۳]۔ بازیچہ مدور دستہ دار کہ از مس و چوب و روئیں سازند و سنگریزہ یا ریزہ روئیں و آہن در آں اندازند و بجنبانند تا اطفال یک دو سالہ[۴] بداں مشغول گردند، اخکلند و بفتح الف[۵] و سکون خا و کاف تازی و لام و نون زدہ و دال بواو رسیدہ، و بعضے بتقدیم لام بر کاف آوردہ اند [=]

جَلبُجھیری[۶]۔ میوۂ ترش مزہ ترنج بضم اول، لیکن سابق بجور را[۷] ترنج گفتہ و دریں جا جلبجھیری را، و این سہو است و تحقیق آنست کہ ہر دو غیر ترنج است۔

جنبھائی[۸]۔ کشودنِ دہان بہ سبب غلبۂ خواب یا کاہلی، دہان درہ بدال دراے مہملہ، و فازہ بفا و زاے معجمہ[۹-۱۰] [=]

---

[۱] صرف الف میں ہے۔ [۲] مطابق ہا ب۔ [۳] آصفیہ۔ [۴] ج: یک دو ساعت۔
[۵] برہان: اخگلند و نیز۔ [۶] کذا۔ [۷] حل نہ ہوا۔ [۸] آصفیہ۔ [۹] و لغت فارسی آں آسا ست. بروزن بالا و بعربی تثاؤب نیز خوانند" [حواشی الف و ج]
آسا کے لئے دیکھو برہان۔ [۱۰] ہا الف جُھہائی۔

جنم پتری[1] - در رسالہ " زائچہ تولد فرزند کہ دراں ساعت متولد شود۔ بیت الحیات"، لیکن بہ معنی جنم پتری طالع نامہ و زائچۂ طالع شہرت دارد و بیت الحیات در کشف اللغات برجے کہ در وقتِ ولادت طالع بود۔

[=] جنیت[2] - مجموع مردم ہمراہئ داماد کہ بخانۂ عروس روند، ظاہراً بر آتش بازی اطلاق آں مجاز است. برآتی کما فی الرشیدی و غالباً ایں صحیح نہ باشد، و ایں لفظ ہندی الاصل است و لفظ فارسی برائے آں دیدہ نہ شد، و جنیت زبان مردم پنجاب است و برات مستعمل ہندوستان۔

جنڈ[3] - در رسالہ " درختے زرنگ بفتح معجمہ و رائے مہملہ و سکون نون و کاف فارسی لیکن در کتب لغت درختے کوہی کہ آتش آں تا دیر ماند و ازاں خنائے زین و تیر و نیزہ سازند، دریں صورت غیر جنڈ باشد، اگرچہ آتش چوب جنڈ می ماند، امّا از چوب مذکور خنائے[4] زین و تیزہ و تیر نمے سازند

[=] جھجھرکا[5] - در رسالہ " اول وقت صبح کہ ہنوز روشنی[6] خوب نشدہ باشد غلس بفتح غین معجمہ و سکون لام و سین مہملہ"، لیکن در کنز اللغۃ غلس[7] آخر تاریکی شب، و در قاموس تاریکی آخر شب، امابعد تحقیق معلوم می شود کہ ہمہ حاصل معنی است

---

[1] آصفیہ۔ [2] Platts میں ہے Janet اور Jinet [3] کذا۔ [4] مطابق الف - باقی نسخوں میں " بکار زین و نیزہ و تیر..... " [5] Platts = جھجھرکا اور جھجھلکا۔ [6] مطابق الف، باقی نسخوں میں " خوب روشنی.... " [7] غلس = ج اغلاس۔

ومآل ہمہ یکے ست [=]

جلبنی[1]۔ اوزار زرگراں و آں تختہ آہنی باشد سوراخ کم وبیش کہ تارِ طلا و نقرہ ازاں کشند، شفشاہنگ ہر دو شین معجمہ مفتوح وسکون فا وہا و سکونِ نون و کاف فارسی، ونیز در ہندی زاینده است کہ کنایت مادر باشد۔

جوُتی گٹھا۔ در رسالہ "آنکہ کفش کہنہ را پارہ دوزی کند، پینہ دوز بباے فارسی مفتوح وتحتانی و نون"، لیکن پینہ بوزنِ کینہ است، و در اصل معنی پارچہ است مطلقاً و پینہ دوز کسے کہ پارچہ بر کفش و جامہ وخرقہ و امثال آں دوزد، چنانکہ در کتب لغت است پس پینہ دوز اعم است۔ [=]

جوُا۔ چوبے کہ بر گردن گاو ارابہ و قلبہ نہند و آں را جغ بضم جیم تازی و غین معجمہ و لباد[2] بضم لام و باے موحدہ بالف کشیدہ و دال خوانند نہ بفتح چنانکہ در رسالہ و در فارسی بدیں معنی جوغ بالغین معجمہ، وجوہ نیز آمدہ، و چون نزدیک بہم اند، ظاہراً از توافق لسانین باشد ونیز جوُا بہ معنی قمار است و در فارسی باضن

[نظامی ؎ کشاورز بر گاوُ بند د لباد زگاؤ و ز آہن بجوید مراد]

جھونپڑی۔ در رسالہ "خانہ از نے و علف کہ مزارعان بر کنار زراعت سازند و آں جا براے محافظت باشند، کازہ بفتح کافِ تازی و زاے معجمہ، و سَپَل بہ سین مہملہ و باے فارسی ہر دو مفتوح لیکن در لفظ کارہ اختلاف بسیار است، وتحقیق آنست کہ حقیقۃً بہ مغاکے است کہ براے مایہ شاخ ہاے درخت

---

[1] آصفیہ۔

[2] برہان لبادہ نیز۔

وغیرہ بر آں گزارند جہت آرام، چنانکہ ساربانان و مسافران در بیابان یا برائے پنہاں شدن چنانکہ صیادان در ہنگام صید جانوران سازند، و بہ معنی مطلق سایہ بان و خانۂ مخفی مجاز لیس غیر جھونپڑی باشد، و نیز جھونپڑی بہ معنی مطلق خانۂ کاہ پوش خرد است بوضعے مخصوص ہندوستان، وخصوصیت آں کہ مزارعان بر کشت سازند خطا است و اغلب کہ ایں قسم خانۂ کاہ پوش مخصوص ہندوستان است

ایں قدر ہست کہ کازہ مانا است بہ جھونپڑی [= مولوی گوید[۱]

گرچہ از میری ورا آوازہ ایست   ہم چو درویشاں مرا اورا کازہ ایست]

جھونگ متھی۔ در رسالہ "زنے کہ موئے بسیار بر پیشانی دارد و ایں قسم زن[۲] را نحس گیرند، غمّاء بہ غین معجمہ[۳] و میم مشدد"، لیکن در کنز اللغہ آنکہ موئے بسیار دارد بر پیشانی و قفا، و در قاموس غمم بسیاری موا است بحدے کہ تنگ کند پیشانی و قفا را، پس جھونک متی انحص باشد [=]

جھونا[۴]۔ در رسالہ "جامۂ باریک و تنگ غیر ادھوتر، پرنو بفتح بائے فارسی و سکون رائے مہملہ و فتح نون بواو رسیدہ"، لیکن دریں نظر است چہ پرنو بواو رسیدہ[۵] نیست بواو مجہول است نہ بفتح نون، مع ہذا۔ پرنو بہ معنی پرنیان است کہ دیبائے منقش باشد چنانکہ در کتب معتبرہ لغت است، پس بہ معنی جھونا کہ جامۂ باشد از ریسمان صحیح نبودہ [=]

جوار۔ در رسالہ "غلۂ ہندوستان کہ آں را ٹھیف نیز گویند ذُرَّت بزائے معجمہ

---

۱ ب، ج، د: جھونک متی، نسخہ رضوی ایضاً، یہ لفظ مشکوک ہے۔ جھونگ = جھاڑی بھی ہے۔ ۲ ب و ج: داہ (بہ معنی کنیزک) ۳ غَمّاء و غَمَم (قاموس) ۴ ب، ج Platts ۵ بواو رسیدہ نیست، حرف الف میں ہے، ب۔ ج میں نہیں۔

ورائے مہملہ" لیکن در کشف اللغات طہف بطائے مہملہ نانے کہ از دانۂ زرّت سازند و در قاموس آوردہ طہف بفتح و تحریک گیاہے و نباتے کہ آں را می خورند و ایں اقوی است[۱] [=]

جونک۔ کرمے است دراز سیاہ کہ در آب پیدا شود و چوں بہ بدن آدمی چسپانند خون بمکد، زلو و زلوچہ و زلوک ہر سہ بہ زائے تازی بواو رسیدہ و دلوچہ با ثانی مجہول و فتح جیم فارسی خوانند و بتازی علقہ بفتح عینِ مہملہ و سکونِ لام[۲] و قاف خوانند [= جوک[۳] =]

جوت[۴]۔ پیمانۂ غلہ کہ اکثر گلین باشد، کیل بفتح کاف و سکون تحتانی و لام۔ [=]

جوتنا۔ شگافتنِ زمین برائے زراعت، شدیار و شدکار ہر دو بکسر شین معجمہ و سکونِ دال و کافِ تازی (یا تحتانی) بالف کشیدہ و زائے مہملہ۔

جوڑی تاپ[۵]۔ تپ لرزہ و تپ یازہ بہ تحتانی بالف کشیدہ و زائے معجمہ[۶] [= تب یازہ بروزن روازہ]

جوانسا۔ در رسالہ[۷] درخت خار دار کہ خوراک شتر است، شتر خوار[۸] و شتر غوار[۹]

---

[۱] زرّت بہ تشدید ثانی ہم بہ نظر آمدہ و بتازی بذال معجمہ عوض زاء معجمہ و فتحہ و تخفیف ثانی است اغلب کہ معرّب آں باشد۔ ملحقات۔ [از حواشی نسخہ الف و ج صحیح: عَلَقَہ۔ ج عَلَقَات و عَلَق۔ [۳] ہا ب۔ [۴] ہا الف : جوٹ : ، [۵] برہان شدکار و شُدیار بضم شین بروزن گلزار۔ [۶] جوڑی (فی الاصل) Platts جوری = تپ [۷] و بتازی حمّی گویند [حواشی نسخہ الف و ج۔ [۸] آصفیہ Platts ، جواس جواسا جوانسا۔ [۹] ، ب میں جوانسہ۔ ہا الف : جواسا ، ہا ب جوانسہ [۹] شتر خوار۔ [ب : ج ، ہا الف ، ہا ب] برہان : اشتر خار و اشتر خوار ہر دو۔ [۱۰] ہا الف۔ ہا ب : غاز ، برہان = اشتر غاز۔

نیز گویند"، لیکن دوم تصحیف است چراکہ اشترخار بجاے معجمہ وراے مہملہ نباتے است خار دار کہ شتر آں را خورد و دوست دارد و اشترغاز بغین معجمہ و زاے معجمہ نباتے است دیگر کہ بیخ آں انجدان باشد و ازاں اچار سازند و بہ معنی ترکیبی آں شگاف کنندۂ اشتر است چہ غاز بزاے تازی بہ معنی شگاف است و سابق ہم اشارت بداں رفتہ [=]

جھولا - بواو معروف ریسمانے کہ مردم در ایام جشن و اعیاد در ہندوستان موسم برشگال از بام خانہ و شاخ درختے آویزند و بر آں نشستہ"، و استادہ در حرکت آیند و روند و آں را کازہ[1] بکاف تازی و زاے معجمہ و ہلو چین[2] بفتح و جیم فارسی بیا رسیدہ و اوراک[3] بفتح الف و سکون واو و راے مہملہ بالف کشیدہ و کاف خوانند و بتازی اُذجوجہ بضم ہمزہ و سکوے راے مہملہ و ہر دو جیم گفتہ اند و جھولا بواو مجہول بے حس و حرکت شدن دست و پایا بے اختیار جنبیدنِ عضوے اول را فالج بفا و جیم و دوم را رعشہ بفتح راے مہملہ و عین مہملہ خوانند۔

جھولی - در رسالہ" رومال چہار گوشہ کہ ہر چہار جمع کردہ بہم بندند و درویشاں برکتف اندازند تا بعضے از اشیاے ماکول و ملبوس[4] غیر ہمارا درمیان آں نہند" چپر شدان بفتح جیم فارسی و راے مہملہ و سین مہملہ زدہ، نیز چادرے کہ نثارہ چینان بر سر دو چوب بندند تا وقت بخش غلّہ رو دگراں و کناسان نثار و غلّہ را بگیرند، تخم بفوقانی مضموم و فتح خاء معجمہ و میم، فَخم بفا نیز، وھو الاصح"، مؤلف

---

[1] برہان : کاز - [2] برہان - ہُلو و ہُلو چین بضم ہا۔ [3] برہان اورک بجاے اوراک
[4] الف : 'مشروب' بھی ہی جو صحیح نہیں۔

گوید بہ معنی جھولی صحیح است و خم بدیں معنی نیست، بلکہ فخم بدیں معنی چادر است کہ پہن کنند تا میوہ و نثار بر زمین نیفتد و نیز تخم بقو فانی تصحیف است صحیح بباے فارسی است و لفا مبدل آں [=]

جھوٹھا[1]۔ در رسالہ " بقیۂ خوردنی کہ از خورش کسے فاضل آید، غاب بغین معجمہ والف و باے موحدہ" لیکن تحقیق آنست کہ غاب لفظ عربی است بمعنی گوشت گندیدہ، و قول شمس فخری دریں باب معتمد علیہ نیست و تفصیل ایں در دفتر دوم سراج اللغہ نوشتہ ام و فارسی صحیح ایں پس خوردہ است [=]

جوڑی۔ در رسالہ " چوں دو کس باہم جنگ کنند ہر کدام مرد یگر را جوڑی[2] باشند ہماورد" لیکن جوڑی عام است بر ہر دو کس کہ شریک کارے باشند اطلاق کنند و ہم آورد خاص و لفظ صحیح جفت است [=]

جوہڑ[3]۔ جاے کہ آب در آں بسیار جمع شود و بسیار کلاں نبود و الا تالاب است، استخر بضم ہمزہ وسکون سین مہملہ و فوقانی و اصطخر معرب آں" لیکن جوہر در فارسی بفتح جوے آب گفتہ اند و غالب کہ ہر دو یکے باشند و توافق دلیل است، پس بہ معنی جوے نبود [=]

جیلی[4]۔ در رسالہ " چوبے دوشاخہ کہ خوشہ ہاے کوفتہ کہ در خرمن باشند بداں برداشتہ بر ہوا اندازند تا غلّہ از کاہ جدا شود، وسکو سینِ مہملہ مکسورہ و کاف مفتوح"۔

---

[1] کذا ۔ [2] کذا ۔ نسخہ ہا الف ہا ب میں ہماور = بہ معنی خواجہ تاش (برہان) صحیح ہماورد ۔ [3] میں جوہڑ و جوہڑ ۔

[4] کذا ۔

لیکن در جہانگیری سکو[1] چوبے کہ آں را سہ شاخہ و چہار شاخہ سازند و سہ شاخہ را سکو و چہار شاخہ را چہار شاخ و چہار شاخہ خوانند و آں را ارا شنہ و تواشہ[2] دچک نیز گویند و بتازی مِدْری[3] و بہ ہندی دنتالی[4] نامند و صاحب رسالہ سکو بفتح اول گفتہ، امّا قوی اوّل است، و بہ ہندی متعارف گوالیار کہ افصح السنۂ ہندی است پچانگرا بفتح[5] با و جیم ہر دو فارسی و نون غنّہ بعد الف و کاف فارسی و راء مہملہ بالف کشیدہ [=]

جھینگر[6] در رسالہ" کرمک سیاہ کہ در موسم برسات بانگ کند و چوں کسے بانگ زند بند شود، بعد از دیر ہماں طور بفریاد آید، چراسک[7] نیز خوانند" لیکن جھینگر عام است، چہ آں دو قسم باشد یکے ہماں کہ گذشت، دوم آنکہ جانورے باشد مشابہ باو در صورت نہ رنگ[8]، جامہ ہاے پشمی و ابریشمی و دیگر چیز ہا را خورد ضائع کند و نیز جنجر در کتب مشہورۂ عربی و فارسی نیست [= ... کرمک سیاہ کہ شبہا ... الخ]

جھینگا[9] جانورے[10] ریزہ آبی کہ بتازی جراد البحر، و اِرْبیان بکسر ہمزہ وسکون راے مہملہ و باے موحدہ و تحتانی بالف کشیدہ و نون، ملخ آبی۔

جلیبا[11] "پارچہ کہ از جانب پشت دوزند بر گریبان جہت خوش آیندگی، اُلیاق بضم ہمزہ وسکون لام و باے فارسی بالف کشیدہ و قاف و باے موحدہ

---

[1] برہان، [2] کذا۔ [3] مِدْرِی و مِدْرَی ہر دو۔ [4] دنتاولی۔ [5] Platts ندارد۔ [6] آصفیہ۔ [7] چر وا سک: ب اور ج میں نیز ہا الف وہاب میں [8] ب میں "نہ" نہیں [9] آصفیہ۔ [10] کذا [11] کذا

چنانکہ دررسالہ است خطا است وبفارسی زورنین گویند بفتح راے معجمہ دواو وسکون راے مہملہ ونون بیارسیدہ ونون دوم، نیز جیبا دررسالہ پارچہ باشد مانند بادبیزن[۵۱] کہ برگریبان چلقد وقبا دوزند، بازافگن ببای موحدہ وزای موحدہ وزای معجمہ، لیکن درکتب معتبرہ بازافگن پارچہ کہ برقفای گریبان جامہ ولبادہ وفرگل دوزند، وبعضے بمعنی مطلق رقعہ وخرقہ کہ بہ جامہ ومرقع درویشاں دوزند آوردہ اند، اگربریں تقدیر مراد صاحب رسالہ ہماں است کہ سابق مرقوم شد ہردو یکے ست واگر دیگر است پس آنرا جیبا نہ گویند۔

[میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

چیٹھ ۔ دررسالہ" ماندن آفتاب دربرج ثورسی ویک روز، اردی بہشت، لیکن تفاوتے دارد، چنانکہ دربیساکھ نوشتہ آمد [=]

چھیھر[۵۲] دررسالہ" میلے ازطلا ونقرہ ودیگر فلزات خصوصاً ازبرنج کہ اکثر زنان ہنود ودہقانان وبے مایگان درپاکنند، پاورنجن[۵۳] میلے است ازطلا ونقرہ وغیرہ کہ درپاکنند وچھیھر میلے نیست چیزے باشد کہ حلقہ دارد ودیوارے برآں سازند واکثر خالی بود وگاہے چند طبقہ سازند و یکے ازیں عالم[۵۴] است ہنوز[۵۵] کہ بفارسی خلخال گویند وآں حلقہ ایست میانہ تہی وآوازے دارد ودیگر[۵۶] گوجری ہم ازیں قبیل است دچوں اینہا ۔

---

۵۱ ..... ۵۲ Platts میں ہے: "چھیھر" ۵۳ پااورنجن، پاہرنجن، یاورنجن (برہان)۔ ۵۴ ج: عام است۔

۵۵ آصفیہ وغیرہ ۔

۵۶ Platts میں ہے۔

نزدیک بہم اند تفرقہ مشکل است و پاورنجن ہماں میل است کہ در گجرات وراجپوتانہ رواج دارد۔ [جھانورلہ آں را بہ ہندوی پیکڑ نیز گویند میلے باشد......الخ]

لہ غرائب کے نسخوں میں جھجر نہیں بلکہ ا ب جھانور ا الف : 'جھانورو'

٢ہ کذا۔

بابُ الجیم الفارسیّہ

(چ)

چاول - غلّۂ معروف کہ بتازی اُرز خوانند بضم الف و رائے مہملہ و تشدید زائے معجمہ، و بفتح اول نیز، برنج و گرنج بضم کافِ فارسی و کسرِ رائے مہملہ و سکونِ نون و جیم تازی [=]

چھالا - در رسالہ "آبلہ، بہ سبب سوختن یا رفتن پیادہ یا کار کردن در دست افتد" تا ول بفوقانی و واو، خجلہ بخا و جیم ہر دو مفتوح، لیکن در کتب معتبرہ خجولہ بکسر اول و فتح جیم و سکون واو و لام مفتوح آمدہ[1] [=]

چھاج - در رسالہ "طبقہ چوبیں کہ غلّہ بداں افشانند، غلّہ افشاں، و ہشک[2] بہا نیز خوانند، فیلتی بفتح فا و سکونِ فوقانی و نون بیا رسیدہ" لیکن در کتب معتبرہ فارسی پاتینی[3] و تپنی[4] بحذف الف مخفف آں آمدہ و بفا نیست، اگرچہ فا مبدل با می آید لیکن استعمال شرط است و اکثر اہل لغت تپنی بہ معنی چچ[5] و غلّہ بر افشاں گفتہ اند، و رشیدی بہ معنی چوبے آوردہ مانند پنجہ کہ غلّہ بداں بر

---

[1] مطابق ب، باقی نسخوں میں 'آنکہ'۔ [2] الف میں اس کے بعد "آبلہ تر کی چمک"۔ باقی نسخوں میں نہیں۔ [3]، [4]، [5] برہان۔

افشانند، لیکن قولِ او قوّت ندارد و نیز چھاج وچج که در فارسی آمده یکے ست از عالمِ توافقِ لسانین۔ [= طبق چوبیں که بداں غلّه بفیشارند ...... گوش فیل و سکِ]

چاکو۔ در رساله "کارد خورد که سر کج باشد، کزلک بفتح کاف وسکون زاے معجمه"، لیکن چاکو کاردے است که تیغه آں را خم کرده در دسته گزارند، مثل استره[۱] سر تراشاں و بوقت احتیاج بر آرند و کزلک بعضے به معنی مطلق کارد کوچک و قلم تراش نوشته اند که نوکِ آں کج باشد و از اشعار بعضے از متاخران مطلق کارد معلوم می شود، چنانکه در سراج اللّغه نوشته ام و چاکو را چقو خوانند و ایں ظاهر الفظ ترکی است پس چاکو غلطِ عوام هندوستان باشد [=]

چھابڑی۔ در رساله "چوبے مربّع که میان آں را از ریسمان یا نوار یا چرم بافند و از خاک و خشت و امثال آں پُر کرده چهار گوشهٔ آنرا بگیرند و از جائے بجائے برند، زنبره بفتح زاے معجمه ونونِ زده و فتح باے موحده و راے مهمله"، لیکن چھابڑی در عرفِ هندیاں به معنی سبدِ خورد است و در کتب معتبره زنبره گلیمے یا تخته که بر دو سرِ آں دسته وضع کنند و خاک و گِل بداں کشند، و آں را به عربی مِنقل گویند بکسر میم و نونِ زده و فتحِ قاف ولام و زنبره در عربی بمعنی نوعے از کشتی است می تواند که ایں معرّب بود زیرا که زنبیل بلام مبدّل زنبیر براء در فارسی آمده و ایں دلالت دارد که لفظ فارسی است [=]

چالاه رفتنِ داماد بخانهٔ زن نو کتخدا شده براے آوردنِ وے به جهت

---

[۱] آصفیه۔ [۲] موتراشان (ب و ج)

[۳] د : چھاتری۔

زفاف، بہ اکسرہا و دالِ مہملہ'' لیکن آنچہ در کتبِ لغت مثلِ قاموس وغیرہ مستفاد
می شود رفتنِ زن است بخانہ شوہر نہ بہ معنی کہ صاحب رسالہ آوردہ [=]

چانگا۔[۱] در رسالہ'' نشانے کہ بر چوب نقش کنند بجہت نشان بر انبار غلّہ و جز آں،
و بتازی روشم[۲] بشین معجمہ، و بعضے روشم بثاے مثلثہ خوانند، تمغا بہ میم و غینِ معجمہ''
کنز اللّغہ روسم بسینِ مہملہ و روشم بشینِ معجمہ بہ ہمین معنی است و از قاموس نیز ہمیں
مستفاد می شود و بثاے مثلثہ تصحیف است۔ [=]

چھاپا۔ دست افزار چوبیں کہ بداں رنگ رزان بر جامہ نقش کنند بسمجی[۳] بفتح باے
موحدہ و سکونِ سین مہملہ جیم'' لیکن بسمجی شخصے کہ بسمہ کند و دست افزار مذکور را قالب
گویند و سند ایں در دفترِ دوم سراج اللّغہ مسطور است و بعضے از شعراے متاخر
ولایت کہ بہند آمدہ اند از راہ تفنّن لفظ چھاپا را در شعرِ خود آوردہ اند، ؎

اگر ز وصلِ تو نقشم بکام بنشیند زبوسہ چھاپا کنم اطلس فرنگ ترا [=]

چھاگل ۔ ظرفے سر تنگ پہن شکم کہ سپاہیان آب پُر کردہ نزدیک دارند،
چغل بجیم فارسی و غین معجمہ، و چوں حروفِ ہر دو لفظ در تلفظ نزدیک بہم اند شاید
کہ از عالم توافق باشد و ابریق بکسرِ ہمزہ و باے موحدہ و راے مہملہ بیار رسیدہ
و کاف [= آنست کہ از چرم آوند سر تنگ و سپاہیاں و امثال آں....]

چاک ۔ در رسالہ'' چرخ و دلو کلاں، محالہ'' لیکن در منتخب اللّغات محالہ چرخِ
بزرگ و دلوِ بزرگ ہم چنیں چرخ کوزہ گراں را در ہندی چاک گویند [=]

چاندگہن ۔ گرفتگیٔ ماہ، بتازی خسوف خوانند [=]

---

[۱] آصفیہ، Platts : چانک و چان۔ [۲] ہا الف و ب = وشم
[۳] الف و ب و ج ۔ بجیم تازی مگر ہا الف و ہا ب میں بجیم فارسی ۔

دروغ وبتازی مخیض بخا وضاد ہر دو معجمہ بوزنِ فعیل [=]
چھاچھ ۔
چھانس [۱] ۔ تیرگیٔ شیر وروغن کہ بعد از گزاردن از پارچہ نماند ثفل بثائے مثلثہ مضموم وفا کما فی الرسالہ لیکن در قاموس اعم است ازیں کہ در دستہ [۲] نشین گفتہ، ودر صراح آنچہ نیک نشیند، ودر کنز اللغہ زبون وزشت ہمہ چیزے اما عند التحقیق مآل ہمہ واحد است [=]
چھالا ۔ در رسالہ "آبلہ کہ از راہ رفتن در پا افتد، نفط بکسر نون وسکونِ فا وطاء مہملہ"، لیکن در کنز اللغہ نفط آبلہ دست ودر قاموس بفتح وکسر جدری کہ آں را بہ ترکی چیچک خوانند ومطلق دانہ کہ بر بدن پیدا شود ودر منتخب اللغات بہ معنی مطلق آبلہ، اقوی قول دوم است [ ]
چاکسو [۳] ۔ "دانہ کہ بکار درد چشم آید، چشمک بجیمِ فارسی وشینِ معجمہ" لیکن چاکسو خود لفظ فارسی است، چنانکہ در کتب لغت آوردہ، وہمیں قسم چشمک وآں را چشم وچشام وچشخام، اول ودوم بجیم فارسی وشین معجمہ ودر سوم خائے معجمہ نیز ظاہرا دوم مخففِ سوم واول مخففِ دوم گویند بدانکہ در لفظ چاکسو احتمال توافق لسانین اقوی است ۔ [=]
چابنا ۔ جاویدن بجیم وخاییدن بخائے معجمہ وزمیدن بفتح زائے معجمہ ومیم بیا رسیدہ [۴] وبتازی مضغ بفتح میم وسکونِ ضادِ معجمہ وغینِ معجمہ [= خاویدنِ نخود وگندم وغیر آں ۔ زمیدن]
چھانٹنا ۔ در رسالہ "برگِ زوائد درخت دور کردن"، ختودن ونفرودن" لیکن

---

[۱] آصفیہ ۔ [۲] درو (ب) [۳] آصفیہ، برہان: چاکشو الفیا ۔
[۴] جشم، چشمک وچشام، چشخام (برہان) [۵] برہان ۔

خصوصیتِ برگ خطاست، بر دور کردن شاخ ہم اطلاقِ آں آمدہ بلکہ معنی اندک دور کردن چوب و سنگ نیز، خَتودن در کتبِ معتبرہ مشہور نیست ظاہر اخَتودن خطاست صحیح خُسوردن [۱] بضمِ خا و سین مہملہ بواو رسیدہ و راے مہملہ و فرخودن بفتح خا مخفف فرخویدن بواو معدولہ [۲] [=]

چاٹنا۔ بہ معنی لیسیدن و لِشتن بکسرِ لام و سکونِ سینِ مہملہ و [۳] بعضے شینِ معجمہ گفتہ اند و بتازی لَعق [۴] بفتح لام و سکونِ عینِ مہملہ و قاف [= ...... لشتن بشین معجمہ]

چاہنا۔ دوست داشتن، نمیدن بفتح نون و میم بیا رسیدہ و بہ عربی مَحبّت بفتح میم و حُب بضم حاے مہملہ و بضمِ میم خطا است [=]

چھاننا۔ در رسالہ گزاردنِ آرد وغیرہ از غربال بیختن، لیکن قید غربال خطا است از پارچہ گزرانیدن را نیز چھاننا گویند [=]

چھائی۔ سیاہی کہ بر روے آدمی پیدا شود بہ سبب احتراقِ اخلاط، کلف بفتح کاف تازی و لام، تاش بفوقانی و شینِ معجمہ و مہملہ ہر دو آمدہ و گویا معجمہ بدل مہملہ است۔

چپاتی۔ در رسالہ "نان تنک کہ بر تابہ از دست پزند در اصل چپاتی لفظ فارسی است، چپات در فارسی طپانچہ است و چوں آں را بضرب کف دست پزند چپاتی گویند رُقاق گیّن در کتب معتبرہ فارسی چاپاتی

---

[۱] صحیح خشودن (برہان) خسوردن و خسودن بہ معنی دور کردن غلّہ و علف (برہان)

[۲] فرخو اور فرخیدن بر وزن بردمیدن (برہان) [۳] برہان لشتن۔ [۴] لعِق یلعَقُ لعقاً۔

نانِ فطیر کہ بہ چپات یعنی دست پہن کردہ پزند و بعضے گویند الف برائے ضرورت شعر است و در اصل چپاتی است و اغلب کہ رُقاق کہ بدیں معنی نوشتہ غیر چپاتی است چنانکہ شہرت دارد [=]

چھپّر۔ خانہ کہ از کاہ سازند، گومہ بضم کاف فارسی، و قیل تازی و واو مجہول[۱] و میم۔

چپنی۔ در رسالہ "گرد پائے[۲] زانو رضعہ بفتح رائے مہلہ و ضاد معجمہ و عین مہلہ" لیکن در ہندی چپنی بہ معنی سرپوشِ گلینِ دیگچہ وغیرہ باشد و مشابہت آں بر گرد پائے زانو اطلاق آمدہ [=]

چھپر کھٹ[۳]۔ در رسالہ "چہار چوب کہ بر پایہ ہائے چار پایہ استادہ کنند و آنرا بچوب مسقف سازند و غلاف از پارچہ بدو پوشانند تا از آفتِ شبنم محفوظ باشد پشخانہ بفتح بائے فارسی و سکونِ شین معجمہ" لیکن پشہ چیزے[۴] مثل نعمت خانہ کہ مرسوم ہندوستان است سازند و پلنگے باآں تبا شد و حال آنکہ پلنگ مرسوم ایران و توران نیست و لفظ کت کہ مفرس کھاٹ است در ولایت بہ معنی تخت است [=]

چھپّرھ[۵]۔ در رسالہ "کہ از چوب و نَے و علف سازند، وردوک بواو مفتوح و سکونِ رائے مہلہ و دال بے نقطہ و واو معروف نیز خوانند" عکرلیش[۶] بعین مہلہ یائے معروف و شین معجمہ" مؤلف گوید بعضے وردوک بہ معنی[۷] خانہ کہ از نَے و

---

[۱] برہان۔ [۲] الف و ج: گرد پائے، ب گروہ ہائے، ہا الف و ب: گرد تائے۔ [۳] اندراج۔ [۴] آصفیہ۔ [۵] اندراج [۵] ب۔ [۶] نوادر کے سب نسخوں میں یہی ہے۔ ہا ب میں متن میں، ایضاً حاشیے میں عرلیش، لیکن ہا الف میں غرلیش معجمہ کے ساتھ [۷] وردک، وردوکہ، اور وردوک (برہان)۔

علف سازند و بعضے بمعنی جهاز عروس گفته اند و چوں جهیز که اماله جهاز است است و چهیر در صورت خطی یکے اند اشتباه افتاده هیچ یکے سند ندارد، و در کنز اللغه العکرش گیاه[1] خشک و در قاموس[1] العکرش نباتے که چوں در بیخ درخت پیدا شود آں را خشک گرداند و به معنی دیگر برائے آں آورده به بهر قسم به معنی که صاحب رساله که آورده نیست، با ایں همه لفظ چهپر سابق نیز گذشته پس مکرر باشد من حیث اللفظ [= نسخه ہا الف میں جمع کر دیا ہے دوسرے نسخوں میں چھپر کا لفظ دو جگہ لایا گیا ہے]

چھپٹی[2] - در رساله "هیزم باریک لائق سوختن که آں را تقوب بثاءِ مثلثه و دروک بضمتین و کسار بکاف عربی نیز خوانند و دسوم دال مهمله و سین و واو معروف" لیکن چھپٹی در هندی تراشهٔ چوب را گویند و هیزم باریک سوختنی چیزے دیگرے و دروک و دسوک به معنیٔ ثانی است نه اول [=]

چپّو[3] - تخته باشد بصورت بیل که کشتی را بداں رانند، چپه به تخفیف، جیم و با هر دو فارسی، و چوں هر دو نیز دیگ بهم انداز عالم توافق باشد لهذا در هندی چپّه به تشدید با نیز خوانند۔

چیپڑا - شخصے که از چشم ہائے او پیوسته آید و چرک آید و فرگان او ریخته شود چیخ[4] بجیم فارسی بوزن میخ۔

چپڑی روٹی - نان گرمے که برآں روغن ریزند و اکثر بالائے هم گزارند، روغنیه برائے مهمله و واو مجهول و غین و نون و تحتانی مفتوح کما فی البرہان۔

چپٹی باز[5] - زنے که با زن دیگر مجامعت کند و عضو مخصوص خود را با هم سایند

---

[1] مطابق حب ، باقی نسخوں میں عکریش صحیح عکرش ۔ [2] آصفیه [3] برہان [4] برہان ۔ [5] برہان۔

بتازی سحاقہ بسین مہملہ و حاے مشدد و قاف و بفارسی قدیم سعتری[۱] بفتح سین مہملہ
وسکون عین مہملہ فوقانی و راے مہملہ بیا رسیدہ، و در عرفِ حال طبق زدن گویند
و تحقیق سعتری در سراج اللغہ نوشتہ ام۔

چھپکلی[۲] - در رسالہ جانورے نجس کہ بر دیوار خانہ چسپد و کرفش[۳] نیز خوانند، چلپاسہ[۴]
لیکن نجاستِ چلپاسہ از حیثِ شرع نیست زیرا کہ دم مسفوح ندارد اگرچہ موافق
مذہب ہندیاں نجس است، غایتش مکروہ طبیعت است مطلقاً، و در تحقیق
چلپاسہ اہل لغت را اختلاف بسیار است اما حق آنست کہ بہ معنی جانور مذکور
است [..... کہ بر دیوار و سقف خانہ چسپیدہ می باشد۔ چلپاسہ بجیم فارسی
مفتوح]

چپکنا[۵] - چسپیدن و چفسیدن و بتازی لزوق بفتح لام و زاے معجمہ بواو رسیدہ و
قاف خوانند۔

چھت، آشکوب بشین معجمہ و کاف تازی بوزن چارچوب، و آشکو بوزن بدخو
مخفف آں، و در رسالہ پردۂ کہ در کشیدہ باشند از سقف و اکثر در اطرافِ
آں علاقہ مسلسل ہم گزارند، رواق یقال بیتٌ مُرَوَّقٌ ای سرواق" لیکن
در قاموس است الرواق کلتاب و غراب بیتٌ کالفسطاط او سقفٌ
فی مقدم البیت، و فسطاط خانۂ پردہ دار است کما فی کنز اللغہ و در صورتِ
دوم احتمال آن ہم است کہ سقفے زیر سقف اول سازند و خاتم بندی در آں کنند

---

۱ برہان ۔ ایضاً سعتر باز ۲ آصفیہ ۔ ۳ برہان بروزن مفرش ۔ ۴ برہان : بروزن
تلواسہ ۔ ۵ آصفیہ ۶ برہان ۔ ۷ صحیح : لزوق ضمہ کے ساتھ
۸ برہان آشکو و اشکو۔

و این اقوی است زیراکہ آنچہ از جامہ سازند آں راسقف نہ گویند اما در منتخب[1] اللغات خانہ کہ بر یک ستون سازند وسقف خانہ وپردہ کہ ذرکشیدہ باشند از سقف خانہ کہ در کشف اللغات رُواق پیش گاہِ خانہ وپردہ کہ در شیب سقف می بندند و خانۂ یک ستون وبہ معنی مطلق خانہ۔ [=]

چھتری[2]۔ در رسالہ" وجفتی کہ تاکِ انگور وبیارۂ خیار کدو وغیرہ برآں اندازند بَرَم بیاے موحدہ مفتوح وسکون راے مہملہ" لیکن چھتری اعم است وآں چوب پائے باشد کہ باہم بندند و درمیان آں خانہ ہاے مربّع گزارند وتفصیل آں زود می آید انشاء اللہ تعالیٰ، وجفتے کہ تاکِ انگور می سازند نشنیدہ ام کہ آں را چھتری گفتہ باشند ونیز براے بیارۂ خیار وکدو ساختن چھتری مرسوم نیست، پس مرسوم نیست، پس غیر بَرَم باشد، ونیز در رسالہ" چھتری آنست کہ دو چوب بلند را بزمین فرو برند وچوب دیگر برآں بندند تاکبوتران دیگراں نشینند، وآں را آدہ نیز[3] خوانند، دانرہ[4] بفتح دال مہملہ وراے معجمہ" واین نیز خطا است چراکہ در ہندی ایں را چھتری نگویند بلکہ چھتری آنست کہ چند چوب پائے در عرض وطول بہم بندند وبیک چوب یا چہار چوب ایستادہ نمایندہ خواہ کبوتران را براں نشانند وخواہ بیارۂ عشق پیچاں وآنچہ مانا ست برآں بر اندازند، ودو چوب کزائی را ہرگز چھتری نخوانند بلکہ اگر براے جانوران شکاری مثل باز وباشہ سازند تیواز گویند[5] و الّا اَڈّہ۔ [=...... برم بباے موحدہ مفتوح وراء مہملہ مفتوح]

چٹ چیرا[6]۔ بوتہ خیراکہ چوں بجامہ رسد آویزد وبدشواری از جامہ جدا گردد،

---

[1] کذا۔ [2] چٹ زیرہ۔ [3] برہان۔ [4] برہان۔ [5] برہان۔ [6] لکھنؤ میں لٹ زیرا اور بھچرا بھی کہتے ہیں (افادات رضوی)۔

اَجْہَرَہ[۱] بفتح ہمزہ سکون جیم و ہا و را ہر دو مفتوح [=]
چھتا[۲] شانپ کا۔ در رسالہ "چیزے کہ در موسم برسات چتر دار بر آید، سماروغ[۳]
بفتح سین مہملہ و میم بالف کشیدہ و رائے مہملہ بواؤ معروف و غین معجمہ نیز گویند
رَخلہ و بعضے غیر رَجلہ گفتہ اند کہ آں[۴] را بریاں کردہ می خورند و بعضے برعکس ایں
گویند [=]
چھتا۔ پوششے کہ زیر او گزر باشد یعنی کوچہ و راہِ سر پوشیدہ، کوتار بکافِ
تازی و واؤ مجہول و فوقانی بالف کشیدہ و رائے مہملہ، ساباط بسین مہملہ و بائے
موحدہ و طائے بے نقطہ، و نیز چھتا خانۂ زنبوران کہ شان بفتح شین معجمہ نیز
گویند لانہ [ہاب میں یہ نقط دو جگہ لکھا گیا ہے= پوششے ..... چنانچہ در
بلادِ لاہور ایں قسم بسیار است ..... (ہا الف)، ہاب ..... لانہ،
سعدی گوید؎
شنیدم کہ شخصے غم خانہ خورد — کہ زنبور در خانۂ او لانہ کرد]
چیتی[۶]۔ در رسالہ "داغ ہائے کہ بر نان از تیزی آتش اُفتد بوزخ[۷] نیز گویند،
بوزک[۸] بباے مفتوح و سکون واو و زائے معجمہ و کاف" لیکن بوزک در کتب
معتبرۂ لغت زنگارے کہ بر روے نان وغیرہ نشیند، سراج الدین راجی در
صفت گوید؎

۱؎ برہان۔ ۲؎ مگر نسخہ الف: چھتلیا۔ ۳؎ و ۴؎ برہان۔ ۵؎ ج: و آں را الخ
۶؎ آصفیہ۔ ۷؎ برہان وغیرہ ندارد۔ ۸؎ بوزو بوزک "سبزی کہ بسبب رطوبت
بروے زبان و جامہ ..... می رسد" (برہان) بورک بروزن کوچک، زنگارے
کہ بروے نان نشیند (برہان)

تاتواند گفت نان رائی خورم بانان خورش ــــ می گزاردتا براں از گہنگی بوزک قند بوزک قند [=]

چٹاخے سیں[۵۱] چوماں لینا۔ بوسہ گرفتن با آواز، بوسہ، شکستن۔

چُٹلا۔ دررسالہ[۵۲] موہا از انسان وغیرہ کہ زنان بر جعد وصل کنند تا دراز نمایند ودر شرع شریف ممنوع است وُصلہ بضم واو سکون صاد مہملہ، لیکن در قاموس است الوُصْلَۃُ بالضّم الاتّصالُ وکُلُّ ما اتّصلَ بشیٔ فما بینہما وُصْلَۃٌ دریں صورت اعم باشد آرے و اصلہ بہ معنی زنے کہ پیوند کند موے غیر را با موے خود آمدہ در کتابِ مذکور، ودر اشعار استاد طالب آملی ہوسنے مستعار دیدہ شدہ وظاہر ایں نیز اعم است از چٹلا [=]

چیت۔ برپشت خوابیدہ وبتازی مستلقی بضم میم وسکون سین وفوقانی ولام و قاف [=]

چٹکاونا۔ دررسالہ جنبانیدن سر انگشتان و بانگ بر آوردن از وے، فرقعہ بفا وراے مہملہ ودر کشف اللغات فرقعہ جنبانیدن انگشتان وبرہم زدن انگشتان تا صوتے پدید آید واین نیز دو صورت دارد یکے آنچہ مذکور شد و دوم بہم زدن دو انگشت تا آوازے ازاں بر آید و بہ ہندی چٹکی، بفارسی انگشتک زدن گویند بفتح اول وسکون نون، ودر قاموس است فَرْقَعَ الاَصابِعَ نَقَضَھَا ای حَرَّکَھا [=]

چُٹکی۔ یکے آنچہ گذشت و دوم گرفتن گوشت آدمی بدو سر انگشت یا دو ناخن چنانکہ بدرد آید، نیلک زدن بنون بیار سیدہ ولام وکاف [=]

---

۵۱ الف چٹاخے سے چومنا لینا ب چٹاخے سین چوماں لینا ج چٹاخے سے چوباں لینا۔

۵۲ برہان۔

چچا۔ عم اَفْدر بفتح الف وسکونِ فا و دال و راے مہملہ مبدّل او و در بواوٗ حالاً در ایران عمو بزیادت واو و در توران عمک بکاف خوانند [=]
چھجّا۔ در رسالہ "آنچہ بالاے در غانہ کنند از سنگ و چوب تا باران در درخانہ نیاید و آں را باران گریز و باران ریز و پلوک بباے فارسی و تلوک بفوقانی نیز خوانند، پلول بیاے[1] فارسی بر وزن قبول" لیکن تلوک بفوقانی و پلوک بباے فارسی ہر دو تصحیف است صحیح بباے فارسی و ہر دو کاف است و آں بہ معنی مخارجہ بالاخانہ است کہ غرفہ گویند چنانکہ در سراج اللغہ مرقوم است و از کتب معتبرہ بہ تحقیق رسیدہ و مشہور بدین معنی طرّۂ والان است و سند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [= امیر خسرو راست ؎]

قطرہ بر آں بام نیفتاد تیز | ابر گریزندہ ز باران گریز

چچڑی۔ جانوراں کوچک کہ ببدن چار پایان چسپد و خون بمکد، کنہ بفتح کاف تازی و نون و بتازی قُرْدُو و قُراد ہر دو بضمّ قاف و راے مہملہ و دال بے نقطہ خوانند [=]
چھچ گنے۔ قومے بزرگ جثّہ کہ وقت خواب یک گوش را بستر و یک گوش را لحاف سازند، گوش بستر و آنکہ بعضے گوش بستر نام شخصے معیّن نوشتہ اند اصلے ندارد، ہر چند ایں معنی نیز از خرافات اہلِ تاریخ بہ نظر آمدہ واللہ اعلم۔
چھچھوندھر چھچھوندر۔ جانورے مانا بموش کہ روزنہ بیند، موش کور و بہ عربی خُلْد بضم خاے معجمہ و سکونِ لام و دال مہملہ خوانند، [= چچوندھر[2]۔ جانورے است از قسم موش لیکن نجس از ہر جا کہ بگذرد بوے بد دہد و گندہ و آنرا خلد بجاے

---

[1] الف، ب، ج میں پکوک، لیکن ہا الف، ہا ب پکول [2] ہا ب، چھچھوندر۔

معجمہ (الف : مکسور) نیز گویند، موش کور]

چڈھا - در رسالہ" جاے زیر زنار بالاے ران کہ بندگاہ پاست عوصل بفتح میم وسکون واو وصاد مہملہ" لیکن تفسیر بے ربط است، وموصل اعم بلکہ بمعنی بندگاہ در کنز اللغہ وصل آوردہ[۵۲] واوصال جمع،[۵۳] و فارسی آں پیغولۂ ران است و بعضے بغل ران گفتہ اند[۵۴] [=]

چرّانا[۵۵] - بہ تشدید راے مہملہ، در رسالہ" دربجیدن[۵۶] کہ ازسبب سوختگی یا خشکی باشد قطر مطر[۵۷] بقاف وراے مہملہ وہر دو میم مفتوح وطاے بے نقطہ" لیکن ہردو لفظ در کتب معتبرہ عربی وفارسی مشہور نیست [=]

چھڑیلا - داروے خوشبو کہ داخل خوشبوے ہا شود وبکار دوا نیز آمدہ، دُوالہ بضم دال ودواو بر وزن گلالہ بتازی اُشنہ بضم ہمزہ وسکون شین معجمہ ونون خوانند -

چرکھی - در رسالہ" چرخہ کلاوہ یعنی چرخ جولاہہ کہ بدان ریسمان ریسند، شرقہ بکسر شین معجمہ وقاف" لیکن چرکھی اعم است ازیں ونیز شرقہ بدیں معنی در قاموس و منتخب اللغہ وغیرہ نیست ونیز چرکھی[۵۸] در رسالہ افزارے است کہ بدان پنبہ را از پنبہ دانہ جدا کنند وبفارسی چوبلین بجیم عجمی وواو مجہول وباے موحدہ ولام بیا رسیدہ ونون" لیکن اکثر اہل لغت بدیں معنی بکاف آوردہ اند وچون ہیچ یک سند ندارد احتمال تصحیف ہر دو جانب [=]

چرس - در رسالہ" دلو کلاں کہ گاوان کشند وبہ عربی سَجْل خوانند دالیہ بفتح

---

[۵۱] آصفیہ۔ [۵۲] مطابق ب، الف وج میں اصل صحیح وصل اور وِصْل۔ [۵۳] سب نسخوں میں جماعۂ۔ [۵۴] وحالا کش ران بفتح کاف شہرت دارد" [حواشی نسخہ الف] [۵۵] آصفیہ [۵۶] کذا۔ [۵۷] کذا۔ [۵۸] چھرکی (الف) [۵۹] کذا۔

دال و بکسر لام[۱] لیکن در قاموس است السَّجْلُ الدَّلْوُ العَظِیْمُ المملوءۃ و در صراح دلوے کہ بے آب باشد، بہر تقدیر اخص باشد از چرس۔ [=]

چُھرّا۔ در رسالہ[۲] "کارد بزرگ و بتازی ساطور خوانند" ہمیں است و در کشف اللغات و در منتخب اللغات کارد خنجر، و در قاموس مطلق چیزے کہ بُرّد و در رسالۂ منظومہ[۱] امیر خسروؒ چھرا بمعنی استرہ است و مشہور در قصبات ہندوستان نیز ہمیں است [= ... شیخ سعدی علیہ الرحمہ

زبانو طلب کرد ساطور را — کہ ویراں کند شانِ زنبور را[۲]]

چِرونجی۔ ثمر درختے است کہ اکثر در کوہستان جنوب پیدا شود، رسیدۂ آں پوستے دارد بنفشجی کہ طعم آں منخوش بود و در گوالیار آں را اچار خوانند بجیم فارسی و مردم آں را خورند، مغز خستہ آں چرونجی است کہ آں را نقل خواجہ خوانند، و بتازی شمشنہ بضم کما فی الرسالہ، لیکن در قاموس سمنہ بضم نام گیاہے است کہ در صیف روید و ہمیشہ سبز باشد، آرے در کتب طبیہ[۳] حب السمنہ بمعنی میوۂ مذکور آمدہ [=]

چھڑ[۴]۔ در رسالہ[۵] "گیاہے خوشبو سیاہ رنگ کہ زلف شاہداں را بداں نسبت کنند و خورش آہوان مشک است، سنبل"، لیکن دریں نظر است زیرا کہ چیزے را کہ بزلف نسبت[۶] دہند آں گل است و گل مذکور دیدہ شدہ۔ اندک جعودت دارد و مائل بکبودی است، اصلش پیاز است مثل پیاز نرگس و چھڑ را تنہا

---

[۱] غالباً اس سے خالق باری مراد ہے۔ پروفیسر شیرانی نے داخلی شہادت سے ثابت کیا کہ خالق باری امیر خسروؒ کی تصنیف نہیں [ملاحظہ ہو بچوں کے تعلیمی نصاب از پروفیسر شیرانی]
[۲] الف میں یہ شعر نہیں۔ ب میں ہے [۳] ج [۴] ط [۵] مطابق الف و ب، ج میں "شبیہہ"
[۶] "دہند"

سنبل نگویند بلکہ سنبل الطیب است و نیز در رسالہ "چھڑ چوبے کہ کبوتران را بداں پر انند، مضراب" لیکن در قاموس است مضراب چیزے کہ بداں چیزے را زدہ شود، بریں تقدیر بہ معنی مذکور نباشد، و مشہور در عرف مضراب بہ معنی زخمہ است کہ تار ساز بداں نوازند [=]

چرائیتا[۵۱] - در رسالہ "نام دواے قِنطار لیکن مشہور معنی قصب الزیرہ" و قنطار در لغت بہ معنی قنطار بدو قاف بدیں معنی پنداشتہ نیز خطا است چہ آں زاج زرد است کما فی کنز [میرے پیش نظر نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں]

چھڑکنا - در رسالہ "تر کردن چیزے بآب فرغودن" و ایں خطاست چراکہ چھڑکنا پاشیدنِ آب و امثال آں است، و فارسی قدیم آں فرغاریدن چنانکہ در کتاب معتبرہ است و فرغودن دریں کتب نیست، بلکہ تحقیق فرغاریدن خوب تر کردن اسب بآب وغیرہ مرادف خولیسانیدن - [چیزے تر بآب کردن......]

چھڑنا[۵۲] - در رسالہ "کوفتنِ غلہ در ہاون تا آنکہ پوست ازوے دور شود، کولیستن بضم کاف تازی و واو و یاے مجہول" لیکن در جہانگیری بفتح اول آوردہ، و تحقیق آنست کہ کوفتن در اصل کوستن بودہ و ایں مخفف کولیستن است و ایں دلالت دارد کہ بضم اول باشد و ایں مخالف باشد بدانچہ در سراج اللغہ مرقوم گشتہ [=][۵۳]

چڑاونا - آنست کہ چوں کسے سخن گوید یا حرکت نماید دیگرے از راہ طنز یا سخریہ تقلید او کند، خمانیدن بفتح خا میم مشدّد مبدل خنبانیدن بنون و باے

---

۵۱ کاسنی ۵۲ برہان - ایضاً کولیستن - ۵۳ یہ چڑانا (منہ چڑانا) خمانیدن بروزن رسانیدن -

موحده، وبزبانِ شیرازی لوچانیدن[1] بلام وجیم فارسی [= بزبانِ شیراز الوجانیدن خوانند]

چُشکی۔ آب و امثالِ آں بلب کشیده اندک خوردن، چوشیدن[2] بجیم فارسی وشین معجمه بوزن نوشیدن۔

چُٹکی۔[3] دررساله[4] آنکه نرانگشت را بانگشت میانه بزنند تا آوازے برآید و باآں سرود کنند و انگشتک خوانند سپیلاک[5] بکسرسین وباے فارسی بیارسیده نیز خوانند بیدک بباے موحّده وبیارسده ودال[6] هرچند سپیلاک را صاحب سروری به معنی مذکور آورده لیکن تحقیق آنست که به معنی آواز ونواے مُرغان است ونیز آوازے است که بدوانگشت برزبان گذاشته کنند براے کبوتران، وهمیں وجه اشتباه سروری است، ولفظ بیدک در کتب مشهوره معتبره نیست ونیز چٹکی که صاحب رساله آں را چٹی[7] نوشته (وآں زبانِ عوام است) گرفتن بداں است بدوسر ناخن بنوعے که درد کند۔ خلنج بکسر خاولام و سکونِ ونون وجیم تازی وچخچل[8] بفتح نون وسکون خاوفتح جیم فارسی ونشکنج بکسر نون وسکونِ شین معجمه وفتح کاف وسکونِ جیم تازی، لیکن قید بسرود ناخن بے جاست اگرچه جمهور نوشته اند بسرود انگشتِ نیز می باشد وآں را نیلک[9] نیز مے خوانند

---

[1] برهان: والوچانیدن، [2]الف، ب لوچانیدن، ج لوجانیدن، [2]الف وب۔ الوجانیدن۔ [2] چٹکی لگانا۔ [3] برهان به معنی مکیدن۔ [4] آصفیه۔ [5] الف: سپیک، ب: سپیلک، ج وب: سپیلک: بشپیل: بشبیل، شبلت، شبلیدن، شپیل۔
[6] کذا۔ [7] ج: چٹی (کذا وب) [8] بضم نیز (برهان)
[9] برهان۔

دو رسالہ ظفرہ بظاے معجمہ بدیں معنی آوردہ، لیکن در قاموس و کنز اللغہ وغیرہ بدیں معنی نیست و سابق چکلی بہ تقدیم تاے ہندی بر کاف بہ معنی دوم گذشت و آں ظاہر اقلب است [=]

چکلی۔ در رسالہ "چوبے یا سنگے گرد کہ ریسمان دلو را از چاہ بکشند و آں را بکرہ نیز خوانند و چوبے عریض را کہ در بکرہ باشد عجلہ و اگر آں دلو دیوار کہ چوب عجلہ بران بود از خشت باشد دِعامتان و اگر آں چوب بود نعامتان خوانند غلتنگ[1] بفتح غین معجمہ ولام وفوقانی[2] و نون و کاف فارسی" و در قاموس است العَجَلَۃ بالتحریک خَشَبَۃٌ علیٰ نعامتہ البئر و النّعامۃُ المُعترِضَۃُ الزُّرنوقَینِ وزُرنوقانِ منارتانِ علیٰ جانبَیِ البئرِ و ایں خالی از اشکال نیست و نیز در قاموس دِعامہ دو چوب بکرہ و در کنز اللغہ چوب میانِ چرخ و دعامتان دو پایہ چرخ کہ از چوب باشد [=]

چکّی کی آواز۔ در رسالہ "بانگ آسیا عجعجہ بدو عین مہملہ و دو جیم" لیکن در قاموس است العجاجُ الصِّیاحُ مِنْ کُلِّ ذی صوتٍ کالعَجّاج ، دریں صورت اعم باشد [=]

چکّا۔ در رسالہ "جغرات سطبر مانند پنیر کہ از اں مسکہ نگرفتہ باشند، رخپین[3] بفتح راے وخاے معجمہ زدہ و باے فارسی بیا رسیدہ" اگرچہ اہل لغت رخبین بہ ہمیں معنی نوشتہ اند لیکن صحیح بمعنی چیزیست سیاہ تُرش کہ بقرا قروت ماند و صاحبِ اختیارات خرافروت گفتہ و نیز رخبین[4] بکسرِ اول

[1] کذا۔ [2] خلتک (غلتک) و غلتنگ (برہان)

[3] سب نسخوں میں یہی ہے۔ لا الف میں رخچین بجیم فارسی۔ صحیح رخبین۔

[4] بضم نیز (برہان)۔

وبائے موحدہ مصحح است [=]

چکئی - در رسالہ لعب[1] چوب و مس و برنج کہ اطفال ریسمان در آں کردہ تابند و بکشند پہنہ بہائے فارسی و سکون ہا و نون مفتوح بہائے مختفی "لیکن در برہانِ قاطع پہنہ چوبے مخروطی الشکل کہ اطفال بران ریسمان پیچیدہ گردانند بریں تقدیر چکئی چنانکہ گذشت درست نباشد بلکہ بہ معنی بازیچہ باشد کہ در ہندی لاٹو باشد بتای ہندی و در فارسی بفوقانی خوانند و ظاہر العب مذکور در ولایت مرسوم نیست مخصوص ہندوستان است لہذا یکے از شعرا لفظ چکر کہ در ہندی بہ معنی چرخ است آوردہ واللہ اعلم [=[2] چوبکے باشد پہن و مدور پائین آں نیز سازند و بالائے آں را آں قدر بلند کنند کہ بد و انگشت گرفتہ تواں گرداندں و آں بازیچہ الیست مر اطفال فربک ..... وقیل للعبت مس یا چوب ...... الخ]

چھکڑ[3] - بکفِ دست زدن بہ عنف بر سر کسے، ہم بفتح بائے موحدہ بتازی قصعہ بفتح قاف و سکون صاد بے نقطہ و عینِ مہملہ، و در رسالہ دمغہ بفتح دال و سکون میم و غین معجمہ آوردہ، و از قاموس مستفاد می شود کہ دمغ شکستن سر است تا آنکہ آسیب آں بہ دماغ برسد و نیز افسخ بدیں[4] معنی آوردہ و آں در کتب معتبرہ مشہورہ نیست - [=]

چکوا چکوی - در بعضے از نسخ رسالہ جفت جانورے است آبی، چکاوک

---

[1] مطابق ہا الف وہاج لعبت - [2] قیل، تک عبارت ہاج میں نہیں - ہا الف سے درج کی گئی ہے - [3] ہاج [4] الف دج : افشخ : ج افسخ، ہا الف: بیاض ہاب : وفشخ، ہاج ندارد -

و در بعضے جفت جانورے است آبی قبرہ وابو الملیح نیز خوانند[۵۱]، وایں ہردو غلط محض است زیراکہ جانورے راکہ قبرہ ابو الملیح گویند چکوا چکوی نیست و چکوا چکوی کہ آں را سرخاب گویند غیر چکاوک است و چکاوک جانورے است خوش آواز کہ بعراق ہوبرہ[۵۲] خوانند و بعضے آں را جل[۵۳] پنداشتہ اند اقوی آنست کہ آں جانورے است کہ بہ ہندی چنڈول خوانند وظاہرا بہ سبب قریب بودن حروف افتادہ اند واین کہ در شعر امیر خسرو رح لفظ چکاوک بہ معنی چکوا چکوی واقع شدہ توجیہہ آں در سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

چکّو۔ کاردیست کہ تیغۂ آں راکج کردہ در دستہ نگاہ دارند و عند الضرورت بر آوردہ در کار آرند واکثر در فرنگ سازند، چقو بجیم فارسی بواو رسیدہ وغالباً چکوا غلط چکوست[۵۴] و ایں غلط عام است نہ غلط عوام و چقوا غلب کہ لفظ ترکی باشد،

چکور۔ در رسالہ جانورے خوش رفتار آتش خوار اندک[۵۵] پرواز، در کوہ ہاے نواحی ہند باشد، و آں را ترنگ[۵۶] نیز گویند تترک[۵۷] بضم فوقانی اول وسکون دوم، لیکن ترنگ در کتب معتبرہ بہ معنی تدرواست کہ خروس صحرائی نیز نامند و تترک در کتب مذکورہ نیست شاید لفظ ترنگ را تترک خواندہ واللہ اعلم بفارسی چکور را کبک و بہ عربی قبج بفتح قاف وسکون باے موحدہ و جیم

---

۵۱ قُبُّرہ ۔ قُبَّرَہ ، قُنبُرِہ و قُبُراء ۔ ج قنابر ۔ ۵۲ تورہ (ب و ج)

ہوبرہ (الف) ۵۳ مرغ خوش آواز (برہان)

۵۴ چقو (ب و ج) ۵۵ ا ب : اندک پر۔ ۵۶ ترنگ بضم اول (برہان)

۵۷ مختلف نسخوں میں : تریک، تترک، تزنگ، تیرک وغیرہ لکھا ہے

وظاہرا معرب کبک است [=]

چکورا۔ مرد ہرزہ گرد آوارہ مفتن مفسد[۱] او باش لوطی، ولوطی اصلاحِ مغلان ایران است۔

چکلنیا[۲] مردِ خود آرا وچوں اکثر ایں عمل در عالم جوانی باشد وآں را جوانِ چرب بجیم فارسی گویند وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔

چکِن[۳] نوعے از دوخت مشہور است وبفارسی بفتح اول ودوم وبعضے بکسرتین گفتہ اند، ایں قدر تفاوت است کہ در فارسی اعم است از کشیدہ دوزی وزرکش دوزی وبخیہ دوزی ودر ہندی[۴] مخصوص است۔

چھلانگ۔ در رسالہ ''جہیدہ''، جہیدہ رفتن چنانکہ جلوداران روند قطرہ بفتح قاف وطاء مہملہ''، لیکن دریں نظر است زیراکہ در عربی قطرہ یا بہ معنی مطلق رفتن است یا بہ سرعت رفتن کما یستفاد من القاموس ودر فارسی قطرہ زدن[۵] [=]

چِلّا۔ در رسالہ ''زہ کمان کہ بتازی وتر بفتح واو وسکون فوقانی ورائے مہملہ خوانند، زہگیر'' وزہگیر چیزے است مثلِ انگشتر ابہام تیر انداز می کنند وبہ معنی چِلا سند می خواہد ونیز چِلّہ خود لفظ فارسی است غایتش ہندیان موافق لہجہ خود آں را بالف خوانند بلکہ ہر لفظ کہ ہائے مختفی داشتہ باشد آں را بالف خوانند مثل چمچا' بداں کہ ایں قسم لفظ کہ آخر آں ہائے مختفی بود فارسیان آں را بہائے مختفی تلفظ کنند وہندیان بالف مثل بنگالہ ومالوا وروپیا کہ زر رائج ہندوستان

---

[۱] الف: بتقید۔ [۲] مطابق الف، ج؛ ب میں چکنا،

بلٹیس [۳] بلٹیس [۴] مطابق الف، ب وج: ہند۔ [۵] برہان

است آں با بنگالہ و مالوہ و روپیہ گویند و نویسند، چنانچہ از کلام اساتذہ و محاورۂ اہل زبان بہ ثبوت رسید۔ پس در ہندی این قسم الفاظ را بہاے مختفی خواندن غلط باشد، و در فارسی بالف، و آنچہ در عہد عالم گیری این قاعدہ برہم خوردہ بود و در دفاتر بنگالا و مالوا و غیرہما را بالف می نوشتند محض غلط، و منشاء آں غفلت از تحقیق است [=]

چِلوَن - پردہ کہ از نے بافند و برا اندازند تا مگس درنیاید و گاہے براے آنکہ بیرونی درونی را نہ بیند چِغ بکسر جیم فارسی، و صاحب رسالہ چِیق بزیادت تحتانی و قاف آوردہ و سند چغ در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و ظاہر النقط ترکی است [=]

چھلّا - در رسالہ حلقۂ زریں یا سیمین بے نگین کہ زنان در انگشت پوشند، و بتازی فَتَخَہ کجہ بفتح کاف تازی، و فارسیان کَچّہ بجیم فارسی خوانند و بداں حلقہ کہ بازی کنند کَجّہ بازی گویند و در آں بازی کہ از خاک تودہا آں حلقہ بر آید کجہ گل" فقیر آرزو گوید: انگشترِ بے نگیں کہ بداں بازی کنند لیکھے گویند کہ در عربی کُجّہ بکاف و جیم مشدّد بدیں معنی است، پس بکاف تازی و جیم مشدد معرّب کچہ بجیم فارسی باشد لیکن در گنز اللغہ ششش خنج است و ششش خسنج بخاے معجمہ بوزن شطرنج گردگانی کہ پرا از سر زند بجہت قمار، و در قاموس کُجّہ بضم کاف تازی است کہ طفل سوختۂ را بدست گیرد و گرداند چنانکہ دائرہ بہ نظر می آید پس بہ معنی شعلۂ جوالہ باشد، و ازیں اختلافات ظاہر می شود کہ در عربی بہ معنی مطلق بازی است واللہ اعلم و نیز کچہ بازی آنچہ مرسوم است بخاک نیست بلکہ چند کس باہم نشستہ ہر دو طرف شوند یک طرف نہاں از دیگر در دست یکے از مردم طرفِ خود کچہ دہند و ہمہ مشتہا بستہ پیش آرند پس یکے

از مردم طرفِ دوم که حریف باشند مشتی را که پوچ گوید اگر حلقهٔ مذکور ازاں مشت برآید باز از طرف صاحب باشد و ایشاں بردہ باشند و اگر نیاید خبر دہم چنین تا ہمہ دست ہا را پوچ گوید و اگر از دستے کہ تشخص کند بر آید بازی از طرفِ او ست و اِلّا از طرفِ حریف، این است طریق کچہ بازی کہ مغلان نیز بازی کنند: زلالی گوید ـه کچہ در دست من این پوچ آن پوچ ؛ و نیز تخصیص سیمین وزریں بے جا است از فلزات دیگر سازند بلکہ شاخ کرگ نیز، و ہندوان اکثر دارند ویمن دانند بلکہ از موے دم اسپ نیز بعضے سازند و فتحہ بفاو سکون فوقانی و خاے معجمہ دلفتحتین نیز در قاموس انگشتر کلاں کہ در دست د پا کنند، یا حلقهٔ از نقرہ مثل خاتم، دریں صورت اعم باشد یا اخص۔[= آ

چھلوری[ا] ـ در رسالہ[۲] آبلہ کہ در انگشت[۲] و غیرہ افتد و چوں پختہ شود سوزن درو سے خلانند کہ آب از وے برآید و بہ شوذ حماق بضم ہاے مہملہ، لیکن در قاموس حماق بوزن غراب[۳] و کتاب خدری است کہ متفرق باشد دربدن و لفظ صحیح آں داحس[۴] است بدال و حاو سین ہر سہ مہملہ آں قرحہ است کہ ظاہر شود میان ناخن و گوشت پس ناخن بسبب آن می افتد کمافی القاموس، و بجاے معجمہ چنانکہ بعضے گویند خطاست، پس انگشت و غیرہ گفتن نیز خطاست۔[=]

چلمچی ـ در رسالہ[۲] طبقے کہ اکثر مسین باشد و دست و رو دراں شویند، بوغ

ا۔ مطابق الف، ب اور ج میں یہ لفظ چلمی کے بعد دیا گیا ہے

۲: الف: در دست

۳ الف: عراق۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ ۴ داحوس

بیائے موحدہ و واو معروف و غین معجمہ، لیکن لفظ بوغ در کتب نیست [=]

چمار۔ در رسالہ "چرم فروش، صرام بصاد مہملہ و تشدید راء لیکن صرام بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست پس اگر از صرم بہ معنی بریدن[۱] گرفتہ پس اعم باشد و اگر از صرام کہ معرب چرم است پنداشتہ سند می باید و پیدا انکہ چرم و چمر[۲] کہ لفظ ہندی است یکے باشد از عالم توافق لسانین [=]

چمرک[۳]۔ در رسالہ" بادریسہ[۴] دوک، از چرم دراز و گنده کہ دوک را از سوراخ گزرانیدہ چرخہ گزرانیدہ چرخہ گردانند، شوریسہ بضم شین معجمہ[۵] و واو مجہول" لیکن اغلب آنست کہ بادریسہ دوک آنست کہ چرمے را مدور بریدہ سوراخ کنند و دوک را در آں اندازند و آں در دوک باشد برائے نگاہداشت تار ہائے رسیدہ و بہ ہندی آں را دمرک[۶] خوانند و آں غیر چمرک باشد زیرا کہ چمرک باشد زیرا کہ چمرک برائے برگردیدن دوک باشد دمرک کہ بادریسہ گویند برائے گشتن تار ہائے ریسمان، کما فی الکتب، و بتازی آں را فلکہ بفتح و کسر خوانند، کما فی القاموس، و در منتخب اللغات بضم معلوم می شود [=]

چمک[۷] سنگ آہن ربا، متناطیس آہن رائے کشد در آں جنسے باشد کہ بعد از گداز سنگ مذکور آہن از اں برمی آید و در نواح قصبہ گوالیار قصبہ نرور (؟) ظرف ازاں سازند لیکن برآمدن آہن مذکور بدون ہیزم چوب بھیڑہ کہ بفارسی بلیلہ نامند ممکن نیست و ظرف مذکور خاصیتے دارد کہ اگر شیر را در آں گرم کنند ہر قدر کف کہ ازاں بلند شود بر زمین بریزد و ایں معنی مکرر بہ تجربہ آمدہ۔

---

[۱] صرم تصرّم وغیرہ۔ [۲] بلٹیس : چمرکھ [۳] کذا۔ لیکن برہان میں بادریسہ سین کے ساتھ ہے۔ [۴] کذا۔ [۵] دِمرک۔ دمرکا۔ [۶]

چمچا۔ در رسالہ و کفچۂ خرد سین یا آہنیں یا چوبیں و آں را قاشق نیز خوانند، مِلعقہ بکسر میم و سکون لام و عین مہملہ، لیکن چمچا خود لفظ فارسی است کہ ہندیاں بالف خوانند و قاشق ظاہرا ترکی است و ہندی صحیح آن اَرکھ[1] است بفتحِ الف و سکونِ راے مہملہ و فتح کاف مخلوط التلفظ بہا [=]

چمگادڑ۔ جانورے است کہ از نور آفتاب خزیدہ شام و شبہا بر آید شپرّہ و بوا زبائے موحدہ بیا رسیدہ و واو بالف کشیدہ و زائے معجمہ و بتازی خفاش خوانند اگرچہ لفظ خفاش بفتح شہرت دارد لیکن در قاموس بضم اوّل است [=]

چمکنا۔ درخشیدن و درفشیدن[2] و بتازی لمعان خوانند [=]

چنگاری۔ پارۂ آتش، بتازی شرارہ[3]، آتشیزہ[4] بند۔[5] و فوقانی و شینِ معجمہ مفتوح [=]

چینک۔ تیر زدن کہ اعضا کہ بہ سبب درد مندی اعضا شود ضربان بضاد معجمہ

چھننا[6]۔ ظرفے مانند طبقے باشد کہ دراں سوراخ کنند، مثل کفگیر[7] و طباخاں و طباخاں و حلوائیاں بر سر دیگ کنند روغن و شیر و شیرینی بداں صاف نمایند ترشی پالا بضم فوقانی و راے مہملہ و شین معجمہ بیا رسیدہ و باے فارسی بالف کشیدہ و لام و الف، اَردن بفتح الف و سکون راے مہملہ و فتح دال و نون لیکن در ہندوستان کفگیر کلاں آہنین باشد [=]

ا۔ کذا۔ ۵۲ چمگادڑ، چمگدڑ، چگدڑی۔ چمگدڑ، چگیدڑ، پلچیس بالف چمگادڑ

۲۔ بر وزن و معنی درخشیدن (برہان)۔ ۵۴ کذا۔ ۵۵ کرم شب تاب (برہان)

۵۶ پلیس :

۵۷ ب : (= کفگیر۔ برہان)

چھنیل [چھنال[1]] در رسالہ "زنے کہ سر از خانہ بیروں کند و چوں کسے بیند باز پس شود، طلعہ بضم طاے مہملہ و فتح لام عین مہملہ" لیکن چھنیل معلوم نیست کہ لغت کجا است ما مردم کہ از اہل ہندیم و در اُردوے معلّٰی می باشیم نشنیدہ ایم و ظاہر اچھنال است بہ معنی مطلق زنِ بدکارہ کہ بفارسی روسپی براے مہملہ بواو رسیدہ و سین مہملہ موقوف[2] و باے فارسی بیار رسیدہ و جلَب[3] بفتح جیم و لام و باے موحدہ و خشنی[4] بضم خا و سکونِ شین معجمہ و نون بیار رسیدہ گویند [چھنیل = ...]

چھنگلی[5] انگشتِ کہیں، و خردترین انگشت ہاے دست و پا کالچ[6] بہ سکونِ ثالث و بکاف تازی بالف کشیدہ و باے موحدہ و لام مفتوح و جیم تازی ساکن مخفّف کالیچ بلام بیار رسیدہ و بہ عربی خِنصر بکسر خاے معجمہ و سکونِ نون و صاد و راے ہر دو مہملہ۔

چُندھلا[7] کسے کہ در روشنی چشم خوب نتواند کشود، بتازی اخفش بفتح الف و سکون خاے معجمہ و فتح فا شین معجمہ" و بفارسی شبّرہ چشم، سعدیؒ گوید ؎

گر نہ بیند بہ روز شبّرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

امّا معلوم نیست کہ ایں اطلاق من حیث العلمیّت است یا من حیث الجنسیت۔ [=]

چنبیلی۔ در رسالہ "گلے مشہور و آں زرد یا سفید بود' یاسمین"، لیکن در بودن یاسمین بہ معنی چنبیلی نظر است امّا از بعضے زباں دانان شنیدہ کہ گل یاس بہ معنی چنبیلی

---

[1] آصفیہ وغیرہ۔ [2]، [3] برہان، [4] برہان۔ [5] چُھنگلی چھنگُلی۔ چُھنگلیا۔ پلیٹس [6] برہان۔ بالکسر۔ [7] چُندھا اور چندھلا۔

است دریں صورت مخفف یاسمین خواہد بود لیکن یاسمین در ولایت بہ معنی
بنفش وسیاہ مستعمل بود چنانکہ از اشعار متأخرین ثبوت میرسد و یاسمن اغلب کہ
مخفف یاسمین باشد، بریں تقدیر غیر چنبلی بود و تحقیق آنست کہ یاسمین لفظ عربی است
مبدل یاسمون کہ جمع یاسم است و آں سفید و زرد باشد، چنانکہ در قاموس
است یاسمن غیر یاسمین است واللہ اعلم [=]

چونا[۱] در رسالہ، چکیدن آب باران از سقف خانہ و کازہ بہ عربی و
رکیفہ، بوزن لطیفہ و ترشح گویند و ژ وَہ کردن بفتح واو و سکون زاے عجمی و
فتح واو دوم، ژوہیدن[۲] بزاے عجمی و واو مجہول و ہا" لیکن خصوصیت آبِ
باران و سقف ندارد و لفظ ہندی و عربی فارسی ہر سہ بہ معنی چکیدن است
خواہ از سقف و کازہ باشد خواہ از غیر آن، و خواہ آب باران باشد یا غیر
آن [= ب ا ب لیکن ہا الف میں چوتا۔ دو معنی دارد، اول چکیدن .....
دوم آہک .....]

چھوڑنا[۳] در رسالہ، فتیلۂ آتش را در ماشہ نہادہ آتش بہ تفنگ[۴] دادن و ماشہ
زیر کردن و آں آہن را کہ فتیلہ در آں نہادہ آتش زنند۔ ماشہ بہ شین معجمہ خوانند"
لیکن چھوڑنا اعم است و فارسی مشہور آتش بہ تفنگ زدن سر دادن است
و چون بندوق در اصل در ہندوستان نبود بعضے از الفاظ لوازم آں ہندی نیست
از آں جملہ است، ماشہ [= ب ا ب لا الف: چھوڑنا دو معنی دارد، اول = ... دوم۔
ہشتن]

---

[۱] مطابق ب، الف اور ج میں چونا، ہا ب: چونا شہ ولپعد و
دُکز فگا۔ [۲] برہان۔ [۳] مطابق ب، الف و ج: چھوڑا، ہا الف۔ ایضاً ہا
ب چھوڑنا۔ [۴] تفک، (بعض نسخوں میں)، ماشہ زیر کردن۔

چوکی دار - در رسالۂ شخصے نگہبان کہ شب ہا فریاد کند تا مردم خبردار باشد، پس اگر یک جا نشستہ باشد حارس و اگر رواں باشد یتاقی بتقدیم تحتانی بر فوقانی، لیکن تفرقہ بے جا است، حارس اعم است یتاقی بہ معنی مطلق پاسبان چنانکہ در سروری است و حالا کشکچی بکسر کاف تازی و فتح شین معجمہ و سکون کاف دوم و جیم فارسی بیار سیدہ و ظاہرا یتاقی ہم ترکی باشد چرا کہ قاف در فارسی نیست و کشکچی خود لفظ ترکی است [=]

چوکی خانہ - جائے کہ پاسبان بنوبت دراں پاس دارند، نوبتی بنون مفتوح و سکون واو و بائے موحدہ و فوقانی بیار سیدہ ایں قدر ہست کہ نوبتی بہ معنی خیمہ کشک را گویند نہ مطلق جائے آں۔

چوہٹہ[۱] - جائے کہ وسط بازار بود و ہر چہار طرف بازار و راستہ دکان بود، چار بازار، مرزا صائب گوید[۲]: ؎

جا زار عناصر پر مکدر گشتہ است وقت آں آمد کہ برچینند ایں بازارہا

چونہ[۳] - ہماں کہ در عمارت صرف شود آہک و بتازی جص بجیم و تشدید صاد مہملہ معرب گچ و لفظ گچ نیز فارسی گفتہ اند و شاید در گچ و چونہ کہ لوزہ گویند اندک تفاوتے باشد واللہ اعلم [=]

چواو[۴] - سخنے از غرائب بر زبانِ مردم افتد کہ باہم بطریق تعجب گویند، واگویہ بکاف فارسی و واو مجہول گفتہ اند و ایں فارسی قدیم است لیکن تعجب ضرور نیست و گاہے شماتت و خبث نیز داخل باشد۔

۱؎ چوہٹا۔ ۲؎ تصحیح کی گئی۔ ۳؎ = چونا۔ ۴؎ گچ نیز (برہان) ۵؎ پلٹیس

لغات رنگین: چرچا اور تکرار بے جا کہ جس میں موجب رسوائی کا حد سے زیادہ ہو جانا۔

چَول ـ طرف تختهٔ درکه بر کازه که به هندی دبونی گویند[1] و تختهٔ مذکور به سبب او گردد، پاشنه در [=]

چودهری[2] در رسالهٔ کلاں تر محلّه و بازار که هنگام معاملت[3] خانهٔ حاکم رفته جواب مے گفته باشد، کلو بضم کاف تازی و لام بواو رسید بعضے واو مجهول گفته اند، و ایں فارسئ قدیم است و در شیراز همیں رواج دارد و حالا مشهور لفظ ریش سفید است، و در مواضع و قری ارباب گویند، و ایں از اهل زبان به ثبوت رسیده، و باز در رسالہ آورده "کلاں تر ده که مرجع زمینداران و اهل حرفه باشد، ده گیا خوانند بکسر دال و کاف فارسی مکسور" و ایں خطاست بدو وجه اوّل آنکه مرجع اهل حرفه چودهری باشد لیکن اورا ده گیا نخوانند و دوم گیا بکاف تازی است نه فارسی، و ده گیا به معنی خداوند ده است چراکه به معنی بادشاه و حاکم آمده، چنانکه در کتب معتبره نوشته و توسی گوید در گیلان متعارف است که سادات را کیا و بادشاه را کار کیا خوانند[4] [=]

چوکهٹ ـ چارچوب[5] در، درباس بدال و راے مهملتین و واو بوزن بلیناس و ایں که بعضے بکسر و در برهان به معنی گرداگرد هر چیز نوشته خطاست و بعضے بلند بروزن کمند و بعضے بلندیں بروزن نمدزین بدیں معنی آورده، و توسی بلندیں بکسر به معنی پیرامون در نوشته [=]

چوک ـ در رساله "تره الیست بغایت نازک و ترش طعم حماض بکسر حاے

---

[1] پلیٹس [2] الف ـ چوہدری ـ [3] الف ـ هنگام طلب صف [4] برهان: کار گیا بجاے فارسی ـ [5] الف و ب: چارچوب دراز ـ [6] مطابق ب الف و ج چوکه، الف ب چوک ـ

وضاد مہملہ" و این خطاست اول این کہ اورا بہ ہندی چوکا خوانند نہ چوک بدونِ الف و اینِ ظاہرا مقتضاے این لفظ است کہ در ہندی بہ معنی خطاست و چوک رشتی است کہ از آب لیمو و دیگر ثمرہاے ترش سازند دوم آنکہ حماض بضم ہاے و تشدید میم است بوزن رُمّان چنانکہ در قاموس وغیرہ است [=]

چھوکرا[1] و چھوہرا۔ در رسالہ" پسر اَمرد چُہرہ بضم جیم فارسی و سکونِ ہاے راے مہملہ" لیکن این لفظ در ہر دو زبان آمدہ این قدر ہست کہ ہر دو جا الفاظ گونہ ہست[2] پس از توافق لسانین باشد و تفصیل این در سراج اللغہ مرقوم است[3]

چوہڑا[4]۔ در رسالہ" خاک روب رشتی بفتح راے مہملہ و سکونِ شین معجمہ و فوقانی بیا رسیدہ" لیکن رشتی بفتح در فرہنگ ہاے معتبر بہ معنی خاک روبی و خاکسار است منسوب بہ رشت بہ معنی گرد و خاک پس بہ معنی خاک روب کہ این صاحب حالت است نباشد، و لفظِ صحیح آن در عربی کنّاس است و در فارسی پاکار و حالا آن کہ نجاسات را کشد و پاک کند آن را کودکش گویند بکاف تازی بواو رسیدہ و دال بفتح کاف تازی و شین معجمہ[5] [=]

چورنگ[5]۔ در رسالہ آنکہ "حیوانے را دست و پا یک جا کردہ بر شکم بندند و بر آن شمشیر آزمایند قرص بفتح قاف و راے مہملہ زدہ و صاد مہملہ" لیکن در قاموس قرص بہ معنی مطلق بریدن و گرفتنِ گوشت بانگشتان تا آزار برسد،

[1] چھوکرا، چھوکڑا، چھورا، چھوہرا۔ (پلیٹس) ، الف چھوکرہ و چھوڑ ب = چھوکرہ و چھوہرا ج : چھوکرہ و چھوہرا۔

[2] الف و ب : نیست ۔ [3] کذا ۔ [4] پلیٹس

[5] پلیٹس

دریں صورت بہ معنی حالتے باشد کہ بہ ہندی چُٹکی گویند یا معنی مطلق بریدن پس بہ معنی ہیأت مخصوص کہ نوشتہ نباشد [=]

چُوچی[51] پستان مطلق و بتازی ثُنْدُی[52] بضم ثاء مثلثہ و بفارسی چُچُو[53] بضم جیم فارسی و چوں ہر دو لفظ نزدیک اند بہم ظاہر از توافق باشد۔

چوٗلھا[54] در رسالہ "دیگد ان کہ بہ عربی اثافی گویند، دیگپایہ[55]" لیکن بہ عربی اثافی جمع بضم و فتح اوّل و سکون فا و فتح تحتانی بہ معنی سنگے کہ بر ان دیگ گزارند کما فی القاموس، چولھا اعم است خواہ از گل باشد خواہ از سنگ، و خواہ از آہن [=]

چوبارا۔ در رسالہ "حجرۂ کہ بالاے حجرہ باشد و آں را بارہ و دروارہ و خان غرد نیز گویند، بر وارہ بفتح باے موحدہ و راے مہملہ و واو بالف کشیدہ و راے مہملہ" لیکن بزبارہ بباے فارسی بہ معنی خانہ تابستانی است اعم از آنکہ بالاے خانہ باشد و ہم چنیں خان غرد بخاو نمین ہر دو معجمہ و درواره بواو مبدّل بر وارہ است پس معنی او نیز ہمیں باشد [=]

چوٗڑا۔ در رسالہ "دستوانۂ عاج، وَقف بفتح واو و سکون قاف" لیکن چوڑا اعم است کہ ہم از عاج باشد و ہم از شاخِ کرگ و ہم از طلا و نُقرہ [=]

چوٹی۔ زنان کہ پس قفا آویختہ باشند دنبوقہ بضم دال مہملہ و نون زدہ و یاے

---

[51] آصفیہ۔ [52] ثُنْدُی و ثَنْدی۔ [53] برہان [54] ج: چھولا بلیٹس چوھلا چولھا ہر دو [55] برہان۔ [56] یہاں غالباً اُثْفِیَّۃ رہ گیا ہے دبضم اول ثانی کرہ ثالث و فتح تحتانی، [57] سب نسخوں میں چوبارہ، ہا، ب= چوبارا [58] بروار، بربار، بربارہ، پربار، پربارہ، پروار، پرواره، درواره اور خان غرد (برہان)

موحدہ" لیکن چوٹی دراصل ہندی بہ معنی کاکل است و بہ معنی موے بند مذکور مجاز، وقید زنان نیز بیجا است در کاکل اطفال نیز اندازند و ایں اکثر عمل ہندوان است، ونیز ذنبوقہ موے از پس آویختہ است کمافی القاموس وشملۂ دستار نیز گفتہ اند کمافی کشف اللغات، پس موافق قول صاحب رسالہ یکے نباشد و دراصل یکے است ۔ [=]

چونڈا ۔ در رسالہ "کاکل مرغاں کہ پرے چند از پرہاے مقرری کہ بر سر مرغان بلند شود پوپ بباے فارسی مضموم واو مجہول"، لیکن چونڈا اعم است از موے سر آدمی دیر مرغاں و پوپ مخصوص مرغان است [=]

چونچ ۔ نول بنون و واو مجہول ولام وبتازی منقار گویند، [=]

چونک[1] ۔ در رسالہ" از نوک تیر و نیزہ وغیرہما اندام کسے را آزار دادن نخش بفتح نون وسکون خاے معجمہ وسین مہملہ" لیکن قید کسے خطا ست، بحیوانات واشمار مثل خیار وغیر آں نیز اطلاق کنند ونخس در قاموس خلانیدن چوبے است در سُرین وپہلوی دَوّاب، ودر منتخب اللغات سر چوب یا انگشت بکسے زدن وغالباً نخس بہ معنی مطلق چیز سر تیز خلانیدن است بچیزے خواہ آدمی باشد یا غیر آں نیز در ہندی چونک بہ معنی وحشت است کہ بفارسی رم درمیدن ورم خوردن است [=]

چونچ مارنا بچے نکالنے کوں ۔ در رسالہ منقار زدن مرغ بیضہ را برآوردن بچہ وبتازی آں را تطریق گویند کہ بہ معنی راہ کردن است کمافی المنتخب وکفانیدن بہ معنی مطلق شگافتن ۔ [=]

چونا ۔ آہک کہ نورہ بضم نون نیز خوانند [=]

[1] الف وہ ب: "چونکھ"

چولائی۔ دررسالہ "ترہ الیست معروف فیجن بفتح فا و سکون یا و جیم و نون" نیکن درکشف اللغات سُداب گیاہے است مثل پودینہ کہ دائگان براے اسقاط حمل بخورد عورت دہند و در قاموس الفیجن کیحیٰں، السذاب

چوک۔ ترشی کہ از آب لیموں سازند، سیاہ و غلیظ می شود و براے خارش بکار آید و باگندک و روغن استعمال کنند، فلش بفتح و سکون لام، کذا فی الرسالہ [=]

چودن۔ دوا ہاے خشک کہ باروغن و آب وشہد وغیرہ خورند، سفوف [=]

چونٹپ لگانا۔ برانگیختن، وتحریک نمودن بتازی تحریص بصاد مہملہ و اغراء بغین معجمہ برغلانیدن [=]

چوُرنا[1] دررسالہ "ریزہ کردنِ نان وغیرہ، ترویدن" [=] درکتب معتبرہ لغت نیست، آرے ترید و تریت بدال و تا بمعنی اشکنہ است و آن طعامے است کہ نان ریزہ در دوغ یا شوربا یا امثال آن ترکنند و بہ عربی ثرید بثاے مثلثہ خوانند و ایں معرب ترید است و تریدن بوزن وریدن، ورشیدی گوید کہ اصح نشریدن بنون و زاے فارسی است [=]

چونسنا۔ مکیدن و مزیدن بفتح و زاے معجمہ بپارسیدہ و بتازی مص خوانند بمیم و تشدید صادِ مہملہ [=]

چوکنا[2] دررسالہ "خلانیدنِ چوب وغیرہ کہ بعربی نخس خوانند، و رختن بدال و

---

[1] ہا الف و ہا ب: چُورنا۔ [2] ہا ب: چوکھنا۔ [3] الف و ب و ج میں ورحتن درخلن ہا الف و ہا ب: ورختن

وراے مہملہ ساکن"، لیکن این لفظ در معنی مکرر نوشتہ شدہ است ونیز لفظ ورختن در کتب مشہورہ نیست [چوکھنا = ورختن]

چھوڑنا[۱] رہا کردن، ہشتن، بکسر ہاے ہوز وسکون شین معجمہ [=]

چونٹھنا[۲] در رسالہ" اندام کسے را بناخن گرفتن، شخودن، لیکن در کتب معتبرہ شخودن مجروح کردن است بدست ودندان وریش نمودن بناخن آوردہ اند پس اعم باشد،

چیتھڑے[۳] کہنہ والا۔ در رسالہ" کہنہ فروش خلقنانی بفتح خاے معجمہ ولام وقاف ونون" لیکن کہنہ فروش آنست کہ در ہندی آن را گوڈریہ[۴] گویند وچیتڑے کہنہ والا شخصے کہ در کوچہ ہا گردد وجامہ زرتار وغیرہ کہ کہنہ شود خرید نماید ونیز لفظ خلقانی در کتب مشہورہ نیست۔

چیلھ[۵]۔ جانورے مشہور، غلیواز بفتح غین معجمہ ولام ویاے مجہول وواو بالف کشیدہ وزاے معجمہ، وخاد بخاے معجمہ ودال، وچنگلانی بفتح جیم فارسی وسکون نون وکاف فارسی ولام بالف کشیدہ ودو تحتانی، وچوزہ ربا بجیم فارسی بواو رسیدہ وزاے معجمہ وضم راے مہملہ وباے موحدہ بالف کشیدہ۔

چھینک۔ مشہور، بتازی عطسہ شنوسہ بفتح شین معجمہ ونون بواو رسیدہ وسین مہملہ وشتوسر بفوقانی بجاے نون وراے وستوسہ[۶] بسین مہملہ وبفوقانی تصحیف وتحریف

---

[۱] الف وج: چھوڑنا، ب چھوڈنا۔ [۲] سب نسخوں میں یہی ہے۔ [۳] کذا۔ [۴] الف: گرڑریہ۔ [۴] گوڈریہ (ب : ج : د [۵] = جیل پلیٹس میں چیلھ بھی دیا ہے۔ ا، ب وج سب نسخوں میں یہی ہے اس لیے عنوان میں اسی کو قائم رکھا ہے۔ [۶] برہان = شنوسہ، سنوسہ، ستوسہ، ستوسر

است۔

چیکٹ [1] در رسالہ "چرکے کہ از زیر چراغ بر مزہ کہ آں را مسرجہ [2] گویند جمع شود کرسہ بضم کاف" لیکن کرسہ کہ لفظ عربی است بہ معنی مطلق چرک است اعم باشد [=] [3]

چھیوا [3] در رسالہ "قسم جغرات است کہ شیر را در جغرات بیآمیزند و آں را شیراز خوانند دوراغ بدال و واو و رائے مہملہ بالف کشیدہ و غین معجمہ" لیکن در فرہنگ رشیدی شیراز آنست کہ شِبِت را [4] با شیر بیآمیزند و قدرے شیر برآں بریزند، پس در مشکے تا ظرفے دیگر نگاہدارند تا ترش گردد و بعد ازاں نان خورش سازند و آں را دوراغ نیز گویند، و ایں لفظ مرکب است بہ معنی چیزے کہ شیر ساختہ باشند و حق آں است کہ شیراز لفظ عربی است و آں ماستے است کہ آب آں دور کردہ باشند دریں صورت بہ معنی جغراتے باشد کہ آں را بہندی چکا گویند [=]

چھیلی [5] ہر چیز پوست باز کردہ و نیز دال کہ پوست کہ از وے دور کردہ باشند و بہ عربی آں را مقشر خوانند نخجہ [6] بفتح بائے موحدہ و سکون خائے معجمہ و فتح فوقانی۔

چیپڑ [9] بنجال چشم کہ در گوشہ چشم مژگاں بستہ شود و بتازی رمص بفتح رائے مہملہ و سکون میم و صاد مہملہ، کیخ بکاف تازی بیا رسیدہ و خائے معجمہ و بیخ ببائے [10]

---

[1] الف: چیکٹ۔ [2] سب نسخوں میں یہی ہے۔ شاید مسرجہ ہو۔ [3] لغات میں ملا۔
[4] برہان۔ [5] برہان [6] برہان۔ - چھیلی ہوئی۔ [8] برہان۔
[9] چیڑا۔
[10] کیخ، بیخ، و کیغ کے لئے دیکھو برہان۔

فارسی بیا رسیدہ و کیغ بغین مبدل آن۔

چلیتی کلھیان[۵۱] ۔ در رسالہ" کوزۂ خرد رنگ کردہ کہ ہندوان و عوام مسلمین در موسم دیوالی پر کنند، خلشک بضمتین و سکون شین معجمہ"، لیکن اقوی خلشک است بہر دو کاف لہذا مخفف خاک خشک گفتہ اند، امّا برین تقدیر بفتح اول مے باید۔ و آں کوزۂ سفالین است منقش برنگ ہا و در شہر خلنج کہ حسن خیز است داخل جہاز و جز آں کنند، پس برین تقدیر لغت فارسی نبود و مخفف خاک خشک نباشد [چینی =]

چلینی[۵۲] ۔ کاسۂ چوبین فقیران و آں را لاک[۵۳] بکاف تازی نیز گویند، سرغچ بفتح سین مہلہ و سکون غین[۵۴] ۔

چیرا[۵۵] ۔ در رسالہ" دستار، شارہ[۵۶] بشین معجمہ و راے مہلہ" و صاحب رشیدی گوید شارہ پارچۂ تنگ کہ از ہند آرند و دستار نیز ازاں سازند، لیکن تحقیق آنست کہ شارہ بشین معجمہ و مہلہ یکے است و ہر دو لفظ ہندی لسبب علمیّت در فارسی مستعمل شدہ [= دستار باشد اہل ہند راکہ از میان بدر از بریدہ کردہ باشند، شارہ.....]

چلینچلی[۵۷] ۔ در رسالہ" گروہۂ ریسمان خاک بر دوک پیچیدہ، چغرشتہ[۵۸] بجیم فارسی و غین و شین ہر دو معجمہ" و تحقیق آنست کہ در بعضے نسخ جغرشتہ بغین و در بعضے بفا است و در اکثر فرہنگ ہا بہ معنی گروہۂ ریسمان خام و در سامی و در رسالہ

---

۵۱ تصحیح از ہاج۔ ۵۲ کذا مشکوک ہی۔ ۵۳ ت، ۵۴ برہان ۵۵ پلیٹس

۵۶ سارہ اور شارہ (برہان) ۵۷ کذا ۵۸ ایضاً جفرشتہ، چغرشتہ وغیرہ (برہان)

حسین وفائی بہ معنی ماشورہ آوردہ و بعضے گویند، افزاریست مرجولاہگان را [=]

چیتھڑا۔ در رسالہ[۱] پارچۂ جامہ کہ از کہنگی آویزاں باشد آغردہ بالف ممدودہ و غین معجمہ، پرہازہ بضم باے فارسی و راے مہملہ ساکن[۱] و راے معجمہ ساکن صاحب رشیدی آغردہ مخفف آغازدہ[۲] بہ معنی نم دیدہ و ترشدہ گفتہ و در جہانگیری و فرہنگ توسی بہ معنی جامہ تنگ پارہ پارہ پس چیتھڑا نباشد وبرہازہ چوب بوسیدہ در گوی سوختہ کہ بالاے سنگ چقماق گزاشتہ بدان زنند تا آتش درگیرد و خف و پود نیز خوانند در بعضے از کتب آمدہ با آنکہ در صحت این معنی تامل است [=]

چھینکا[۳]۔ ریسمانے کہ از پوست نباتے سازند و گاہے علاقہ ہا را بداں بندند دبقلا بہ کہ در سقف باشد آویزند و گاہے بجاے دیگر و دیگ طعام و طبق وغیرہا دراں گزارند از جہت محافظت و آں را کنب بفتح کاف تازی و نون و باے موحدہ نیز خوانند و آونگ بمدہ و بفتح واو و سکون نون و آویزک نیز خوانند، لیکن در کشف اللغات رسن کہ یک سرش بجائے و سر دیگر بجاے بندند و بر آں جامہ آویزند و انگور نیز بیاویزند و اہل ہند الگنی[۴] دبلگنی نیز خوانند و ہم چنیں است در کتب دیگر مثل رشیدی و جہانگیری پس بہ معنی چھینکا کہ نوشتہ صحیح نباشد [=]

---

[۱] بروزن دروازہ (برہان) [۲] آغاردن و آغاریدن = ترکردن برہان۔

[۳] نیز دیکھو تشریح لفظ الگنی (باب الف میں) [۴] پلیٹس میں الگنی بلگنی بھی ہے۔

چیتیا - در رسالہ" جانورے کہ پلنگ گویند، یوز لیکن پلنگ جانورے دیگر ست کہ بہ عربی نمر بفتح نون و میم و رائے مہملہ خوانند و چیتا یوز است [=][1]

چیونٹا" - مورچۂ کلاں کہ بہ فارسی مورسواری گویند بسین مہملہ، و نیز آنچہ آتش بداں بردارند[2]، آتش گیر آنچہ بداں آتش افروزند آمدہ [=]

چیچڑی - کرمکے کہ کوچک سیاہ کہ در بدنِ چار پایان می چسپد و خون می مکد۔ کنہ بہ عربی قُراد و قُرد نیز۔

چھیپ[3] - در رسالہ نقطہ ہائے سفید کہ بر اندام آدمی می افتد، بہق بفتح باد ہا و ایں معرب بہک[4] است [=]

چھیلنا[5] - در رسالہ" خراشیدن، بشخودن بکسر خا و شخالیدن بشین معجمہ و لام" لیکن بائے بشخودن زائدہ است و اصل شخودن و سابق ترجمہ چونٹھنا گفتہ و ظاہرا مشترک است [=]

چھیدنا - سوراخ کردن، انجیردن، انجیردن بفتح و سکونِ نون و جیم بیا رسیدہ و رائے مہملہ، و سُفتن اگرچہ سُفتن اکثر در جواہر وغیرہ کہ سوراخ تنگ داشتہ باشد مستعمل است لیکن بہ معنی سوراخ نیز آمدہ است شاعر گوید ؎

کوہ کن تعلیم خارا سفتن از استاد داشت ہرچہ کرد از کاوشِ مژگانِ شیریں یاد داشت

چلیتا - نقش کردن، زمودن[6] بفتح زائے معجمہ ژہیدن و آنچہ در بعضے از نسخِ رسالہ ژہیدن بضم ژائے فارسی بدیں معنی آمدہ خطا است چراکہ ژہیدن بہ معنی چکیدن آب است از سقف وغیرہ[7]

---

[1] نیز چینا۔ [2] چمٹا و چیمٹا (ملیٹس)، [3] پلیٹس۔

[4] بروزن ملک۔ [5] مطابق ما ب باقی نسخوں میں چھلنا۔ [6] بروزن نمودن (برہان)

[7] ہانسوی کے نسخوں میں نہیں۔

باب الخاء معجمہ

(خ)

خاک تودہ - در رسالہ "تودہ خاکی کہ برائے مشق تیر اندازی سازند قطبہ و رمیہ بہ کسر رائے مہملہ[۵۱]" لیکن در قاموس قطبہ نصل الہدف است و در کنز اللغہ مکانِ تیر نشانہ و رمیہ در کنز اللغہ "الصید یرمی" و در منتخب ہر صید و ہر دابہ کہ تیر بر آں انداختہ شود و تیر در آں نفوذ کند دریں صورت غیر خاک تودہ باشد بدان کہ لفظ خاک تودہ اگرچہ فارسی است لیکن بدیں معنی مستعمل ہندوستان است فارسی صحیح آں آماج خانہ است و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مسطور است [خاک تودا ......[۵۲]]

خُتکا[۵۳] - در رسالہ "چوب دست کہ گندہ و سطبر و کوتاہ بود کہ آں را دبوس نیز گویند" کلمہ بفتح کاف و سکون لام و فوقانی" لیکن در رشیدی و غیرہ بہ معنی گرز نوشتہ و در منتخب بہ تشدید معرب دبوس بہ تخفیف بہ معنی گرز و کلمہ در سروری و غیرہ بہ معنی حیوان دُم بریدہ و بعضے حیوان از کار رفتہ نیز آوردہ و معنی ختکا بضم کاف تازی و فتح فوقانی نیز گویند [=]

---

۵۱ سب نسخوں میں یہی ہے شاید (ک مہملہ) = تودہ ریگ یا ریگ زار؟ ۵۲ صرف ہا ب میں

۵۳ پلٹیس

خرخرا[۱] در رسالہ "پشت خارِ ستور کہ از آہن سازند و دندانہ دار بود فرجون بجای مہملہ بوزنِ فرعون" لیکن در منتخب اللغات فرجون بجیم تازی است و در یکے از نسخ رسالہ بصاد مہملہ[۲]، بہ ہاے مہملہ در ہیچ کتاب نیست، و بہ عربی محسّہ گویند بکسر میم و حاے مہملہ و تشدید سین مہملہ نیز آمدہ کما فی القاموس[۳] [=]

خرجی[۴] زرے کہ کسے را روانۂ جاے شود یا جاے باشد بدہند یا بفرستند و نیز زرے کہ زنان فاحشہ را مقرر کردہ طلب نمایند و دہند، چرمہ بفتح جیم فارسی و سکون راے مہملہ و میم، لیکن چرمہ مخصوص امرد ان است بدان کہ لفظ خرج بجیم تازی لفظ عربی نہ فارسی است و فارسیان بجیم فارسی نیز استعمال کنند اگرچہ عربی دانان احتیاط نمایند بریں تقدیر لفظ نکہت در عربی بکافِ تازی است و فارسیان بکاف فارسی خوانند نیز صحیح باشد و ایں نوعے از تصرف است۔ و در یافت ایں معنی بعد عمرے می شود۔ [ہانسوی کے نسخوں میں نہیں ملا]

خراٹا[۵] آواز یکہ وقت خواب بر آید، سوناٹک[۶] بسین مہملہ بواؤ رسیدہ و نون بالف کشیدہ و فتح نونِ دوم و کاف، و بعضے سوناٹک بہ معنی نفسے کہ کہ از بینی بر آید گفتہ آید اما ہر دو نزدیک بہم اند و در عرف حال صفیر خواب گویند و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و کِرش و کِرشہ بکسر کاف تازی و سکون راے مہملہ و شین معجمہ۔

---

۱ پلیٹس ۲ ہا الف: ہا ب میں بھی صاد مہملہ کے ساتھ ہی۔ ۳ قاموس میں ہی اَلْمَحَسُّ نَفْضُ التُّرَابِ عَنِ الدَّابَّةِ بِالْمِحَسَّةِ لِلْفِرْجَوْنِ ۴ نیز دیکھو خرچی جانا، خرچی ملانا۔ ۵ پلیٹس ۶ برہان۔ ۷ برہان لیکن کِرشہ اس معنی میں نہیں دیا۔

خشتخت - در رسالہ "خشتک پیراہن، نبیقہ بنون و بای موحدہ و یای معروف و قاف" و این خطاست، چراکہ خشتخت در ہندی پارچۂ جامہ کہ در وسط تنبان دوزند و بہ معنی خشتک پیراہن کہ پارچہ چہار گوشہ باشد نیست و نیز نبیقہ بدین معنی در کتب مشہورہ مثل قاموس وغیرہ نیست [=]

خط زن - در رسالہ "اگرچہ لفظ خط زن بقاف است لیکن کارچون بہ عوام کالانعام در باب خا آوردہ شد و اکثر الفاظ درین کتاب بحکم کلّموا النّاس علیٰ قدرِ عقولِهم بہ فہم مبتدیان [بے جا] استعمال نمودہ لیکن از جادہ صواب بفضل الٰہی انحراف نمودہ و آن را قط زن نیز گویند مقط بکسر میم و فتح قاف" فقیر آرزو گوید دریں صورت بسا الفاظ ذکر می باید کرد زیراکہ ہندیان مطلقاً قاف نمی دانند بلکہ اکثر حروف مثل زای تازی و عجمی و صاد و ضاد و طا و ظا و عین و غین و فا، و تحقیق آنست کہ آوردن لفظ عامیانہ محض کہ جہال صرف اند دریں نسخہ بے جاست، چنانکہ سابق مکرر اشارت بداں رفتہ مثلاً مسجد کہ جاہلان مہجد بہ ہای ہوز خوانند، و مناسب آوردن الفاظ است کہ عوام و خواص بداں تلفظ کنند و گو در اصل غلط باشد بدانکہ قیاس می خواہد کہ قط زن تراشندہ قلم یا کارد باشد، امّا بہ خلافِ قیاس قط زن بہ معنی مقط آمدہ و سند این در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [.... انحراف ننمودہ تا طاعنان را مجال سخن دریں نسخہ نباشد ؎

آں معلّم اوستاد ذو فنون ۔۔۔ بہر طفل خویش می آید بروں
گویدش ہنگام تعلیم سخن ۔۔۔ ابجد و ہوّز و حطّی و کلمن
کم بگردد فضل استاد از غلو ۔۔۔ گر الف چیزے ندارد گوید او

خوگیر - در رسالہ "نمد زین نیز گویند، لِبد بفتح لام و کسر بای موحدہ" لیکن در

منتخب لبد بکسر مطلق سند گفته، امّا در قاموس سند زیں نیز آورده وهوالاصح،
دریں صورت نیز اعمّ باشد و حالا مشهور به تکلتو ست لفتح فوقانی و کاف تازی
وسکون لام و فوقانی بواو رسیده و ایں ظاہر اترکی است و بہمیں مناسبت
دو ظرف ریش راکہ دراز باشد و از زنخدان قصر نماید تکلتو خوانند چنانکہ شاعر
گوید ؎

بخالو منوچہر جان خودم[1] که بانگ تکلتوی او من بدم [=]

خوب کلا[2] - در رسالہ" بزبانِ ہندی خوب کلا گویند[3] و آں دوائے است
سرخ رنگ سے گوں بغایت ریزہ و طبعش گرم است و بتازی خمخم و بترکی
مراسوہ[4] خوانند خاکشی و خاکشو و خاکشیر کہ بزیادت رائے مہملہ در آخر
شہرت دارد غلط است، لیکن خوب کلا مخففِ خوب کلاں بنون است
و بودن آں لفظ ہندی محلّ نظر اگرچہ بعضے از ارباب فرہنگ ایں معنی
نوشتہ اند و اغلب کہ ہر دو یکے است [=]

خوبانی - میوہ ایست مشہور کہ مشمش و برفوق نیز خوانند، سرمش بکسر سین
مہملہ و سکون رائے بے نقطہ و میم و شین معجمہ، در کنز اللغہ مشمش بکسرۂ فتح
میمین است و تحقیق سرمش آنست کہ نوعے از زرد آلوے خشک کہ مغز بادام
در آں انداختہ باشند و بعضے مطلق زرد آلوے خشک گفتہ اند و تحقیق حال

---

[1] جان خودم، [2] الف: خوب کلا ب: ایضاً ج خوب کلاں، ہا الف
ما ب خوب کالا، برہان خوب کلان، پلیٹس : ایضاً۔ [3] مطابق ب:
الف و ج دونوں جگہ خوب کلاں۔ مگر سیاق وسباق چاہتا ہی کہ دونوں جگہ خوب کلا
ہو۔ [4] ب : مراسوہ

ہمیں است [=]

خود - در رسالہ کہ آں را خوید گویند کشت جو سبز، فصل بقا و صاد'' لیکن فصل بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست و در قاموس است فصل : اَلکُزمُ خَرَجَ حَبُّہٗ صغیراً اگر بدیں معنی و بااین مناسبت کشت جو سبز گفتہ شود می تواند بود، و لفظ خوید را مجدالدین علی قوسی بواو ملفوظہ منکر محض است و غلط می داند صحیح پیش او بواوِ معدولہ است چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام و بعد ازاں معلوم شد کہ بواو معدولہ ہر دو آمدہ اوّل چنانکہ مولوی جامی گوید ؎

ہر گیاہ کز خوید گندم خاستہ است　　خوید گندم را بخود آراستہ است

دوم سالک یزدی گوید۔ [=] ؎

ترسم کہ کشتہ ام جو خجلت برآورد　　خرم شوم چو برق زند بر خوید من

خول - در رسالہ'' کلاہ آہنی کہ نبرد آزمایان بر سر'' دارند و آں را ترک نیز خوانند، مِغفر بکسر میم''، لیکن خول در ہندی بہ معنی غلاف است و بہ معنی مِغفر لفظ خود بدال مستعمل شود و آں لفظ فارسی است چنانکہ بر زباں داں پوشیدہ نیست [=]



باب الدال

[د]

دادا - دررسالہ "پدر پدر کہ جد پدری نیز گویند، بنیا" لیکن این خطاست
صحیح نیا بہ معنی جدّ مادری و پدری است، چنانکہ قوسی و صاحب برہان
نوشتہ اند [= ..... بنا بفتح با[۱] و نون]

دانت[۲] میں تنکا پکڑنا - خس بدندان گرفتن، کنایہ از کمال عجز و زنہار
خواستن/خس بہ دہن گرفتن فی کتب اللغات و تحقیق آنست کہ این رسم
ہندوان است کہ درحالت عجز و زنہار خواستن چنین کنند و خود را گاو
کشی در مذہب این ہا گناہ عظیم است خود را در حالت اضطرار بہ صفت
آن نمایند و این معنی در غیر شعر امیر خسرو و محمد قلی سلیم دیدہ نشدہ و باتباع
این دو استاد فقیر آرزو نیز در بعضے از اشعار خود آوردہ، اگرچہ ترجمہ
لفظ ہندی می شود اما برآن در سخن جائز است از راہ قدرت، نہ از راہ
عجز، فافہم -

دانت دودھ کے - رافضعہ[۳] براے مہملہ وضاد معجمہ و عین بے نقطہ

---

[۱] مطابق ہا ب، ہا الف میں نبا بفتح نون وبا دونو صورتوں میں غلط۔ [۲] ب. دانت
تنکا پکڑنا۔ [۳] نفائس۔

[= بانسوی نے اس موقع پر دانت کے متعلق بہت سے الفاظ اور بھی دئے ہیں جن کو آرزو نے حذف کر دیا ہے کیونکہ ان کا اصل لفظ سے کوئی واسطہ نہیں]

دادـ در رسالہ "مرضے شبیہ بہ داغ برص کہ در اندام آدمی ظاہر می شود و بتازی قوبا بقاف و بواو رسیدہ و بائے موحدہ خوانند و آذرفن بفتح الف[1] و سکون دال و سکون رائے بے نقطہ و فتح فا و نون"، لیکن داد خود لفظ فارسی است چنانکہ صاحب جہانگیری گفتہ و سند آوردہ، پس از عالم توافق باشد و لفظ ادرفن در کتب مشہورہ نیست [=]

داکھـ انگور خشک کہ مویز نیز گویند، زبیب بزائے معجمہ بروزن حبیب، بدانکہ غالب آنست کہ داکھ در اصل تاک باشد کہ دال و تا باہم بدل شوند و غایتش داکھ در ثمر تاک در درخت استعمال یافتہ پس از عالم توافق باشد واللہ اعلم [=]

دھاتـ آنچہ از کان حاصل شود و از عالم زر و نقرہ و مس و امثال آں، نیز منی و نطفہ، بہ معنی اول فِلِزّ بکسر فا و لام و تشدید ذال معجمہ۔

دانا پانی[2] بہ معنی دانہ و آب است و بہ مجاز بہ معنی نصیب و قسمت نیز آمدہ، و بدیں معنی آب خور است بمدّہ ببائے موحّدہ و آبشخور بزیادت شین معجمہ قلب آب خورش۔

دھارـ آب شمشیر کہ بتازی حَدّ بفتح مہملہ و تشدید دال و غرارہ بکسر غین معجمہ و بہر دو رائے مہملہ و نیز وسط دریا کہ غرقاب و بتازی لُجّہ بضم لام و

---

[1] ب : دَرْفَنْ بفتح دال و سکون رائے مہملہ وغیرہ۔ [2] = دانہ کی بجائے دانا سب نسخوں میں۔ [3] برہان = آب عمیق

تشدید جیم خوانند [=]

دھائے[1] آنکہ طفل را شیر دہد و بتازی مرضعہ خوانند بضم میم وسکون رائے مہملہ وکسر ضاد معجمہ وعین مہملہ، دایہ ودر ہندی دائی نیز گویند وچوں دھائے ودایہ ودائی نیز دیگ بہم اند ظاہر ا از عالم توافق باشد۔

دائی جنائی[2] زنے کہ بچہ از شکم بیاورد وتیمار کند، پازاج بباے فارسی وزاے معجمہ بالف کشیدہ وجیم فارسی وبفارسی ماماچہ وبتازی قابلہ بقاف وباے موحدہ گویند، پازاج بعضے مرضعہ وقابلہ ہردو گفتہ وبعضے ایں را خطا دانند واوّل اقوی است۔

دھان۔ دانۂ معروف کہ برنج ازاں آید وشالی نیز گویند، شلتوک بفتح شین معجمہ وسکون لام وفوقانی بواو رسیدہ وکاف [=]

دُبا مارنا[3]۔ پنہاں شدن بقصد کسے، کمین کردن وتحقیق لفظ کمین کردن در سراج اللغہ مرقوم است وایں قسم مردم را دبّے کی چوکی گویند وبفارسی کمیں دار۔

دبّا گیا[4]۔ آنکہ بروے چیزے پوشند تا عرق کند، مغمول بغین معجمہ بوزن مفعول، آنکہ تۂ بارے آمدہ باشد مثل دیوار یا سقف بزیر آمدہ [=]

دُبھاسیا[5]۔ شخصے کہ لغتے را بہ لغت دیگر بیان نماید، ترزفان بفتح فوقانی وسکون راے مہملہ وزاے معجمہ وفا ونون، وترجمان بفوقانی وجیم معرّب آں است

---

[1] پلیٹس (   )، نور: دھا: دائی [2] دھائے (   )

[3] نفائس: قابلہ، صاحبہ، پازاج۔ [4] نور: نفائس۔ [5] ہا ب: نور میں یہ لفظ نہیں: دُنباری، [6] نیز دوبھاشیا (پلیٹس) نسخہ ب میں دہاسیا، نفائس بفارسی بچواک [7] نفائس: آب خود"

و بعضے ترفان نیز بدین معنی آوردہ، و اگر این باشد مخفف ترزفان خواہد بود۔

دھتورا۔ نباتے کہ تخم ثمر آں داروے بے ہوشی است تاتورہ بدو فوقانی و معروف و راے مہملہ و بتازی جوز ماثل بجیم و زاے معجمہ و میم و کسر ثاے مثلثہ خوانند، لیکن غالب آنست کہ دھتورا و تاتورہ چون نزدیک بہم انداز عالم توافق باشد [= درختے است خورد و کلاں کہ رہ زنان تخم آں را بہ فریب دہند تا از خوردن آں بے خبر شوند و تمام اشیا را لبغارت و تاراج برند، جوز ماثل و تخم آں را اُھواس گویند]

دھرن۔ زہدان زنان کہ بتازی مشیمہ و رحم خوانند [=]

درکہ۔ درک[۱] غالب نمودن خود را پیش کسے و سخن ہاے تہدیدیہ تنبیہہ گفتن گاؤ تازی بکاف فارسی و فوقانی بالف کشیدہ و زاے معجمہ بہ ارسیدہ۔

دراڑ[۲] در رسالہ دو کفتگی زمین کہ شگاف شدہ باشد خفوق بخاے معجمہ و فا و واو معروف و قاف، لیکن دراڑ اعم است از شگاف زمین و دیوار و ظروف و اثمار مثل انار وغیرہ و خفوق جمع خفق است [=]

درانتی۔ آلت آہنی کہ کاہ و زراعت بداں برند و درو کنند، داس بدال و سین ہر دو مہملہ و بتازی منجل و جیم بوزن منبر [=]

دھڑکا۔ طپیدن دل، خفقان بفتح خاے معجمہ و فا و قاف بالف کشیدہ و نون [=]

[۱] نسخہ ب درکہ، شاید درک دینا = مزاحمت کرنا (نور) یا ممکن ہے دھوم دھڑکا۔

[۲] دراڑ، دڑاڑ (نفائس) دڑاڑا وغیرہ (آصفیہ) نور: دراز بمعنی دراڑ۔

دستکی - در رسالہ "دوال پارہ کہ از قبضۂ شمشیر آویزاں باشد غریفہ، لیکن در قاموس غریفہ بغین معجمہ ورائے مہملہ و فا پوستے از ادیم[ا] بقدر شبر در پائین نیام شمشیر[۲] و در کشف اللغات غریفہ کفش، وستکے کہ بہ غلافِ شمشیر آویزاں کنند برائے آرائش، پس غریفہ غیر دستکی باشد ہرچند ایں قسم پوست در ہندوستان مرسوم نیست [دستکی و دستگی[۳]]

دشتانہ[۴] - در رسالہ "ساعدِ آہنیں کہ مبازران ہنگام جنگ در دست کنند، دستینہ نیز خوانند، قلچاق بقاف مکسور و سکونِ لام وجیم فارسی و قاف" لیکن قلچاق و دستانہ مخصوص آہن نیست گاہے از مخمل و غیرہ نیز سازند و میخ آہن بداں نصب کنند [دستوانا =]

دھشنا[۵] - در رسالہ" فرو رفتن زمین، خسف بفتح خا و سکونِ سین مہملہ و فا"، لیکن خسف فرو رفتن زمین است بخلاف دھشنا کہ اعم است۔

دشت لاپھ[۶] - سودائے اول و ایں را اہل حرفہ شگون دانند، دست فال و دست لاف مقلوب آں و دشت بفتح دال و سکونِ شین معجمہ و فوقانی و اول دشت باضافتِ لفظِ اوّل بسوے دشت بشین معجمہ، و سند ہر دو آخر در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است

دھگڑا[۷] - در رسالہ" عاشقِ زن، مُول بضم میم"، و ایں خطاست بلکہ یارِ زنِ

[ا] الف: پوستے [۲] "وَجِلْدَۃٌ من أدیمٍ نحو شبرٍ فارغۃٌ فی اسفلِ قرابِ السیف"، [قاموس] [۳] دستگی بہ معنی شکرے بازوں کا دستانہ (آصفیہ) دستانہ [۴] الف و ب میں دستوانہ (نیز برہان ملاحظہ ہو) بعض نسخوں میں دھنسنا [۵] نسخہ ب: در زمین فرو رفتن۔ [۶] مطابق ب، الف = دست لاپہ، دست لاف کی تحریف ہے۔ [۷] نور و آصفیہ: ہا ب: دکھرا

دیگرے یا یار زنے کہ بہ نکاح شخص مذکور نیامدہ باشد، و این کہ معشوق
زن غیر شوہر نوشتہ اند مراد ازاں یار اخلاص مند است و ظاہرا ازمول
کہ بہ معنی نار است[1] و کج آمدہ این معنی ماخوذ باشد پس مجاز بود [=]
دگلا۔ در رسالہ "پوشش[2] کہ از پنبہ پر کردہ سپاہیان باخود دارند، قزاگند
و قزاغند بکاف فارسی و غین[3] لیکن قزاگند جامئہ کہ از قز کہ نوعے است
از ابریشم زبون پر کنند، چنانکہ جوہر لفظ دال بر آنست [=]
دھکا۔ در رسالہ آں کہ دو تن باہم سایند و پہلو زنند، آسیب رسیدن جسمے
است بہ جسمے دیگر بہ حیثیتے کہ آزارے باو رسد چنانکہ یکے از شعرا گوید ع
انگشت نہادم بزنخدانش گفت برسیب منہ الف کہ آسیب بود
دریں صورت بر خراش اطلاق آں تواں کرد بخلاف دھکا و نیز آسیمہ کہ بہ معنی
دیوانہ و شوریدہ نیز مستعمل است و در اصل آسیبہ بود بہ بائے موحدہ، و میم
بدل باست، پس آسیب املائے آساب و آسام مبدل آساب دریں صورت
سرسام و برسام بہ معنی آفت سر و سینہ و احتیاج آں نیست کہ قلب آماس
گفتہ شود چنانکہ اکثرے گفتہ اند، و این تحقیق مخالف آنست کہ در سراج اللغہ
نوشتہ ام [=]
دھکیلنا۔ در رسالہ "آسیب و صدمہ زدن، شوختن بشین معجمہ و بای فارسی"
لیکن دھکیلنا در ہندی انداختن بزور است و سپوختن بکسر سین مہملہ بہ معنی فرو
بردن در چیزے و برآوردن آں کہ از اضداد است و بہ معنی آسیب و

---

[1] مول کے دیگر معانی کے لئے دیکھو برہان و اندراج۔ [2] آصفیہ۔
[3] آرزو کے نسخوں میں قاف مگر میں نے ہانسوی سے اصلاح کر لی ہے۔

صدمہ زدن نیست۔ [=]

دھکا دھکی[۵۱]۔ در رسالہ" آنچہ از افتادن بر یک دیگر بر وقتِ ہجوم وافراط و تفریط شود، دِنگ دِنگ بکسر ہر دو دال وسکون ہر دو نون و ہر دو کاف فارسی" لیکن آنچہ در کتب معتبرہ نوشتہ شدہ دَنگ صدائے بہم خوردن دو سنگ و دو چوب و امثال این، و این مخففِ درنگ است بہ ہمیں است پس دنگدنگ بہ معنی بسیارے آواز مذکور خواہد بود نہ بہ معنی کہ صاحب رسالہ نوشتہ۔ [=]

دلدل۔ در رسالہ" گل تر سیاہ باآب آمیختہ کہ بہ دشواری از اں بیروں تواں آمد وآں را خلاب ولای و خلیش بجائے معجمہ و شین نقطہ دار بوزن فعیل گویند" و باز نوشتہ" زمینے پُرآب و گل کہ پاے مردم وحیوان دراں بند شود وخلاش بخلا و شین معجمتین و چیچلہ بہر دو جیم فارسی مفتوح وسکون باے فارسی بینہما ولام"، فقیر آرزو گوید باآنکہ مکرّر نوشتہ قید سیاہ نیز غلط است، دلدل بہ معنی گِلے است کہ پاے آدمی وحیوانات از اں بہ دشواری بر آید و نیز چیچلہ در کتب معتبرہ بہ معنی زمینے است پُرآب و گل کہ پاے مردم وحیوانات بلغزد، ولہٰذا بعضے گفتہ اند کوہ پایۂ نرمے کہ طفلاں بر آں بلغزند و بفارسی لخشک بلام وخاے معجمہ و بہ عربی زُحلوفہ خوانند پس غیر دلدل باشد [ہا جب میں دو مرتبہ دیا گیا ہے=]

دُلہن[۵۲]۔[۵۳] زنِ نوکد خدا شدہ، عَرُوس بفتح بوزنِ عروض [=]

---

[۵۱] = دَھکم دھکی۔ (آصفیہ) [۵۲] برہان۔ [۵۳] جب اور ہا جب کے مطابق" الف اور ہا الف میں دولہن۔

دلّال - در رسالہ "شخصے کہ ہنگام خرید و فروخت درمیان بائع و مشتری باشد و بہ عربی سمسار گویند" داسار[1] ہرچند سمسار در عربی بہ معنی دلّال است عموماً لیکن فارسیانِ حال بہ معنی شخصے استعمال کنند کہ اسباب و اشیاے مردم گرفتہ در دکانے نگاہ دارد و فروختہ زر بہ مالکان دہد و خود ہم منتفع[2] شود و دردکانِ او اقسام چیز ہا بود از جہت آنکہ ہر کہ چیزے را براے فروخت آورد در دکان او نگاہ دارد، محمد سعید اشرف گوید[3] بعرض تفاریق اشعار خود را شوم کار فرماے سمسار خود۔ و دلّال خود عربی است، و دلّالے کہ بیش دکان استادہ شود و سودا کند پای دکانی گویند بیاے فارسی[4] [=]

دلیا - طعامے کہ از جو و گندم دلیدہ پزند و غربا خورند و بُلغور نیز خوانند و بتازی برعون[5] بیاے موحدہ و راے مہلہ و عین بے نقطہ خوانند، کما فی الکنز، فروشک بوزن خروشک [= ....برعون بعین مہلہ (ہاب) برغول بعین معجمہ (ہا الف)]

دُھمالا - روزنے کہ در سقف مطبخ و حمام و امثالِ آں سازند براے بیرون رفتنِ دود و آں را دود، آہنج نیز گویند، دُود کش [... دھوالا[6] = شفالے را گویند کہ سر چراغ تعبیہ تا دُود چراغ بہ سقف نرسد و دیوار را تباہ و سیاہ نہ سازد، دود آہنج]

---

[1] برہان [2] مطابق الف، ب، ہیں منتفع ۔ [3] یادکانی و یا دکان ایضاً (اندراج)۔ [4] یہ لفظ قاموس میں نہیں ملا، شاید بَرغول یا بُرغُل ہو۔ [5] آصفیہ ندارد، یہ دُھوانرا یا دھونوالا سے بگڑا ہی [دیکھو پلیٹس] نیز با الف: ہا ب دھوالا۔ [6] برہان دود بر آہنگ نیز۔

دَمڑکا[۱] - بادر لیسۂ دوک کہ از چرم سازند، "سنگوک" بفتح سین مہملہ و نونِ زدہ و کافِ فارسی بواو رسیدہ[۲] و آنرا دِلادہ بواو بوزن نہادہ[۳] نیز خوانند بتازی فُلکہ [=]

دُمچی - در رسالہ "دوالِ زین کہ زیرِ دُم باشد و بتازی ثغر بثائے مثلثہ و غین خوانند یا ردم بیائے فارسی"، لیکن ثغر بفا است و غین خطا است چنانکہ در قاموس و کنز اللغہ و غیر ہما بہ ثبوت می رسد [=]

دھمال - در رسالہ آنست کہ "قلندران و شاطران و امثال ایشاں نقارہ نوازند و شلنگ زنند، گلبانگ"، لیکن خطا است بدو وجہ، یکے دھمال جستنِ شاطران را نگویند بلکہ مخصوص قومے است از درویشاں کہ در ہند آں ہا را مداری نامند و جستنِ شاطران را شلنگ در عرف نہ گویند و نیز گلبانگ آواز است بلند کہ نقارچیان و شاطران ہنگام نواختن کوس و زدن شلنگ و جز آں کنند، و گلبام بمیم نیز گویند، چنانکہ در کتب معتبرہ لغت است، و در اصل زبان ہندی دھمال نوعے از تصانیف است کہ دراں ذکر ہولی کہ جشن اہل ہند است باشد چنانکہ بر زبان دان پوشیدہ نیست [=]

دنتوے[۴] دانتوے[۵] در رسالہ "کسے کہ دندانِ او دراز و کلاں باشد، افق بضمّ ہمزہ و سکونِ فا و قاف"، لیکن افق بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [=اُفقم .....]

دَھنک - در رسالہ "کمانِ رنگین کہ در موسم برشگال در مقابل آفتاب بر آسمان

---

۱ = آصفیہ، پلیٹس میں دَمرکا - ۲ برہان - ۳ ہمہ ب د ج، ۴ ب - ۵ و ۶ الف - ۶ آرزو کے سب نسخوں میں یہی ہے مگر بانسوی کے سب نسخوں میں افقم -

پیدا شود و بتازی قوسِ قُزَح گویند، کمانِ رستم، لیکن دھنک دراصل ہندی به معنی مطلق کمان است و در عرف به معنی قوس قزح و در فارسی کمانِ شیطان نیز گویند و ظاهراً قزح اسمِ شیطان است [=]

دُھنّا[۱] - برزدنِ پنبه برائے رسیدن وغیره بتازی نَدف گویند[۲] بکسرِ نون و سکونِ دال و فا و در رساله پخته[۳] زدن بباے فارسی بدین معنی آورده [=]

دَھنگ باؤ - در رساله "بیماری که از آن تنِ آدمی به پیچد"، تشنّج بروزنِ توفّق

دُھنیا آنکه پنبه را زَنَد، نَدّاف و حَلّاج [=]

دُنبل - در رساله "قرحهٔ که بیش تر در نصفِ اسفل انسان پیدا شود مثل ران و ساق، حِبن بکسر حاے مهمله و سکون باے موحده، بُنا و ر بضم باے موحده دنون بالف کشیده و فتح واو و راے مهمله" لیکن در قاموس است اَلحِبْنُ جُراحٌ کالدُّنبُلِ پس غیرِ دُنبل باشد و بنا ور در کتب لغت اگرچه بفتح آورده لیکن اقوی بضم است و بُنبر یا مخفف بُنا ور است یا لغت علیحده و قیل مبدّل آں [=]

دِن اوندھا - بیماری که روزانه در نظر تیرگی آرد و شب بحال بود مقابل رَت اوندھا به معنی شب کور، جَهَر بفتح جیم و سکون ها و راے مهمله [=]

دُھوالا - در رساله "سفالے بر سرِ چراغ تعلیه کنند تا دُود چراغ به سقف

---

[۱] = دھنا (آصفیه) [۲] صحیح: نَدف بالفتح [۳] پخته = پنبه زدکه دانه از و جدا گرده باشد (اندراج) [۴] مطابق الف، ب، ج، ہا الف و ہاآب میں دن اوندھا، نور: دِلوندھا "دن اوندھا کے لئے دیکھو پلیٹس تحت لفظ "دن"۔ [۵] دیکھو دھالا (گذشته صفحات میں)

نرسد و سیاہ نسازد، دُود آہنج"، لیکن ایں خطاست چراکہ دُود آہنج بہ معنی سوراخ
است کہ دُود حمام وغیرہ ازاں بر آید وخود نیز گفتہ چنانکہ گذشت [=]

دُورگا" اسپے کہ از یک ترکی واز یک جانب تازی بود، ارغون بفتح
ہمزہ وسکونِ رائے مہملہ وغین معجمہ بواو رسیدہ"، لیکن در کتب معتبرہ ارغون
قسمے از اسپ تیز وتند آوردہ، پس لفظِ صحیح مرادف دورگا اِکدش است چنانکہ
در کتب قوم مرقوم است، ونیز قیدِ ترکی وتازی بے جاست مطلق اسپے کہ مادر و
پدر آں غیر جنس ہم باشند وبریں قیاس است اِکدش [=]

دُولتی ۔ "در رسالہ "لگد زدنِ اسپ بیک بار، چُغتہ بجیم فارسی مفتوح و
سکون قا"، لیکن بہ معنی دولتی جُفتہ بضم جیم[۲] تازی است چنانکہ در کتب
معتبرہ است وجوہر کلمہ نیز دلالت دارد [=]

دھوگھا ۔ دھوکا[۲] "آنچہ در کشت زار مثل صورت شیر وامثال آں
راست کنند ونصب سازند وبتازی مخیل گویند، ہُراسہ بضم اول"، لیکن
در منتخب بدیں معنی خیال آوردہ وہم چنیں از قاموس مستفاد می شود ونیز
ہراسہ بکسر اول است چنانکہ در کتب لغت آوردہ است وقیاس نیز
می خواہد ونیز دھوکا در ہندی بہ معنی مطلق فریبِ نظر است کہ از دور بہ نظر
آید ودر واقع چیزے نباشد [دھوکھا (ا ب) ...]

دوُہر[۱] "در رسالہ "پارچہ کہ تار وپود او دو تا باشد واکثر حمالان وفقرا
ازاں جامہ سازند، ستام بضم میم وسکونِ سین مہملہ"، لیکن دوہر آنچہ بمستعمل

---

۱ برہان د[۲] ہا ب میں دہوکہا۔ ہا الف دوا گھا بھی ہے (ق ۵)، ج میں دوہوکا، نفائس: دھوکا[۲] پلیٹس میں Dohar اور Dahar ہے آصفیہ دوہر

ہندوستان است جامۂ سفت سطبرے بود کہ آں را دوتا دوزند، وبوضعے کہ مرقوم نمودہ مرسوم نیست، ولفظ مستاوم در کتب معتبرۂ مشہورہ مثلِ قاموس وغیرہ نیست ودر کتب فارسی نیز نیست [=]

ڈھونگا[۵۱]۔ دررسالہ" جانب آدمی کہ وقتِ گشتن واعراض آں را گرداند، عِطف بکسرِ عین وسکون طاے بے نقطہ وفا"، لیکن در قاموس عطف بہ معنی جانبِ ہر چیز است خصوصیت آدمی بے جاست، بدانکہ آدمی را شش جانب است بالا[۱] پائیں[۲] وپیش[۳] وپس[۴] وچپ[۵] وراست[۶] راپہلو خوانند بہ مجاز، چراکہ پہلو در اصل بہ معنی تہی گاہ است کہ بہ ہندی کوکھ گویند [=]

ڈوڈھی[۵۲]۔ دررسالہ" سبزہ ایست شیردار کہ بعضے از زنانِ ہند در دست و پاے خودسوزن زدہ شیر آں را بہ زخم ہاے ریزند تا جاے مذکور رنگ کبود پیدا کند، مِفلاج بمیم مکسور وسکون فا وجیم تازی، وظاہراً شیر گیا بشینِ معجمہ بیا رسیدہ وشوسپند بشین بواو رسیدہ وسین مہملہ موقوف وفتح بائے فارسی وسکونِ نون ودال ہماں است [ڈُدّھی[۵۳]....بعضے از زنانِ ہنود .....واین استعمال اغلب در نواحی پورب است]

ڈولہ۔ مردِ نوکدخدا، داماد، واین کہ فلانے داماد فلاں است بہ معنی شوہرِ دختر او مجاز است۔

---

۵۱ یہ لفظ ڈھونگا ہی (دیکھو پلیٹس) یہ لفظ ڈال کی ردیف میں ہوتا چاہیے۔ چنانچہ ڈ کی ردیف میں تکرار موجود ہی۔ ۵۲ ہا ب: ڈدھی، نفائس: ڈُدّھی۔ ۵۳ مطابق ہا ب

دوات - در رسالہ "مشہد و بتازی مِحبرہ[۵۱] بکسر میم و سکون ہاے مہملہ و باے موحدہ مفتوح و راے مہملہ، لیقہ دان بلام و یاے معروف" لیکن دوات چوں لفظ فارسی است پس ہندی آں باید بہم رسانیدن مثل الفاظ دیگر' [=]

دُوب - نوعے از سبزہ کہ حیوان برغبت خورد، فرزد[۵۲] بفتح فا و راے مہملہ و زاے معجمۂ موقوف و دال و مَرغ بفتح میم و سکون راے مہملہ و غین نقطہ دار [... داز ہمیں مشتق است مرغزار یعنی سبزہ زار]

دونا مروا[۵۳] - نباتے است نزدیک بریحان سبز و بوے خوش دارد، مرزنگوش[۵۴] بفتح میم و سکون راے مہملہ و زاے معجمہ و سکونِ نون و مرزنجوش بجیم تازی معرب آں است [دونا اور دونا مروا الگ الگ دئے ہیں۔ (ہ ب)]

دُولائی - در رسالہ" دو جامہ کہ کنار ہاے آں بہم دوختہ باشند و بتازی رتاق بکسر راے مہملہ و فوقانی بالف کشیدہ و قاف خوانند"، لیکن در فارسی جامہ دو تاست از قسم پوشیدنی، و در ہندی بر دوش و سر اندا ختنی [=]

دوپڑتی روٹی - نانے کہ پزند و بادے دراں افتد و دو تا شود، نانِ دو پوست

دودھ چھُٹاونا - منع بچۂ آدمی از شیر، فطام بکسر فا و طاے مہملہ، بفارسی

---

[۵۱] نفائس - مجرہ۔ [۵۲] فُرزُذ (برہان) دوب (نفائس)

[۵۳] Dauna (Platts) [۵۴] برہان نفائس میں مرد قوش، مردہ گوش۔

بُریدن طفل از شیر۔

دوڑ۔ رفتار تیز کہ بفارسی تاختن و بہ ترکی یلغار و بتازی عَدْو بفتح عین مہملہ و سکونِ دال و واو خوانند

دَہی۔ جُغرات ولبنِ حامض نیز گویند وبفارسی ماست، حالا مشہور ایران ہمین است۔ ودر رسالہ سغراط بصاد وغین معجمہ وطاے مہملہ، لیکن در قاموس است الضَّغِمط کقُذَعْمِلٍ اللّبَنُ الخاثر ای الحامض، [=]

دیولی[۱]۔ در رسالہ" پاشنۂ در، نجارہ بضم نون وجیم عربی وراے مہملہ" واین خطاے محض است زیرا کہ دیولی چوبے سنگے باشد کہ درمیاں پاشنۂ دربگیرد و بہ ہندی پاشنۂ دررا چُول گویند چنانکہ گزشت ونجارہ دیولی است نہ پاشنۂ در، فی القاموس: النجر اَنَّ الخُشُبَۃَ فیھا اصل الباب [=]

دیھرا[۲]۔ در رسالہ" جاے عبادتِ ہندوان، کُنشت بضم کاف تازی وکسر نون"، لیکن کُنشت در کتب معتبرہ عبادت خانۂ کافران است اعم از آتش خانۂ گبران وعبادت خانۂ ہندوان [=]

دیوٹ۔ در رسالہ" چراغ دان چوبیں کہ بتازی مَشرَجہ خوانند، مرزہ بفتح میم وسکونِ راے مہلہ وزاے معجمہ مفتوح"، لیکن مرزہ بہ معنی مطلق چراغ دان است خواہ چوبیں خواہ غیر آں وہمیں است

---

[۱] ب: دیونی: ہا ب: پلیٹس:: دیولی [۲] دیہرہ، دیھرا

[۳] پلیٹس: ؛ ہندوؤں یا جینیوں کا مندر، آصفیہ میں ہے: دیرہ یا دہرہ = سکھوں کا مندر، ہا ب: دیہرا نور: دیرا، نفائس ÷ دیوہیرا

دیب - بہ معنی ہفتم[۱] حصہ از ربع کہ بتازی اقلیم گویند بکسر اوّل، کِشور بکافِ تازی -

دیورانی جِیٹھانی - دو زن کہ در نکاح دو برادر باشند، یاری بہ تحتانی و راے مہملہ، این قدر تفاوت ہست کہ در ہندی زنِ برادرِ کلاں را جیٹھانی و زنِ برادرِ خورد را دیورانی خوانند و در فارسی ہر دو را یاری، اینکہ یاری بہ معنی دو زن کہ در نکاح یک کس باشند بعضے گفتہ اند ضعیف است[۲] -

دیوک[۳] - کرمے کہ از زیر زمین پیدا شود و چوب و اشیاے دیگر را ضائع کند، دیوک بدال رسیدہ، و ظاہرا دیوک و دیوک یکے است از عالم توافق، بہ عربی اَرَضہ خوانند بفتح الف و ضاد معجمہ - [=]

---

[۱] بہ معنی جزیرہ، و برّ اعظم (آصفیہ) [۲] برہان میں دو معانی موجود ہیں - ۱۲

[۳] آصفیہ اور پلیٹس میں یہ صورت موجود نہیں آصفیہ دیمک: پلیٹس میں دیوک بھی ہے -

باب الدّال الھندیّہ

(ڈ)

ڈاڑھی کا بچّا۔ موے ریش کہ زیر لب پائیں روید، ریشچہ و ریش بچہ، عنبفقہ بعین مہملہ و باے موحّدہ و فا و قاف بوزن مدرسہ۔
ڈاک چوکی۔ آنست کہ اسپے در ہر منزلے یا پیادہ بہ مسافت دو سہ کردہ نگاہ دارند تا خطوط و احکام سلاطین و اُمرا دست بدست زود بجائے، برسد، اسکدار بفتح الف و قیل بکسر و بعضے بضمّ گفتہ اند و سکون سین مہملہ و دال بالف کشیدہ و راے مہلہ، و مجدالدین علی توسی اسکدار بہ معنی شخصے گفتہ کہ بر آں اسپ سوار شود زیراکہ اسپ مذکور را اسکک خوانند و اسکدار اُلاغ دار باشد، و صاحب برہان بہ معنی قاصد گفتہ، و در سامی خریطۂ کہ قاصدے را بجاے بہ تعجیل بفرستند و در ہر منزلے براے او اسپے نگاہ دارند تا منزل بمنزل بہر اسپ تازہ زود سوار شود چنانچہ بہ مقصد برسد و گاہ باشد منزل بمنزلِ پیادہ ہا تعیّن نمایند تا پیادۂ اول خود را بہ پیادہ دوم رساند و دوم بہ سوم و سوم بہ چہارم علیٰ ہذا القیاس تا بمقصد برسد
ڈانک[1]۔ ورقے از نقرہ یا طلا یا ملمع کہ در زیر جواہر مرصّع کردہ نہند براے

---

[1] = نیز ڈاک (آصفیہ)

جلاے رنگ یا زنگ کردن، نوّہ بضمّ فا و واو مشدّد و ورقِ زیرِ نگین، وسند این ہر دو در دفتر دوم سراج اللّغہ مرقوم است۔

ڈھاک - در رسالہ "درختے کلاں بزرگ در ہندوستان کہ آں را اخلش و پلہ گویند پلاس بباے فارسی مفتوح"، لیکن نوشتنِ این قسم الفاظ ازیں مرد خیلے محلِ تعجب است زیراکہ ڈھاک و پلاس و پلہ ہر سہ یکیست، و لفظ ہندی و در فارسی بہ معنی جامۂ درشت و خشن است کہ فقرا و غربا پوشند و تحقیق پلہ در سراج اللّغہ مرقوم است و لفظ اخلش در کتب مشہور نیست۔

[..... در ہندوستان کہ آں را اخلش و فلہ نیز گویند، پلاس]

ڈابھ[۱] - در رسالہ "گیاہے کہ مردم غربا ازاں چارپائی یا فند و تنند، انبرہ بر وزن انجیرہ بفتح الف و سکون نون"، لیکن انبیرہ در سروری خاشاکے کہ بعد از پوشش خانہ بر بام اندازند و گل و کاہگل اندایند [=]

ڈار - در رسالہ "قطار مرغاں کہ بتازی تُلب بضم فوقانی گویند، جوق بضم جیم"، لیکن لفظ تلب در کتب معتبرہ مشہورہ نیست و نیز ڈار بر خیل آہو نیز اطلاق کنند و لفظ جوق نیز ہمیں حالت دارد، پس در بیان معنی خطا باشد [=]

ڈبا[۲] - در رسالہ "گوشت پارہ کہ شتر بوقت مستی از دہن بیروں آرد، شقشقہ بکسر شین معجمہ و قاف زدہ و شین و قاف ہر دو مفتوح" لیکن لفظِ مذکور متعارف

۱؎ الف و ب میں ڈابہ = ڈابھ (دیکھو پلٹیس)

۲؎ نیز ڈبا بالفتح (پلیٹس) ہ ب نے بھی دونوں موقعوں پر ڈبّا بالفتح دیا ہے۔

اُردوے بادشاہی وزبان اکبرآباد وشاجہاں آباد نیست، زبان وطن صاحب رسالہ است' ونیز "رنجے آوردہ کہ طفلان را عارض شود وچوں مردم کلاں را شود تنگیٔ نفس وکوتاہ دمی گویند، ضیق النفس، لیکن ضیق النفس اعم است بلکہ شارح قالونچہ ایں مرض را ذات الریۃ اطفال گفتہ وضیق النفس کہ آں رار کو نیز گویند بفتح راے مہلہ وباے موحّدہ بواو رسیدہ لازم اوست ونیز ڈِبّا بہ معنی خوشبوے دان یعنی طبلۂ عطار است' جونہ بفتح جیم تازی اتا بہ معنی طبلۂ عطار جونہ بضم است چنانکہ از قاموس وغیرہ مستفاد می شود وبعضے آں را تبنگہ گفتہ اند[1] کما فی الکنز، نیز ڈِبّا اعم است کہ خوشبوے وغیرہ مثل زیور وامثال آں دراں نگاہ دارند [ہانسوی نے یہ معانی تین الفاظ کے ماتحت الگ الگ دیئے ہیں۔

ڈُبکی - ہمہ تن فرو رفتن بآب، وبتازی غوطہ خوانند' بآغوش[2] بباے فارسی وغین وشین ہردو معجمہ۔

ڈِبیا - در رسالہ "بوے دان چوبیں کہ درآں معجون وغیرہ نہند وبتازی طبلہ خوانند' پیلہ"، لیکن تفسیر ڈبیا بہ بوے داں خطاست وگاہے زیور وغیرہ نیز دراں نہند ونیز پیلہ بباے فارسی ویاے مجہول بہ معنی خریطۂ دار دست لہذا کسے را کہ خریطۂ دارو ہا بدوش گرفتہ در کوچہ ہا گردد ولقمہ وشد پیلور گویند چنانکہ در کتب مرقوم است' ونیز طبلہ اغلب کہ بہ معنیٔ خریطۂ مذکور است نہ بہ معنی ڈبیا ونیز سابق طبلۂ عطار را ترجمۂ ڈبّا گفتہ نیز قید چوبیں خطا است از مس وبرنج نیز سازند وتحقیق ایں آنست کہ ڈبیا ظرفِ خورد

---

[1] برہان: تبنگو بر وزن سمن بو اسی معنی میں دیا ہے۔ [2] بر وزن آغوش۔

باشد و ڈبا ظرفِ کلاں وہر دو از یک جنس اند۔ [=]

ڈس ۔ در رسالہ "رسن[1] ہاے ترازو کہ در کفہ انداختہ بشاہین کہ چوب ترازو ست بندند و آں شش رسن باشد، علاقہ" لیکن ڈس در ہندی بہ معنی دستہ از چند ریسمان بہم آمدہ باشد پس اعم باشد، ونیز علاقہ در کتب معتبرہ سر تازیانہ باشد کہ یا ہندی آں را پھُندنا[2] گویند و پھُندنا اعم است از پھندنہ[3] تازیانہ وغیرہ، لہٰذا علاقہ بند در فارسی بہ معنی کسے است کہ ابریشم براے زیور وغیرہ بافد و علاقہ سازد و او را در ہندی پٹوہ[4] گویند [=]

ڈکار ۔ بادے کہ از معدہ بر آید، آروغ بمدّہ و راے مہلہ و واو مجہول، و جُشا[5] بضم جیم و شینِ معجمہ بالف کشیدہ خوانند [=]

ڈگر ۔ در رسالہ "اسپ سوار و پیادہ از اں راہ تواند رفت و راہ رفتنِ گردوں نباشد، جادہ"، لیکن ایں خطاست ڈگر بہ ہندی مطلق راہ است، و قید راہ رفتن گردوں نباشد بے جاست، و جادہ نیز ہمیں قسم است، و فی القاموس الجادۃ معظم الطریق و لفظ جادہ را فارسیاں تخفیف بہ معنی نشانے کہ بشکل خط از آمد و رفت مسافرین بر زمین پیدا شود استعمال کنند و بہ ہندی لیک خوانند اگرچہ لیک ہم در ہندی در اصل بہ معنی خط است [=]

ڈگ ۔ مسافت مابین ہر دو پا در رفتن کہ بتازی خطوہ بخاے معجمہ و

---

[1] الف: رستہ ہا۔ [2] اصل: پھندنہ۔ [3] صحیح: پٹوا۔ [4] [5] الف، ب: جشا، صحیح جُشاء۔

سکون طاے مہلہ و فتح واو گویند، گام بکاف فارسی۔

ڈھلکا۔ "مرضے کہ آب از چشم ہمیشہ رواں شود، بتازی دمعہ بفتح دال مہلہ خوانند [=]

ڈلیا[1] درر سالہ "ظرفے کہ از چوب گز وتے سازند و آں را چاشدان نیز گویند کرسان[2] بفتح کاف تازی[3] و راے مہلہ" لیکن چاشدان را ارباب لغت بہ معنی صندوقچۂ نان گفتہ اند و آں مخفف چاشتدان است یعنی چیزے کہ طعام چاشت دراں نگاہدارند پس غیر ڈلیا باشد زیرا چہ ڈلیا صندوقچہ نیست پس فارسی صحیح آں سبد بود [=]

ڈلی۔ پارچۂ گوشت، "بکسہ[4] بضم باے موحدہ و سکون کاف تازی و سین مہلہ، و بتازی تکہ گویند، لہذا آنکاگ بہ معنی تکہ فروش آمد"، وڈلی در اصل ہندی مکسور ولام[5] بیا رسیدہ نام قدیم شاہ جہاں آباد بود کہ بدال مہلہ مبدل آنست و دہلی معرب آں [=]

ڈنڈیا[6] درر سالہ[7] پیادۂ کوتوالی[8] چلواز بکسر جیم عجمی و لام ساکن و واو بالف کشیدہ و راے مہلہ" و ایں خطاست بدو وجہ: یکے آنکہ ڈنڈیا بہ معنی مطلق پیادۂ کوتوالی نیست بلکہ پیادۂ قاضی است کہ معین شود باہتمام بازار، و نیز چلواز بجیم فارسی و راے مہلہ تصحیف است، صحیح جلواز بجیم تازی

---

[1] مطابق آصفیہ: پلیٹس میں ڈلیا [2] برہان۔ [3] مطابق ہاب: ہا الف: کاف پارسی۔ [4] برہان۔ [5] مطابق الف و ب و ج میں د مکسور بیا رسیدہ، [6] نور: بازار کی آمدنی وصول کرنے والا۔ [7] ہاب: "پیادہ کوتوالی"۔

وزاے معجمہ، ولفظ عربی جلویز اماله آنست چنانکه در سراج اللغه نوشته ام،
ونیز در رسالہ" ڈنڈیا چادرے کہ یک سرش بمیان بندند وسر دیگر را برسر
اندازند و پوشاکِ زنان ہنود است، سارہ بسین مہلہ بوزن چارہ"۔ فقیر
آرزو گوید اگرچہ در فارسی سارہ بہ معنی نوعے از فوطہ ومیزر نوشتہ اند کہ از
ہند آرند و در شیراز ازاں لباس سازند و در ہندوستان ساری خوانند
نوشتہ اند لیکن ساری نوعے است از پوشاکِ زنانِ ہند و دکن و
سارہ ظاہرا ہمان است کہ بہ ہندی آں را سیلا گویند، واحتمال دارد
کہ سارہ در اصل سالا باشد کہ الف اول باماله یا شدہ وراء والفِ
دوم ہاے مختفی چنانکہ در اواخر دیگر الفاظ ہندی مثل بنگہ و بنگالہ
وسیلہ پارچہ است، کہ لباس ازاں سازند بخلاف ساری کہ ہرگز
مرسوم نیست وبسبب قرب الفاظ در اشتباہ افتادہ باشد واللہ اعلم [ہا
ب میں یہ دو لغات الگ الگ دو جگہ]

ڈنڈی - در رسالہ" چوب ترازو کہ علاقہ را بداں بندند و بتازی عمود
خوانند، شاہین"، لیکن ڈنڈی اعمّ است، مخصوص ترازو نیست، بہ معنی
دستہ است کہ متصل باشد بچیزے مثلاً بادزن وغیرہ، ونیز بودنِ آں از
چوب ضروری نیست از مس وبرنج وغیرہ نیز سازند، وہم در رسالہ
ڈنڈی" ترازوئے بود بزرگ کہ یک پلہ داشتہ باشد و بجانب دیگر سنگ
از شاہین آویزند، کپان بکاف وباے فارسی" وتحقیق آنست کہ ڈنڈی
در اصل بہ معنی ساقے است کہ باگل وثمر پیوستہ باشد وبسبب آں بدرخت
پیوستہ باشد بعد ازاں بہ معنی شاہین ترازو و دستۂ بادزن وغیرہ شہرت گرفتہ
وہم چنین کپان کہ قپان بقاف وباے موحدہ مشدد معرب آنست۔ [=]

ڈنڈ- در رسالہ" تاوان غُرم بضم غین معجمہ ورائے مہملہ"، لیکن ڈنڈ عام است وتاوان خاص، زیراکہ تاوان وادنِ چیزے است در عوض چیزے تلف شدہ وبرچیزے کہ حاکم از رعایا بے حساب گیرد اطلاقِ تاوان نیایدہ وڈنڈ گویند، وفارسی صحیح آں ترجمان[1] است وفعلِ مذکور را گیراندن[2] گویند بکاف فارسی بیا رسیدہ ورائے مہملہ بالف کشیدہ ونون، در اصل ہندی ڈنڈ بہ معنی تعذیب وتعزیر وجزائے فعل بد است کہ بفارسی بادافراہ[3] وبادافرہ وبادفر خوانند ونیز در قاموس است الغُرمُ ما یلزمُ اداؤہٗ دریں صورت عام باشد از ڈنڈ چہ غرم بر قرض نیز اطلاق کنند، وغریم قرض خواہ وقرض دار ہر دو را گویند [=]

ڈنڈوارا[4]- بادے کہ از طرفِ جنوب وزد، باد فُرودین بضم فا ورائے مہملہ وواو مجہول ودال بیا رسیدہ ونون، اگرچہ بعضے باد فرودین باد صبا وبعضے باد شمال گفتہ اند لیکن ہر دو خطا ست صحیح باد جنوب است ومقابل باد بریں کہ باد شمالیست، ازیں جہت کہ قطب شمالی نمودار است وقطب جنوبی دیدہ نمے شود.

ڈھولکی- در رسالہ" دہلکے باشد کوچک کہ بازیگران ومسخرہا دارند ودر ہنگام رقاصی وبازی نوازند وآں را تبیرہ نیز خوانند، تُنبک بضم تائے فوقانی وسکونِ نون" لیکن تنبک اگرچہ بعضے بہ معنی دہلِ کوچک گفتہ اند لیکن بہ تحقیق چیزے است کہ بازیگران در بیخِ بغل گرفتہ بازی کنند ونوازند

---

[1] "نیاز ے را نیز گویند کہ بعد از گناہ وتقصیر گزرانند" (برہان) [2] فرہنگ انندراج: "در پاے حساب آوردن ونیز تاوان گرفتن"، [3] فرہنگ انندراج: جزا ومکافاتِ گناہ وغیرہ- [4] مطابق پلیٹس، الف: ڈنڈوار، ب: ڈنڈوارج: ڈنڈوارہ د: ڈنڈدار

کما قال اھل التحقیق، لهذا آنچه خمره ہاے ہندوستان چیزے باشد دراز میاں خالی که بر یک روے آں پوست بود و دربغل گرفته نوازند آں را تنبخ بخاے معجمه خوانند، ڈھولکی ہر دو طرف آں پوست باشد مخصوص بازی گراں و مسخرہا نیست، اکثر ارباب ساز و آواز نوازند و نیز آنچه نوشته که آں را تبیره نیز خوانند ہم خطاست چراکه تبیره کوس و دہلے که روز جنگ نوازند و ڈھولکی از سازہاے جنگ نیست۔ [=]

ڈوبا۔ شخصے که در آب فرو رود بے اراده، غرقه و نیز طوفان آب

ڈول[۱]۔ چیزے که ہنوز درست نه شده باشد از عالم صناعی، انگاره بفتح الف و سکونِ نون و کاف فارسی بالف کشیده و راے مہمله مفتوح۔

ڈوریه[۲]۔ باصطلاحِ دفتر بادشاہان کسے را گویند که سگ را تیمار کند و نگه دارد، سگ بان بفتحِ سین مہمله و باے موحده۔

ڈوڈا[۳]۔ ڈونڈا۔ ثمرے که دراں دانه خشخاش و پنبه دانه یا امثال آں باشد، غوزه بغین واو مجہول و زاے معجمه [=]

ڈھونگا[۴]۔ در رساله جانب آدمی که وقتِ گشتن و اعراض آں را گردانند،

---

[۱] ڈول = وضع وطرح، انداز، کسی چیز کے بنانے کا کچا نقشہ، نمونہ، انداز وغیرہ (آصفیہ) ڈول پر لانا و ڈول ڈالنا۔ [۲] آصفیہ: ڈھیا، پلیٹس

[۳] الف: ڈونڈا، ب: ڈوڈا: ج ڈوڈی ہا الف: ڈوڈ: ہا ب ڈوڈا۔ [۴] آصفیہ ندارد، پلیٹس میں واو معروف مجہول و معروف دونوں سے یہ لفظ ردیف دال میں آچکا ہے، ردیف ڈال میں الف میں ندارد، ج میں حاشیے پر ہے، ب متن میں موجود ہے۔

عِطف بکسرِ عین و سکون طاے مہملہ"، لیکن ایں سہو است چراکہ سابق در فصلِ دال مہملہ گذشت و تحقیق آں نیز گذشت۔

ڈھینکلی[1]۔ در رسالہ "چوبے کہ غلّہ بداں کوبند و آں چنانست کہ چوں پا بریک سرِ آں نہند بزور آں سرِ دیگرش بلند شود و چوں پا بردارند سرِ دیگر بر غلّہ خورد بنوعے کہ پوست از غلّہ جدا شود، پادنگ[2] بباے فارسی وکسرِ دال و نون زدہ و کافِ فارسی"، لیکن ڈھینکلی عام است چراکہ بر چوبے نیز اطلاق کنند کہ بر لبِ چاہِ کم عمق نصب کنند و بطرف پائین سنگے یا کلوخ گراں بندند و بطرفِ بالا رسنے و دلوے بداں ہرگاہ خواہند کہ آب برآرند سرِ بالاے را افرود آوردہ دلو بچاہ اندازند و چوں پُر شود بگذارند کہ چوب مذکور راست استادہ شود، پس دلو را گرفتہ خالی از آب سازند نیز چوبے باشد کہ از روئے تعبیہ سیوی کہ قسمے است از خوراک اہلِ ہند خصوصاً در روزِ عید فطر ازاں سازند، و بہ معنی دوم در عربی منجنیق است و آں از اسبابِ قلعہ گیری نیز در قدیم بود، و بہ معنی اول دِنگ بدون لفظِ پا نیز آمدہ، ابوطالب کلیم گوید:

نگون نشست چو سر از سکندری برداشت
بچوبِ دنگ تو گوئی سوار گشتہ کلیم

[=]

ڈھیلا۔ در رسالہ "کلوخ ہاے گندہ و بزرگ کہ بیشتر در زمینِ شدیار

---

[1] مطابق آصفیہ ملیٹیس میں ہے: ڈھینکی : ڈھینکا
ڈھینکلی : نفائس: ڈھیکلی۔

[2] بادنگ : بادِنگہ : دِنگ (برہان)

کرده باشند و ازاں دشوار گزر تواں کرد، دیو کلوخ چہ دیو بہ معنی کلاں است،، لیکن ایں تفسیر خطاست، بر کلوخے کہ مقدار سیب و بہہ باشد نیز اطلاق کنند. بخلاف دیو کلوخ [=]

ڈیوڈھی گانٹھ - گرہ آسان کشائی کہ بر بند جامہ و ازار وغیرہ زنند و بیک دست، کشادہ شود النشوط بضم ہمزہ و سکونِ نون وشینِ معجمہ بواو رسیدہ وطاے مہلہ [ڈیوڈھی - بجاے ڈیوڈھی گانٹھ]

ڈیوڈھی [۱] دیوارے کہ پیش درخانہ و محوطہ سازند چنانکہ درِخانہ ازاں نمودار نشود درسار بدال وراے وسین ہرسہ مہلہ بوزن درکار لیکن درسار اعم است، بر عمارتے کہ ہمیں قسم بہ پیش دروازہ قلعہ سازند نیز اطلاق کنند بر خلاف ڈیوڈھی۔



[۱] ڈیوڑھی۔

باب الرّاء المهملہ

(ر)

رانگ - نوعے از فلزات، بتازی رِصاص[1] گویند بکسر رائے مہملہ و ہر دو صاد بے نقطہ، قلعی و اِرزیر بکسر[2] و سکون راء مہملہ وزائے معجمہ بیا رسیدہ و زائے دوم نیز معجمہ [=]

راس[3] - در رسالہ" تودۂ غلّہ از کاہ پاک کردہ در خرمن، چاش[4] بفتح[5] جیم فارسی و شین معجمہ"، لیکن اوّل بعضے بجیم تازی گفتہ اند و آخر بعضے جیم فارسی گفتہ اند و این ہر دو احتمال تبدیل دارد و پیش بعضے ہر دو جیم تازی است و ہمین اقوی است، و بعضے تودۂ غلّہ از کاہ پاک نکردہ گفتہ اند چنانکہ پاک کردہ را خرمن خوانند، و صاحب رشیدی خرمن غلّہ پاک کردہ آوردہ [=]

راگنی - در رسالہ" آنچہ از پردۂ سرود پیدا شود شعبہ بضم شین معجمہ و عین مہملہ" و این محل نظر است، زیرا کہ مقام و پردہ و شعبہ اصطلاحِ ارباب

---

[1] یہ لفظ صرف الف میں ہی۔ [2] برہان = الف بالفتح۔ [3] ایضاً راش (آصفیہ وغیرہ) [4] چاش و چاش ہر دو (برہان)

موسیقی ولایت است؛ وراگ وراگنی مصطلح ارباب موسیقیٔ ہند، و پیش ایشاں شش راگ وراگنی است وسبب آنکہ شش سرود درانوسی را مادہ مقرر کردہ اند تا حال بر ما ظاہر نیست، وپرائے این ہا پُتر بضم بائے فارسی و فوقانی مشدد ورائے مہملہ کہ بہ معنی فرزند است نیز قرار دادہ اند و نیز ہم بسیار است و تطبیق دادن ہر دو بے جا است [=]

راچھ - آلات پیشہ وراں مثلِ نجار، و پتک و سندانِ آہن گر و امثالِ آں، افزار کہ مبدل ادزار است بواؤ دوست افزار نیز بدیں معنی آمدہ [=]

رانڈ - زنِ شوہر مردہ، بیوہ، عزب بفتح عین مہملہ وزائے معجمہ وبائے موحدہ نیز گویند [نیز ملاحظہ ہو رانڈ]

رائے چیلپا - در رسالہ گلے زردی مائل خوشبو مانند گل زنبق و اکثر و اغلب در دیار ہندوستان باشد فاغر بفا و غینِ معجمہ مکسور،، لیکن صاحب قاموس فاغرہ و فاعیہ بہ معنی گلِ حنا و نوسی نوعے از عطر و فاعیہ گلِ حنا و بعضے فاغرہ کبابہ چینی گفتہ اند و تحقیق آں ست کہ فاغرہ دانہ است خوشبو و فاعیہ گل حنا بہ معنی گل چنپا کہ بوے خوش ندارد تصحیف و تحریف رائے چنپا [=]

رائی - دانہ کہ در اچار وغیرہ اندازند، خردل بفتح خا و سکون رائے مہملہ و دال مفتوح و لام، و صاحب رسالہ قنجی بقاف و بائے موحدہ[۱]

[۱] اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی۔ ہانسدی کے سب نسخوں میں قنجی یائے معروف کے ساتھ ہے

وحاے مہملہ نیز بدیں معنی آوردہ و بفارسی سپنددان بکسرِ سین مہملہ و باے
فارسی وسکونِ نون و دال مہملہ بالف کشیدہ و نون [= دانہ ایست
از اسپند خورد کہ در آچار اندازند ... قیمی بقاف و یاے معروف وحاے
مہملہ ...]

رال۔ در رسالہ "گزف بضم کاف تازی بسکون زاے معجمہ و فا" قیر
بقاف بیا رسیدہ وراے مہملہ، لیکن در گزف اختلاف است، صحیح
بہ معنی سوادیست کہ زرگران در نقرہ کنند و تحقیق آں در سراج
اللغہ مرقوم است، و نیز در قاموس چیزیست سیاہ کہ کشتی ہا و جہاز ہا
بداں اندایند یا زِفت[۱] است بہر حال رال صمغے است سفید مائل
بزردی، شاید رالِ آں ملک سیاہ باشد واللہ اعلم [=]

راہنما۔ در رسالہ" سوزن زدن و آژینہ[۳] زدن بر آسیا بنوعے کہ نشانِ
آں بوقوع آید، آژدن بمدہ وزاے[۴] فارسی و دال" لیکن راہنما
مخصوص بہ آژدن آسیا است اُسترہ زدن را پاچھنا و زخم ہاے آں پچھنے
گویند و بہ عربی حجامت و سوزن زدن را گودنا بکاف فارسی خوانند۔
[=]

راپنی۔ دست افزار صحافان و موزہ دوزان و سراجان و امثالِ
آں ہا کہ پوست را بداں تراشند و بہ تدریج گردہ بکسرِ نون و سکون معجمہ و

---

[۱] برہان: بالکسر، قاموس بالفتح۔ [۲] آصفیہ رُہانا بلیٹس میں راہنا
[۳] " نوعے از آلت فولاد کہ بداں آسیا را بپاژند (برہان) [۴] نیز آژیدن
(برہان)

کسر کاف فارسی و بتازی اژمیل بکسر الف و سکون زاے معجمہ خوانند [.... نشگردہ (دوسرا معنی نہیں)]

رانبھنا ۔ آواز کردن گاؤ، خوار بخاے معجمہ مضموم و واو بالف کشیدہ و راے مہملہ و این کہ در کلام بعضے اکابر خوار بواو معدولہ بر آواز گاؤ اطلاق کردہ شدہ طرف لطف است نہ معنی مراد کہ مراد ازاں خوار و ذلیل است۔

راہ[1] و کیت ۔ دو عقدہ از جوزہر قمر خسوف، و کسوف آفتاب و ماہ بداں تعلق دارد و آں سر و دُم تنین است یعنی اژدہا و بتازی رأس و ذنب خوانند بہ معنی سر و دُم

رام چھیرا[2] ۔ بُز کوہی کہ مار می خورد و لعاب او پاژہر[3] است، مار خوار بخاے معجمہ و راے مہملہ۔

رائتا ۔ در رسالہ "نان خورشے کہ از سبزہ پولائی و کدو در جغرات انداختہ سازند سجُک بفتح سین مہملہ و جیم فارسی مضموم" و در جہانگیری است نان خورشے کہ از ماست و شبت سازند، و در فصل شین معجمہ آوردہ "، لیکن در سروری شیرے کہ بہ دوغ ریزند و در جہانگیری شیر و دوغ بہم آمیختہ کہ شبت ریزہ در آں داخل کنند، خواہ رشتہ یا ریزۂ کدو دراں اندازند خواہ سبزۂ دیگر، بہر حال سجک غیر رائتا است و رائتا نزدیک است باآہوری کہ اکثر نان خورش مردم توران است، و بعضے آہوری بہ معنی

---

[1] آصفیہ : آٹھویں نویں گرہ، نفائس ۔ [2] مگر دکن وغیرہ میں لی سے بولتے ہیں (فالن) [3] = پاوزہر = شوئیدہ زہر (برہان)

خردل گفتہ اند چوں خردل داخل طعام مذکور می شود می تواند کہ مجازاً آمدہ باشد۔ [=]

رتوندھا۔ مرضے کہ صاحبِ آں وقت شب نہ بتید، شبکوری، عَشا[1] بفتح عین مہملہ وشین معجمہ خوانند [=]

رَتواہ۔ تاخت کردن بر سر دشمن بوقت شب، شبخون بباے موحدۂ موقوف وکسرِ آں ہر دو جائز است [رتواہ بہ رتواہی=]

رَجواڑہ۔ در رسالہ" قحبہ خانہ کہ فواحش دراں سکونت ورزند، ژغا بزاے عجمی وغین معجمہ"، لیکن رجواڑا بدیں معنی اصطلاحِ شاہ جہاں آباد است بلکہ اہلِ اردوست چہ ایں قسم اماکن اکثر در لشکر راجہامی باشد والاّ دراصل رجواڑہ جاے بودن راجہ ہاست، ظاہراً اہلِ بودنِ ایں مردم را بسبب کراہیت نام ایں ہا قرار می دہند چنانچہ توپ خانہ کہ حالا در آں جا می باشند بدیں نام یاد می کنند ونیز ژغاؤ بواو بدیں معنی در جہانگیری است، ودر برہان زن[2] فاحشہ وچوں ہر دو سند ندارند وصحیح زغاو براے مہملہ بواو رسیدہ است مرکب از زغار بہ معنی زمینِ شیار کردہ یا خرا نگ برآوردہ وواو نسبت مثلِ نحو، اوّل بسببِ کثرتِ فعل ودوم ازجہت آنکہ فعل شنیع موجب روسیاہی است بہر تقدیر لفظِ اول است [= قحبہ خانہ کہ فواحش در آنجا سکونت دارند وایں در بلاد مسلمین از بے توفیقی بادشاہاں بود۔ ژغاو.....]

---

[1] عشا وعشادہ: نفائس۔

[2] زن فاحشہ وقحبہ، نیز قحبہ خانہ را گویند (فرہنگ انندراج)

رَحَل[۵۱] - در رسالہ "دو تختۂ مشبک کردہ باہم کہ قرآن مجید یا کتاب دیگر براں گذاشتہ خوانند، گیرخ بکافِ فارسی بیارسیدہ وفتح رائے مہملہ وخائے معجمہ وکتباخ"، لیکن رحل لفظ عربی است بہ معنی پالان شتر و بہ معنی چوبِ مذکور در فارسی نیز آمدہ، دریں صورت آوردنِ آں بے حساب است، ولفظ کتباخ[۵۲] در کتب مشہورۂ لغت نیست [رِحیل =]

رَدّا - نئے یا چوبے کہ ندافان پنبہ را بداں گرد کنند، شَفش بفتح شینِ معجمہ وسکون فا وشینِ دوم نیز معجمہ، واین کہ در رسالہ سینِ دوم مہملہ گفتہ خطاست [=]

رسولی - بیماری است کہ دُل بضم دال نیز گویند، خجس خائے معجمہ وسکون جیم وسینِ مہملہ، لیکن دُل گرہے چند است در امعا کہ از قبض بعد بیماری بہم رسد وبعضے گویند مرضے مانند گرہ کہ در[۵۳] شکم بہم رسد مہلک باشد بہر طریق غیر رسولی است، ونیز خجش بشینِ معجمہ است بدل خجج کہ بجیم فارسی است ونیز دامغول بدال ومیم موقوف بوزن راغول، وبتازی صلعہ بصادِ مہملہ ولام وعین بے نقطہ گویند [=]

رَسوت - دوائے کہ برائے دفع دردِ چشم بکار آید وبتازی حُضَض بضم حائے مہملہ وضاد معجمہ وضاد دوم نیز معجمہ، وبعضے بفتح دوم نیز گفتہ اند، خولان بفتح خائے معجمہ [=]

رِشنا - نرم چکیدنِ آب تراویدن وشِفتن بکسر شینِ معجمہ وسکونِ فا،

---

۵۱ مطابقِ آصفیہ (صحیح رَحل) نیز نور: نفائس: ہاجب: رحیل (مطابق لہجۂ عوام)
۵۲ ہاجب - کبتاج: نفائس: کیرخ - ۵۳ برہان - ۵۴ ایضاً

رَش - آبے کہ از افشردنِ ثمرے یا برگے یا بیخے بر آید، اَفشرہ[1] بفتح الف و سکونِ فا سکونِ فا و شین معجمہ اگرچہ اکثر اطلاق افشردہ است و عوام اَلبشلہ بباے موحدہ و لام خوانند، و تحقیق البشلہ در سراج اللغہ نوشتہ ام۔

رکت چندن - صندل سرخ [-]

رُکاونا - در رسالہ "تنگی کردن در خرید و فروخت مُکیس بضم میم و کاف عربی لیکن تحقیق آنست کہ مکیس امالہ مکاس چنانکہ در رشیدی است و در منتخب اللغات بفتح آوردہ و آں عربی است ماخوذ از مکس بمعنی تنگی کردن بیع، و نیز در فروخت تنگی را رکاونا نگویند [=]

رن سینگا در رسالہ "نے مسی کہ روز جنگ نوازند شفس[2] بفتح شین معجمہ و سکون فا و سین دوم مہملہ شیپور"، لیکن شیپور نائی ترکی است کہ بہ عربی نفیر خوانند و رن سینگا غیر آنست نائے ترکی را بفارسی نیو[3] بفتح نون و باے فارسی بواو رسیدہ و راے مہملہ و بہ ہندی تُرہی[4] خوانند [= ہا الف و ب میں لفظ شفس موجود نہیں]

رنڈوا[5] - در رسالہ "مرد بے زن، عزب بفتح عین مہملہ و زاے معجمہ"، لیکن عزب اعم است، بر مرد بے زن و زنِ بے مرد ہر دو اطلاق کنند [=]

---

[1] مطابق برہان، ب : افشر۔ [2] یہ عبارت نوادر کے سب نسخوں میں ہی مگر یہ اس کا محل نہیں، لفظ ارد اکے ضمن میں آچکا ہے۔ غرائب میں بھی اس مقام پر موجود نہیں۔ [3] برہان۔ [4] تُرکی و تُری۔ [5] نفائس میں تفصیل ہے۔

رنجک[۱] ۔ باروتِ تفنگ کہ در سوراخ ریختہ آتش دہند، چاشنی بجیم فارسی بالف کشیدہ و نون بیا رسیدہ، و در اصل چاشنی بہ معنی ہر چیز اندک است، بمجاز اندک طعام و شراب را گویند کہ برائے دریافت چشند، بہ ہندی چکھنا خوانند، وہم چنیں ابتدائے نواختنِ نقارہ و بہ معنی نمودار و صفت و مزہ و اندک کشیدنِ کمان برائے امتحان زور و بمعنی معداً قلیل ہر چیز مثلِ علم وغیرہ را چاشنی خوانند، و طعام چاشنی دار طعامے کہ اندک ترشی در شیرینیٔ آں باشد و بر اندک شیرینی نیز اطلاق کنند و رنچک بجیم عجمی اگرچہ شہرت ندارد ظاہراً در اصل ہمیں است کہ بجیم تازی شہرت گرفتہ، زیراکہ در اصل ہندی رنچک بجیم عجمی بہ معنی چیزے قلیل است واللہ اعلم۔

رندک ۔ در رسالہ" دست افزار درودگراں کہ چوب بداں ہموار کنند، و رندہ نیز گویند، مشت دارہ و مشت رند لیکن در اصل مشتوارہ بہ معنی چیزے است کہ بہ مقدار مشت باشد و بمجاز نیز برندہ اطلاق کردہ اند، و نیز رندا و رندہ ہر دو یکے است بر قیاسِ الفاظ فارسیہ کہ آخر آں ہائے مختفی باشد چنانکہ گذشت پس از توافق لسانین باشد، اما غالب کہ رندہ فارسی الاصل باشد ماخوذ از رندیدن چنانکہ در جہانگیری وغیرہ آوردہ [=]

روکھی روٹی ۔ نان بے نان خورش، خشکنانہ بضم خائے و سکونِ شین معجمہ و کاف تازی و دو نون"، لیکن در کتب طبّی خشکنانہ بہ معنی نانِ کاک نوشتہ، لیکن روکھی روٹی اعم است چرا کہ بر نان بروغن چرب نکردہ نیز اطلاق

۱ه آصفیہ۔

کنند۔]
رو نگھٹے۔ موے تمام بدن یا اکثر، رومہ براے مہلہ وواو مجہول ومیم وایں کہ موے زہار نوشتہ اند خطاست، بلکہ موسے اندام بہ معنی مذکور از راہ خطا چنیں فہمیدہ اند، اول دلیل آنست کہ در ہندی کتابی تیز بہ معنی موے تمام بدن آمدست وایں از عالم توافق است۔
رونی۔ آہن ریزہ وغیرہ کہ در زنگولہ وخلخال وحیز اں کنند تا صدا ازاں برآید، شبعی بفتح شین وسکونِ باے موحدہ وعین بیا رسیدہ ودر فارسی آنچہ در جرس باشد آں را دلِ جرس وزبانِ جرس خوانند [=]
روئی۔ بتازی قُطن بضم قاف وسکونِ طاے مہلہ وبفارسی پُختہ وپنبہ وبعضے دریں دو تفرقہ کردہ اند۔ رُئی (ہاب)]
روڑا۔ در رسالہ " خشتِ شکستہ کہ بتازی کسرہ خوانند، زاویہ بزاے معجمہ والف وواو " لیکن در قاموس کسرہ قطعۂ ہر چیزے ونیز اگرچہ زاویہ بہ معنی خشت پارہ نوشتہ اند اما اقوی بہ معنی گلکار وبنّاست ونیز روڑا بہ بہ پارۂ سنگ نیز اطلاق کنند[=......]
رونا کُتّے کا۔ آواز مخصوصِ سگ کہ در بعضے از اوقات کند مثل نوحہ زوزہ بہر دو زاے معجمہ بوزنِ روزہ اگرچہ زوزہ اعم از نوحۂ سگ است کہ بر نوحۂ آدمی نیز اطلاق کنند۔
روکن۵۳ چیزے باشد کہ بر سر چیزے ستانند در بیع، چنانکہ یک من

---

۵۱ آصفیہ۔ "رونا": نُور ایضاً = زاویل (برہان) ۵۳ = روکھن (پلیٹس) (پلیٹس)، آصفیہ۔ ونفائس۔

کشمش خورند مُشت نخودے براں بگیرند یا ہماں کشمش بقدرکم سَرچِکادی بفتحِ سین[1] وراء ہر دو مہملہ وفتح جیم فارسی وکاف تازی بالف کشیدہ ودال بیار سیدہ، لیکن اگر نقد باشد در ہندوستان دستوری خواہند ومعلوم نیست کہ ایں را سرچکادی می گویند یا نمے گویند۔

روندنا۔ نرم کردن وفرسودن گِل وغیرہ بہ پاپخین بباے فارسی مفتوح وتحتانی وخاے معجمہ وسینِ مہملہ [روندھنا (با ب)]۔

روٹ۔ دررسالہ "نانِ بسیار کلاں وگندہ کہ اکثر درویشاں جلالی براخگر درخاکستر مدفون سازند وگاہے برتابہ نیز پزند، حراق بضم حاے مہملہ وراے بے نقطہ وقاف" لیکن درکتب معتبرہ مشہورہ حراق آب بسیار شور واسپ بسیار دوندہ وآتش وآنچہ دراں اندازند آوردہ [=]

رُؤنگ۔ دررسالہ "سوراخ ہاے تُنِ مو مَسام بفتح میم وسین مہملہ" لیکن تحقیق آنست کہ رونگ بکاف فارسی بہ معنی موہاے خورد ونازک است کہ دراکثر اندام آدمی باشد ومسام سوراخے را گویند کہ زیر ہر مُو بود وموے مذکور را روم ورونگ وروئنگٹے گویند ورونگ بہ معنی سوراخِ مذکور مجاز است [=]

رُؤنگٹے اُوٹھنا۔ خاستنِ مو بر اندام از دہشت وغیرہ، فراخیدن، ودر بعضے از نسخ قشعریرہ بدیں معنی آوردہ لیکن در قاموس است: القشعریرۃُ ای الرِّعدۃُ ورعدۃ بہ معنی اضطراب ولرزہ است

---

[1] برہان۔

چنانکہ در کتب لغت نوشتہ اند [=]

روگلا۔ حیوانے کہ بر[1] ریخ خود را آلودہ سازد، ریخن برائے مہملہ بیا رسیدہ وخا و نون، [= ...... وضعف وبیماری نماید]

روش ۔ در رسالہ "راہ روے کہ در باغ ہا سازند و آں در اصل بکسر واو وشین معجمہ است کہ عوام ہندیہ بہ تحریف وتصحیف بہ سکون واو خوانند خیابان"، لیکن سابق نیز نوشتہ شدہ کہ آوردن ایں قسم الفاظ کہ غلط عوام ہند است مناسب نیست [روس ... وآنرا در اصل رَوِش بفتح راء وکسر واو وشین معجمہ، بہ تحریف وتصحیف در ہندوی عوام روس گویند ...]

روجھ[2] ۔ در رسالہ گاوِ کوہی ونیلہ گاو کہ شکار کنند، لیکن روجھ صحرائی است نہ کوہی [=]

روہٹیا[3] ۔ پنجۂ دست بروے کسے زدن کہ بتازی لطمہ بلام وطاے مہملہ خوانند، طپانچہ، [رہٹا (ہا ب) =]۔

رَہٹی ۔ بازی است کہ خاک را تودہ کردہ چیزے پنہاں کنند، بعد از خاک مذکور را چند بخش سازند پس چیز پنہاں کردہ در بخشِ ہر کہ باشد بازی را بُردہ باشد وبتازی[4] فئیال خوانند بر وزن قیقال، خاک نمک [=]

---

[1] مطابق ب باقی سب نسخوں میں بہ ریخ، [2] (پلیٹس) ب : روجہہ ہا ب روجہہ۔ [3] اس لفظ کی صحت کا یقین نہیں معلوم ہوا ہی کہ رام پور وغیرہ میں بولا جاتا ہی، بعض اہل علم روٹھا تجویز کرتے ہیں (ان معنی میں اب رھپیا بولتے ہیں) [4] فرہنگ انندراج مگر غرائب اور نوادر کے نسخوں میں قبال او قفال ہی۔ لغات بیگات میں رہٹی باندھی ہی بہ معنی تا دان مقررہ کردہ است۔

رہٹ - چرخے کہ بداں آب کشند و کوزہ ہا بداں بندند، خربلہ بفتح خا وسکون راے مہملہ و فتح باے موحدہ ولام، دولاب بواو مجہول و بواو معروف و فتح اول نیز معرّب آں، کما فی القاموس۔

رئی - در بعضے از جاہا بدھاونی گویند در رسالہ "چوبے کہ بداں ماست را شورانند و برہم زنند تا روغن از دوغ پیدا شود و آں را شیر زنہ نیز گویند، بستو بفتح باے موحدہ وسکونِ سین مہملہ و فوقانی و واو معروف" لیکن بستو بہ معنی مرتبانِ کوچک خواہ سفالین باشد خواہ چوبین، و بستوقہ معرب آں گفتہ اند و بعضے بہ معنی چمچہ کہ روغن و دوشاب بداں کشند، ہرچند بعضے بہ معنی کہ در رسالہ آوردہ نوشتہ اند اما ضعیف است [=]

رینگھن[۲] - آزارے کہ در ساق بہم رسد، عرق النسا بکسر عین مہملہ، کچوک بکاف تازی و جیم فارسی و واو معروف، و ایں فارسی قدیم است والحال کہنگو گویند بکاف تازی و فتح ہاے مہملہ و سکونِ نون و کاف فارسی و واو مجہول [رنگھن باؤ (ہا ب)، رینگھن (ہا الف)] زحمتے است کہ از انتہاے سُرین در دخیزد و بانگشتِ خورد پا برسد ...... =]

ریٹھا - ثمرے کہ بداں پشم و ابریشم و موے سر شویند، و در رسالہ بدیں معنی طابوس آوردہ، رَتہ بفتح راے مہملہ و فوقانی کذا فی البرہان، چوں ہر دو لفظ نزدیک بہم اند پس از عالم توافق باشد، و در بعضے از نسخ رِتہ بکسر و ریتہ براے بیار سیدہ نیز بہ معنی مذکور، پس ایں اول دلیل باشد بر توافق، و در الفاظ الادویہ

---

[۱] مطابق الف و ب ج متھاونی [۲] برہان = رنگینی (آصفیہ: ریہ الف، ب، ج: رنگھن: نفائس: رنگینی - [۳] برہان و کچوک، بجیم تازی۔

اطموط بہ میم و اطیوط بتحتانی بوزن عُصفور وف بدین معنی آوردہ [=]

ریڑھ ۔ استخوان میان پشت کہ عبارت است از فقرات ظہر و مہرہ ہاے پُشت، پشت مازہ بضم باے فارسی و شین معجمہ ساکن و فوقانی موقوف و میم بالف کشیدہ و زاے معجمہ، و پشت مزہ بحذفِ الف مخفف آں۔ بتازی صُلب بصاد مہملہ مضموم و سکونِ لام و باے موحدہ خوانند [ریڑھ[۱] = ... مازن بزاے معجمہ]

ریشم کا کیڑا ۔ پیلہ بباے فارسی و یاے معروف و لام، و بعضے پیلہ بہ معنی بیضۂ ابریشم کہ کرم مذکور دراں باشد نوشتہ اند، لیکن تحقیق آنست کہ مجازاً بہ معنی کرم شہرت گرفتہ، کرم ابریشم نیز گویند۔ عرفی گوید ع

روز چوں کرم بریشم ہمہ بر خویش تند

ریت ۔ بیاے مجہول، خاکے کہ در کنار دریا و صحرا باشد، بفارسی ریگ و بہ عربی رَمل بفتح راے مہملہ و سکونِ میم و لام، و بیاے معروف رسم و آئین ۔

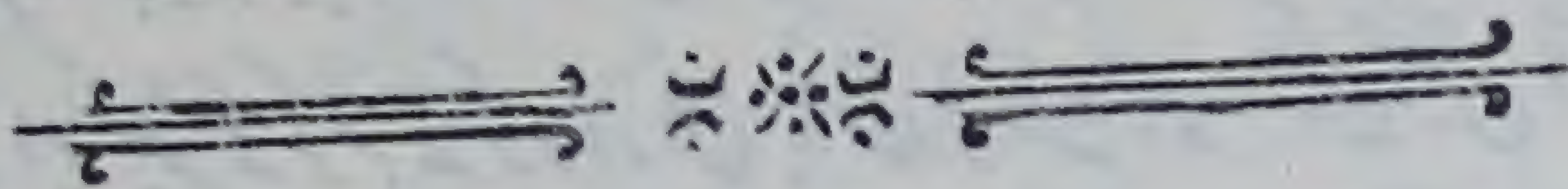
رینٹ[۲] ۔ در رسالہ '' خلطی کہ از بینیٔ آدم و دیگر حیوانات بر آید، پس اگر غلیظ باشد مخاط، و اگر رقیق باشد ذمیم، و اگر خشک شود نغیف گویند، خلم بکسر خاے معجمہ و سکونِ لام و میم'' لیکن در قاموس و منتخب اللغات مخاط بضم میم و طاے مہملہ ذمیم بذال معجمہ بوزن فعیل بہ معنی آب بینی است مطلقاً، تفاوت غلظت و رقت دراں نیست، آرے نغیف بنون و غین معجمہ بہ معنی خلط خشک بینی است [=]

---

۱ ہ ا ب ۔ ۲ آصفیہ ۔

رئیس - در رسالہ "کوشیدن در برابری کردن با کسے در قدر و مرتبہ، مِری بکسرِ میم و رائے مہملہ و یائے مجہول لیکن مری بدیں معنی بہ ثبوت نہ رسیدہ اگرچہ در کشف اللغات آوردہ، زیراکہ مری امالۂ مِرا است کہ در عربی بہ معنی جدال و خصومت آمدہ [= کوشیدن و برابری کردن .....]

رِیہ[۱۵] خاکِ شور کہ بکار گازران آید۔ در فارسی نیز بدیں معنی است، غایتش ایں جا بیائے معروف است و در ہندی بیائے مجہول۔



۱۵ آصفیہ: رِیہ پلیٹس : پلیٹس نفائس : ریہہ۔

بابُ الزّاءِ المعجمۃِ

[ز]

زرگری[1] ۔ در رسالہ" زبانے کہ دو کس باہم قرار دہند و چوں باہم سخن گویند دیگرے نفہمد، لوترہ[2] بلام و واو مجہول و نوفانی موقوف" لیکن ہر زبانے کہ چند کس قرار دہند زرگری نیست بلکہ آں زبانے است مخصوص معروف، چنانکہ بر زباں داں پوشیدہ نیست، [=]

زُفیل[3]۔ آں باشد کہ سر انگشت را در دہاں خود نہند و بہ تندی پُف زنند تا صداے بلند بر آید و ایں اکثر عملِ کبوتر بازاں است در ہنگام پراندنِ کبوترہا، سافوت بسین مہملہ و فا بوزن لاہوت" لیکن زفیل بلام تصرفِ ہندیان است چہ زفیر در عربی بہ معنی بانگ کردن آمدہ [=]

---

[1] آصفیہ، پلیٹس [3] نقائس ۔ [2] برہان: لوتر : ولوترا۔
[3] آصفیہ ۔نفائس ۔

بابُ السّینِ المہملۃِ

(س)

ساڈھو ۔ آنست کہ چوں دو خواہر در نکاحِ دو شخص باشند دو شخص مذکور ہم دگر را ساڈھو باشند و در ہندوستان کہ ہم زلف گویند اگرچہ فارسی بہ نظر می آید لیکن سَنَد آں در کلام اساتذہ بہ نظر نیامدہ، وبعضے گویند فارسی آں ہم داماد است و بعربی سِلْف بکسرِ سین مہملہ وسکون لام و بہ ترکی بجناق بباے موحدہ وسکون خاے معجمہ خوانند [=]

ساؤ کا بیٹا[۱] ۔ در رسالہ[۲] پسرِ شوی از زنِ دیگر، پُسَندر بضم باے فارسی وسین مہملہ ونون ساکن" لیکن پُسَندر اعم است، پسرِ زن از شوی دیگر را نیز پُسَندر خوانند [=]

ساری ۔ در رسالہ[۳] نوعے از پارچہ کہ در ہندوستان پیدا شود کہ بیش تر ازاں زنان لباس سازند، ساره بسینِ مہملہ" لیکن در عرفِ اہل ہند

---

۱ ساؤ بہ معنی بھائی بند، قرابتی ۔ رشتہ دار، سمدھیانے والے (آصفیہ) اوپر متن میں جو معنی دئے ہیں وہ آصفیہ میں نہیں۔ ۲ برہان: بکسر اول نیز۔
۳ نفائس: ساڑی۔

ساری پوشاک خاص زنان است کہ بالاے جامئہ دیگر کہ مثل لنگ برکمر بر بستہ بندند پوشند و جامئہ زیرین را لہنگا و بالائیں را ساری خوانند و بہ معنی پارچہ مذکور اصلاً در ہندی نیست و تحقیق سارا سابق گذشت [=]

ساگ - در رسالہ" سبزی از قسم شملیت وغیرہ کہ پختہ خورند خُضرہ بضم خاے معجمہ و سکون ضاد معجمہ و لفارسی ترہ"، لیکن خضرہ در قاموس وغیرہ بہ معنی رنگ معروف است و بہ معنی ساگ خضر بوزن کتف[۱] و ترہ اعم است از ساگ خوردنی وغیرہ، و بہ عربی بقل بفتح باے موحدہ و سکونِ قاف خوانند ہر چند این نیز اعم است - [=]

ساس - مادر زن و مادر شوی خوش و خوش دامن و خاش[۲] ہر سہ بخاے معجمہ و شین نقطہ دار، و خُشہ (خُشو)[۳] بضم خا و شین معجمہ نیز [=]

سالی - خواہر زن، خازنہ بخا و زاء ہر دو معجمہ و نون، مخفف خیازنہ مبدل خوارنہ کہ مخفف خواہر زنہ است و آں مزید علیہ خواہر زن است [=]

سالا - پسر خسر، خسر پورہ، لیکن مستعمل ایران برادر زن است بدونِ اضافت [=]

سانڈنی - شتر مادہ تیز رفتار، جمازہ لیکن در منتخب اللغات جمازہ

---

[۱] برہان - [۲] ج : حاشیے پر نسخہ - [۳] قاموس میں ہے: العَنْهَلَةُ ..... النَّاقَةُ السَّرِيعَةُ ..... والعيهلُ الذَّكَرُ من الإبِلِ -

بہ معنی مطلق شتر تیز رفتار است اما در قاموس بمعنی جماز و ناقہ جمازۃ واقع است وعیہل بفتح عین مہملہ وسکونِ تحتانی و ہا ولام [=]

سانڈ۔ در رسالہ "جوانے کہ آں را وقف وآزاد سازند، و ایں طریق ہنود است، فدائی"، لیکن فدائی بہ معنی جانور مذکور نیست، و نیز سانڈ مطلق جانور نیست بلکہ گاو باشد۔

سابل[1]۔ در رسالہ "آلت آہنین کہ سنگتراشان ورد غن گران دارند وشنگ بفتح واو شین معجمہ ونون ساکن وکاف فارسی"، لیکن در جہانگیری و رشیدی میل آہنی کہ حلاجان پنبہ دانہ بداں ز پنبہ جدا سازند، و نیز سابل بدیں معنی مشہور نیست، بلکہ آں را کُسہ بضم کاف تازی وفتح سین مہملہ خوانند وساہل بضم ہا سنگے باشد مدور کہ بر رشتہ بستہ بنّایان ومعماران بکار دارند و آں غیر گونیا ست، شاقول بشینِ معجمہ وقاف بواو رسیدہ و لام خوانند و ایں از محاورہ وکلام اساتذہ ومتاخرین بہ ثبوت رسیدہ سانبل [ت ما ب]

سائی۔ در رسالہ "زرے کہ پیش از کار بکاریگر دہند، پیغانہ بیاے فارسی وسکونِ تحتانی وغین معجمہ کذا فی الفرہنگ، وگمان من آنست کہ بیعانہ است بعینِ مہملہ مأخوذ از بیع کہ از قسم اطلاق مقید است در مطلق"، فقیر آرزو گوید: سائی در اصلِ ہندی بہ معنی زریست کہ وقت کار خواہ بہ کاریگر دہند وخواہ در سودا و معاملت، و بر زریکہ پیش

---

[1] آصفیہ = سابر و سابل، الف: ساہل: ب: ساہل: ج: ساہل، د: ساہل، ہا الف: سابل و ہا ب: سانبل۔

از راگ و رنگ و رقص به مطرب و غیره دہند نیز اطلاق کنند، چنانکه ساقی بدهائی گویند، و اطلاقِ بیجانه بر اول و سوم مطلقاً نیست، بهر تقدیر از باب فرہنگ پیغان بباے فارسی و یاے مجهول و غین معجمه به معنی عهد و پیمان آورده اند، و در کتب عربیه بیعه دست زدن در کارے و با کسے، و تحقیق آنست که پیغان به نون است و فنگان بکافِ فارسی مبدل آنست یا برعکس، یا فنجان معرّب آں، پس پیغانه اگر آمده باشد به معنی پیمانهٔ مذکور خواهد بود، و اهل لغت را تصحیفے در پیمان و پیمانه واقع شده، و آنچه در رساله به معنی ساقی است مطلقاً نیست بلکه بدیں معنی پیشیا دشت بباے فارسی و یاے مجهول و شین معجمه که به عربی تقدمه خوانند بقاف و دال و میم بوزنِ تذکره[۵۳] [= .... بیعانه بباے فارسی موحده عربی (؟) و عین مهمله مشتق از بیع ....]

سان ـ سنگے مدور که گردانند و تیغ و خنجر و امثالِ آں بداں تیز کنند، و بفارسی چرخ گویند و عمل آں را چرخ گری[۵۲] و نیز در فارسی سان که مخفف فسان است به معنی مطلق سنگے که خنجر و کارد و تیغ بداں تیز کنند آمده، و بعضے به معنی مذکور نیز در فارسی گفته اند۔

سانٹھرا[۵۴] ـ در رساله "گیاهے که به زمستان در مساجد افگنند و از حصیر

---

۵۱ اس کے بعد کی عبارت میں بہت گنجلک ہے، نسخہ ب کے مطابق نقل کر دی گئی ہے، صحیح عبارت شاید یہ ہوگی "پس پیغانه اگر آمده باشد به معنی پیمانهٔ مذکور خواهد بود و اهل لغت را تصحیفے در پیغان و بیعانه واقع شده" ۵۲ ہا ب ۔ ۵۳ فرہنگ انندراج۔

۵۴ الف، ب سانٹھرا؛ ج ساٹھرا، ہا ب: سانتهرا نسخہ رضوی ـ ساٹھرا

بافند، و مردم غُربا فرش سازند، دوخ بدال مہلہ بواو رسیدہ و خا" لیکن سانتھڑا بہ معنی مطلق فرش خواب غربا است و دوخ گیاہے است کہ ازاں بوریا بافند و آں ظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی گوندل و ماشیلا خوانند [سانتھرا =]

سابُن - در رسالہ "بتازی صابون گویند، بَرہوہ بفتح باے موحدہ و سکون راے مہلہ و ہاے بواو رسیدہ و ہاے ملفوظہ" لیکن سابن ہماں صابوں است کہ عوام سابن گویند [= برہو بفتح باے موحدہ و راے ساکن]

سابُونی - در رسالہ "شیرینی مدوّر بسیار سفید، قُرصک بضم قاف و را و صاد ہر دو مہلہ" لیکن در کشف اللغات غیر صابونی آوردہ [=]

ساتو - در رسالہ "جَو و گندم بریاں کردہ پیست بکسر باے فارسی و سکون سین مہلہ و فوقانی - و بتازی تلقان خوانند" لیکن تلقان لفظ ترکی است، کما فی الرشیدی، و بہ عربی سَویق بسینِ مہلہ و قاف بوزن فعیل خوانند [=]

سالن - آنچہ ہمراہِ نان و خشکہ خورند و بتازی اِدام بکسر ہمزہ و دال مہلہ بالف کشیدہ و میم گویند، نان خورش و ترنانہ بفوقانی و دو نون بوزن سرنامہ و بعضے ترنامہ بہ معنی نان یا نان خورش مقابل خشک نامہ گفتہ اند، اگرچہ دراصلِ لغت سالن اعم است از نان خورش و ترنامہ اما مجازاً می تواند گفت۔

ل بروزن شوخ (برہان)۔ ؎۲ ب: کوندلی باشلا د: پیٹلا (؟) نسخہ رضوی: وندل یا پیٹلا۔ ؎۳ فرہنگ اندراج۔ ؎۴ بروزن 'انبوہ' (برہان)

سانڈا - در رسالہ" جانورے دشتی کہ آں را ریگ ماہی نیز گویند، سقنقور" لیکن ایں محل تعجب است زیراکہ سانڈا دیگر است و ریگ ماہی دیگر و در ہندوستان مردۂ ہر دو جنس پیش خواص[۱] خوا-نان باشد و کمال شہرت دارد چراکہ در بازارہا نشستہ ہمراہِ ادویہ می فروشند و نیز ریگ ماہی غیر سقنقور است و سقنقور آنچہ در کتب طبی نوشتہ اند جانوریست کہ در خشکی بیضہ نہد و در دریا باشد و از واز عالم سوسمار است کہ بہ ہندی گوہ بکاف فارسی و واو مجہول و بہ عربی ضبٌ بفتح ضاد معجمہ و بائے موحدہ مشدد خوانند و سقنقور نز[۲] دیک بمگر گوہ کہ جانوریست آبی از عالم نہنگ و در دریا ہائے ہند بہم رسد و سقنقور خوانند و در دریائے مصر و سندھ پیدا شود، چنانکہ در اختیارات بدیعی است، و شاید کہ سقنقور ہمیں باشد زیراکہ آں ہم در خشکی بیضہ نہد و مثل سوسمار بود، واللہ اعلم بحقیقۃ الحال [=]

ساون - بودنِ آفتاب در برجِ سرطان سی و یک روز، تیر بفوقانی بیا رسیدہ و رائے مہملہ"، لیکن تفاوتے دارد چنانکہ سابق مکرر نوشتہ شدہ [=]

سانتا - در رسالہ" آمیختن چیزے و دست زدن در آں کہ بسر شتند، خولیسانیدن"، لیکن خلیسانیدن بدون واو، آنچہ مصطلح اطبا[۳] ست[۴] آنست کہ چیزے در آب یا گلاب و امثال آں انداختہ نگاہ دارند و بتازی نقوع خوانند [ہا ب سانٹنا=]

---

۱ آنکہ خواص ادویات را ایک وانماید (اندراج) ۲ ۳ ۴ ب: بوتیار ۳ ۵ ترکردن وخیسیدن ترشدن (اندراج) ۵ صحیح سانتا (نور)

سبوُرا - در رسالہ "آلتے از چرم وگاہے از چیزِ دیگر سازند و زنانِ محلک و مخنثان بکار برند، شفتنگ بشین معجمہ و فا"، لیکن شفتنگ بدین معنی در کتب مشہورہ نیست، آرے در کلامِ حکیم شفائی ششتنگ بشینِ معجمہ و سکونِ سین مہملہ و فوقانی بہ معنیِ قضیب دیدہ شدہ، چنانکہ گویدع

بیا ششتنگ بالا بلند من بنشین۔

و در کتب لغت مرادفِ سبورا مجاچنگ و در عرفِ اہلِ زبان کیرِ کاشی بیاے مجہول و شین معجمہ است، و نیز در فارسی سابورا[۱] بزیادت الف چیزِ مخنث را گویند [=]

سپتِ رکھ[۲] - ہفت ستارہ نزدیک قطب شمالی کہ بر گردِ اومی گردند و چہار از ان بنات النعش کُبری گویند و براے این ہفت ستارہ نام علٰحدہ نیست۔

سُپاری - ثمر درخت ہندی کہ در ہندوستان اکثر با تنبول خورند، درختش مانا ست بدرختِ خرما اما کوچک و باریک تر ازان باشد، فوفل بفتح فاے اول وکسر فاے دوم [=]

ستنگ[۳] - نوعے از مار خوش رنگ پُر خط و خال کہ بیشتر باغ ہا و سبزہ زار ہا باشد و از گزیدنِ او آزارے نرسد، یغنغج بہ تحتانی مفتوح

---

۱ سابورہ بزیادت ہاے ہوز (برہان) ۲ پلٹیس ۳ ب: ستک غالباً سیس ناگ ہی۔ (= سیس ناگ اور شیش ناگ) فوریس میں "سس ناگ"، ہے ــــ مگر مشکل یہ ہی کہ ترتیب حروف کا تقاضا یہ ہی کہ سَ کے بعد ت ہونی چاہیئے۔ ستانگ ایک مچھلی کو بھی کہتے ہیں۔

وسکون غین معجمہ و فوقانی وسکونِ نون وجیم تازی، وبعضے بفتح بدونِ نون گفتہ اند و این مخفف است، بعضے بجاے غین فا گفتہ اند۔

ستارگی[۱] - درفش[۲] کہ بتازی مخصف بجاے معجمہ وصاد مهملہ خوانند، بندرز[۳] بفتح باے موحدہ وسکون نون وفتح دال ولاے مهملہ وزاے معجمہ، واین ظاہرا مخفف بندورز است کہ قلب درزبند باشد و بوال دوزنیز خوانند [=]

ستت سنجا[۴]۔ آشے کہ از ہفت دانہ غلہ مثل نخود وگندم وعدس و جو وماش وغیر ذالک پزند وخصوصا در عاشورا، در رنگو[۵] بہ دال بالف کشیدہ وکاف فارسی بواو رسیدہ [=]

ستیسا[۶] - دررسالہ "کشتی خورد کہ بران نشستہ یا بار نہادہ بکشتی کلان رسانند وبتازی زورق خوانند سندل بفتح سین مهملہ وسکونِ نون"، لیکن درہندی ستیسا کشتی کوچک باشد بسیار جلدرو کہ اکثر دولتمنداں بران سوار شوند و نواڑا[۷] نیز خوانند ونیز سندل[۸] بہ معنی کفش است و بہ معنی کشتی مذکور شتیک در کتب نوشتہ شدہ [=]

سنجی - چیزے کہ صباغان وگاذران بکار دارند، شخار بہ شین وخاے

---

۱ آصفیہ: پلیٹس ۲ برہان۔ ۳ برہان۔ ۴ آصفیہ وغیرہ = ست+ اناج، ۵ برہان۔ ۶ اِ ب: کذا، نور و آصفیہ ندارد: نفائس: ستھیا = سرہہ فرد ش: کمال۔ ۷ پلیٹس ۸ برہان میں بہ معنی کشتے کوچک بھی آیا ہے۔

میم خوانند، سُرّیت بضم سین مہلہ وتشدید رائے مہلہ وتحتانی" واین منسوب است لبِسّر بکسراول بہ معنی پنہان وضم اوّل از تصرفات نسبت است کمافی منتخب اللغہ [= کنیز کے مملوکہ.....]

سرمنڈلہ[1] - دررسالہ "نام سازے چغانہ" لیکن چغانہ بعضے قانون گفتہ اند واصح چوبے باشد شبیہ بہ مشتۂ حلاج کہ یک سرآں بشگافند و چند جلاجل درآں تعبیہ کنند واصول نگاہ دارند وسرمنڈلہ کہ دیدہ شدہ ہرگز مشابہت ہم بدیں ندارد [سرمندل =]

سرپیچ چیزے کہ بالائے دستار پیچد، لانک، وآں چہار گزی باشد کہ بالائے دستار پیچند، ودر ہند شہرت دارد کمافی الکتب۔

سرکنڈا۔ دررسالہ "آنچہ آں را غرد بوزن سرو گویند وآنچہ از وے قلم وتیر سازند، یراعہ[2] بہ تحتانی وراء وعین ہر دو مہلہ" لیکن غرد درکتب معتبرہ فارسی نے میان تہی وسرکنڈا میان تہی نباشد، ودرقاموس یراعہ ویراع مطلق نے است، ودرمنتخب یراعہ نے کہ ازاں قلم سازند ونوازند وبیشۂ نے، لیکن درقول رشیدی کہ بیشۂ نے گفتہ نظر است بلکہ تصحیف است، ہماں نیشہ است بہ معنی نے کہ شبانان نوازند ودرتحقیق نیشہ کہ بنون است یا بیا اختلاف است چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

سرسول - دانۂ شبیہ بخردل کہ روغنِ تلخ ازاں برآید وگلشن زرد

---

[1] الف: سرمندر: ب وج: سرمندلہ، ہا الف وہاب: سرمندل،

[2] : سرمنڈل ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ برہان

دو معجمہ - [=]

سَج - ساختن و آرایش مرد است خود را، و آرایش زنان را سنگار گویند، تقطیع

سُرنگ - راہے کہ کندہ زیر زمین سازند، نَغَم بفتح نون و سکون غین معجمہ لیکن صاحب رشیدی گفتہ کہ ظاہراً التغیر لہجۂ عوام است نہ لغتے علٰحدہ پارسی، زیراچہ در عربی نقب بدیں معنی آمدہ، لیکن احتمال تعریب ہست ونیز نَفَق بفتح نون و فا و قاف گویند، و فارسی مقرر آں آہون بوزن تارون است، ونیز سُرنگ در ہندوستان رنگ اسپ کہ بفارسی کرنگ گویند و ایں از عہد جہاں گیر بادشاہ شہرت گرفتہ، و سببش آنست کہ کرنگ موافقِ روزمرۂ ہند بہ معنی بدرنگ است و سرنگ بہ معنی خوش رنگ، از جہتِ مراعات زبان ہندی کرنگ را سرنگ مقرر کردہ اند [=دو معنی دارد: اول بہ معنی سوراخے کہ در زمین پیدا کنند تا پوشیدہ بقلعۂ غنیم یا جاے کہ پنہاں باید رفت بروند، نَفَق بنون و قاف، دوم بہ معنی اسپ سرخ رنگ، کرنگ بکاف تازی]

سِرِ رُو - رگے کہ چوں آں را بکشایند خون از سر و رُو کشیدہ شود، قیفال بقاف بیا رسیدہ و فا، وظاہرا در اصل سرا رو ست بالف کہ عوام سررو گویند و لفظ سرا بہ معنی طرف و جہت مستعمل شود چنانکہ سراپا بالا و سرارو در فارسی سند ندارد [=]

سُرِیت[۱] - کنیز کہ آں را وطی کردہ باشند و بتر کی قِما بکسر قاف و تشدید

---

[۱] سج دیکھیے۔ [۲] اعراب کی صحت کے بارے میں اطمینان حاصل نہیں ہوا النفائس: آصفیہ: سنسکرت کے لفظ سُرِیت بلبتیس سے ملتا جلتا ہے؛

باشد، سرسف بفتح سین مهمله و سین دوم معجمه [=]

سَرِیش - در رسالہ" چیزے است کہ از چرم خام پختہ برآرند و آں را سرچہ وسبلت نیز گویند، بر واق بفتح بائے موحدہ و رائے مہملہ ساکن" لیکن تحقیق آنست کہ سریشں خود لفظ فارسی است مخفف سریشم بہ میم غایتش عوام ہندوستان سین دوم را نیز مہملہ خوانند، و لفظ سرچہ و بر واق از کتب مشہورہ لغت برنمے آید، سبلت بعضے بکسر سین گفتہ اند و صحیح بکسر اول و سوم است بہ معنی مذکور [= آنرا شرخہ و بزواق بفتح باء موحدہ وزاء ساکن]

سُرہ گائے[۱] گاوے کہ از دُم وے پرچم سازند و در کوہے کہ مابین خطا و ہندوستان است بہم رسد، غژ گاؤ[۲] ہر دو غین معجمہ و زائے عجمی و مجازاً غژغاؤ بر دُمِ او کہ بکار آید اطلاق کنند [=]

سِرِدرد - دردِ سر، صُداع صاد و عین ہر دو مہملہ [=]

سِسکی[۳] - در رسالہ" گریہ باہستگی، ازیز بہ ہر دو زائے معجمہ بوزن فعیل، مولوی فرماید سے نادر فرزانہ دارد صد ازیز" لیکن در جہانگیری و سروری بہ معنی فریاد و بانگ گفتہ و ہمیں مصرع مولوی را سند آوردہ، و نیز در ہندی سسکی آواز نرم و حزیں باشد نہ معنی مذکور، لہذا بر آواز نرم زنان کہ از راہ ناز کنند اطلاق آں آمدہ، و عجب است کہ ایں عزیز در زبانِ خود در لفظ مشہور غلط کردہ [سسکی =]

---

۱ فیلن اور پلیٹس : سراگاو، سراگائے، ۲ برہان : غژغاو، غژغاؤ : غژگا، غژ گاؤ نیز آصفیہ - ۳ سسکی (آصفیہ)

سگا بھائی ۔ برادرے کہ از یک مادر و پدر باشد و بتازی عینی خوانند

بالو بباے موحدہ بروزن خالو ۔

سِگّا پِھرَت ۔ زریکہ[1] در غیر دار الضرب سکہ زنند، بروزن سرا و پیرن

سرا بباے موحدہ و راے مہملہ و در دوم بعد باے موحدہ و یاے

مجہول ۔

سِکورا[2] ۔ و در رسالہ" کاسہ گلی سبوکرہ بفتح سین مہملہ و باے موحدہ

بواوٗ رسیدہ، و در مثنوی سبکرّہ براے مشدّد نیز آمدہ"، لیکن سبوکرہ در

کتب معتبرہ مشہورہ نیست، وسبکرہ بہ تشدید و تخفیف بہ معنی مطلق

کاسہ است و نزد اہل طبّ مقدار معین، وسکورہ و اسکرہ نیز بدیں

معنی وسکرجہ معرّب آں، و در قاموس سکرّہ بہ تشدید راء آوردہ،

پس اگر سکورہ کہ در ہند شہرت دارد لفظ فارسی است کہ استعمال کردہ

اند فارسی باشد و الا از توافق و اغلب دوم است [=]

شُکر[3] ۔ نام ستارہ کہ آں را مطربۂ فلک نیز گویند، زہرہ و ناہید

بہ نون، و تحقیق ایں در سراج اللغہ نوشتہ ام، و بیدخت[4] بباے موحدہ

و یاے مجہول [=]

---

[1] یہ لفظ پہلے پھرت کے سلسلے میں ردیف ب میں آچکا ہی۔ [2] اُردو میں بکسر اول زبانوں پر ہی (نور) نفائس: سکورہ ۔ [3] بلپٹیس میں کاف بہ تشدید و تخفیف اور ساکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تینوں صورتیں دی ہیں، ب میں یہ لفظ سلم سے پہلے لایا گیا ہی، نسخہ الف میں سلپٹ کے بعد ہی۔

[4] بروزن کمبخت (برہان)

سلم[1] - در رسالہ" شبرۂ درخت ریشائیل وغیرہ کہ گنجشک وجز آں بداں شکار کنند، دِبق بدال مہملہ مکسورہ و باے موحدہ وقاف"، لیکن در قاموس دبق غرا است کہ بداں شکار کنند، وغرا بغین معجمہ ہرچہ طلا کنند وہرچہ چسپیدہ باشد، سریش کہ از ماہی بر آرند اعم باشد از سلم وحال آنکہ در ہندوستان لاسا بہ معنی شہرت دارد وسلم ما نشنیدہ ایم [=]

سِلپٹ[ط] - در رسالہ" فلوس وروپیہ کہ حروفش کم نما باشد وبتازی بنہرج گویند بہ تقدیم با بر نون، وبعضے بر عکس[2] گفتہ اند"، لیکن در کتب معتبرہ بنہرہ کہ بنہرج معرّب آنست بہ معنی زرِ ناسرہ نوشتہ اند، ومعنی مذکور در ہیچ کتاب نیست، ودر ہندی ایں قسم زر را کھوٹا خوانند چنانکہ کمال اسمٰعیل گوید؎

یکسر بنہرہ بود بمعیار دوستی | از دوستے کہ عیار سے گرفتہ ام

[=]

سَلونا - نمکین، وبتازی ملح خوانند [=]

سِل - در رسالہ" سنگ پہن کہ بروے ادویہ وغیرہ سایند، صلایہ[3]" لیکن در قاموس الصَّلایۃُ مُدِق الطِّیبِ، ودر کشف اللغات: سنگے کہ بدست گیرند ودارو ہا سایند، پس اعم باشد از سل [=]

سُلسُلی - کرم گندم خوار کہ گندم خورد وضائع کند، سوسہ بہر دو سین مہملہ

---

[1] اس لفظ کا پتہ نہ چلا - [2] برہان - [3] صَلایۃٌ وصَلاءَۃٌ - [4] مطابق ب: وہاب: جؔ و دؔ: سلہلی آصفیہ اور پلیٹس سُرسُری -

وگندمے کہ در آں کرم مذکورہ بود مسوسہ بواؤ مشدد خوانند، [=]
سَمدھی۔ در رسالہ آنست "کہ پدر زن و پدر شوہر باہم دگر سمدھی باشند و آں را ہم سلک نیز خوانند قدای بضم قاف و دال"، لیکن لفظ ہم سلک نہ از محاورہ دانان مسموع است و نہ در کتب دیدہ شدہ و لفظ قدائی اگر بہ ثبوت رسد ترکی باشد عربی نیست [=]
سَمیٹنا۔ فراہم آوردن۔
سَمہالو[۱] درختے کہ برگ ہایش بکار دوا آید، پنج انگشت و بتازی خمسۃ الاصابع خوانند، لیکن سنبالو، بروزن شفتالو، در فارسی نیز بہمیں معنی آمدہ[۲] پس از عالم توافق باشد [=]
سُمَن۔ بضم در ہندی بہ معنی مطلق گل، و بفارسی نوعے از گل ہائے سفید خوشبو، وایں نوعے است از توافق۔
سُمندر پھین[۳]۔ دوائیست مشہور، در اصل بہ معنی کفِ دریاست چہ سمندر در ہندی دریاست و پھین کف۔[۴]
سِنجاف[۵]۔ غلطِ عوام است، در اصل بدون نون است فرادیز و پیوز بیائے فارسی و رائے مہملہ ساکن و فتح واو و زائے معجمہ۔ [=]
سناونا۔ حقیقت مشہور است، و بمجاز حرف گفتن بکسے و بگوش دیگرے کشیدن از روئے تہدید وغیرہ، شنو اندان، سیفی گوید؎

گفتی کہ ز آواز خوشم کس نبرد جان   معلوم شد اے شوخ مرا می شنوانی

---

[۱] = سنبھالو، (آصفیہ) [۲] برہان۔ [۳] سمندر پھین (نفائس) [۴] نفائس: بکسر سین۔ [۵] برہان۔

سنڈاسی ۔ آلۂ آہنیں کہ آہنگراں آہن گرم را بداں گیرند، و بتازی کلبتان بفتح کاف و سکون لام و فتح بائے موحدہ و فوقانی بالف کشیدہ، و در رسالہ مرسلہ نیز بدیں معنی آوردہ لیکن مرسلہ در کتب معتبرہ بدیں معنی نیست [=]

سُنبُل ۔ گیاہے کہ خلاشہ اش سیہ فام بود و برگش سبز و اکثر بر کنار چاہ ہا و جوہا روید و بتازی شعر الجن بفتح شین معجمہ و سکون عین مہلہ خوانند، پرسیاوشن و پرسیاوشان[۱] ببائے فارسی و سین مہلہ و تحتانی بالف کشیدہ و شین معجمہ ۔

سَنڈاس ۔ در رسالہ "طہارت خانہ کہ بر بام سازند، کلیاس بکسر کاف تازی و سکون لام تحتانی لیکن لفظ سنداس بدال ہندی است و بدال ہندی ہندی است و بدال مہلہ فارسی، چنانکہ در کتب معتبرہ لغت آوردہ، و ایں ظاہرا ماخوذ است از سندہ کہ بمعنی غائط سطبر و گندہ است، و لفظ سندہ در اشعار فوقی یزدی بسیار است، و کلیاس در فرہنگ ہا بمعنی در خانہ و مکان ضرور و ادب خانہ، لیکن بدین معنی کریاس برائے مہلہ است چنانکہ در قاموس آوردہ بمعنی ادب خانہ کہ بر پشت بام سازند، و ظاہرا تبدیل را بلام تصرف فارسیان است و نیز سنڈاس ضرور نیست کہ پشت بام باشد بلکہ مکان ضروری کہ راہ برآوردن نجاست آں اکثر بیرون خانہ بود خواہ بر پشت بام بود خواہ نبود [=]

---

[۱] برہان ۔

سنیچر - ستارہ کہ بر فلک ہفتم است، و نحس اکبر، زحل، کیوان بفتح تازی و سکون تحتانی و نیز روز شنبہ کہ بہ عربی سَبت بفتح سین مہلہ و سکون بائے موحدہ و فوقانی خوانند و اغلب کہ نام روز بسبب مناسبت ستارۂ مذکور خواہد بود کہ روز مذکور بدو تعلق دارد [=]

سُنار - زرگر بتازی صیّاغ[1] بصاد مہلہ و تشدید تحتانی و غین معجمہ۔ [=]

سِندور[2] - چیزے است سرخ رنگ، سنگرف نما و لی، زرقون بفتح زائے معجمہ و سکون رائے مہلہ و قاف و واوِ معروف و نون، کمافی الرسالہ [=]

سنبل کھار - زہریست قاتل خصوصاً موش را، و بتازی سُم الفار گویند لغا، بیش موش[3] بیائے موحدہ بیا رسیدہ و شین معجمہ [=]

سَن - گیاہے کہ از پوستِ ساق وے رسن ہا سازند و آں را لادنہ بدالی و نون نیز گویند، شنی بشین معجمہ و نون بیا رسیدہ و چوں شنی و سن نزدیک بہم اند در تلفظ، شاید از عالم توافق باشد [= باب میں یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہے دو شالیک ....؟]

سنپات - مرضے کہ پیش ہندیاں دراں سودا و صفرا و بلغم یک دفعہ جوش کنند و بحرکت آید و تحقیق آنست کہ ہماں مرض است کہ بہ عربی

---

[1] صائغ۔ [2] مطابق ب و آصفیہ۔ [3] الف: بیش موشے: ب و ج

جیش موش۔ لیکن بہ ہان میں "بیش موش بروزن فیل گوش جانوریست ..... فارة البیش"

آں را سرسام گویند۔

سنگ رائخ ۔ مسے است کہ آں را روسے سوختہ نیز گویند و ظاہراً سنگ رائخ غلطِ ہندیان است ولفظ صحیح آں روسوختہ و راسخت براے مہملہ بالف کشیدہ وسین مہملہ و خاو فوقانی، و روشج[1] معرّب آنست، وظاہرا روسوختہ و راسخت یکیست چراکہ حروف علت بدل شوند چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام پس راسخت مبدّل و مخفف خواہد بود۔

سنگلی [2] در رسالہ "زنجیر دراز چفت بکسر جیم فارسی وسکون فاو فوقانی" لیکن در سروری وغیرہ مطلق زنجیر در نوشتہ اند۔ [=]

سنکھ - در رسالہ "خرمہرہ کہ جوگیان وقت شام نوازند، ودع بواو ودال ہر دو مفتوح وعین مہملہ" لیکن ودع در کنز اللغہ گوش ماہی ترجمہ صدف است، واز قاموس مستفاد می شود کہ مہرہ سفیدیست کہ از دریا بر مے آید و شکل خستۂ خرما است وبراے دفع زخم چشم بکار آید، دریں صورت چیزے باشد کہ بہ ہندی کوڈی گویند و اکثر در سود وسودا بکار آید نہ بہ معنی خرمہرہ سنکھ باشد، بلکہ بہ معنی سفید مہرہ کہ سنکھ عبارت از انست ناقوس شہرت دارد، اگرچہ ناقوس من حیث الاصل اعم است۔ [=]

سورج مکھی - در رسالہ "گلے است کہ بہر جانب کہ آفتاب میل کند رو کند، آفتاب پرست" لیکن آفتاب پرست بعضے نیلوفر گفتہ اند، ودر کشف اللغات است کہ از صفت پیکر چنان معلوم می شود کہ ہر گل کبود را

---

[1] روشنج (برہان)۔ [2] آصفیہ۔

آفتاب پرست گویند و بعضے گویند ہر گل کہ رو بآفتاب دارد آفتاب
پرست است وہمیں اقوی است، ونیز چیزے کہ برائے محافظت
از آفتاب بالائے سر نگاہ داشتہ شود خود یا دیگرے بر دارد و در
ہندوستان از علامات سلطنت است آفتاب گیرد آفتابی گویند

[=]

سوف۔ در رسالہ " پارچۂ ابریشم یا پنبہ کہ در دوات اندازند، لیقہ
بلام و یائے معروف وقاف"، لیکن منظور اہل ہندوستان ہماں صوف
بصاد است وآں چیزے است کہ جامہ ازاں بافند و در ہند بر
ابریشم زبوں نیز اطلاق کنند ہر چند بدیں معنی اخص است [=]

سولہ سنگار بارہ ابھرن[1]۔ کمال آرایش زنان، بفارسی دہ و نُہ
بفتح دال وہائے ملفوظہ وضم نون وہائے ملفوظہ، وہر ہفت ہم نزدیک
است بدیں۔

سون مکھی[2]۔ دوائیست کہ بکار چشم آید، سنگ نور بنون وواو ورائے
مہملہ مرقشیشا بفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح قاف وشین معجمہ بیا رسیدہ
وسین دوم نیز معجمہ بالف کشیدہ۔

سول۔ در رسالہ " بادے بود خلندہ کہ در شکم واعضائے آدمی پیدا
شود خلہ بفتحتین"، لیکن در ہندی سول بہ معنی مطلق درد است، وخلہ
ہر دردیکہ از اعضا واحشا خیزد وتیرک زند [=]

---

[1] پلیٹس : آبھرن، ابھرن، ابرن ۔ [2] سونا مکھی (آصفیہ)

[3] وجع را گویند کہ مانند سوزن
وجوال دوز خلندہ باشد (فرہنگ آنندراج)

سونڈکا - در رسالہ "آنچہ بر اسپ پالانی زیر[1] پالان اندازند و بتازی وکاف بواو گویند، لیشماگند"، لیکن لیشماگند بہ معنی پالان است وسونڈکا چیزے دیگر است و ہندی صحیح آں جھیٔ است دو کاف نیز در کنز اللغہ بہ معنی پالان است [=]

سوزنی - در رسالہ "قسمے از بساط کہ مسند سازند" اجیدہ بہ ہمزہ و جیم بوزن کشیدہ" لیکن سوزنی بساطے است مشہور و خود لفظ فارسی، و آجیدہ بمدّہ مطلق جامہ خواہ پوشیدنی باشد یا گستردنی، بلکہ اکثر در محاورہ اہل زبان بہ معنی پوشیدنی مستعمل است [=]

سوُت - در رسالہ " ریسمانے کہ ہرگاہ خواہند عمارتے بسازند آں را بگشند و رنگ ریزند تا عمارت کج نشود، گونیا بکاف فارسی بواو رسیدہ و نون و تحتانی"، فقیر آرزو گوید: تفسیر گونیا برشتہ بر بنائے قول جہانگیری است و آں در اصل محلّ نظر است، گونیا صحیح معنی تختۂ مثلثے است کہ خطوط بر آں کشند و بعضے گویند سہ چوب مثلث قائم الزاویہ، بہرحال رشتہ وسوت غیر گونیا است، وسوت در اصل بہ معنی مطلق ریسمان است وسوت بالفتح دو زن کہ در عقد یکے باشند وآں ہر دو ہم دگر را سوت باشند، و بفارسی انباغ بالفتح وسکون نون و بائے موحدہ بالف کشیدہ وغین معجمہ، و ایں مبدّل انباز است بزائے معجمہ، وآں در اصل بہ معنی مطلق شریک است و آموسنی[2] بمدّہ ومیم وواو مجہول وسین مہملہ موقوف و نون بیا رسیدہ[3] [=]

---

[1] ب: بہر بجائے زیر۔ [2] برہان۔ [3] آصفیہ۔

سوتیلا بھائی "برادریکہ از مادر دیگر باشد، و در فارسی برادر اندر خوانند"، لیکن برادر اندر اعم است چہ بر برادرے کہ از پدر دیگر باشد نیز اطلاق کنند، و در عربی اول را علّاتی[1] بفتح عین مہملہ وتشدید لام بالف کشیدہ و فوقانی بیا رسیدہ، و برادر دوم را اخیافی بفتح ہمزہ وسکون خاے معجمہ وتحتانی بالف کشیدہ وفا بیا رسیدہ خوانند،

سوکن۔ ہماں سوت کہ دو زن در نکاح یک کس باشند و بتازی ضرّہ[2] خوانند بضاد معجمہ و بفارسی انباغ چنانکہ گزشت [=]

سونْدنا[3]۔ آمیختن و ممزوج ساختن و خمیر کردن، آشوردن بمدّہ شین معجمہ و واو مجہول [=]

سونڈ۔ یعنی فیل، خرطوم بضم خا، سنسور بہر دو سین مہملہ بوزن زنبور اگرچہ اطلاق آں بر خرطوم پشہ نیز آمدہ [=]

سوٹا۔ در رسالہ چوب دستے گندہ کہ اکثر قلندران واوباش دارند، و آں را جرل ہم گویند، دَبّوس بفتح دال مہملہ وتشدید موحدہ و واو معروف"، لیکن جرل در کتب مشہورہ معتبرہ ہیزم سطبر خشک است و دبوس در رشیدی بہ تخفیف گرز کہ عمود نیز گویند و تشدید معرّب مے تواند کہ در عربی مشدّد باشد و فارسیان بہ تخفیف خوانند از عالم جادہ وقد، لیکن صاحب قاموس دبوس بہ تخفیف گفتہ کہ گویا معرب است۔ [ ]

---

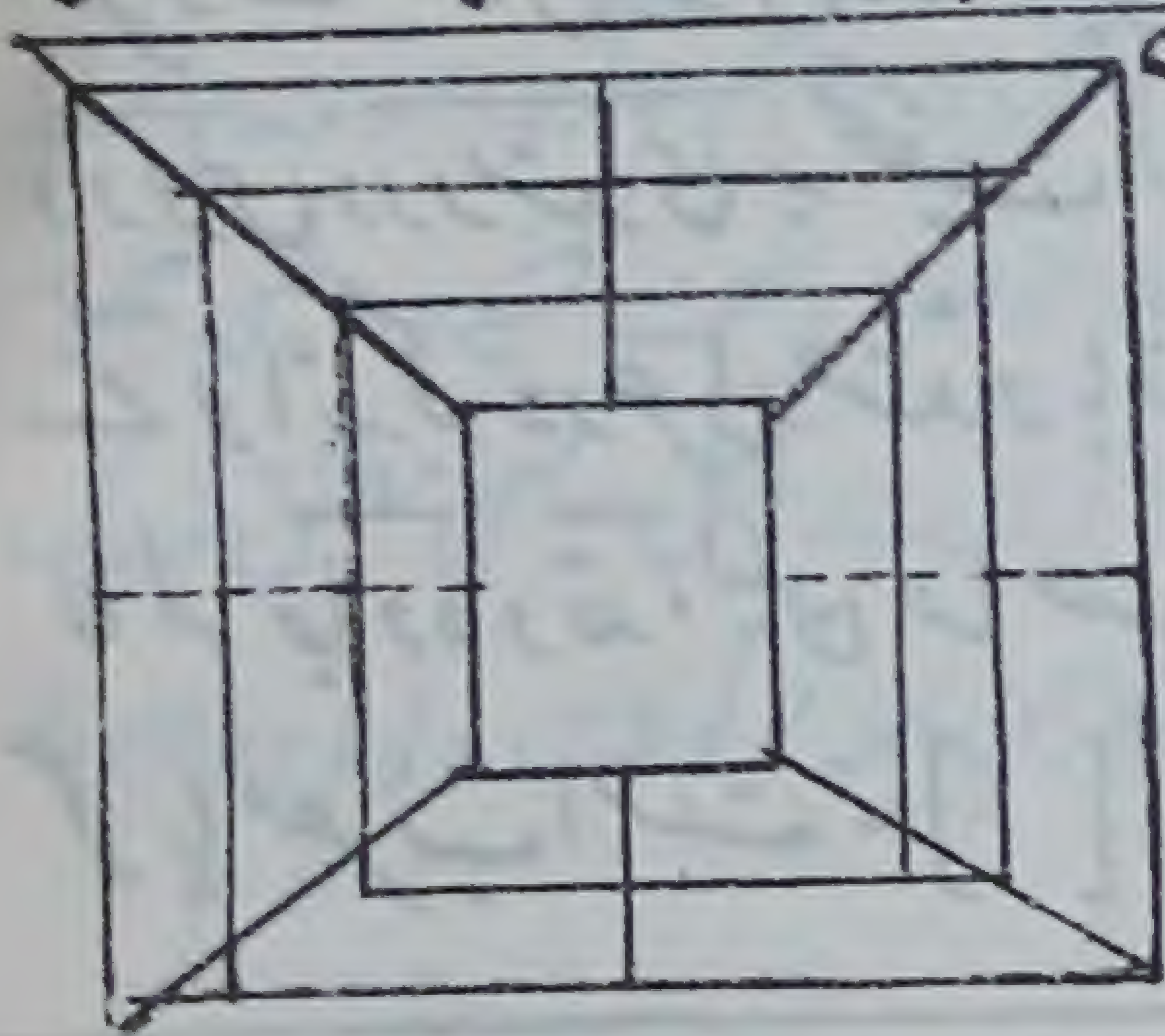
[1] بنو العلّات۔ [2] ضَرَّةُ المَرأَةِ۔

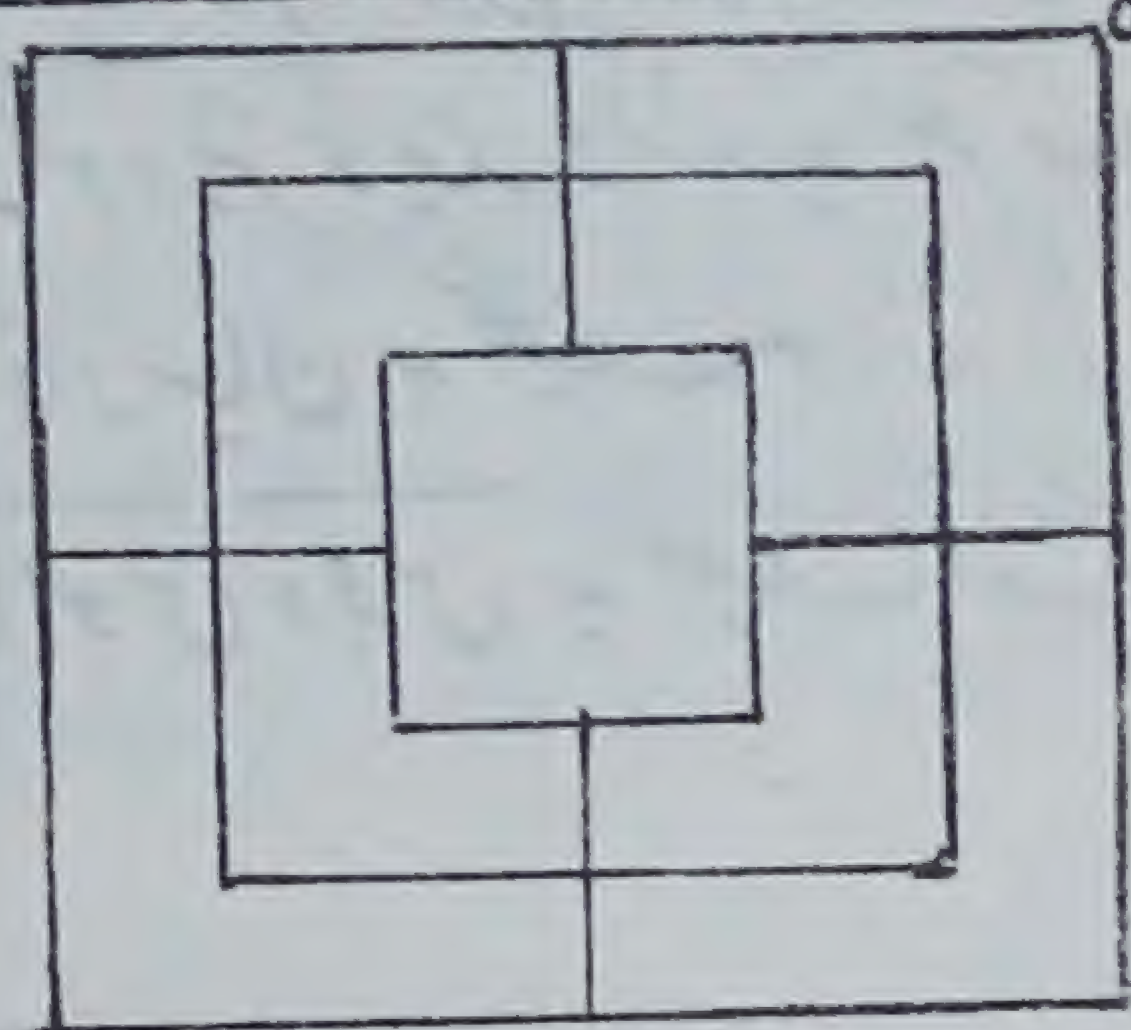
[3]۔ سوندھنا (آصفیہ)

سوٴا[1] - در رسالہ" سوزن کلاں وسطبر کہ بتازی مَسَلّہ بفتح میم وسین مہلہ وتشدید لام خوانند وجوال دوز نیز گویند، تمنہ بفتح فوقانی وسکون میم ونون است" لیکن در قاموس بکسر میم است، وتمنہ در کتب مشہورہ نیست، وصاحب بہار عجم بفتحتین از رشیدی نقل کردہ وفقیر آرزو آنرا ندیدہ، ونیز سُوٴا بہ معنی طوطی است کہ جانوریست مشہور وآں را بہ ہندی توتہ نیز گویند، توتی در ہند جانور دیگر است وشکر خوار ہمیں است نہ توتہ کہ کارے بہ آں ندارد چنانکہ نوشتہ ام [=]

سوٴا - رستنی است خوردنی، شِبِت بفتح شین معجمہ وکسر بائے موحدہ وفوقانی، شِبِد مبدل آں۔

سوٴا پاٹی[2] - در رسالہ" بازی است برین صورت وآں را بتازی لعب السدر خوانند، زیراکہ در عرب کنار را براں نہادہ می باختند چنانکہ اطفال دیار ما با سفالہا بازی می کنند، قرق بدو قاف ورائے مہلہ، لیکن در قاموس است: القِرَقُ بالکسر لِعبُ السِّدرِ یَخطُونَ اَربَعاً وعشرینَ وصورتہ ھٰکذا[3] دریں صورت غیر بازی مذکور باشد، غایتش





---

[1] سوٴا (ا ب) [2] بلیٹس: سُو آ: [3] سوٴا پاتی (الف)۔

نزدیک است بداں۔

سوغات - دررسالہ "تحفۂ از جائے بجائے آیند بجہت دوستان آرند، ارمغان" لیکن سوغات بہ معنی ہدیہ مستعمل است اگرچہ صاحب سروری بہ معنی راہ آوردہ وظاہراً از خصوصیت مقام دریافتہ واغلب کہ سوغات جمع سوغۃ است بفتح بہ معنی حصۂ کہ غازیان درہم قسمت کنند، وبمجاز بہ معنی تحفہ مستعمل شدہ، پس الف وتاے جمعی یا از جہت تعریب است یا از تصرفات داوند ونیز لفظ مذکور از ان عالم نیست کہ براے آں لفظ دیگر بہم باید رسانید چنانکہ وتیرۂ صاحب ایں رسالہ است [=]

سوس - دررسالہ "پشتارۂ ہیزم کہ دراز کردہ باشند، آہینہ بفتح الف وہا بیا رسیدہ ونون"، لکن سوس درعرف عام مامردم[۱] جانوریست آبی بصورت سگ کہ بعضے اورا خوک آبی گویند، ونیز لفظ آہینہ تصحیف وتحریف است، صحیح آمینہ[۲] است بمد وہمزہ کسر میم بہ معنی تودۂ ہیزم وبعضے پشتارہ نیز گفتہ اند ودر سروری بہ معنی تودۂ ہیزم شگافتہ آوردہ [=]

سوہا[۳] - دررسالہ "چادرے رنگین کہ لغایت تنگ ونازک باشد، بیشتر ازاں زنان سازند وگرتہ فانوس کنند، شارہ بفتح معجمہ وراے مہملہ"، لیکن سوہا بہ معنی چادر رنگین نیست بلکہ بہ معنی مطلق جامہ رنگین است از معصفر و

---

[۱] آصفیہ میں بہ معنی نہیں۔ [۲] برہان - [۳] پلیٹس میں اس معنی میں آیا ہے۔ نیز نفائس۔

قید تنگی و نازکی نیز بیجا ست، و شارہ را بعضے چادر رنگین کہ لباس ازاں سازند گفتہ اند، و بعضے گویند دستار نیز ازاں سازند، لیکن حق تحقیق آنست کہ شارا در ہند رختے نیست کہ لباس ازاں سازند بلکہ جامۂ تنگ و باریک کہ جامہ و دستار ازاں سازند، بیاے مجہول، و آنچہ پوشاک زنان است ساری و ظاہرا اسیلہ امالۂ سالہ مبدّل سارہ کہ سابق مستعمل بودہ باشد چنانکہ پیشتر نیز گذشت، دریں صورت ہم رنگیں گفتن خطا ست، و آنچہ در کرتہ فانوس ازان سازند نوع دیگر است [=]

سونف بتازی رازیانج کہ معرّب رازیانہ است براے حطّہ با الف کشیدہ و زاے معجمہ و تحتانی با لف کشیدہ و زاے معجمہ و تحتانی با لف کشیدہ و نون، و بفارسی بادیان [=]

سونٹھ۔ بتازی زنجبیل، شنگوبیر معجمہ و یاے معروف و زاے معجمہ و امام سیوطی گفتہ کہ لفظ زنجبیل کہ در قرآن مجید واقع است فارسی است پس معرّب سنگویر باشد [=]

سوکھنا۔ خشک شدن، خوشیدن بخاے معجمہ [=]

سونگھنا۔ بُو کردن، شنیدن بنون، و آنچہ بعضے شمیدن بمیم گویند از اصل لغت و محاورہ بہ ثبوت نرسیدہ اگرچہ قیاس بہ تصحیح است از عالم طلبیدن و بلعیدن کہ ماخوذ باشد از شمّ کہ لفظ عربی است بہ معنی مذکور [1] [=]

سوآن۔ در اصل ہندی بہ معنی سگ است کہ بتازی کلب خوانند

---

[1] پکٹیس میں ہے۔

و نیز پوشش نردبانِ بام، بغول بفتح نون و غین معجمہ بواؤ رسیدہ و لام [=]
سَہَنیا۔ شخصے کہ در مقام بلند نشیند و از لشکر بگانہ و راہ زناں خبردار
باشد، دیدبان بیاے موحدہ و دیدہ دار [=][1]
سُہاگن۔ در رسالہ" زنے کہ میان او و شوہرِ او اخلاص و محبت باشد
و بعضے گویند زنے کہ شوہرش زندہ باشد ناموِیہ بنون و واو مجہول
و تحتانی مفتوح"، لیکن بہر دو معنی آمدہ، و ناموِیہ در کتب لغت زنے
کہ بیش از یک شوہر ندیدہ باشد و بمرد دیگر نرسیدہ و میان او و شوہرش
بسیار الفت باشد، پس غیر سہاگن باشد و لفظ صحیح ہندی براے ناموِیہ
پتی برتا ست بباے فارسی مفتوح و فوقانی بیاے رسیدہ و باے موحدہ
و سکون راے مہلہ و فوقانی بالف کشیدہ [=]
سُہاگہ۔ دواے است مشہور و معروف بداں زر و نقرہ و امثالِ
آں فراہم آرند و باہم پیوند کنند تنکار بفتح فوقانی و سکونِ نون و کاف
فارسی بالف کشیدہ و راے مہلہ، و کفشیر بفتح کافِ تازی و شین معجمہ
بیا ر رسیدہ و راے مہلہ [=]
سینہ بند۔ در رسالہ" دو پارچہ سہ گوشہ کہ از بافتہ ریسمانے یا ابریشمے
دوزند و زنان پستان خود را درمیان آں نہادہ بند ہاے آں را بر
پشت بندند تا پستان بزرگ نشود و ایں غیر شبی است کہ سینہ بند
زنان ہندو باشد، و بہ ہندی انگیا خوانند، یا زرنگ بزاے
منقوطہ موقوف و راے مہلہ مفتوح بنون زدہ و کاف عجمی"، لیکن سینہ بند

---

[1] مطابق ہاجب : ہا الف سانیا

خود لفظ فارسی است و با زنگ سینہ بند طفلان و زنان است،
چنانکہ در برہانِ قاطع است و تحقیق بشبی در لفظِ انگیا گذشت [=]
سیلی - در رسالۂ ریسمانے کہ از مو بافند و اکثر زنان بندش چرخہ
ازاں سازند و در گردن بچۂ بُز وغیرہ اندازند، کرشہ بفتح کاف
تازی و شین معجمہ"، لیکن کرشہ ریسمان از مُو بافتہ است و سیلی اعم است
خواہ از مُو باشد خواہ از ابریشم و جز آں کہ در گلو اندازند، و اکثر رسوم جوگیان
و بیراگیان و فقرائے آزاد است، و بعضے از جوانانِ ہندوستان نیز
از جہتِ تقطیع بہ گلو اندازند [=]
سیہ[1] - بیائے مجہول، جانورے باشد کہ بر اندامش خارہا باشد ابلق
بقدر دُوکِ چرخہ چوں کسے قصد او کند خود را چناں بکاند کہ خارہائے مذکور
از بدن او بر آید، و بہ عربی قنفذ بضم قاف و سکونِ نون و فا و دال معجمہ
خوانند، چکاسہ بجیم فارسی و کاف تازی و شین معجمہ و مہلہ، و خارپشت و
سیہ بیائے معروف در بعضے از السنۂ ہند بمعنی شیر[2] است
کہ بہ عربی اسد گویند [=]۔
سینگی - شاخکے کہ جوگیان وغیرہ ہم نوازند، مولو او رسیدہ و لام و
واو معروف، نیز شاخ جانور کہ بہ بدن آدمی بیمار چسپاندہ کشند و بر اں
حجامت نمایند و گاہے مکند، کبہ بضم کاف تازی و تشدید موحدہ
قبہ معرّب آں، لیکن کبہ اعم است از شاخ شیشہ و کدوئہ حجامان

---

[1] = سیہی، سے، وغیرہ (آصفیہ) [2] پنجابی میں سیہنہ یا شینہ شیر کو کہتے ہیں۔

دارند [=]

سیہرا[1]- دررسالہ" تاجے کہ از گل ہائے وریاحین و مرواریدو مقیش و کلابتون وامثال آں سازند وبادشاہان ومردم دیگر شب کتخدائی برسر بندند وبرروے اندازند، بساک بفتح موحدہ وسین مہملہ والف وکاف عربی"، لیکن سیہرا تاج نیست بلکہ چیزے است کہ بہ سربستہ براہرو آویزند ومعنی تاج مکٹ است کہ سلاطین وامراے ہند سابق برسر می داشتند وحالا ہنود دولتمند آں را از طلا ونقرہ وغربا را از برگ تازۂ خرما و متوسطان را از کاغذ وغیرہ باشد بہرحال سیہرا مرسوم ولایت نیست وبساک کہ مرسوم بود تاج است، لہذا یکے از اہل ولایت کہ بہ ہند آمدہ درتعریف سہرا آوردہ، چنانکہ گوید-

ع سہرہ چو بست عارضش پنجۂ آفتاب شد [=]

سیر- دررسالہ" من شرعی کہ بوزن چہل سیر شاہی باشد، ستیر بوزن کبیر[2]، لیکن ستیر بوزن دلیر است یک حصہ از چہل حصۂ من کہ آں را نیز سیر خوانند، امادر اکثر نسخ ومعنی شش ونیم درم آمدہ وآں را استیر نیز خوانند وبہ[3] عربی استار وتحقیق آں در سراج اللغہ نوشتہ ام -[= ..... ستیر بروزن کبیر]

سیٹی- صفیرے کہ کبوتر بازان در ہنگام پر آندن کبوتر زنند وآں را ہشپلک بضم ہا وباے فارسی بوزن اشترک نیز خوانند، شپیل بفتح

---

[1] مطابق ب، الف و ج، ہا الف ہا ب میں سہرا- [2] ہا ب میں ستیر بہ وزن کبیر- [3] برہان: بروزنِ کفگیر-

شین معجمہ و بائے فارسی بیا رسیدہ [=]

رسیتوتی - گلے است در ہندوستان دو فصل گل کند، رشیدی گوید کہ آں را گل مشکیں گویند، و در اکثر فرہنگ ہا نسریں و بعضے نسترن گویند، و بعضے گویند آں نستر است و در قاموس نسریں گل مشہور و نستر گلے مثل نسترن و تفصیل در سراج اللّغہ نوشتہ ام [=]

سیون - در رسالہ درز میان خایہ، عجان بکسر عین مہملہ، لیکن سیون بہ معنی دوخت است مطلقاً و بمعنی درز زیر خایہ بمجاز شہرت گرفتہ، و عجان در قاموس و کنز اللّغہ جائے کہ از خصیہ تا دبر بود، پس غیر سیون باشد، چہ سیون خطے است کہ از خایہ تا دُبر بود [=]

سینچی دھرتی - یعنی زمینے کہ آں را آبداده باشند، بسارده بفتح بائے موحدہ و سین مہملہ بالف کشیدہ و رائے مہملہ موقوف و دال،

سیس پھول - زیورے باشد بصورتِ گُلِ آفتاب مرصّع کہ بموئے سر بستہ آویزند کرزن بفتح کاف تازی و زائے معجمہ و نون، اگرچہ کرزن کہ مرسوم ولایت است ہم تاج است کہ سلاطین بسر می آویختند لیکن بہ تحقیق پیوست کہ اصل لفظ عربی است بہ معنی میانِ سر، بمجاز تاجِ مذکور نیز گفتہ اند، و صاحب سروری کہ بکافِ فارسی گفتہ اصلے ندارد، پس دریں صورت نزدیک باشد بہ سیس پھول، لہذا بعضے از شعرائے ایران کہ بہ ہند آمدہ اند لفظ سیس پھول را در شعر خود آوردہ اند چنانچہ در دفتر دوم سراج اللّغہ نوشتہ ام۔

---

۵۱ برہان - ۵۲ برہان : بروزن کردن۔

سیسا گولی - فلزے کہ گلولۂ تفنگ وغیرہ ازاں سازند، سُرب
بضم سین و بائے تازی و بعضے بائے فارسی گفتہ اند [=]

سینْدھالون - نمک سنگ [=]

سیویں[۱] **= سِوَیّاں** - طعامے از میدہ کہ بشکل رشتہ سازند و خشک نمودہ
در آب جوشانند و باشکر و روغن خورند، و در رسالہ است آں را حلوائے
رشتہ گویند، و بتازی اطریہ بالف مکسورہ و طا و رائے مہملتین و تحتانی و
در قاموس است اَلْاِطْرِیَۃُ بالکسر طعامٌ کالخُیُوطِ مِنَ الدَّقِیْقِ
و ایں چند شکل دارد، پس احتمال دارد کہ سیویں کہ مرسوم اکثر ہندوستان
است باشد و احتمال دارد کہ حلوائے رشتہ بود چنانکہ گذشت و آں
غیر سیویں است، و محتمل کہ ماہیچہ[۲] باشد کہ در آش اندازند [=
ہانسوی نے بنانے اور بگھارنے کی، ترکیب دی ہے-]

سیتلا - مرضے معروف کہ اکثر اطفال را شود، چیچک و بہ عربی
جُدری بجیم مضموم و دال ساکن و رائے مہملہ بیا رسیدہ [=]

سیخ - در رسالہ[۳] آہنے کہ کباب بر آں کشند بابزن بہر دو بائے
موحدہ،، لیکن سیخ و بابزن ہر دو فارسی است

سینھڈ - **سینڈھ**[۴]- درختے مشہور، زقوم بزائے معجمہ و قاف [=]

---

[۱] آصفیہ: نفائس: سِوَیّاں - [۲] ماہیچہ بروزن بازیچہ (برہان) نیز آش ماہیچہ

[۳] بروزن باوزن (برہان) -

[۴] پلٹیس میں سیہونڈ -

سینڈھ، ب سینہڈ: نفائس: سینہاہُڑ-

سیپ - مشہور - گوشِ ماہی و بتازی صَدَف، و در برہانِ قاطع شُشسن بفتح شین معجمہ و سینِ مہملہ و نون بدیں معنی آوردہ۔



باب الشّین المعجمہ

(ش)

شاہ بالا - در رسالہ آنست "کہ چوں جوانے کتخدا شود شخصے ہم سن وہم قدر او بوضع داماد ساختہ آرایند و ہمراہ داماد سوار کردہ بخانۂ عروس برند بہ ترکی ساقدوس خوانند، ہمدوش"، لیکن شاہ بالا خود فارسی است وہم چنیں ہمدوش، در ہندوستان ہمدوش ہم سنِّ داماد نباشد بلکہ کم تر از و بود [=] [شاہ والا=]

شب برات - در رسالہ "شب پانزدہم شعبان، شب چک بجیم فارسی مفتوح"، لیکن شب برات و شب چک ہر دو فارسی است پس آوردن بیجاست" [=]

شطرنجی - در رسالہ "بساطِ مشہور، خلیس بخاے معجمہ و یاے معروف" لیکن تحقیق آنست کہ خلیس آں جامہ الیست کہ آں را بہ ہند کھیس خوانند بکاف مخلوط التلفظ بہ ہا، چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام، و آں معرّب خیچ است بخا و جیم فارسی، دریں صورت مفرّس کھیس آں بود یا از عالم توافق باشد بہر حال غیر شطرنجی است [=]

شفتالو - در رسالہ "میوہ کہ بتازی خوخ خوانند و فرسک[1] بفتح فا و را ے مہملہ" این است در جہانگیری لیکن صحیح بکسر[2] اول و سوم است بہ معنی نوعے از شفتالو و لفظ عربی است کما فی الصراح والکنز، و نیز لفظ شفتالو لفظ ہندی نیست کہ براے آں لفظ مرادف آوردہ شود [=]

شکنجہ - در رسالہ "دو چوبکے شگافتہ کہ کتاب ہا را در آں گذاشتہ آراستہ کنند و بادشاہان مجرماں را در آں کشیدہ تعذیب نمایند دہق بدال مہملہ" لیکن شکنجہ بزبانِ فارسی بہ معنی مطلق عذاب است و بہ معنی اوزارِ صحافانِ و مجلدان، پس ازیں مأخوذ نہ باشد و شاید در اصل باشد، والعلم عند اللہ، و نیز شکنجہ صحافی یک چوب شگافتہ نیست بلکہ دو چوب باشد و از دو طرف دو میل دارد [=]

شکاربند - دوالے کہ پس و پیش زین اسپ دوزند براے بستن شکار وغیرہ، فتراک بفا و فوقانی بوزن ادراک، اگرچہ شکاربند لفظ فارسی است سند آں در کلام اساتذہ دیدہ نشدہ و بہ ترکی قنجقہ بقاف مفتوح و سکونِ نون و جیم فارسی مضموم و قاف۔

شلنگی - بوزنِ پلنگی، ریسمان تاب کہ بعربی لوّاف بفتح لام و تشدید لام و واو و فا گویند، و در فارسی شالنگی بزیادت الف، و ظاہراہر دو یکے است و ہندیان از جہت تخفیف خواندہ اند۔

شلیتہ[3] - جوالے بزرگ کہ کاہ و پنبہ و خیمہ وغیرہ و امثال آں دراں بار کنند

---

[1] مطابق الف، ب و ج میں "فرسنگ"۔ [2] لیکن برہان میں "فِرِشک بکسر اول و ثانی و سکون ثالث"۔ [3] الف: شلیتا۔

و بر شتر اندازند، غراره بفتح غین معجمه و ہر دو راے مہملہ، و در عربی نیز آمده و ظاہراً معرب است، و صاحب صراح فارسی گمان بردہ و این که در ہندوستان چیزے را کہ غلافِ قنات بہم پیچیده غلاف و چوب ہاے شامیانہ وغیره سازند گویند اگر اصطلاح این جاست مضائقہ ندارد و اگر لفظ عربی و فارسی پنداشتہ اند خطاست۔

شِنگرف[۱] ۔ در رسالہ "رنگے معروف شنجرف" لیکن شنگرف و شنجرف ہر دو یکے است، غایتش دوم معرّب یا مبدّل اوست، ہندی نیست کہ براے او نقطے باید آورد [=]

شُورا ۔ قسمے از نمک کہ در باروت بندوق و آتش بازی بکار آید، بورق بباے موحّدہ و زاے معجمہ [=]

شہاب ۔ آب سرخ کہ از گل کاجیره حاصل آید بعد از زرد آب، شاہاب و شاہابہ، ہرچند من حیث القیاس فارسی تواند شد لیکن سند آں دیده نشد پس تخفیف از ہندیاں است۔

شہیدانہ "علامتے کہ بر سرِ قبور کنند و چراغ در میان آں نہند، شوشہ بہر دو شین معجمہ" لیکن تحقیق آنست کہ شوشہ بہ معنی تودۀ ریگ و خاک است، و چوں بر سرِ قبور توده سازند بداں معنی شہرت گرفتہ و تخصیص قبر شہدا چنانکہ در جہانگیری است بیجا است، و نیز بہ معنی مذکور نیست و آنچہ نوشتہ مصداق آں لوح مزار است نہ شوشہ [=]

شیرا[۲] ۔ در رسالہ "لوح مزار است نہ شوشہ کہ از شپلیدنِ میوه آید،

۱؎ نفائس: بفتح شین ۔ ۲؎ مطابق الف و ب، ج: شیره۔

کنده

نقوع بنون"، لیکن نقوع به معنی خیسانیده است نه معنی شیره در کنز اللغه النقوع والنقیع دارد که در آب تر کنند و در کشف اللغات نقوع آنچه در آب تر کنند چون مویز خرما، غیر شیره باشد [=]

شیر گرم ۔ آب یا شیر نیم گرم که تواں خورد، یکدک بفتح تحتانی و سکون کاف تازی و فتح دال و کاف، اگرچه لفظ شیر گرم بمقتضاے قیاس هندی بسین مهمله می باید که سیرا[۱] دریں زبان به معنی سرد است لیکن مستعمل بشین معجمه است۔



---

۱ پلیٹس : سیرا، سیلا : نفائس ۔ به فتح سین

باب الغین المعجمہ

(غ)

غُدفُد - در رسالہ "گرہے کہ زیر پوست بہم رسد و درد نہ کند و چوآں را بجنبانند حرکت نماید، مغندہ بفتح میم و غین معجمہ"، لیکن در کتب معتبرہ بہ معنی مَغندہ گلولہ است مطلقاً، و نیز غدود خود لفظ فارسی است پس آن درد نہ مرادف آن بیجاست [= مُغندہ بضم میم و غین مضمومتین]

غلول[۱] - در رسالہ "کمانے کہ گلولۂ گلین بداں اندازند و کمان گروہہ نیز خوانند، جلاہق بفتح جیم تازی" لیکن در قاموس الجُلاهِقُ کعُلاٰبِطِ البُندُقُ الذی یُرمٰی بہ و اَصْلُہٗ بالفارسیۃ جُلَہْ وھِیَ کُبَّۃٌ غَزْلٍ و در لغات فارسی جُلَہ گروہۂ ریسمان و جُلاہق معرب آن پس بہ معنی کمان مذکور نباشد، امّا در کنز اللّغات است جلاہق ر گروہہ و جلہق کمان گروہہ منتخب از صراح جلاہق بہ معنی کمان گروہہ نقل کردہ، بہر تقدیر اقوی قول قاموس است [=]

غول - در رسالہ "فوج میان لشکر، قلب" لیکن چوں ایں لفظ ترکی

---

[۱] = غلیل آصفیہ میں غلول نہیں، پلیٹس میں غ مکسور ہے

است ولقاف ومغلانِ ایران قاف راغین خوانند واہل ہند بہ متابعتِ زبان ایشاں نیز بغین خوانند لفظ ہندی نبود کہ برائے آں لفظ دیگر بہم باید رسانید [=]

غَلُولا- گلولہ کہ از کمان گروہہ اندازند و بہ عربی بندقہ خوانند غالوش بشین وغین ہر دو معجمہ "لیکن غالوش بشین خطا است صحیح بکاف فارسی[۵۲] است چنانکہ در کتب معتبرہ است، وصاحب رشیدی گوید بجائے لام یائے موحدہ گفتہ اند، " نیز غلولہ خود لفظ فارسی است وہندیاں موافق ضابطہ خود بالف خوانند چنانکہ مکرر نوشتہ شد [=]

غُلَکْ[۵۳]- در رسالہ "کوزہ کہ سرآں بچرم خام بگیرند و درمیان سوراخ کنند وراہ درآں وتمغاچیاں نذرو راں نگاہ دارند، غُلّہ دان بضم اول" لیکن قید چرم خام وکوزہ خطا است بچرم دباغت کردہ نیز گیرند وخود نیز از چرم باشد وتحقیق[۵۴] لفظ غولک وغلّہ دان در سراج اللغہ مرقوم است۔ [=]



---

۵۲ غابوک (برہان) آصفیہ: غولک نیز: نفائس نیز غولک، لغت ترکی است۔ ۵۳ برہان۔

باب الفاء

[ف]

[نوٹ : غرائب اللغات میں فَ اور قَ کی ردیفیں موجود نہیں]

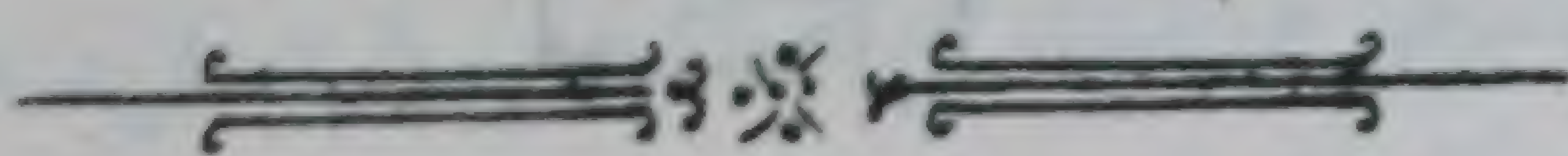
فاختائی ۔ دررسالہؔ "ہرچہ رنگ خاکستری دارد، ظاہرا غلط عوام ہندوستان است وصحیح فاختۂ است بہمزۂ ملیّنہ کہ برائے نسبت درالفاظے کہ آخر آں ہائے مختفی باشد آرند، وبتازی ورقاء بفتح واو وسکونِ را وقاف بالف کشیدہ خوانند" لیکن درکتب مشہورہ ورقاء بہ معنی کبوتر است وبعضے کبوتر وفاختہ نوشتہ اند، وظاہرا کبوتر خاکستری باشد کہ صحرائی بود، بہرحال بودن ورقاء بہ معنی مطلق رنگ فاختائی محلّ نظر است۔

فراش ۔۔ درختے است مانا بدرخت گز کہ آں بہ ہندی جاؤ وگویند، ہوم بہای لوا و رسیدہ وسیم۔

فیل مُرغ ۔ جانوریست مشابہ بطاؤس، ایں قدر تفاوت ہست کہ دم درازندارد، ومکرر در دیوانِ خاص شاہی بنظر آمدہ، ونیز آں بحر طوے

لہ میرے پیش نظر غرائب کے جس قدر نسخے ہیں ان میں فصل فَا موجود نہیں۔

دارد که ہر ساعت برنگے نماید اگرچہ لفظ فیل مرغ فارسی
می نماید لیکن تاحال سند آں در کلام اساتذہ دیدہ نشدہ، مادۂ آں را
ماکیاں بوقلموں و نر آں را خروس بوقلموں گویند، شواد بفتح و ضم شین و
واو بالف کشیدہ و دال، و شوات بہ فوقانی مبدّل آں گفتہ اند،
لیکن اصح آنست کہ شواد و شوات چیزے است کہ تازی
حباری خوانند بضم حاے موحدہ و راے مہملہ۔

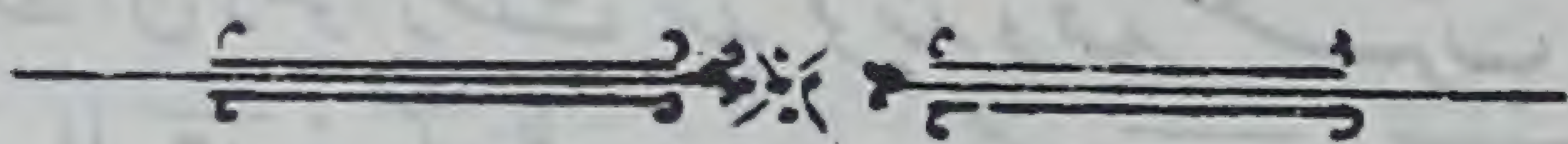


باب القاف

[ق]

[نوٹ: غرائب اللغات میں یہ فصل موجود نہیں]

قَرقَرَہ - جانورے است نزدیک بہ کلنگ و کوچک ترازو کہ کہ رنگ اکثر پرہائے آں نیلی کم رنگ باشد کہ اُمرا و سلاطین بر سر زنند جگرنہ بجیم تازی و کاف فارسی وسکون رائے مہملہ و نون، بوزن درمنہ، و اجار بجیم تازی بوزن بجار، بدانکہ قرقرہ ہندی نمے نماید کہ قاف دریں اصلا نیست اما بسبب اختلاط زبان اسلام گاہے قاف نیز تلفظ کنند، وشاید کہ ترکی یا عربی باشد و مارا علم آں نبود



بابُ الکافِ العربیّہ

[ک]

کاجل:- "دود چراغ کہ بہ جہتِ ساختنِ سیاہی گیرند و زنان در چشم برائے سرمہ کشند، دودہ" لیکن کشیدنِ دودہ در چشم مرسوم ہند است و در ولایت رواج ندارد، و بعد تحقیق و تفتیش لبسیار معلوم شد کہ در ولایت نیز بہ چشم کشند و سند آں در دفترِ دوم سراج اللغہ نوشتہ ام

[=]

کھانڈ- "در رسالہ" شکرِ سفید، معرّب آں قند است، وآں را طبرزد نیز گویند، گَند بفتح اول و نون زدہ چنانکہ در جہانگیری است"، لیکن تحقیق فقیر آرزو آنست کہ در اصل ہندی کھانڈ و در بعضے از السنہ کھنڈ بحذفِ الف است، وچوں مخلوط التلفظ بہ یا در فارسی نیست و تلفظ آں دشوار ست گند گویند و قند معرّب آنست و در عرفِ حال قند غیر کھانڈ است چنانکہ نبات و طبرزد، و در قاموس قند مطلق شکر آوردہ و در کشف اللغات[۱] قند آبلوج کہ نوع

---

[۱] برہان: کلہ قند سفید، نیز ابلوج و ابلوچ (برہان)

است[۱] از شیرینی و آں بغایت نرم و سفید بود، و در شرفنامہ طبرزد شکرے بغایت سفید، و در صراح نوعے از شکر، و اقوی آنست کہ شکرے است بغایت سفید و سخت کہ گویا اطرافِ آں تیز[۵۱] تراشیدہ اند و ہمیں صحیح است و طبرزدے کہ از ولایت برائے دوا می آید مکرر دیدہ شدہ ہمیں قسم می باشد [=]

کھات[۵۲]۔ در رسالہ "خس و خاشاک و سرگینِ حیوانات و پس افگندۂ آدمی کہ در بیغولہ تودہ سازند و مزارعان در زراعت ریزند ہر زروع قوت گیرد انبار بفتحِ الف و سکونِ نون و بائے موحدہ و رائے مہملہ" لیکن انبار زبانِ قدیم است بہ معنی کھات و در عرفِ حال فارسی کود[۵۳] گویند بکافِ تازی بواو رسیدہ و دال مہملہ، و صاحب این عمل را کود کش خوانند [=]

کھاجا۔ در رسالہ "نانے از میدہ بمقدار برگِ بلغرا، چوں او را درمیان روغن بریاں کنند بادے دراں افتد و بعد ازاں درمیان شیرۂ قند اندازند و شیرہ را جذب کشد و بغایت لذیذ بود گلانہ بضمِ کافِ فارسی و نون"، لیکن گلانہ بقدر برگ بلغرا نوشتہ اند و کھاجا بقدر کف دست و زیادہ باشد پس غیر آں بود، غایتش طرزِ پختن ہر دو نزدیک است بلکہ کھاجا نزدیک است بہ پخلادہ (؟) کہ نوعے است از شیرینی۔ [=]

---

۵۱ مطابق ج، الف، تیز و ب تیر۔ ۵۲ آصفیہ۔ ۵۳ برہان۔
۵۴ برہان "گلان بر وزن خلاف"

کان رکھنا۔ آں باشد کہ چوں دو کس باہم سخن کنند شخصے از پسِ دیوار یا پردہ یا نزدیک نشستہ گوش انداختہ سخن ایشاں را شنود و بواسطۂ فتنہ انگیزی وغیرہ جائے دیگر بگوید، بتازی استراقِ سمع گویند، نیوشہ بفتح نون و تحتانی و واو مجہول و شین [=]

کاپنچلی[۱]۔ "پوستے کہ مار افگند، بطرش بفتح و سکون طا مہملہ"، کذا فی الرسالہ [=]

کھاٹ۔ در رسالہ "آنکہ چارپائی گویند نعش"، لیکن کھاٹ اعم است و نعش مشہور چیزے کہ مردہ را بداں بردارند، و حق ایں است کہ عموم خصوص من وجہٍ است، فی القاموس النَّعشُ شِبْہُ مِحَفَّۃٍ کان یُحمَلُ علیہا المَلِکُ اِذا مَرِضَ وسَرِیرُ المَیِّتِ، و در منتخب اللغات وغیرہ است نعش جنازہ کہ بر وے میت باشد و اگر مردہ نبود سریر گویند، بدانکہ کت کہ مبدل کھٹ مخفف کھاٹ است در فارسی بسیار آمدہ و آں را در کتب لغت بہ معنی تخت و سریر نوشتہ اند، و در کتب تواریخ دیدہ شد کہ چوں ایلچیانِ شاہ رخ مرزا و دیگر بادشاہ زادہ ہا بملکِ خطا و ختن رسیدند مردم شاہی بموجب حکم بادشاہی برائے ہر یکے ہر شب کت مہیا کردند کہ خواب براں نمودہ باشند، دریں صورت معلوم می شود کہ در غیر ہندوستان نیز رواج کھٹ باشد [=]

کھاس[۲]۔ در رسالہ "جائیکہ غلہ دراں مدفون سازند"، بتو راک بموجدہ

---

[۱] = کینچلی (د۔آصفیہ) پلیٹس میں (کاپنچلی)، [۲] حل نہ ہوا آصفیہ اور پلیٹس میں یہ معنی موجود نہیں، لور، بدایلوں کی جلی بوری فیلن میں کھاس، بعض اطراف ہند میں کہاس بولا جاتا ہے۔

و فوقانی بواو رسیده و رای مہملہ"، لیکن بزبانِ گوالیار کہ افصح جمیع السنۂ ہند است آں را کھو گویند[51] بفتح کاف مخلوط التلفظ بہ ہا[52] [=]

کھانڈ- در رسالہ" شمشیر چوبیں آمدہ کہ طفلاں برائے بازی سازند بلونہ[53] بموحدہ بروزن نمونہ" لیکن کھانڈا در ہندی مطلق شمشیر و باصلاح بعضے نوعے از شمشیر- [=]

کاچھ- در رسالہ" ازارِ تنگ و کوتاہِ کُشتی گیراں، توبان بفوقانی و واد مجہول"، لیکن در برہانِ قاطع و سروری توبان بوزن خوبان اِزار و تنبانِ چرمی کہ کشتی گیران پوشند- [=]

کھائی- خندقِ قلعہ و باغ وغیرہ- ترک[54] بفتح فوقانی و سکون رای مہملہ و کاف- [=]

کائی- زنگارے و سبزے کہ بر آب بستہ شود، جامہ غوک[55] بغین معجمہ"، اگرچہ در شرف نامہ تہر و جوے آوردہ لیکن صحیح بہ معنی سبزی مذکور است چنانکہ در شرفنامہ گفتہ بزغمہ[56] بباے موحدہ و زاے معجمہ ہر دو مفتوح و سکونِ غین معجمہ و فتح سین مہملہ و میم، و بتازی طُحلب بضم و حا ہر دو مہملہ و لام و باے موحدہ [=]

کانٹا- در رسالہ" قلّابے چند کہ دلو و چیزہاے دیگر افتادہ از چاہ بدان بر آرند چاہ پوز بجیم فارسی و ہاے موقوف و باے فارسی بواو رسیدہ

---

[51] پلٹس میں واو مجہول اور ماقبل مفتوح سے [52] ملحقات، آنرا لوک نیز گویند
[53] بفتح موحدہ، = شمشر چوبیں" نیز نُبونک (برہان)، [54] برہان - [55] برہان
[56] برہان، نسخہ ج میں 'بزغسہ' ہے-

وزاسے،، انیست در جہانگیری واین خطاست، صحیح تحتانی است بجاے
باے فارسی ماخوذ از پوزیدن بہ معنی جستن، لہذا آں را چاہ جو نیز
گویند، کمال اسماعیل گوید[1]

چاہ جوئے زسر زلف کجت راست کنم مگر آرم دل ازاں چاہ زنخدان
برسر، وتیز درعرف ہندی بہ معنی مطلق خار است و بمجاز بہ معنی قلاب
مذکور شہرت دارد [=]

کاٹھ۔ در رسالہ، چوب گندہ کہ سوراخ کردہ پاے مجرمان دگنہ گاران
ازاں بگذارند ومحکم سازند وآں را کلیدان نیز گویند، کلندرہ بفتح کاف
تازی ولام مفتوح، لیکن کاٹھ بہ معنی چوب کہ ضخامت داشتہ باشد شہرت
دارد وکلندرہ بفارسی قدیم است ودرعرف حال کندہ بضم کاف
تازی وسکون نون خواہند، محوی گوید۔ ع

اسے کندہ پائے خویش پاے بردار[1] [=]

کاٹھرا[2]۔ در رسالہ، تغار چوبیں گوسن بفتح کاف عربی وواو وسین
مہلہ ونون،، لیکن لفظ کوسن در کتب عربی وفارسی نیست، ایں قدر ہست
کہ کرسان[3] بہ معنی ظرفے چوبیں یا گلین کہ نان گذارند آمدہ پس اگر ہمیں لفظ
را مدنظر کردہ نوشتہ تحریف است ومعنی ہم غیر معنی مذکور، وظاہرا در معنی
کوس نقارہ نوشتہ اند وایں عزیز آں را تغار فہمیدہ وآں را مرادف

---

[1] الف میں غنی کا یہ شعر ہے

از تواضع ہاے مردم سخت درماندم غنی ؛؛ ہر کہ می افتد بپایم کندۂ پا می شود،

ب وج میں یہ شعر نہیں۔ [2] سب نسخوں میں کاٹھرا۔ [3] برہان بروزن ترسان

کاٹھڑا پنداشتہ، واللہ اعلم، وکوس بواو مجہول فارسی است وبواو معروف معرب، کما فی القاموس [=]

کاٹے[۱] پھل - داروے مشہور، دار شیشعان[۲] بہر دو شین معجمہ و عین مہملہ [=]

کاچی[۳] - در رسالہ " نوعے است از طعام، لاخشہ[۴] بخا و شین معجمہ " لیکن کاچی خود لفظ فارسی است و آں حلواے است کہ ادویہ در آں داخل کردہ خورند و بعضے گویند تتماج است و تتماج آش آرد است چنانکہ سروری گفتہ، و ازیں بیت احمد اطعمہ غیر کاچی معلوم می شود[۵]

جانم از کاچی و تتماج زمستاں سیر شد — استخواں ہاے قدیدم در نظر شمشیر شد

لاخشہ تتماج گفتہ اندپس اگر تتماج و کاچی یکے باشد بہ معنی کاچی خواہد بود [=]

کانس - در رسالہ " کلک و نے سر سفید کہ در آب روید، کاگول کاف دوم فارسی و واو معروف، " ہر چند در کتب مشہورہ کاگول بہ معنی نے کہ در میان آب روید نوشتہ اند لیکن بودنِ کانس چنیں نیست زیرا کہ کانس نے نباشد [=]

کھانسی - مرضے معروف کہ بتازی سعال گویند سرفہ [=]

کانجی - در رسالہ " کانجی ترشی کہ مثل خردل و فلفل وادرک وغیرہ

---

۱ = کائپھل (آصفیہ) نیز کاپھل[،] ۲ بر وزن آبریزگان (برہان) نیز نفائس ۳ آصفیہ ندارد، پلیٹس میں ہے - ۴ برہان نیز خشتہ بر وزن آغشتہ برہان ۵ نفائس -

آمیختہ در آب کردہ در آفتاب نگاہ دارند و آں را سرکۂ ہندی گویند، آبکامہ،، فقیر آرزو گوید کانجی مرسوم ہند دو قسم باشد: یکے آنکہ بڑہ ہا را کہ نوعے است از معام روغن بریاں کردہ گرم گرم در آبے کہ نمک و خردل سودہ دراں داخل کردہ باشند اندازند و چندے نگاہ دارند تا ترش شود و بعضے در آب مذکور خردل داخل نکنند، و قسم دوم آنست کہ بعضے از اثمار مثل بادنجان و کدو و ترئی و بعضے از اصول مثل گزر وجز آں را جوش دادہ یا خام در آب مذکور اندازند و نگاہ دارند تا ترش شود، فلفل در آب مذکور انداختن ہرگز مرسوم نیست و آبکامہ در رشیدی نانے کہ از خمیر ترش پزند و در سرکہ کنند و بجاے ترشی و آچار بکار برند، و در برہان نانخورش معروف کہ در اصفہان از ماست و شیر و تخم اسپند و خمیر خشک شدہ و سرکہ سازند پس محقق شد کہ آبکامہ و کانجی یکے نیست، غایتش نزدیک بہم اند [=]

کانچ [۵] در رسالہ،، گوشتے کہ از نشست گاہ وقت غائط کردن بسبب ضعف و نخافت بیرون آید، قعدہ بضم قاف،، لیکن قعدہ در کشف اللغات بضم و فتح دوم شنیدہ و سکون دوم اعتقاد کردہ و پسندیدہ، و در قاموس وقُعَدَۃٌ ضُجَعَۃٌ کَثِیرُ القُعودِ والاضطِجاع، و بہ معنی کہ مصنف آوردہ لفظ مقعدہ مستعمل است، چنانکہ کتب طبی نوشتہ خروج القعدہ بہ معنی بر آمدن عضو مذکور [=]

کاندا - بیخے بشکل پیاز کہ جولاہگان آں را پختہ بجاے اہار بر تار بمالند

---

[۵] پلٹیس ، نور : نفائس : کاندا [۵۲] برہان -

وبکار دوا نیز آید، بصل الفار بفتح باے موحدہ وسکون صاد مہملہ۔
بصل العنصل بفتح عین مہملہ وسکون نون، پیاز موش وپیاز دشتی۔

کاندھا۔ معروف کہ بتازی کَتِف بفتح کاف وکسر فوقانی وفا خوانند۔
فارسیِ قدیم شُفت بضم سین مہملہ وسکون فا وفوقانی ودر حال دوش گویند
[=]

کھاج[1] ۔ مرضے معروف کہ بتازی جَرَب جیم وراے وباے موحدہ
خوانند گر بکاف فارسی وراے مہملہ [=]

کاتنا۔ تافتنِ پنبہ وابریشم وغیرہ رشتن وریسیدن وبتازی
غزل بفتح غین معجمہ وسکون زاے معجمہ خوانند [=]

کَلال - در رسالہ "مے فروش، خمار بضم خاے معجمہ"، لیکن ضم ظاہرا صحیح نبود
بلکہ بفتح ست از عالم حدّاد وخبّاز وازطرز رقیہ قاموس ہم فتحہ معلوم می شود [=]

کان کامیل۔ در رسالہ "زہر گوش، صِلاخ بکسر صاد مہملہ وسکون میم ولام
بالف کشیدہ وخاے معجمہ"، لیکن در قاموس صلاخ بہ معنی سوراخ گوش و
چرک آں ہر دو آوردہ [=]

کپڑا گندھ[2] ۔ در رسالہ "بوے کہ از سوختن پارچہ یا کاغذ آید خنجیر
بکسر معجمہ وسکون نون وجیم بیا رسیدہ"، ودر جہانگیری خنجیر بوے کہ
کہ از پنبہ[3] واستخوان وپشم سوختہ وچراغ مُردہ وامثال آں برآید"
لیکن این سہو است چرا کہ کاغذ سوختہ را کپڑ گندھ نگویند، بلکہ مخصوص

---

[1] برہان۔ [2] ب: کپڑا گندہ۔ [3] برہان "وخنجر بروزن دیگر"
نیز بفتح اول۔

بوے پارچہ است چنانکہ جوہر لفظ دلالت دارد، وتحقیق آنست خنچیر بوزن زنجیر؛ [۱] است کہ در جہانگیری گفتہ "وہندی آں را چرّاهند گویند"، امّا بر بوے پنبۂ سوختہ اطلاق چرّاہند نیست [=]

کھبّا - آنکہ بدست چپ کار کند بیش تر از دست راست چپ دست بتازی الیسر بفتح اول وسکون تحتانی و را وسین ہر دو مہملہ [=]

کپّی - در رسالہ " دبۂ خورد کہ روغن خوشبو دراں نگاہ دارند، کلاتہ [۲] بفتح وفوقانی"، لیکن قید خوشبو خطاست دبۂ خُرد است مطلقاً" وکلاں آں را کُپّا خوانند وآں را بفارسی دبہ بفتح دال وتشدید باے موحّدہ خوانند [=]

کھیٹے مچھلی کے - درمے کہ بالاے پوست بعضے از ماہیان باشد وفلس ماہی و درم ماہی نیز گویند، کُج [۳] بضم کاف تازی وجیم فارسی۔

کپڑ کوٹ [۴] - در رسالہ " آنچہ مردم در شہر وقت داخل شدن پادشاہ وحاکم نو در شہر از قماش نفیس بر بام اندازند وازیں بندی نیز گویند وآذین بالف ممدودہ نیز گویند"، لیکن کپڑکوٹ بدیں معنی مسموع یا مردم کہ از اہل ہندیم نیست، و در گوالیار وغیرہ بہ معنی اذیں بازار چھاونا [۵] مستعمل است و در کتب معتبرہ لغت اذیں بہ معنی مطلق زیب وزینت است و نیز طاقے چند کہ در آرایش

---

[۱] برہان میں یہ معنی نہیں [۲] برہان [۳] آصفیہ: کپڑکوٹ بہ معنی ڈیرہ، خیمہ، تنبو، پلیٹس میں کپڑکوٹھ کپڑکوٹھا بہ معنی خیمہ: کپڑکوٹ بواؤ معروف بھی ہی مگر مندرجہ معنون میں نہیں۔ [۴] پلیٹس "چھانا" بہ معنی آراستہ کرنا مگر یہاں شاید چھاونا ہی۔

شہر بندند دریں صورت نزدیک باشد و می تواند یکے باشد، غایتش رسم ہر ملک ہر ملک جُدا است، و لفظ کپڑکوٹ کہ مسموع ما مردم است آنست کہ در عالم مدح گویند بداں معنی کہ بخشندۂ جامہ ہائے مقدار قلعہ و کوٹ باشد[۱] [=]

کپنا[۲] ستردن پشم بز و میش، فریزیدن[۳] [=]

کھپرا۔ تیر پہن پیکان، نجیف بنون و فا و نجوف بوزن فعیل و مفعول، کما فی القاموس [=]

کٹ پھوڑا[۴] جانورے سبز رنگ کہ رنگ ہائے دیگر نیز دارد و خود بدرخت آویختہ فریاد کند و حق حق گوید، مرغ حق گو و چوک بجیم[۵] فارسی بوا و رسیدہ، و بعضے چوک[۶] بہ معنی کلاں گفتہ اند، اوّل اقوی است۔

کٹھالی ظرفے گلین کہ زر و سیم وغیرہ در آں گدازند، بوتہ ببائے موحدہ و واو مجہول و فوقانی، بوتق بقاف معرّب آں، و اینکہ خلاص بکسر خا بعضے بایں معنی گمان بردہ اند خطاست خلاص بہ معنی زر و سیم سرہ است کما فی الکتب المعتبرہ [=]

کٹھیالی۔ در رسالہ ''قسمے از چار مغز کہ مغز آں بدشواری بر آید و زود شکستہ نشود و آنرا کنک بکسر کاف و فتح نون نیز گویند و نخکلہ بفتح نون و خائے معجمہ و کاف و لام''، لیکن کنک بفتح اول است و نیز کٹھیا مخصوص چار مغز نیست

۱؎ آصفیہ وغیرہ میں یہ معنی نہیں۔ ۲؎ ''مطابق ہا ب۔ باقی نسخوں میں کپنا، کہنا وغیرہ مگر ترتیب چاہتی ہے کہ یہاں ک کے بعد پ کا حرف آئے ۳؎ فریز.... بمعنی کندن و ستردن موے و پشم باشد خواہ از سر، خواہ از عضو دیگر'' (برہان) ۴؎ ایضاً کٹھ پھوڑا، کھٹ پھوڑا۔ ۵؎ برہان۔ ۶؎ ب = چوک بعض نسخوں میں چکوک۔

بر بادام سخت نیز اطلاق کنند [=]

کٹوری گھڑیال کی - در رسالہ "کاسہ مسین یا روئین کہ در تہ آں سوراخ تنگ کنند و آں را بر روے آب نہند ہمیں کہ یک گھڑی بگذرد کاسۂ مذکور پُر شود و در آب نشیند، و اکثر آبیاران مانند آں کاسہ داشتہ باشند و در مقسم آب نہند، پنگان بکسر باے فارسی و سکونِ نون" فقیر سراج الدین علی آرزو گوید: پنگان کہ براے دریافت ساعات بود آں را بہ ہندی گھڑی گویند بکاف مخلوط التلفظ بہا، و در فارسی گری بہ معنی مطلق[1] پیمانہ است خواہ جریب خواہ کیل خواہ پنگان، دریں صورت موافق روزمرۂ فارسیان میان گری و پنگان عموم و خصوص مطلق باشد و موافق محاورۂ ہندیان گری و پنگان یکے، و چوں توافق دریں دو زبان بسیار است اغلب کہ گھڑی و گری یکے باشد، غایتش تفاوت عموم و خصوص بود چنانکہ لفظ سمن کہ در ہندی بہ معنی مطلق گُل است و در فارسی گلِ مخصوص، زیرا کہ نگاہ داشتن گھڑی بر مقسم آب در ہندوستان رواج ندارد [=]

کھٹمل - جانورے است از عالم کیک و شپش اما بزرگ تر از اں، خون مردم خورد آں را ساس بہ ہر دو سین مہملہ نیز خوانند و غسک بفتح معجمہ و سین مہملہ و کاف تازی"، لیکن ایں ہر دو زبانِ قدیم است و از بعضے ثقات مسموع است کہ حالا آں را شب گز گویند بکاف فارسی و زاے معجمہ و اں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است، و از ترجمۂ قاموس ظاہر می شود کہ آں را بہ عربی بقّہ بفتح باے موحدہ و تشدید قاف نیز گویند [=]

---

[1] برہان۔

کتلا - در رسالہ" گرد بریدہ شدہ از ہر چیز مثل خیار و بادنجان قوّارہ بضم و تشدید واو" لیکن در قاموس است قوارہ بتخفیف چیزے کہ بریدہ شود از جامہ وغیرآں یا مخصوص است بچرم و ہر چیزے کہ بریدہ شود از جانب چیزے کہ از گرداگرد آں بریدہ باشند، و از لغات اضداد است و نیز مستعمل فارسیان بہ معنی پارہ است نظامی گوید ع

قوارہ قوارہ شد درع و ترک [=]

گٹھ کتا - در رسالہ" کیسۂ مردم را دزدانہ قطع کند، طرار بہر دو راے مہملہ" لیکن ایں سہو است، چراکہ گٹھ کٹا بکاف فارسی است نہ تازی، پس در فصل آیندہ می باید نوشت [=]

کٹھرا - تکیہ گاہ چوبیں کہ بر صفہ و کنار بام نصب کنند و خرزین[1] نیز گویند و بتازی محجر خوانند پکوک[2] بباے فارسی مفتوح و ثانی مضموم"، لیکن ایں سہو است، چراکہ سابق پکوک بہ معنی چھجا نوشتہ و تحقیق آں گذشت و نیز خرزیں اعم است از کٹھرا چراکہ بہ معنی چوبے کہ در طویلہ ہا نصب کنند و زیں ہا بر آں گزارند نیز آمدہ، بلکہ ہمیں اصل است، و جوہر لفظ نیز دلالت دارد بر آں بہ معنی دوم مجاز است، و نیز محجر در قاموس است بوزن معظم یا محدث نام چشمۂ آبے یا نام جاے است و بہ معنی کہ مصنف نوشتہ و شہرت نیز دارد نیست بلکہ در کتب دیگر لغت بہ نظر نیامدہ [=]

کٹکنے[3] - در رسالہ" آں خط کہ دوم بارہ بر سر آں قلم کشند آں سر مشق

---

[1] بہ لفظ باب الکاف الفارسیہ، سے متعلق ہی، [2] برہان [3] بلٹس میں کٹکنا - کٹکنہ - A model copy: نور کٹ گھنے -

اطفال باشد، رجیع برائے مہلہ وجیم بیا رسیدہ وعین مہلہ، لیکن رجیع در کتب مسترہ کلامے گردانیدہ شود سوئے صاحبش وہرچہ رد کردہ شود [=]

کٹھ رنگ سیاہ کہ آہن در سرکہ انداختہ سازند سکاہن بکسر سین مہلہ وکاف تازی بالف کشیدہ دہائے مفتوح ونون۔

کترنی - آنچہ بداں برند بوضع مخصوص، وبہ عربی مقراض خوانند گار بکاف فارسی وزائے معجمہ، ودکارد بکاف تازی ورائے مہملہ موقوف نیز۔

کٹاری - در رسالہ "آنکہ قاتلہ ہم گویند، نوعے از اسلحہ، جلیبہ بفتح جیم عربی وتحتانی وبائے موحدہ"، لیکن جلبہ آنچہ متعارف حال وزبان زد مغلان است سلاحے کہ سپاہیان پوشد وبہ معنی کٹاری در کتب معتبرہ معربی قاموس وغیرہ ودر فارسی مانند سروری وجز آں نیست، شاید مؤلف جائے دیدہ باشد ودر برہان است تجمدر بر وزن خنجر سلاحے کہ در ہند کٹار گویند وآں جنبش دز است بہ معنی پہلو شگاف، وبہ ہندی بہ معنی دندان عزرائیل پس دریں صورت ہم جلیبہ بتحتانی درست نباشد وبہ نون باشد اگر باشد، ونیز لفظ قاتلہ بہ معنی مذکور دیدہ نشدہ، آرے اگر قتالہ معرب کٹار گفتہ شود جا دارد آں ہم بشرط آمدن است [=]

کتنی[1] - در رسالہ صندوقچہ زنان کہ درمیان آں گردسہ ریسمان ودوک وپنبہ وغیرہ گزارند ودوک دان نیز گویند، ساوین بہر دو سین مہلہ

---

[1] برہان - [2] آصفیہ

لیکن سادلیں درکتب معتبرہ پنبہ محلوج کہ در جامہ نہند و در مؤیّد بہ معنی پنبہ آگندہ کہ در جنگ پوشند و آنچہ در اداات بہ معنی چیزے کہ درآں پنبہ نہند آوردہ مراد ازآں جامۂ مذکور است نہ بہ معنی حسند و قحبہ مذکور [=]

کٹنی ۔ بتاے بندی زنے کہ دلالگی کند و زن ہا را بخانۂ مرداں رساند خلاف شرع، در بفتح دال و تشدید لام۔

کتلی[1] ۔ در رسالہ شیرینی کہ پیش تر بارواح اموات قسمت کنند دلبصورت خشت سازند، خشت بر وزن زشت ،، لیکن لفظ خشت بدیں معنی در کتب معتبرہ نیست و از محاورہ ہم مسموع نہ [=]

کھونہر کھٹومر[2] ۔ در رسالہ خربزہ سفید یا سرخ و آن را عملج نیز خوانند فرپوک بفتح فا و سکون راے مہملہ و تحتانی مجہول و فتح واو و کاف،، لیکن در جہانگیری و کشف اللغات و سروری فرپوک بہ معنی مطلق خربزہ است و در بعضے از کتب طبیہ فرپوک بر وزن مفلوک آوردہ و نیز کھٹومر نوعے از خربزہ نیست بلکہ ثمر علیحدہ است [=]

کٹائی[3] ۔ رسالہ گیاہے خار دار آر، دو نوع است یکے گل سفید دارد دوم بنفش، خار شتر لیکن اغلب کہ اشتر خار ہمیں است کہ کہ بہ ہندی اونٹ کٹارا یا جواسا گویند دآں بہر دو مرغوب شتر است وکٹائی را بفارسی مطلق خار گویند نہ ہذا رنگے را کہ برنگ گل ادیاتند گل احانہ گویند [=]

---

[1] آصفیہ ندارد [2] گھونہر دہا (ب) گھٹومر (ب) کھٹومر (ذ)
[3] = کٹاما ، پلیس

کُتکا۔ چوبے کہ گاذران بوقتِ شستن بر جامہ زنند، مِرحاض بمیم ورائے مہملہ وحائے بے نقطہ وضادِ معجمہ بوزن مِضراب، امّا چیزے را کہ کدنگ بکافِ تازی بوزن تفنگ وکدین بوزن سرین وکدینہ بزیادت ہا گویند چوبے است کہ جامہ را بعد از شستن ورنگ کردن بداں کوبند و بہ ہندی مونگری خوانند وآں آلت گاذران ودقّاقان است و بتازی مُدِق و مُدقہ بضم میم وتشدید قاف خوانند [=]

کٹیانا دیہ کا۔ حالتے کہ در ابتدائے تپ حادث شود وآں برخاستنِ مُو است بر بدن ودرہم آمدن پوست وبتازی قشعریرہ بضم وسکونِ شین معجمہ وفتح عین مہملہ ورائے بے نقطہ بیارسیدہ ورائے دوم نیز مہملہ فراشا بفا ورائے مہملہ وشین معجمہ بروزن تماشا۔

کچلی۔ در رسالہ" دندان نیش دار کہ بہ عربی ناب گویند، کُنیک بیتحانی مضموم وشین وقاف"، لیکن صحیح بفتح اول است۔ [=]

کھچڑی۔ در رسالہ" غوزہ پنبہ وکوکنار وامثال آں ہر چہ از ثمر میوۂ اول برآید وتا حال بچہ نشدہ باشد گورہ بضم کاف فارسی وواو مجہول ورائے معجمہ"، لیکن آنچہ از زبان مردم فصحائے ہند است کچری چیزے است کہ پیش از بار آوردن کُنار کہ بہ ہندی بیر گویند شود وآں شگوفۂ کُنار است وبر غوزۂ پنبہ وکوکنار اطلاق آں مسموع نیست، غوزہ ہائے مذکور را ڈوڈہ بدد دال ہندی گویند. ونیز طعامے مشہور کہ بفارسی کچری گویند بجیم فارسی چنانکہ در برہان قاطع آوردا امّا اغلب

۱؎ برہان، کدنگ ــــ مطابق ب: الف: کٹیانا بدن کا ۲؎ برہان۔
چہار دندان پیشِ سباع را۔

که این لفظ ہندی الاصل است وبسبب علمیت وعدم لحاظ[۱] لہجہ مغلی کچری مستعمل شدہ، لہٰذا در اشعار بعضے از اساتذہ این لفظ واقع است، و بعضے آن را خلیش بشین معجمہ گویند و آں خطاست صحیح بمہملہ است بہ معنی مطلق ہر چیز درہم آمیختہ ولفظ عربی پس تجویز تبدیل بشین معجمہ نیز درست باشد
[=نسخہ ہا ب دونوں معنی دئے ہیں لیکن الگ الگ موقعوں پر]

کچرا- خربزہ خام ونارسیدہ کہ کالک نیز گویند، سفچہ بسین مہملہ وسکون فا وجیم [=]

کچھوا- در رسالہ "آنچہ بتازی کشف خوانند باخہ وسنگ پشت"، لیکن درین نظر است کشف لفظ فارسی است کچھوا وکشف از عالم توافق است بعد تأمل وتدقیق معلوم شد [=]

کچامسان[۲] - بچۂ نارسیدہ کہ از شکم افتد، افگانہ[۳] بفا و کاف فارسی بوزن انجانہ [=]

کچکول[۴] - در رسالہ "قدح چوبین بزرگ وبہ ترکی شنغرق خوانند چنبل بضم جیم وسکون نون"، لیکن کچکول بہ معنی چوبین بزرگ مستعمل فصحا نیست، ودر فارسی بعضے بہ معنی کاسۂ گدائی نوشتہ اند و مستعمل فارسان حال ہمین است، آرے طباخان دہلی کاسۂ کلاں را کچکول خوانند ونیز چنبل در کتب لغت بہ معنی گدا است کہ دریوزہ گر بود ودر صورتے کہ کچکول بہ معنی دریوزہ گر بود چنانکہ بعضے از ارباب

---

[۱] کذا۔ [۲] قب کچیاسان : ح : کچاسان۔ [۳] برہان۔
[۴] = کجکول وکشکول۔ برہان۔

فرہنگ نوشتہ اند چنبل بدیں معنی صحیح باشد لیکن این غیر مرضی مصنف است۔

[ت]

کچہری۔ جائے کہ متصدیان وغیرہ نشستہ حساب اہل لشکر وغیرہ کنند، دفتر خانہ کچہری جائے کہ رعایا مال واجبی خود را دراں جا شمردہ تسلیم تحویل داران نمایند، سرائے شمردہ بسین و را بردو مہملہ والف و شین معجمہ و میم مضموم، و این نام از عہد نوشیرواں مقرر است۔

کھجوریں[1]۔ در رسالۂ آنچہ از میدہ و شکر بصورت خرما سازند و در روغن بریاں کنند و مسافرین ہمراہ دارند، برسان بضم بائے موحدہ و سکون رائے مہملہ، لیکن برسان در کتب معتبرہ لغت دو شاب سیاہ است و بعضے قید خوشبو کردہ اند [=]

کجاوا۔ در رسالۂ محمل شتر اگر دراز باشد شغدف[2] و اگر سایہ دار باشد شغداف بزیادت الف و نون، لیکن کجاوا خود لفظ فارسی است ہندی نیست تا برائے آں لفظ دیگر باید رسانید، و در قاموس است الشُّغْدُفُ مرکبٌ مشہورٌ بالحجاز و ما الشِّقندان فلیس من کلامہم [=]

کچور۔ دوائیست مشہور کہ برائے آماس دست و پا بکار آید نذربناد[3] بزاء و رائے مہملہ و سکون نون و بائے موحدہ [=]

کچ لوان۔ نمک شستہ، زبد القوار[4] [=]

---

[1] بعض نسخوں میں "کھجوریاں"۔ [2] کذا: شاید "فرازنہ" معنی کھلا، واللہ اعلم۔
[3] برہان۔ [4] ہاتف: زبد القوار

کچری۔ دررسالہ "خیارے کہ خرد بغایت خوش بو و شبو" نیز گویند لیکن در قاموس است اَلشَّمام کشَدَّادٍ بطیخٌ لحنظلةٍ صغیرةٍ مخطط بحُمرةٍ وخُضرةٍ وصُفرةٍ فارسیتہ الدّستبونہ [=]

کڈھی[1]۔ دررسالہ "آنست کہ آرد دال نخود در ماست و دوغ انداختہ می پزند و آں را ماست با نیز گویند، اسپید با" لیکن عجب از صاحب ایں رسالہ کہ ماست بار اکڈھی گفتہ، ہرچند ماست داخل ہرد و طعام می شود و نیز اسپید با کہ اسفید باج[2] معرب آنست ظاہراً نخود آب است نہ کڈھی کہ مرسوم ہندوستان است زرد رنگ باشد نہ سفید رنگ [=]

کدّو۔ دررسالہ "آنکہ بتازی قرع خوانند، دُبّا بفتم دال مہملہ و بائے مشدد" لیکن کدو خود لفظ فارسی است غایتش عوام ہندوستان بہ تشدید دال خوانند، قرع و دُبّا ہر دو عربی پس آوردن آن در زیر الفاظ ہندیہ بے حساب باشد و لفظ ہندی صحیح آں تومڑا و آں اعم است از تلخ و شیریں، و بفارسی اُنج بضم ہمزہ و سکونِ جیم تازی نیز [=]

کُھر۔ دررسالہ "سم شگافتہ حیوان چوں سم گاؤ و گوسفند و امثال ظِلف بکسر طائے مہملہ و سکونِ لام و فا" لیکن شگافتہ خطا ست، بر سم خر نیز اطلاق آں آمدہ [=]

کرن۔ دررسالہ "آنچہ اول پیدا شود از آفتاب مقابل شعاع بصر،

---

[1] نیز دسبنویہ (برہان) [2] کرڑھی۔ پلیٹس

[3] [4] [5] برہان۔

قرن"، لیکن در قاموس است = اَلقَرنُ مِنَ الشَّمسِ نَاحِیَتُهَا اَوْ اَعلاھَا اَوْ اَوَّلُ شُعَاعِہَا، پس موافق معنی سوم باشد، بدانکہ قرن وکرن بر تقدیر معنی سوم در لفظ و معنی نزدیک بہم باشند، و این از نوادر است کہ لفظ ہندی و عربی نزد بہم باشند۔ [=]

کُڑکُڑی[1] - در رسالہ" آواز شکم است کہ بسبب باد باشد و در دہم کند، قراقر بہر دو قاف و ہر دو راے مہملہ"، لیکن کُڑکُڑی در ہندی بہ معنی درد شکم است نہ معنی آواز مذکور [=]

کَڑَہیل[2] - در رسالہ چیزے مانند تابہ از سفال کہ نان برآں پزند، برزن بفتح باے موحدہ و سکون راے مہملہ و فتح زاے معجمہ و نون"، لیکن برزن اقوی بکسر اوّل است [=]

کھڑکی - در رسالہ" از بعض فرہنگ ہا در جہانگیری منقول است کہ درے غیر از متعارف باشد کہ از اں ہم بخانہ آیند و روند، برواره بفتح باے باے موحدہ و ہر دو راے مہملہ" لیکن کھڑکی درِ کوچک را گویند نسبت بہ درہاے کلاں، و الّا در شاہ جہان آباد و اکبر آباد بعضے از کھڑکی ہاست کہ فیل و راں آمد و رفت می کنند و نیز کھڑکی درِ خرد است خواہ خود باشد خواہ در درِ دیگر کہ کلاں بود، آمد و رفت نیز ہم شرط نیست - چنانکہ ظاہر است پس غیر برواره بود و در خورد کہ در در کلاں سازند بہ عربی آں را خوخہ گویند، بہر دو خاے، کما فی کنز اللغہ [=]

---

[1] آصفیہ -

[2] آصفیہ = نوُر۔ آگ کا بڑا ٹھیکرا۔

کڑاہی[1] - در رسالہ جایکہ سرگین و خاشاک و پلیدی ہا در آں جمع کنند، سشنکہ بفتح شین معجمہ و نون ساکن لیکن بعضے بلام گفتہ اند بجائے کاف بمعنی مذکور، و بعضے بہ معنی مذکور، و بعضے بہ معنی لتہ حیض، و نیز کڑی زبان مردم نواح دہلی است و فصیح گھورہ است، وکڑی بضم و تشدید را استخوانے نرم کہ در شانہ گوسفند وغیرہ باشد و آں را می تواں خائید، جرندہ بجیم تازی و رائے مہملہ بوزن فگندہ و بتازی غضروف بضم غین و ضاد ہر دو معجمہ و سکون و رائے مہملہ بواو رسیدہ و فا [=]

کراؤ مغلی[2] - در رسالہ غلہ است میان ماش و عدس، و چوں مقشر کردہ بگاؤ دہند لغایت فربہ سازد و آں را گرسنہ[3] نیز خوانند، کسنک بکسر کاف تازی و سکون سین مہملہ و فتح نون و کاف"، لیکن کراو ربان جائے دیگر باشد نشنیدہ ایم ظاہرا ہماں ست کہ ہندی فصیح آں را مٹر خوانند، و آں غلہ ربیعی است، و در ملک ما دادن مٹر گاو را مرسوم نیست واللہ اعلم [= کرم کلا و کراو مکلا =]

کڑاہی - در رسالہ ظرفے کہ کنارۂ بلند دارد، قزغان"، لیکن قزغان[4] بغین و قاف و بعضے ہر دو قاف بہ معنی دیگ مسین و بعضے دیگ بزرگ گفتہ اند، دریں صورت غیر کڑاہی باشد [=]

---

[1] بلاٹس : کڑی، آصفیہ میں نہیں - البتہ کڑی بہ معنی غضروف ہی، نیز کڑی = حیوانات مثل بکری وبھیڑ کے سینے کی ہڈی [2] کراؤ بہ معنی مٹر چھوٹی قسم بکا رہا ب: کراؤ مکلا، نور: بکرم کلاّ ایک قسم کی گوبھی جس میں پھول نہیں ہوتے - نفائس بکرم کلا -
[3] برہان - [4] برہان - قزقان،

کربجوہ - ثمرے است کہ چوں خشک شود و آں را بجنبانند آوازے بر می آید، گُنِ ابلیس[۵۱] بضم کاف فارسی ونون بہ معنی خُصیہ و آں مخفف گُند است وبتازی حجرالولادت بجائے مہملہ" لیکن حجرالولادت کربجوہ نیست امّا مشابہ است بداں [=]

کھڑا ہونا گھوڑے کا - بد دپا بر خاستن اسپ کہ از روے شوخی باشد، چراغ یا وچراغ پا یہ بزیادت ہا و بعضے چراغ تنہا نیز گفتہ اند، و در ہندوستان اں را سیخ پا نیز گویند، اگرچہ ایں لفظ من حیث القیاس می تواند شد لیکن سند آن دیدہ نشد

کھڑکھڑ - صداے ورق کاغذ وجامہ اہار دار و ہر جامۂ تو پوشیدہ، خشت خِشت بکسر خاے وسکون شین معجمہ و فوقانی، لیکن کھڑکھڑ بر بہم خوردن چیز ہاے دیگر نیز اطلاق کنند پس اعم باشد۔

کڑکڑ چباونا - خائیدن چیزے کہ صدا ازاں بر آید، کلوچیدن[۵۲] بفتح کاف ولام وواو مجہول وجیم فارسی۔

کرنی - دست افزار معماران وبنّایان کہ کہگل بدان بر دیوار چسپانند، ارزہ بفتح ہمزہ وسکون راے مہملہ وزاے معجمہ"، لیکن ارزہ در سروری دکشف اللّغات وغیرہ بہ معنی کاہگل است نہ بہ معنی کرنی کہ ادزار گل کاران باشد وظاہرا خطاست، صحیح بدیں معنی برزہ بباے موحدہ است کہ مرزہ بمیم مبدّل آنست و آں را میم نیز گویند [=]

---

۵۱ برہان - ۵۲ برہان -

کریدنی - در رسالہ "چوبے کہ آتش تنور و دیگدان ازو بگیرند، آتش کاو" با آنکہ بایں معنی در کتب مشہورہ نیست می باید کہ آہنے یا چوبے می باید کہ کہ آہنے یا چوبے باشد کہ آتش را بداں زیر و زبر کنند تا بہتر روشن شود، و فقیر آرزو و از بعضے زباندانان لفظ حسنچل بفتح حاے وسین مہملہ و سکون نون، و کسر جیم فارسی و لام بدیں معنی شنیدہ، و چون حاے مہملہ در فارسی نیست معلوم نیست کہ زبان کجا است [کرودنی (ہا الف) کُرید (ب)=]

کڑولی[1] میلے از طلا و نقرہ و دیگر فلزات کہ بیشتر در دست و پاے اطفال کنند و بعربی سِوار خوانند بکسر سین مہملہ و راے مہملہ، و رنجن بفتح واو و راے مہملہ و سکون نون و آنچہ در دست کنند دست و رنجن و آنچہ در پا اندازند پاورنجن خوانند [=]

کڑکی[2] - در رسالہ" دام چوبیں کہ شرک بلغہ لغین معجمہ نیز گویند و اجول بدال و جیم بواو رسیدہ" لیکن در قاموس است: اَلشَّرَكُ مُحَرَّكَةً حبائلُ الصَّیدِ و ما ینصبُ لِلطَّیرِ و در کنز اللغہ و کشف اللغات است بہ معنی مطلق دام و بلغہ آنست کہ یک سر ریسمان را حلقہ حلقہ کردہ گرہے بران زنند و سر دیگر آں را درمیانِ حلقہ ہا بگزرانند بر نہجے کہ بجرّد کشیدن ریسمان آں حلقہ ہا تنگ شود ہم چناں کہ بر سر سازند، نیز داخول بخاے معجمہ است و داہول بہ ہاے ہوّز مبدل آں یا عکس است جیم خطا است. و آں علامتے است کہ صیادان نزدیک دام سازند

---

[1] سب نسخوں میں راے مہملہ کے ساتھ، بظاہر کڑے، کی تصغیر ہے جلیساکہ ہزارہ اور پنجاب کے بعض اضلاع میں اب بھی بولتے ہیں۔ [2] پلٹیس : کڑک = نور: کڑکی

تا صید از اں رمیدہ در دام اُفتد لہذا اطلاق آں بر علامتے کہ بر اطراف زراعت سازند بجہت منع وحُوش وطیور نیز آمدہ وفارسی صحیح کرکی تلہ بفتح فوقانی ولام است اگرچہ ار باب فرہنگ تلہ بہ معنی مطلق دام آوردہ اند، لیکن صحیح بہ معنی چوبے است کہ رہ خلاصی براں بندند و دانہ براں تعبیہ نمایند و دانہ را برون گزارند وتلہ را پنہاں در خاک سازند ومرغاں بداں صید نمایند کما قال القوسی، لیکن انواع تلہ بسیار است چنانکہ از زبان دانے بہ تحقیق پیوستہ [=]

کھُری - در رسالہ "چرم پارہ کہ زیر کفش بجاے پاشنہ وصل کنند، نقیلہ بفتح نون وقاف بیا رسیدہ" لیکن در قاموس است النّقیلۃُ رُقعَۃُ النَّعلِ و الخُفِّ یُرقَعُ بِہا خُفُّ البَعیرِ اذا حَفِیَ، دریں صورت غیر کھری باشد یا اعم [=]

گھَریا - در رسالہ "آلت آہنین کہ بداں کاہ از زمین تراشند، رنبہ بفتح راے مہملہ وسکونِ نوح و باے موحدہ"، لیکن رنبہ در کتب معتبرہ لغت فارسی وعربی نیست [=]

کھڑیا - گِل است سفید کہ خانہ با بداں سفید کنند، سیم گِل بسین مہملہ بیا رسیدہ ومیم وکاف فارسی مکسور ولام، وسفید کردن خانہ را بگل مذکور سیم گل کردن خوانند وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است -

گھُرنڈ چرک وریمے کہ بر جراحت بستہ شود وسخت گردد و اک نزدیک بہ شدن باشد، کرسنہ بکسر کاف وراے مہملہ وسکون سین مہملہ

ونون وکُرس[۱] بضم نیز گفته اند، لیکن اختلاف اغلب که مأخوذ از لہجہ باشد لہذا در جہانگیری بفتح آورده و دوم مخفف اوّل است و لفظ عربی نیست کما فی السراج و ظاہرا خشک ریشه که در کتب طبی آورده ہمیں باشد واللہ اعلم۔

کُھرچن۔ در رسالہ "طعامے که در دیگ بریاں و سرخ شده بماند" و به عربی عانی گویند، "بُنگران بضم باے موحده و سکونِ نون و کاف فارسی" و بگران بحذفِ نون مخفّفِ آں [=]

کُرنڈ[۲]۔ در رسالہ "سنگے که آہن را بداں تیز کنند، لوحان[۳]"، لیکن اولی آنست که سنگے است خاص که معدن آں از جزائر چین است و ازاں چرخ و سنگِ فساں سازند و آہن را بداں تیز کنند و بکار حکاکی تیز آید، و بدیں معنی سناده بضم سین و سکون نون و باے موحده بالف کشیده دوال سنبادج معرب آں۔ [=]

کربڑی ڈاڑھی۔ به معنی ریش سیاه و سفید، آمیزه مُو بہم و یاے مجہول ورائے معجمه و دو مو و ریشِ جو و گندم، و به عربی کہل بفتح کاف و سکون ہا و لام۔

کُریدنا[۴] در رسالہ "تراویدن[۵] جراحت، شاریدن" اگرچه مجدالدین علی قوسی شاریدن به معنی تراویدن جراحت آورده لیکن اقوی به معنی ریختن آب است و لفظ شار در آبشار و سرشار ماخوذ است ازیں، و ظاہرا مجاز است به معنی مذکور، و نظیر آں لفظ بہنا است در ہندی

---

[۱] ہا الف: کرودنا: برازیدن جراحت [۲] کریدنا۔ برازیدن۔ جراحت

که دراصل به معنی مطلق جریان است، بمعنی ترا دیدن جراحت تیز آمده [=]

کھرچنا - در رسالہ "تراشیدن وستردن گِل خشک از چیزے وته دیگے زدیگ وحروف از کاغذ" شکنجیدن، لیکن شکنجیدن اعم است از تراشیدن وگزیدن وسرفه کردن، کما فی الکتب اللغہ [=]

کُڑکُڑانا - بانگ کردن ماکیان در وقت بیضه نهادن، گراجیدن بکافِ مضموم تازی، لیکن اقوی اول است و بعضے جیم تازی و بعضے فارسی گفته اند بدانکه بانگ کردنِ ماکیان دو وقت، یکے در ایامے که خواهد که بیضه نهد چند روز خود بخود فریاد کند و دوم بعد بیضه نهادن که اکثر ماکیان شور کنند، کڑکڑانا در ہندی به معنی اول است و کراجیدن از کتب به معنی دوم ظاهر می شود [=]

کروالا - نام درخته کلاں که شگوفهٔ زرد بسیار و دیر پا دارد و در ایام شگوفه درخت ند کور سراپا شگوفه شود، مطلق برگ ندارد به ہندی املتاس نیز گویند، خیار شنبر [باالف و ب : کردله = درخته است بزرگ اندک برگ و بدرخت جموں مشابهت دارد. گلش زرد باشد بار او کلاں بمقدار یک وجب و یک دست ، خیار شنبر]

کُڑک ۵ - ماکیائے که بعد از بیضه نهادن بجاے خود نشیند و اگر کسے دست کند فریاد نماید، این را در فارسی کرک گویند. غایتش در ہندی برای ہندی است و در فارسی برائے مہمله،

---

۵ پٹنیس : کڑاک و کڑوک۔

گَرَم [1] بہ معنی کردنِ کارے کہ بتازی فعل گویند، وہندیان بہ معنی بخت و وطالع نیز آورند، ازاں جہت کہ پیش ایشاں آدمی وحیوانات ونباتات بہ تناسخ می زیند بہ حسب افعال خود، پس خیر وشر ایں را متعلق بدنِ سابق شمارند و آں موقوف بر فعل باشد وایں تفصیلے دارد در کتب ایں قوم مسطور است۔

کُھُس پُھُس ۔ در رسالہ وسخناں آہستہ باہم گفتن چنانکہ دیگر نشنود، فجفج بدو فاو بدو جیم بوزن بلبل، وایں معرّب پچ پچ [2] است بضم ہر دو بائے عجمی لیکن در کتب معتبرۂ فارسی پچ پچ کہ بزرا بداں بخوانند فجفج مبدّل آں و در قاموس فجفج اخذ تہ فجۃ فی صوتہ فھو فجفاج، دریں صورت گرفتگیٔ آواز خواہد شد دریں مصرع ؎ فجفجے افتاد اندر مرد وزن۔ احتمال است کہ بہ معنی آواز باشد کہ بموجب گرفتگیٔ گلو باشد واللہ اعلم، و نیز کھس پھس بہ معنی احتمال است کہ بہ معنی حروف وکلماتے است کہ آہستہ آہستہ گویند امّا بطریقے کہ سامع اگر بشنود ادراک حروف کلمات آں نمے تواند کرد ود ساید [=]

کِسان ۔ کشت وکار کنندہ برزہ وبرزگر بہ تقدیم رائے مہملہ بر معجمہ، کُشاورز بکاف تازی شین معجمہ، مُزاوع [=]

کَسّی [3] نوعے از دست افزار آہنیں بادستۂ چوبیں کہ برزگراں و باغبانان دارند، کلند بروزن کلنگ ۔ لیکن ہندی مستعمل فصحا کدال [=]

---

[1] لٹیس [= Karma: کرام: کرم اور کرم: نور: گرم [2] برہان
[3] آصفیہ ۔ پلیٹس : الف میں بجائے کسّی کے کدال ہے، ہاب = کسّی۔

کِسوت - در رسالہ "کیسۂ حجاماں کہ استرہ و مقراض وغیرہ لوازم خود دراں دارند بتنگو بفوقانی مفتوح و باے موحدہ و نونِ ساکن و کاف فارسی"، لیکن دریں نظر است، چراکہ کسوت مخصوص بہ حجام و سر تراش نیست کسوت سقا نیز شہرت دارد، و نیز تبنگو بوے داں و صندوق و زنبیل و کیسۂ حجّام و سر تراش، کمافی القنیہ - [=]

کسوندی[۱] - نام درختے است کہ گلِ زرد دارد، ظانہ کمافی الرسالہ [=..... ظانہ بظاے معجمہ]

کُسُنبھ - گلے است سرخ کہ شاہاب ازاں گیرند و بتازی عصفر بعین مہلہ و صاد مہلہ، و قرطم، و قرطم بقاف مضموم و را و طاہر دو مہلہ [=]

کسیس[۲] - زاگ سیاہ کہ جوہر فولاد ازاں برآید، و بکار رنگ نیز آید بلنج بفتح باے موحدہ و سکونِ لام و خاے معجمہ و جیم فارسی [= رنگ سیاہے کہ رنگ ریزان رنگ سیاہ بداں کنند.....]

کِھسیانا ہونا - شرمندہ شدن و بتازی مجالت خوانند [..... از طرافت و ہزل ترسیدن]

کُس - دو معنی دارد، یکے زور و لفظ زور در عربی نیز بہ معنی قوّت آمدہ، و ایں از توافق است کمافی القاموس، و دوم پوست مغیلان و بدیں معنی فارسیاں نیز آوردہ اند، سلیم گوید: ع چوں شراب ہند اگر حاجت بکس می داشتم

---

[۱] پلیٹس : واو مجہول اور ماقبل مفتوح - [۲] کُسُم - کُسُنبھ (آصفیہ) [۳] آصفیہ

کسیلا[۱] - آنچه زبان را گیرد، بتازی عفص بعین مهمله مفتوح و فاء مهمله زمخت بفتح زاے معجمه وضمّ و سکون خاو فوقانی -

کف - در فارسی به معنی چیزے که بر سر آب وغیره پیدا شود و به عربی زبد بفتح زاے معجمه و باے موحده و دال است، و در هندی به معنی بلغم مستعمل است و این نیز همان است، و این از توافق است و حرف فا در زبانِ مستعمل هندوستان است، امّا در زبان کتابی این ها نیست چنانکه بر متتبّع پوشیده نیست -

کفن چور - در رساله " کسے که کفن مرده ها دزدد - کفن دزد و بتازی نبّاش بفتح نون و باے موحده بالف کشیده و شین معجمه " [=]

گگڑی - بفتح اول خیار دراز، و بضمّ گروهه ریسمان که بر دوک پیچیده شود، فرموک بفا و راے مهمله و میم بوزن مفلوک کذا فی الرساله"، لیکن[۲] فرموک مشترک است بمعنی گروهه ریسمان و بازیچهٔ اطفال که به هندی لٹّو خوانند، و چون هر دو مشابهت است شاید یکے مجاز باشد در اصل و دیگرے حقیقت، و نیز بناغ[۳] بفتح باے موحده و نون بالف کشیده و غین معجمه"، کما قال القوسی [=]

گگوڑا[۴] - در رساله " نام سبزه ایست خوکل بفتح"، لیکن گگوڑا سبزه نیست ثمرے است سبز رنگ مانا به کریلا که آن نیز ثمرے است معروف و هر دو در اکثر جاها در موسم برشگال پیدا شود امّا گگوڑا صحرائی است و نوعے است از کریلا که در صحرا روید، و ظاهر اقثّاء الحماء بکسر قاف و تشدید

۱؎ آصفیه   ۲؎ و ۳؎ برهان -

وتشدید ثائے مثلثہ وحائے مہملہ کہ در کتب طبیّہ آوردہ ہمان است واللہ اعلم [=]

گکھلائی [۱] - گرہے کہ زیر بغل پیدا شود، بمرور پختہ گردد و چرک دراں افتد، لغلک بیا وغین مفتوحتین [=]

گُلَنج [۲] - در رسالہ "باہم نزدیک شدن گام اسپ، کشادہ رفتن، قرمط بکسر قاف وطائے ہر دو مہملہ"، لیکن مشہور کلنج در ہندی اسپے یا خرے یا اشترے کہ پائے ہائے او کج باشد وہر دو زانوئے عقب بہم سازند یا نزدیک بہم شود، ودر کشف قرمط بفتح نزدیک بہم نوشتن سطور ونزدیک بہم نہادن گام واز قاموس ہم ہمیں مستفاد می شود، پس یکے نباشد ودر فارسی کلج شور یا است بشین معجمہ و واو مجہول وبائے فارسی [=]

کلاپا [۳] - در رسالہ "ممر آب، کہ از کوزۂ گلی سازند وآں ہا را برابر بہم نصب کنند، تا آب از میانش بگذرد وآں را گنگ [۴] نیز گویند۔ منگ [۵] بکسر میم ونون زدہ وکاف فارسی" لیکن کلاپا بکاف تازی زبان جہلاء وعوام ہندوستان است ومشہور قلبہ لقاف بغیر الف۔ [=]

کھلائی - کنیز وداہ یا زن نوکر کہ خدمت اطفال کند، دادا دو دال مہملہ بالف کشیدہ واینکہ در ہندوستان بہ معنی دادا بحذف الف مستعمل است

---

[۱] آصفیہ اور پلیٹس میں یہ صورتیں نہیں پلیٹس میں یہ صورتیں ہیں گکھری (= بغل) گگھوالی، گکھوری، گکھولی، آصفیہ گکرالی، کھجرالی، گکھوالی، نفائس ایضاً

[۲] الف، ب کلج ج- تصحیح از آصفیہ سیاق ب: کلج [۳] ب: کلابی [۴] ب [۵] د

ظاہرا مخفف آنست۔
کِھلایا۔ غلام پیر یا نوکر قدیم کہ خدمتِ طفل کند، دادو بہر دو دال وواو معروف و ایں مقابل دادا ست، و اغلب کہ قید پیر دریں جا نیز بے جا باشد، کلاں سال باید گو کہ پیر نشدہ باشد۔
کلہاڑا۔ کہ بعضے کہاڑا می گویند چیزے کہ چوب بداں شگافند بفتح بت وبتازی قَدُوم بفتح قاف وبفارسی تبر گویند [کُہاڑا (ہٰ ب) = تیشہ]
کلونجی۔ سیاہ دانہ، شونیز بشین معجمہ وواو مجہول ونون بہار رسیدہ وزاے معجمہ [=]
کلیجی۔ دررسالہ مجموع دل وجگر وشش وسپرز کہ باناے گلو آویختہ باشد وآں را جگر بند نیز گویند، پوت بباے فارسی وواو مجہول وفوقانی، پختہ آں را قلیہ لو تی خوانند لیکن درکتب پوت بہ معنی جگر است نہ بہ معنی مجموع مذکور [=]
کلگی[۲]۔ پر ہائے کہ بادشاہان و دولت مندان و مردم شجاع در بزم و رزم بر سر دستار و کلاہ خود زنند، کلک بکاف[۳] عربی ولام مفتوح، وبہ ترکی جیغہ خوانند [=]
گُلیچا[۴]۔ دررسالہ نان روغنی، برنامہ و ایں عجیب است چراکہ برنامہ بہ معنی سرنامہ است کہ بر سر خط نویسند واگر بہ دو نون گمان

---

[۱] برہان ۔ [۲] = کلنی، گگی (بکاف) بھی پلیٹس میں ہے۔
[۳] برہان : کلگی بروزن فلکی "۔ [۴] گُلچا۔

بر دہ نیز نیست، و نیز کلیچہ خود لفظ فارسی است و آں نوعے است از
نان کہ اکثر مسافران ہمراہ دارند و قید روغنی نیز بے جا ست [=]
کُلماں[1] - در رسالہ " رودۂ گوسفند کہ بہ گوشت پُر کنند، چرغند بجیم فارسی
و سکون راے مہملہ و فتح غین معجمہ و نون زدہ و دال"، لیکن اقوی آنست
کہ بجیم تازی است، و جیم فارسی بہ معنی چراغ و چراغدان و نیز بہ معنی
رودہ مذکور روُنج[2] است بفتح واو و سکون جیم، و بہ عربی عصیب
بعین و صاد ہر دو مہملہ بوزن حبیب، و اہل سمرقند و لوالی بہ دو واو
بوزن چنگالی [=]
کھل کھلی - " ثفلے کہ بعد از روغن کشیدن از کنجد و سرشف و امثالِ
آں ماند و آں را کنجارہ نیز خوانند"، لیکن کنجارہ مرکب است از کنج
کہ مخفّف کنجد است و آرہ کہ کلمہ نسبت است و کنجالہ بلام مبدّل آں،
پس اطلاق آں بر ثفل کنجد حقیقت باشد و بر ثفل بادام و سرشف وغیرہ
مجاز، در اصل عُصارہ بضم عین و صاد بالف کشیدہ و راے مہملہ، لیکن
عصارہ اعم است از ثفل مذکور و شیرہ و روغنے کہ چیز مذکور بر آید
کما فی منتخب اللغۃ، و نیز در فارسی ثفل کنجد را بزلیشہ بضم باے موحدہ و
زاے معجمہ بیا رسیدہ و شین معجمہ خوانند [=]
کلال - شراب فروش، خمّار بضم خاے معجمہ و تشدید میم، و کُلال
بضم در ہندی کتابی بہ معنی کاسہ گر و کوزہ گر است و در فارسی نیز بدیں
معنی آمدہ، پس از توافق باشد چنانکہ لفظ کیّتی بہ معنی بوزینہ و اشتر بہ معنی

---

[1] آصفیہ۔ [2] بر آں۔

جانور معروف و دیگر الفاظ، و ہیچ کس از اہل لغت بداں مہتد نشدہ
الّا فقیر آرزو فنحمد اللہ تعالیٰ حمداً متکاثراً ، وسوچی بسین مہملہ بواو رسیدہ
وجیم فارسی بیار سیدہ نیز گویند، وظاہرا ایں ترکی است - [=]
گلنج - کبوترِ سیاہ کہ یک دو پر یا زیادہ از بازوے اُو سفید باشد،
خلنج و خلنگ بفتح خا ونون زدہ وجیم ودر دوم کافِ فارسی، وظاہرا
ہندی و فارسی ہر دو یک است کہ در آں تبدیل حروف شدہ،
گُگر - زمین شور کہ گیاہ دراں نروید - و غ بدال مفتوح وغین معجمہ -
کلیانا[۵۲] پرِ خام بر آوردن بچۂ مرغ کہ ہنوز درست نشدہ باشد، سیخ
پر شدن بسین مہملہ بیار سیدہ وخاے بیاے فارسی وراے مہملہ، ونیز
کلیانا سبزہ است معروف کہ بفارسی شاہ ترا گویند -
کَلیپ[۵۳] - شوربا ے کہ بجامہ مالند براے قوت، اہار واش بدہ
شین معجمہ وشوی وسندش در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است
و نیز کلیپ برچھ بمعنی درختے است کہ در بہشت. لوود در عربی طوبیٰ
خوانند -
کمہار - در رسالہ دو کسے کہ آوند گلین سازد کہ بتازی فخّار خوانند، کلال
بکاف تازی،، لیکن فخّار بہ تشدید[۵۴] خاے معجمہ بمعنی گلِ پختہ است مثل کوزہ
وسبو وسفال - [کومہار ! (ہ الف) =]
کمند - در رسالہ دو رسنے حلقہ دار کہ بر بالاے بام وقصر اندازند و بالا روند

---

۵۱ نور، : شیرازی کبوتر -

۵۲ لبش‌س - ۹۳ ،، کھابرکش ،،   ۵۴ بہ معنی کوزہ ،، فاخوری ،،

وہق بفتحتین،، لیکن کمند خود لفظ فارسی است کہ آدمی وحیوانات دیگررا بداں گیرند، وبہ ہمیں معنی است وہق کما فی القاموس، این قدرہست کہ بعضے مردم ہند کمند بہ معنی طنابے کہ بر بام و کنگرہ انداختہ بالا بہ آیند و وہق بہ ہمیں معنی در شعر انوری دیدہ شدہ وشاید در فارسی ہم لفظ کمند آمدہ باشد ۔ [=]

کملی ۔ جامۂ پشمینہ کہ درشت وخشن بود وفقرا ودرویشاں پوشند، وخشن اگرچہ لفظ عربی است بہ مطلق چیز درشت ونا ہموار ضدّ اطلس است کہ فارسیاں بہ معنی جامۂ مذکور استعمال نمایند، وفقرا را خشن پوشاں گویند، ولبفارسی پلاس خوانند۔

کُھلایا ۔ کُملایا ۔ برگے یا درختے یا گُلے کہ رطوبت آں بسیار کم شدہ و افسردہ باشد پژمردہ و پژمان و پژمریدہ، ہرسہ بکسر اول، وقیل بفتح وزاے عجمی ۔ [=]

کِن انگلی ۔ انگشتِ خورد، خِنصر بکسر خاے معجمہ وصاد مہملہ ۔ [=]

کنپٹی[۱] ۔ در رسالہ ''جاے بالاے گوش کہ بتازی شقیقہ خوانند سرون بفتح سین مہملہ وراے مہملہ بواو رسیدہ،، لیکن بہ معنی شقیقہ سرونگاہ است چہ سرون بہ معنی شاخ است، وچوں محلِ مذکور جاے رستن شاخ بود در حیوانات دیگر بر شقیقۂ آدمی نیز اطلاق آں آمدہ، نظامی فرماید ؎

سرونگاہ او مشک باید نہ عاج   سرے کو سزاوار باشد بتاج

---

[۱] ایضاً پلیٹس

پس سرون تنہا غلط باشد، و آنرا بناگوش نیز گویند، بناگوش در اصل اگرچہ بہ معنی نرمۂ گوش است لیکن بہ حوالیٔ گوش کہ بطرف رخسار و طرف بالاے گوش بود نیز اطلاق آمدہ، و تحقیق ایں در سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

کنپا (=کنپا)[۵۱] در رسالہ "سریشم بچوب باریک مالیدہ کہ بداں کنجشک و مانند آں بگیرند، دبق بکسر دال مہملہ و بائے موحدہ زدہ و قاف" لیکن تحقیق آنست کہ کنپا سریشم نیست چیزیست کہ از شیر درخت اڑ کہ درختے است در ہندوستان سازند، و در غیر ایں ملک معلوم نیست کہ از چہ می سازند، و در قاموس است الدِّبقُ غراءُ الصَّید[۵۲] و غراء بہ معنی سریشم ماہی گفتہ اند. و ظاہرا در غیر ہند سریشم بدیں کار می آمدہ باشد [=]

کُندلا۔ خیمۂ کہ پیش خیمہ اُمرا و سلاطین نصب کنند، کُندلان بضم کاف کاف تازی و نون زدہ و اغلب کہ کندلا تصرف ہندیان است، در اصل کندلان است و آں ترکی است۔

کُندی گر۔ شخصے کہ جامہ ہا را کوبد برائے زینت، قصّار بفتح قاف و تشدید صاد مہملہ و رائے مہملہ، اگرچہ در اکثر کتب قصّار بہ معنی گازر آمدہ لیکن در منتخب است۔ قصّار آنکہ جامہ ہا را می کوبد، و دقاق مطلق کوبندۂ چیزے۔

کُنڈل۔ دائرہ کہ از عکس ماہ برگرد ماہ در موسم برسات شبہا ظاہر شود و آں را خرمن ماہ نیز گویند، ہالہ [=]

---

[۵۱] پلیس۔

[۵۲] "الدِّبقُ بالکسر..... غراءٌ یُصادُ بہ الطیر"

کنگنی ۔ در رسالہ "کنار ہاے دیوار کہ بہ خشت فرو گرفتہ از دیوار بر آوردہ باشند، طنف بضم طاے مہملہ و نون زدہ وفا" لیکن در کشف اللغات بفتح و ضم حلقہ کہ در پیش دیوار ہا باشد و شگافہ دیوار و پوشش در سراے .... ، و در قاموس طنف بفتح و ضم، بہ تحریک و بضمتین اِفریز الحائط اَشرف خارِجاً عن البناءِ (و السقیفۃِ) تشرع فوق باب الدار، دریں صورت غیر کنگنی باشد، و نیز کنگنی غلہ است کہ اکثر غربا خورند و خوراک جانوران خورد شود، مثل لال، توتی، و صاحب رسالہ" آں را گال بکاف فارسی و بہ عربی زغیر آوردہ" لیکن مشہور گال غلہ است مشابہ کنگنی و بہ ہندی آں را چلینہ خوانند، لہذا اگالہ کہ مزید علیہ گال بہ معنی گاورس آوردہ و در کشف زغیر بہ معنی تخم کتاں آوردہ کہ بہ ہندی السی گویند [= یہ دو جگہ دیا گیا ہی]

کُنڈا ۔ در رسالہ" حلقہ کہ بر چہار چوب در زنند و زنجیر را بداں آویزند و قفل کنند، زرفین بضم زاے معجمہ و آنچہ از سوے یمنی بر آید، مُوق مقدم

۱؎ نوادر کے نسخوں میں اس کے بعد ایک سطر ایسی ہی جو گویا کی تشریح سے متعلق ہی کنڈا سے اس کا کوئی تعلق نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آرزو کے پیش نظر، غرائب کا جو نسخہ تھا اس میں کنڈا کے بعد گویا کی سرخی نہ تھی چنانچہ کنڈا اور گویا کی تشریح خلط ملط ہو گئی، گویا کے لئے آیندہ صفحات ملاحظہ ہوں۔

بضم سکون و قاف دال لیکن اعم است از انکہ بر چہار چوب در زنند یا
بر صندوق و قلمدان وغیرہ زنند، و نیز در سر دو الیست۔ زوفرین بغادرائے
مہملہ بوزن روغنین آں آہنے کہ بر چہار چوبۂ درکوبند و در بہ آں بندند و
قفل ازاں گذرانند، و عوام زلفین خوانند، و یہ عربی زرفین بکسر رائے
خوانند، و در قاموس است: الزُّرفینُ بالضمّ و الکسرِ حلقةٌ
للبابِ او عامیٌّ معرّبٌ، و نیز مقدم بدیں معنی در قاموس و منتخب اللغہ
و کشف اللغات و کنز اللغہ نیست [کونڈا =]
گُنگرہ[۱] در رسالہ قسمے از گدایان کہ شاخ گوسفند بدستے و شانۂ گوسفند
بدست دیگر بر در خانہ و پیش دکان مردم استادہ شاخ مذکور را بہ قسمے
بر شانہ مالند کہ آواز غرغری[۲] ازاں ظاہر شود تا مردم شنیدہ باں ہا چیزے
دہند و اگر اہمالے واقع شود سر خود را بکارد[۳] بتراشند و مجروح سازند
کہ خون بر آید تا صاحب خانہ و دوکان ازیں عمل شنیع دہشت خوردہ
چیزے بآنہا دہد و ایں ہارا شاخ شانہ نیز گویند"، لیکن ایں خطاست،
چراکہ بدیں معنی فارسی است و در ہندی ایں قسم مردم را مونڈچرا[۴] و بھکنیہ[۵]
گویند اگرچہ داشتن شاخ و شانہ گوسفند دریں جا مرسوم نیست محض سر خود و
اعضائے دیگر مجروح سازند و پیش دکانہا گردند و بر در خانہ ہائے آیند
مگر در شادئ ہندواں، و کنگرہ در ہندی بہ معنی جوان قوی ہیکل [=]
کوڑا کرکٹ ۔ چیزہائے افگندنی و بکار نیامدنی کہ رُفتہ بیروں از

---

[۱] کُنگرا۔ موٹا تازہ آدمی۔ [۲] ب: غرغری۔ [۳] ب: سر خود را بکارد مجروح سازند۔ [۴] مُنڈچرا اور اگھوری (آصفیہ) [۵] اصل: ب: بھکنہ: الف۔ بکھیہ۔

خانہ اندازند، آغال بغین معجمہ بوزنِ پامال [گوڑا =]

کَن سَلائی ۔ دررسالہ" خزندہ الیست بسیار پاکہ در گوش خزک نیز گویند، گویسہ بفتح کاف عربی و واو و یاے معروف وسین مہلہ" بدانکہ گوش خزک کہ بعضے آں را گوش خیہ نیز گویند بسیار پا دارد، و آں دو نوع بود یکے کن سلائی دوم کنکھجورا کہ بسیں کلاں تراز نخستیں بود، و آں را ہزار پا نیز گویند، معلوم نیست کہ ہزار پا و گوش خزک کدام یکے را ازیں دو گویند، ہر چند چو ہر لفظ دلالت بر ترادف دارد، کن سلائی و گوش خزک و گوش خیہ و نیز لفظ گویسہ در کتب مشہورہ عربی و فارسی نیست، و آنچہ دررسالہ کنکھجورا نوشتہ کہ خزندہ الیست کہ در گوش خزد آں را ہزار پایہ نیز گویند محل تأمل است و تفرقہ لفظ سد پایہ و ہزار پایہ و گوش خزک و تعین و تشخص یک لفظ براے ہر یک مشکل، بدانکہ لفظ سد در لفظ سد پایہ بمعنی عدد معروف است کہ سابق بسین مہلہ می نوشتند و متاخراں بصاد می نویسند چنانکہ در لفظ جشن سدہ در کتب قوم مرقوم است [کن کھجورا (ہا الف) =]

کنگورہ ۔ دررسالہ" آنچہ بر سر دیوار حصار ہا و بعضے از حویلی ہا باشد، شرفہ بضم"، لیکن کنگورہ غلطِ عام ہندیان است صحیح کنگرہ است کہ فارسی است [=]

کنگن ۔ میلے از نقرہ وغیرہ کہ زنان و اطفال در دست و پا کنند، و دستواتہ نیز گویند، یارہ [=]

گوش خیہ و گوش خیہ (بربان)

کنتھا[۵۱] - در رسالہ "جامۂ پشمین بے آستین کہ فقرائے ہند[۵۲] و پوشند، چوخا" لیکن چوخا بہ معنی جامۂ فقراء ہند نیست اگرچہ صاحب صاحب کشف اللغہ گفتہ، و تحقیق آنست کہ مخصوص نصاریٰ است چنانکہ بعضے از ارباب فرہنگ نوشتہ اند و شعر خاقانی دلالت دارد چہ دراں قصیدہ اکثر اصطلاحات والفاظ مستعملہ نصارے آوردہ۔

کَھنڈَر - در رسالہ "جائے خراب یعنی خانۂ ویران، دیولاخ"، لیکن در برہان دیولاخ بہ معنی دیوخراست، چراکہ لاخ بہ معنی مکان است مانند سنگلاخ، و در رشیدی لفظ لاخ بہ معنی انبوہے است، بہرحال معنی جائے خراب و بسیار ویران است و کھنڈر خانۂ کہ ویران شدہ باشد، پس غیر ہم باشد [=]

کنڈل - در رسالہ" دائرہ کہ عزائم خواناں برگرد خود کشند و درمیان نشستہ عزائم وادعیہ خوانند، مندل بفتح میم و نون زدہ و دال ولام" گوید: سابق کنڈل بہ معنی ہالہ گذشتہ و بہ ہندی آں را پارس گویند و کنڈل در ہندی بہ معنی چیز مدوّر است و مخصوص بہ دائرۂ مذکور نیست و مندل نیز در اصل بہ معنی خانہ است امّا مجازاً بہ معنی دائرہ مذکور شہرت گرفتہ، و در اشعار متاخرین واقع است، ونیز در رسالہ مذکور "بازیئے" است کہ خط بکشند و یکے دراں بنشیند و دیگراں آمدہ برسر

---

۵۱ پلیٹس، کنٹھا = وہ ہلالی وضع کا کڑھا ہوا کپڑا جو گریبان میں لگاتے ہیں (نور) ۵۲ باقی نسخوں میں "بہند"، ہ ب میں بھی ہند وہی۔

اُو زنند و پاے خود را در آں ایستادہ بجنبانند، بہر کدام کہ پاے اُو برسد بجاے او بنشیند، و بہ عربی حجّورہ بفتح حاے مہلہ و جیم مشدّد بواو رسیدہ و راے مہملہ، و خرسک بکسر خاے معجمہ بفارسی"، لیکن زبان گوالیار کہ ہندی افصح است بدیں معنی چیل جھپٹّا خوانند [=]

کنتو - سنگ ریزہ کہ در راہ زیر پا کوفتہ شود، رضراض بدو ضاد معجمہ و راے مہملہ -

کنگنا - "دست بندے کہ عوام بہ کتخدائی در دست عروس و داماد بندند، و عکسہ بفتح و عین بے نقطہ"، لیکن ایں غلط محض است چنانکہ در کشف اللغات است و عکسہ دست بند، و آں یک نوع بازی مجوس است، و فی القاموس: اَلدَّ غْکَسَۃُ لَعَبٌ لِلْمَجُوْسِ یُسَمُّوْنَہٗ الدَّسْتَبَنْدْ یَدُوْرُوْنَ وَقَدْ اَخَذَ بَعْضُھُمْ یَدَ بَعْضٍ کَالرَّقْصِ وَقَدْ وَغَکَسُوْا تَدَغْکَسُوْا - و سبب اشتباہ صاحب رسالہ دست بند است و حالانکہ دست بند نیز بہ معنی کنگنا مرسوم کتخدائی است و دست بند مطلق زیور دست مرداں و زناں است، و نیز کنگنا مرسوم غیر ہند معلوم نمے شود [=]

کُنوار - [= کُ آر] نام درختے، وقار کذا فی الرّسالہ و نیز ماندنِ آفتاب در سنبلہ سی و یک روز شہریور، امّا تفاوت ایں سابق مکرر نوشتہ شدہ [=]

کنگھی - شانہ، و بہ عربی مشط بفتح میم و سکون شین معجمہ و طاے مہملہ [=]

۱؎ پلیٹس ۲؎ مُشط، مِشط، مَشِط و مُشُط، مُشُطٌ. جمع، مِشاط اَمشاط، و مُشط -

گنجڑا۔ شخصے کہ سیر و پیاز و بقول وغیرہ فروشد، سبزی فروش۔
کن کھٹا۔ شخصے کہ او شگافتہ باشد، اخرب بفتح خاے و راے مہلہ و باے موحدہ بوزن افعل۔ [=]
کنول۔ در رسالہ گلے کہ در آب روید، نیلوفر، لیکن نیلو دو نوع است، یکے آنچہ روزانہ بشگفد و در ہندی کنول گویند، و دوم آنچہ بہ شب بشگفد و بہ ہندی کمودنی و بگلا، و آنچہ مستعمل اطباء است دوم است پس نیلوفر اعم باشد [=]
کنیر۔ درختے است کہ گل سرخ و سفید دارد، خرزہرہ و بہ عربی دفلی بکسر دال و سکون فا خوانند [=]
کھنبی۔ آنچہ از زمین روید برنگ سفید در موسم برشگال، و در رسالہ است "کہ آنرا کلاہ باراں نیز گویند، سماروغ، اغلب کہ کلاہ باراں چیز دیگر است اگرچہ آں نیز بوضع کھنبی از زمین روید اما آں را مطلقاً نخورند و در کھنبی ہیچ صورت کلاہ نیست [=]
کنول باؤ۔ مرضے است کہ چشم و اندام زرد شود، یرقان، لیکن قید زرد بے جاست، و گاہے سیاہ نیز شود [=]
کنڈال۔ مرضے کہ در گلوے مردم پیدا شود و پختہ گردد، خنزیر بخاے معجمہ، لیکن در ہندوستان بدیں معنی انجیر شہرت دارد زیراکہ دانہ ہاے آں بصورت دانہ ہاے انجیر مشابہت دارد و ظاہرا از راہ غلط خنزیر را انجیر گویند [=]

---

[1] برہان: کلاہ زمین۔

کُنبھلانا[۱] - پژمُردہ شدنِ چیزے مثل کشت وگُل، پژولیدن [=]

کھوجی - در رسالہ "پَے شناس کہ نشان پاے وزد را شناسد، وآں را پے گیر گویند، قائف بقاف و فا" لیکن قید دزد خطاست گاہے گریختہ را نیز پَے گیرد [=]

کُونڈا - تغار سفالین وغیرہ کہ بداں غُسل کنند وجامہ شویند، اُجان بہمزہ مضموم وجیم مشدّد ولاوک بوزن لاوک [=]

کُونڈا کرنا - عمل بدبختاں کہ یک کس را گرفتہ چند کس با وفعل شنیع کنند، سرگیری کبسین مہملہ ورا ے بے نقطہ وکاف فارسی بیارسیدہ ورا ے مہملہ ویاے معروف، وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است، واین قسم را حشر گا بجاے مہلہ مفتوح وشین معجمہ و راے مہلہ وکاف فارسی بالف کشیدہ وحشر بمعنی فوج است وگا بمعنی گائیدہ شدہ، ومردم ہندوستان ازراہ غلط حشر گاہ گویند [=]

کُونبھل[۲] - دررسالہ "سوراخ کردنِ دیوار کہ بتازی نقب گویند نغم بنون وغین مفتوحین" لیکن این خطاست چراکہ دررشیدی وجہانگیری بفتح اول وسکون دوم است، آرے بعضے ازہندیان ازراہ غلط بدیں لہجہ خوانند۔ بدانکہ نغم سوراخ کردنِ دیوار وبعضے سُوراخ کردن زمین نوشتہ اند، دوم اقوی است واوّل مجاز، ونیز رشیدی

---

۱ = کُملانا - ۲ آصفیہ پلٹیس مطابق ہا جب: کونبھل -، الف وغیرہ میں کونھل اور کوبل

گفتہ کہ ظاہرا از تغیر لہجۂ عوام است چرا کہ نقب بدیں معنی در عربی پس فارسی علیحدہ نباشد، اما احتمالِ تعریب ہم دارد و اشتقاق بعد از تعریب بود [=]

کوٹھی ۔ در رسالہ "آنچہ از کندہ ہاے چوب گرد شکل ساختہ در تۂ چاہ کنند کہ عمارت پختہ بداں قرار گیرد بر ہون بباے موحدہ و سکون راے مہلہ و واو معروف و نون"، و بعضے مطلق چیز میانہ خالی ہالہ شکل گفتہ اند"، مؤلف گوید : اقوی دوم است پس اعم بود از حصار و دائرہ و درخانہ و کمربند وغیرہا و آنچہ وفائی بباے تازی بہ معنی کمرہ گاہ و بفارسی بہ معنی دائرہ آوردہ بے حساب است مگر آنکہ گویند کہ باے تازی بفارسی بدل شدہ یا برعکس، و نیز کوٹھی اعم است از آنچہ براے غلہ سازند و آنچہ براے چاہ بود، اول از چوب و گل بود و دوم از چوب و خشت و آہک و گل و نے بود، و آنچہ از گِل بود آں را کندو بفتح کاف تازی و نون زدہ و آنچہ از نے بود خنور بہ وزن تنور کذا فی الرسالہ، و ایں خطا ست خنور بہ معنی مطلق ظرف است از عالم سبو و خُم و امثالِ آں، عنصری گوید :- ؎

گاہ اقبال آبگینہ خنور بستاند عدو ز تو بیلور ۔ [=]

کوکھ ۔ جاے زیر پہلو کہ استخوان ندارد و خالی است و بہ عربی کشح خوانند بفتح کاف تازی و سکون شین معجمہ و حاے مہلہ، تہی گاہ، کذا فی الرسالہ"، لیکن در صحاح کشح مابینِ تہی گاہ[1] و شیب بغل، لہذا در کنز اللغہ بہ معنی پہلو

---

[1] الف : پائیں ۔

آورده [=]

کھوپڑی - کاسۂ سر که بتازی قحف بکسر قاف و حاے مہمله زده و جمجمه بضم ہر دو جیم نیز گویند، کاچک بفتح کاف تازی و جیم فارسی و آہیائے به تحتانی و نون بوزن ماہیانه -

کوکڑا - مرغ نر خروس، بتازی دِیک بدال مہمله بیا رسیده [=]

کوکڑی - ماده ماکیان و بتازی دُجاجه، در عرف حال ایران نر را خروس و ماده را مرغ گویند، و سند آں در دفتر دوم سراج اللغه نوشته ام، و نیز کوکرا به معنی سگ نر است و کوکری به معنی سگ ماده [-]

کوتل - اسپے که بے راکب[۱] پیش دولت مندان در سواری رواں باشد جنیبت [=]

کھوسٹ - جانورے مشہور بنحوست، چغد بجیم فارسی و لبعضے بجیم تازی گویند، و آں غیر بُوم است که به ہندی اُلّو گویند،

کوٹ - مشہور، قلعه و بتازی حِصن بکسر حاے مہمله و سکون صاد مہمله و نون خوانند ہا دِ زیرا ے تازی و لبعضے عجمی. دِژ گفته اند، و لفظ کوتوال که بتاے فوقانی است در اصل بتاے ہندی بود مرکب از کوٹ به معنی قلعه و وال که لفظ نسبت است در ہندی، و اینکه قوسی مرکب از کوٹ به معنی قلعه و دال مخفّف والی به معنی صاحب آورده از مثل قوسی محل تعجّب است چرا که کوٹ خود

۱- آصفیه - ۲۵ ب: باراکب -

شتن
لفظ ہندی است ودالی عربی، ومرکب ازیں دو زبان را لفظ فارسی پنداشتن
کمال بے تحقیقی است، وچوں ایں لفظ مستعمل اہل ولایت نیز شدہ
وآنہا تلفظ بتاے ہندی نتوانند درہندوستان نیز باتباع ایشان
شہرت گرفتہ، بلکہ بعضے از اہل ہند بتاے ہندی خوانند۔ ھذا
نہایۃُ التحقیق۔

کھوٹا۔ زرناسرہ کہ بتازی قلب خوانند وشاید لفظ دہ پنجی بدال وہا
وفتح باے فارسی ونون زدہ وجیم بیا رسیدہ نزدیک بہ ہمیں باشد
ودر رسالہ "درہم قلب وناسرہ زیف گفتہ"، لیکن درم خطا است
بہ معنی مطلق زرِ ناسرہ است، وہم چنیں لفظ زیف بزاے معجمہ
بیا رسیدہ بلکہ جوہریاں ہر جوہرے کہ تقلیدی بود آں را کھوٹا
گویند۔ [کھوٹا]

کونچھ۔ در رسالہ "دست افزارے مرجولاہگان را کہ در وقت آہار
برسر تانہ بیفشانند، وآں را آلہ نیز گویند، غرداش بکسر غین نقطہ دار و
راے مہملہ ودال"، لیکن در سروری غرداش بضم وفتح اول است
ودال تصحیف است وصحیح واو است[۲]۔ [=]

کھوس۔ پنبہ ریزہ کہ در ندف بر اندام چسپد، وہرچہ مثل آں از کہنہ
شدن کشاید، تیچ بہ فوقانی بیا رسیدہ وجیم فارسی۔ [=]

کولی[۳]۔ "مسافت میان دو دست، رش براے وشین معجمہ"، لیکن صحیح
ارش کہ مخفف آرش است وآں مقصور وممدود ہر دو آمدہ، وآں از سر

---

[۱] درہمُ زیفٌ نزائفٌ۔ [۲] برہان [۳] برہان [۴] آصفیہ [۵] برہان

انگلستان تا اریخ چنانکہ در کتب لغت نوشتہ، و بازہ بباے موحدہ وزاے معجمہ، وبعضے اول تحتانی گفتہ اند، امّا اول اقوی است و بہ عربی باع بباے موحدہ بالف کشیدہ وعین مہلہ خوانند [=]

کونپل - در رسالہ "شاخ نو کہ از درخت سر زند، شتاک بشین معجمہ"، فقیر آرزو گوید کوپل در فارسی بدون نون غنہ بہ معنی شگوفہ آدردہ و در ہندی بنون غنہ بہ معنی شاخ و برگ نو برآمدہ، وچون توافق دریں در زبان بسیار است اغلب کہ یکے باشد و لفظ شتاک اکثر بسین مہلہ است وچوں شین معجمہ بدل شود ہردو صحیح باشد، ظاہرا اصل شین معجمہ است پس مخفف شاخ تاک بود بعد ازاں بمجاز بہ معنی ہر شاخ نورستہ شہرت گرفتہ پس کسرہ و فتح آں از عالم چرا باشد [=]

کوٹلا - انگشت و بتازی فم بفتح فا و سکون حاے مہلہ [=]

کوڑی - در رسالہ "نقطۂ سفید کہ بر ناخن افتد، فوفہ بفا و واو رسیدہ و فاے دوم"، اگرچہ در کنز اللغہ ہمیں است: لیکن در قاموس آوردہ: الفُوفُ بالضم البیاض الذی فی الاظفار: و در ہندی کوڑی در اصل بہ معنی خرمہرہ کہ در خرید و فروخت اکثر شہر ہا رواج دارد و بہ مجاز بہ معنی سفیدی مذکور شہرت گرفتہ - [=]

کوڑھ - در رسالہ "مرضے مشہور کہ اندام سفید شود بتازی برص خوانند بپیس بباے فارسی"، و ایں خطاست چراکہ برص خاص است و کوڑھ عام کہ بر جذام نیز اطلاق آں آمدہ [=]

کویا[1] - گوشۂ چشم کہ بطرف گوش باشد موخر بضم میم و کسر خاے معجمہ و آنچہ

---

[1] ب: کونا دما الف: کویا -

سوے بنی بود موق و مقدّم بضم میم و کسر دال مہلہ۔ [=]

گودوںؔ[1]۔ غلّہ ایست مشہور مانند۔ ارزن کہ در خریف پیدا شود و سبزۂ آں بہ سبزۂ شالی ماند و بعضے از جنس آں نشہ ناک باشد کہ آدمی بخوردن آں بے ہوش گردد، کُدام بضم کاف تازی و سکون دال و رائے مہلہ و میم، و اینکہ در رشیدی گوید غلّہ ایست کہ خوردن آں باعث گردش سر گردد و در گندم روید خطاست گندم ربیعی است، و کدام خریفی و آنچہ ہمراہٖ گندم روید و نشہ آرد دانہ دیگر است۔ از جملہ غلات نیست

کَوّا۔ جانورِ مشہور کلاغ و زاغ، و ظاہر از زاغ عربی، و نیز گوشت پارۂ کہ از حلق آویختہ، کژہ بکاف تازی و زائے عجمی [=]

کھودنا۔ کاویدن و کافتن یقا [=]

کھونا[2]۔ بائے دادن بموحدہ بالف کشیدہ و تحتانی۔

کھوسنا۔ بروں کشیدن چیزے از چیزے

کونچنا۔ خلانیدن چیز سر تیز۔

کوٹنا۔ کوفتن و کوستن۔

کھوندنا۔ بپاے کوفتن پاخوستن و پاخوست بباے فارسی و خاے معجمہ دواو مجہول۔

کُہنی۔ عضوے کہ بہ عربی مرفق گویند، آرنج[3] [=]

کُہر۔ بخارے کہ در ایام زمستان برروے ہوا پیدا شود و مانند

---

[1] آصفیہ: بلیٹس : نقائس: گودو

[2] حل نہیں ہوا۔ [3] برہان "بروزن تاریخ"

و اطراف را بنیرہ و زنار یک کند تارمیخ بفوقانی بالف کشیده و رای مہملہ و یاے مجہول و غین، و نرم بفتح نون و سکون زاے معجمہ و میم، و اینکه در رساله بدین معنی او نون نوشته خطا است چنانکه گذشت۔

[کہل =]

کھیلا ۔ دارو ئیست که بفارسی کسیلا بفتح کاف تازی و سین مہملہ و یاے مجہول و لام الف گویند، و چون توافق درین دو زبان بسیار است و ہا بدل سین در ہر دو زبان باشد غالب که یکے باشند و آنچه در قاموس سلیخه بوزن خلیفه آورده شاید معرب باشد۔

کیف ۔ در رسالہ "پیاله که در ته آں لوله نصب کنند و آں را بر دہن شیشه گذارند تا گلاب و روغن و امثال آں ریزند، و بتازی قیف خوانند بیاے موحدہ و فوقانی بواو رسیده"، لیکن کیف زبان مردم جہال و عوام ہندوستان است که زبان آنہا بگفتن قاف بر نگردد، و اگر ہمیں را مراعات می کرد جمیع الفاظے که "قاف دارند بکاف می نوشت و بقاف مرادف آں، بلکه خصوصیت بقاف ندارد بسیار حروف است که زبان عوام ہند بداں بر نگردد و نیز تخصیص به شیشه خطاست و بر شیشه و تنگ و دبه روغن نیز گذارند و در فارسی تگاب بفوقانی و کاف فارسی بوزن شراب گویند [=]

کینچوا[1] جانوریست که در برشگال از زمین پیدا شود و بتازی خراطین گویند، و ایں معرّب خراتین است بفوقانی، چنانکه در کتب مرقوم

[1] "کیچوا" (آصفیه)

گشتہ، شکنبد کشین معجمہ وکاف تازی بروزن سمند، وبتازی نجم الرمل نیز خوانند
وانچہ از شکم آدمی اکثر از راہ مقعد واحیاناً از راہ دہن بر آید آں را
دُود البطن گویند [کیند را د ہا الف) =]
کیار۔ برنج زار کہ دراں شالی کارند یا[۱] بہ تیز خوانند، گر بخار[۲] بضم کاف فارسی
ورائے مہلہ ونون زدہ وجیم۔
کھیند[۳]۔ نہالی ولحاف وسوزنی وہر چیز پنبہ آگندہ بہ سبب کہنگی از ہم
پاشیدہ وریختہ وضائع شدہ باشد، چبغت بفتح جیم تازی وبائے موحدہ
زدہ وغین معجمہ وفوقانی [کھیند (ہاب) =]
کیکرطا[۴]۔ در رسالہ "کرم آبی بتازی سرطان گویند، خرچنگ بفتح فائے
معجمہ وپنج پا نیز گویند"، لیکن خرچنگ کرم نیست [=]
کیاری۔ در رسالہ "پارۂ زمین کہ بجہت کاشتن سبزہ وغیرہ آراستہ
کنارہ ہائے آں بلند سازند وبتازی مرز بہ تقدیم رائے مہلہ بر معجمہ
گویند کرد بضم کاف تازی وسکون رائے مہلہ"، ودریں نظر است چرا
کہ مرز لفظ فارسی است وتحقیق آں در سراج اللغۃ نوشتہ ام، آرے در
قاموس مرج بہ معنی زمینے کہ دواب را دراں چرانند آوردہ، دریں
صورت اگر باشد معرب خواہد بود ودیگر آنکہ کیار وکیاری درعرف زبان
دانان یکے باشد، غایتش بر چمن خورد اطلاق کیاری کنند ودر عرف
چمن گویند [=]

---

[۱] و [۲] برہان [۳] کھنڈری۔ الف و ب وج میں "کھند"، نفائس: کھینڈی۔ [۴] برہان۔

کھیس - در رسالہ" جامہ گندہ بافتہ کہ در زمستان پوشند و آن را بُرد بضم بانیز گویند، فِرِص" لیکن در قاموس است الفِرْصَۃُ بِالکسر خرقۃٌ او قطعۃٌ تتمسّحُ بِہا المرأۃُ مِنَ الحیضِ و بہ معنی کھیس نیست [=]

کھین - آنچہ در لعبتین وغیرہ کنند، وچیزے از روے دغا در آں داخل نمایند تا بنوعے کہ خواہد افتد شش پنج یہر دو شین معجمہ و خا لوزن شطرنج این قدر تفاوت ہست کہ شش پنج بہ معنی گردگانی است کہ خالی کردہ پُر از سرب سازند بجہت قمار، و در ہندوستان بازی گردگان نیست در لعبتین وغیرہ کنند،

کیس - موے سر مطلقاً گیس بکاف فارسی و یاے مجہول و سین مہملہ، وانکہ بعضے بہ معنی موے دراز کہ از ہر دو جانب سر کشیدہ باشند نوشتہ اند از خصوصیت مقام ناشی شدہ و ایں مخفف گیسو است، و تفصیل ایں در سراج اللغہ مرقوم است، بہر تقدیر از توافق لسانین باشد۔

کھیر - در رسالہ آنکہ "شیر و برنج را باہم پزند، شیر با بہطہ بفتح با سکون ہا و طاے حطّی، لیکن در قاموس اَلبَھطُ مُحرکۃً مُشدَّدۃُ الطاءِ اَلاَرُزُّ یُطبَخُ بِاللّبنِ وَالسَّمنِ معرّبُ ھندیۃٍ ھتّا، دریں صورت غیر کھیر باشد، زیرا کہ در کھیر روغن داخل کردہ پزند اگرچہ بعضے بعد تحتّی داخل کردہ خورند مگر آنکہ مرسوم عرب باشد، و تحقیق آنست کہ بھتّا در ہندی بہ معنی مطلق برنج پختہ است و بہطہ حوبتہ کہ در فارسی بہ معنی خشک آمدہ یکے است۔ و آن بہ معنی مطلق برنج است کہ در آب پزند و آں را در ہندوستان بھتّا بگویند۔ و در عرف حال مغلان کھیر را شیر برنج گویند و آں غیر فرنی است و لفظ فرنی نیز بہ تحقیق فارسی است [=]

کھیرا۔ ثمر معروف کہ بتازی قِثّا بکسر قاف و تشدید ثاے مثلّہ خوانند، بادرنگ و بالنگ[۱] -[=]

کیوڑا۔ درختے کہ گل خوشبو دارد گازی بکاف فارسی وزاے معجمہ بایاالرسیدہ، لیکن بکاف فارسی وزاے معجمہ خطا است، در قاموس کاذی بذال معجمہ روغنے و نباتے است خوشبو، لیکن نبات مذکور خوشبو نیست بلکہ گلے دارد کہ خوشبو باشد و کدر[۲] نیز گویند بکاف تازی و دال مہملہ [=]

کیسلی[۳] شیر حیوان نوزادہ کہ بر آتش نہند بستہ شود مانند پنیر، فرشہ[۴] بضم نیز خوانند فلہ بفتحتین[۵] و بہ ہندی پیوسی نیز گویند [=]

کیلا۔ درختے است میوہ دار کہ اکثر در ہندوستان بود و بتازی طلح و موز نیز گویند، و فروشندہ موّاز بفتح میم و تشدید واو وزاے معجمہ -[=]

کیسر۔ گلے خوشبو زرد رنگ کہ زعفران نیز گویند، خلوُن بفتح خاے معجمہ ولام بواو رسیدہ و نون [=]

---

[۱] برہان ۔[۲] برہان ۔[۳] ب : کھیسلی، الف : ئگی : با ب کیلی : ہا الف : کیلی ۔[۴] و [۵] برہان ۔[۶] ہا ب : بفتحتین ۔[۷] پلیٹس [۸] لیکن طلح

Acacia

باب الکاف الفارسیہ

[گ]

گال - رُخسارہ، بتازی خدّ بدال مشدّد گویند، و دیم[1] بدال و یاے مجہول نیز گویند [=]

گاڑی - در رسالہ" ارابہ کہ گردونِ چوبیں نیز گویند، غرآدہ بفتح غین معجمہ و راے مہملہ" و در قاموس عرّادہ بعین مہملہ و تشدید راے مہملہ = چیزے خردتر از منجنیق آوردہ، و منجنیق از آلات حرب است و آں را فلاخن بزرگ گویند[2] و غیرا رابہ مذکور است [=]

گھالی - میان دو انگشتان، و بتازی خصاص بفتح خاے معجمہ و ہر دو صاد مہملہ[3]

گھاٹی - در رسالہ" راہِ تنگ کہ در کوہ باشد و بہ عربی ثغر بثاے مثلثہ و غین معجمہ خوانند' درب بفتح دال و سکون راے مہملہ بباۓ موحدہ"
لیکن در ہندی گھاٹی سرا زیر کہ گذشتن از اں بدشواری باشد، و ثغر در

---

[1] برہان "بروزن جیم"، [2] الف میں اس کے بعد یہ عبارت درج ہے: "یا چال بباد جسم ہر دو فارسی و تحقیق آنست" لیکن یہ عبارت اس مقام پر درست نہیں"
[3] تور۔

قاموس جائیکہ متصل باشد بدار الحرب و موضع مخافۃ[۱] از سرحد شہرہا و
در کنز اللغۃ دربند میان کفر و اسلام۔ پس غیر گھاٹی باشد، و دَرَب بفتحتین
در قاموس دروازۂ کلاں و واسع، و ہر مدخل بسوے رُوم، یا بتحریک
راہ نافذاں، و بسکون غیر آں، دریں صورت نیز غیر گھاٹی بود، و در
منتخب درب بفتح درِ فراخ کوچہ و محلہ و رفتن گاہِ تنگ، و در صراح
درب دروازہ و در اصل بمعنی گزرگاہ تنگ است در کوہ ہا و بریں
تقدیر نیز غیر گھاٹی باشد و بمعنی درّہ بود۔ [=]
گارا۔ گِلے کہ آں را براے عمارت سازند و آں را ملاطہ و سلالہ
نیز گرنید آژند بمد فتح زاے فارسی و سکون نون و دال، و ساختن
آں را آژندیدن بر وزن و اگر دیدن خوانند۔
گاڈ[۲]۔ در رسالہ "کہ جولاہگان در وقت بافتن پاہاے خود را دراں
آویزند، پاچال بباو جیم ہر دو فارسی، و تحقیق آنست کہ گاڈھ در اصل
بمعنی مطلق گو است و معنی مذکور نیز آمدہ [گاڈ=]
گابھن۔ ہر سوالے کہ بچہ در شکم داشتہ باشد، آبستن و آبستاں و
آبست بمدہ و باے موحدہ، و ایں کہ اطلاق آں بر ستب کردہ اند
مجاز است۔
گاڈھا۔ در رسالہ "جاشہ درشت و سطبر بافتہ، شفت بشین معجمہ مکسور"

---

[۱] "ما یلی دار الحرب و موضع المخافۃ من فروج البلدان
......" [قاموس]

[۲] = گاڈا، ب اور ج میں "گاڈ"

لیکن سثین معجمہ خطا است، صحیح مہلہ است اگرچہ تبدیل معجمہ و مُہلہ با ہم در فارسی است لیکن آمدن ان شرط است، و نیز تحقیق آن ست کہ گاڈھا در ہندی چیزے سطبر است نسبت بہ دیگرے خواہ در جسمانیت خواہ در قوام، و ہم چنیں سِفت کہ بہ معنی محکم و مضبوط است [=]

گاندر۔ گیاہے است کہ ازاں جاروب سازند و آتش بداں روشن کنند کُنج بکاف تازی مضموم و خاے معجمہ زدہ و جیم فارسی،، لیکن گاندر آنچہ زبان زد مردم گوالیار و اکبر آباد کہ افصح السنۂ ہندی است کاہے باشد کہ چیرہا ازاں و بیخ آں کہ خس می گوید خس خانہ بسازند، و جاروب ساختن ازاں مرسوم نیست و ہم چنیں آتش روشن کردن، و کُنج بہ ہمیں کار آید، پس غیر کُنج باشد و در صورتے کہ جاروب از گاندر می ساختند و آتش ہم روشن می کردند از کجا معلوم مے شود کہ کُنج باشد۔ [گاندر =]

گھاٹ۔ در رسالہ "جاے از کنار بحر و نالاب رود خانہ کہ مردم و جانوران ازاں جا آب خورند، آبشخور بالف ممدودہ" لیکن آبشخور اعم است کہ بر ظرف آب خوری و توقف و مقام و روزی و قسمت نیز اطلاق کنند، حافظ گوید: ع

بخت بد تا بکجا می برد آبشخور ما

و ایں قلب آبخورش است، و بہ عربی عُطن بضم عین مہملہ و سکون طائے بے نقطہ، و منہل بفتح میم و سکون نون و فتح ہاے و لام خوانند [=]

گالہ۔ در رسالہ "گلولۂ پنبہ حلاجی کردہ، پاغندہ[۱]" لیکن اعم است ازاں

---

[۱] برہان "یاغند" نیز

که گلوله کرده باشند یا پهن شود ۔ [=]

گاجر۔ تره ایست مشهور که زردک گویند بکاف فارسی، و جزر بجیم معرّب آن و ظاهراً گاجر و گزر از عالم توافق است چرا که زاے معجمه در هندی نیست بدل آن جیم بود، [=]

گاتی[۵۱]۔ در رساله "ضرب پوشش چادر یا گلیم که اکثر دهاقین و دزدان دارند، و بتازی ضما بصاد مهمله و تشدید، و شمله بفتح شین معجمه" و تحقیق آنست که تنها شمله بدین معنی نیست بلکه شَمْلَةُ الصَّما ست کما فی القاموس ۔ [=]

گهانٹی پهوٹنا۔ در رساله آنکه "چون آدمی بالغ شود گرهے در حلقوم نمایان بود حرقده و این سهو است چرا که حرقده گره مذکور را گویند نه حالتِ مذکور را۔ [=]

گاندهی۔ خوشبو فروش که بتازی عطّار گویند' بو فروش، و حال العطّار به معنی دارو فروش است [=]

گاڈرو[۵۳]۔ افسونگر که زهر مار دور کنده مار افسا[۵۴] [=]

گپ چپ۔ در رساله آنست که طفلے دهان خود را پُر باد سازد و دیگرے چنان زند که باد از دهانش بجهد و صدائے ازان بر آید و این بازی مخصوص اطفال است' زابغر[۵۵] بزاے معجمه و باے موحده و غین معجمه" لیکن آنچه گپ چپ مشهور فصحا ست به معنی شیرینی است نازک که بخوردن آن آواز دهن بر نیاید، به معنی که آورده شاید مستعمل وطن مصنف باشد [=]

---

[۵۱] آصفیه [۵۲] الف ج، د: گندهی [۵۳] گاندهی [۵۳] پلیٹس [۵۴] مار افسار، مار افسان (برهان) [۵۵] نیز "زابگر" (برهان)

گبھرو - در رسالہ" مردیکہ دست و پاے قوی و گندہ شدہ و خطش تمام دویدہ باشد، دگل بدال و کاف فارسی و تگل بفتح فوقانی" لیکن گندگی دست و پا و رویدن تمام خط شرط نیست، بہ معنی نوجوان است و تگل[۱] مبدل دگل است یا برعکس [گبھرو ا=]

گبھواس - نخستیں حدث کہ کودک بعد از تولد کند، عقبی بکسر عین مہملہ و سکونِ قاف و باے موحدہ و الف - [=]

گبرورا - کرمے است کہ سرگین را گرد ساختہ ہمراہ دارد بہر جا رود و آں را نگہدارد، سرگین گردانک و پشک بفتح باے فارسی و سکونِ شین معجمہ و کاف تازی، و بعربی جُعَل بضم جیم و فتح عینِ مہملہ نیز خوانند، [=]

گیتی - در رسالہ" سلاحے کہ نول او بنول زاغ ماند، زاغ نول" و ایں غلط محض است، زاغ نول سلاح دیگر است، گیتی سیخے است آہنیں از دو طرف تیز و نوکے سر تیز دارد، پس ایں آہن اگر دراز بود و بہ شکل تیغ باشد دھوپ خوانند و بفارسی عصا شمشیر، و اگر خورد و بر سر آں دستہ بود کہ در بغل نگاہ داشتہ تکیہ بر آں کنند، عصا تکیہ، اگرچہ عصا تکیہ اعم است از گپتی و غیر گیتی کہ آں را بیراگی خوانند[۲] [=]

گھٹّا - پوستے کہ از کثرتِ کارہا سخت و سطبر شود و آں را سعر[۳] نیز گویند، شوغ بشین معجمہ و واو مجہول و غین معجمہ - [=]

گٹھلی - اُستہ کہ از شفتالو و خرما و امثال آں بر آید و بتازی نواہ و بفارسی

---

[۱] برہان - [۲] تگل بفتح تا و کسر کاف فارسی (برہان) بشعر: حب: اسعر - [۳] سب نسخوں میں یہی ہے، بیراگن صحیح -

خستہ واشتہ گویند [=]

گٹا۔ دہان بندِ ابریق ولوٹہ وحوض وامثال آں، ودر رسالہ" پوشش دہان ابریق وصراحی وغیرہ۔ فِدام بفا و دال و آں چیز سرپوشیدہ را مقدّم بوزن مقدّم گویند"، گٹا پوشش نیست وچیزے باشد از چوب یا پارچہ بہم چیپدہ کہ دہان ابریق وغیرہ بداں بندند، ونیز در قاموس است فدام بوزن کِتاب وسَحاب وشدادو تنور چیزے است کہ می بستند عجم ومجوس بر دہاے خود نزدیک خوردن آب ونیز چیزے کہ آب بداں صاف کردہ شود وایں نیز گویا ہمانست پس بہ معنی گٹا کہ بند دہان است نباشد چنانکہ از کشف اللغات نیز واضح می شود [=]

گتّا۔ در رسالہ" لتہ کہ زنان در ایام حیض در فرج دارند تا پارچہ پوشیدنی وتن ملوث نشود، وبتازی گرشف خوانند شُلّہ بفتح شین معجمہ وتشدید"، لیکن گتّا بدیں معنی مشہور نیست بلکہ زبان فصحاے ہند گجناست ونیز شلّہ بفتح اقوی است، ودر اصل بہ معنی فرج زنان است وبمجاز بمعنی لتۂ مذکور آمدہ وشہرت گرفتہ [=]

گھٹا کپڑوں کا۔ بستہ جامہ وقماش بلوند بیاے فارسی بوزنِ الوند، وبتازی رزمہ بفتح راے مہملہ وسکون زاے معجمہ ومیم خوانند۔

گچّھی۔[۲] در رسالہ" گوے کوچک کہ کودکان جوزبازی دراں کنند، خانج

---

[۱] نیز مُقدّم"۔ [۲] نوادر کے سب نسخوں میں گچّھی ہی ہے مگر ب میں "گٹے" آئی گچّھی" صاف لکھا ہے۔ ترتیب بھی یہی چاہتی ہے کہ یہاں گاف کے بعد ٹ ہو۔

بنون موقوف وجیم عربی لیکن در کتب لغت شش فج و شش خانج بنون موقوف بہ معنی گردگان خالی کہ از سرب پُر کردہ باشد برائے قمار و بعضے گردگان گلین گفتہ اند و خانج بہ معنی گو مذکور نیست و نیز جوز بازی مرسوم ہندوستان نیست، ایں جا غر مہرہ کہ نیز لوڈی لویند و امثال آں دراں اندازند [گٹی (ج) =]

گٹھ کٹا - آنکہ کیسہ مردم را در دانہ قطع کند، طرار۔ برائے مشدّدد رائے دوم نیز مہملہ و سابق صاحب رسالہ در باب کاف تازی از سہو نوشتہ [=]

گدھی - مادہ خر، اُتان بضم ہمزہ و فوقانی بالف کشیدہ، مادہ خر، و نر را خر گویند و در ہندی کتابی نیز بدیں معنی خر آمدہ۔

گڈاونا[1] سوزن زدن بر دست و پا و اعضائے دیگر برائے نشان و نقش، و ایں معنی اکثر در ہندوستان طرف مشرق ردیہ است کہ بہ ہندی پورب خوانند۔ نزغہ بفتح نون و سکون رائے معجمہ و غین معجمہ در کشف اللغات بہ معنی نیزہ زدن و عیب کردن است و در قاموس نزغہ طعن فیہ چوں طعن بہ معنی نیزہ زدن و عیب کردن آمدہ ہر دو قول موافق باشد، بہر صورت بہ معنی کہ مصنف آوردہ نیست [= ...... اکثر مردم پورب خصوصاً نساء آں اطراف دارند ......]

گڈھا - در رسالہ "گوے کہ آب باراں دراں جمع شود غدیر" لیکن غدیر بہ معنی آبگیر شہرت دارد، و در قاموس قطعۂ از آب لذاشتہ باشد

---

[1] الف گودنا ج، ہا الف ہا ب: گداونا،

آں را سیل و قوسی بہ معنی آبگیرے آوردہ کہ در دشت و صحرا باشد پس بہ معنی زکور نباشد، و نیز در اطلاقات ہندی گڈھا بہ معنی مطلق گو است و بر آبگیر و غدیر اطلاق نکنند و لفظ صحیح آبگیر و غدیر تلاؤ و جوہڑ است [=]

گڈیرنا[1] گردونچہ طفلان و کودکان حالہ بجائے مہملہ و تخفیف لام، گیڈیرنا = ا

گُڈیا۔ در رسالہ "تمثال و صورتے کہ دختران از پارچہ سازند بہ شکل نر و مادہ، و بداں بازی کنند لعبت"، لیکن در قاموس لُعبت بہ معنی مطلق تمثال است، آرے در کشف اللغات وغیرہ بدیں معنی آوردہ، اما لُعبت را کہ بہا و فابوزن لُعت است فارسی و لعبت را عربی پنداشتہ، و بعضے گویند چوں سند درمیان نیست احتمال تحریف نیز ہست، بہر دل در فارسی بہ معنی بازیچہ مذکور نیز مستعمل است امّا اینکہ آں را دختراں سازند مسموع نیست [=]

گڈی۔ در رسالہ "تک بند ترہ وغیرہ، عانہ" لیکن ایں سہو است، چرا کہ عاد سابق مرادف پولا گفتہ و آں مخصوص کاہ وغیرہ است و تحقیق آنست کہ گڈّی یک دستہ از بقولات و چند چیز بہم بستہ مثل برگ ہائے تمباکو و چند کاغذ بہم آوردہ را گویند و عانہ بہ تخفیف بہ معنی مزروع درود کہ دستہ بندند کما فی القاموس، بہر دو یکے نباشد و گدی لبضم در رسالہ "کاغذ باد غیرہ باد پرک کہ اطفال ریسمان بداں می بندند و در ہوا کنند، باد فر"

---

[1] پلیٹس گڈولنا، گرڈرڑنا، آصفیہ: گڑولنا اور گڈ ولنا۔

لیکن تحقیق آنست کہ بادفر مبدل بادپر آست و بادفرک مصغّرآں وکاغذ
باد نیز بہمیں معنی و تغایر دریں ہر دو بہ ثبوت نرسیدہ [=]
گِدھ - جانورے است نزدیک بنوع غلیواز کہ مردہ خوار باشد، گید
بکاف فارسی بیا رسیدہ و دال" وچوں ہر دو در تلفظ نزدیک اند غالب
از توافق باشد و آنچہ بعضے بہ معنی غلیواز گفتہ اند و لفظ گیدی را در آں
منسوب داشتہ اند اصلے ندارد چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام -
[=]
گُدگُدی - در رسالہ" آنست کہ انگشتان درز. بر بغل شخصے کردہ تحرک
سازند تا آں مرد بخندہ در افتد و آں را دغدغہ و غلّج[۱] نیز خوانند، بخلوچہ
بفتح باے فارسی و سکونِ خاے معجمہ و لام بواو رسیدہ وجیم فارسی لیکن
متعارف حال است بہ معنی خاریدن زیر بغل وغیرہ است. و فارسی
: بخلوچہ و بخلیجہ . بخا د واو و بانیز، و غلغلیچ بہر دو غین مکسور و لام بیاو
و غلنج بدون لام نیز آمدہ - [=]
گرجھ - جانورے پرندہ مردار خوار، کرگس، و بتازی نَسر بفتح نون
و سکون سین و را ہر دو مہملہ [=]
گدڑیہ - شخصے کہ جامہ ہاے کہنۂ مردم خریدہ باز بہ دست دیگر کسان
فروشد، کہنہ فروش، سیفی گوید ؎

تا از لباس کہنہ بیارا ست دوش خود
از نوشدیم بندۂ کہنہ فروش خود

گھرٹت - در رسالہ" بست دستار: عجرد بکسر عین مہملہ و جیم مکسور لیکن دلہ

---

[۱] غلّج . غلیج . غلنج . غلغلیچ وغیرہ (برہان)

قاموس[1] اعتجار بعین مہملہ وجیم و راے مہملہ بدین معنی آوردہ [=]
گھڑا۔ ظرف آب کہ نہ کلاں باشد و نہ خورد، کلاں را گولی و گول و خرد را کوزہ گویند بتازی جرّہ بفتح جیم و تشدید راے مہملہ سبو، لیکن در ولایت سبو دستہ دار باشد، لہذا دستِ سبو در اشعار امدہ و در ہندوستان مرسوم نیست [=]
گرنڈ۔ در رسالہ آنچہ در زیر دست آس سازند، دوارہ بہ تشدید داؤ لیکن در قاموس: کُلُّ مَالَمْ یَتَحَرَّكْ وَلَمْ یَدُرْ دَوَّارَةٌ بفتحہا فَاِذَا تَحَرَّكَ اَوْ دَارَ فَهُوَ دُوَارَةٌ وَفُوَّارَةٌ بضمّہا، درین صورت اعم باشد [= بُن آسیا.....]
گرجنا۔ آوازے کہ از ابر بر آید۔ بہ عربی رعد خوانند، تندر بضم فوقانی و نون زدہ و فتح دال مہملہ و راے بے نقطہ
گرگٹ[2]۔ جانورے است شبیہ چلپاسہ اما کلاں تر کہ آں را بوقلموں و آفتاب پرست نیز گویند [=]
گھڑونجی۔ در رسالہ آلت چوبیں کہ براے سبوے آب و اسباب وغیرہ نہند، رتیمہ بفتح را و سکون تحتانی، کذا سمعت لیکن لا یستفاد من کتب اللغت الا بہ معنی المرقات، فقیر آرزو گوید کہ ریمہ در قاموس معنی درجہ است و در فارسی خرزین بخا بہ وزن پروین بہ معنی چوبے کہ در طویلہ ہا نصب کنند و زین وغیرہ لوازم اسپ بران گزارند و آں شبیہ باشد و ایں نزدیک بہ گھڑونجی است۔ [=]

---

[1] قاموس: الاِعتجار لَفُّ العِمامَةِ دُوْنَ التَّلحِی۔ [2] پلیٹس گرگٹ، گِرگِٹ، گرگَٹ۔ نور: گرگِٹ۔

گردن - دررسالہ "آنکہ بتازی قفا ہم گویند جید" لیکن ایں خطاست، گردن خود لفظ فارسی ست وہندی آں ناڑ است بنون وگریو بکاف فارسی وراے بیار سیدہ و نون غنّہ دداؤ، در فارسی گری وگریبان مرکب است از گری بہ معنی گردن و بان بہ معنی حافظ و نگہبان کما فی الرشیدی ومی تواند کہ گریو باشد بدون نون غنّہ دالف ونون نسبت، بہرحال از عالم توافق ایں دو زبان است [=]

گھر کی بی بی۔ کد بانو و خُدیش بضم خا و دال و یاے مجہول وشین معجمہ داینکہ خدیش بہ معنی مطلق صاحب آوردہ اند اصلے ندارد،

گربھ سوت[1]۔ قسمے از پارچہ کہ درمیان ابریشم آں ریسمان پنبہ باشد، وحالا اہل ایران گرمسوت بمیم خوانند، وسند آں در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است، وخیش بخاے معجمہ ویاے مجہول وشین معجمہ چنانکہ بعضے گفتہ اند لیکن اغلب کہ خیش جامہ باشد گندہ کہ از پنبہ وابریشم بافند و خیشخانہ از آں ماخوذ است۔

گھر مکڑی کا۔ پردۂ سفید مثل کاغذ کہ عنکبوت سازد، کرو بکاف تازی وراے مہملہ بوزن سبو، اما از لفظ کرد تنہ کہ بہ معنی عنکبوت است چناں ظاہر می شود کہ مثل جولاہہ می تند، بریں تقدیر مجاز باشد

گراس۔ آنچہ خورند از جنس طعام، ہر دفعہ را گراس خوانند، وبتازی لقمہ وتکیہ و نوالہ، اگرچہ اول وسوم لفظ عربی است اما در فارسی ہمیں شہرت دارد وفارسی اصل گراس است بفتح در ہندی بکسر، پس از

---

[1] د: گربہسوت۔

توافق لسانین باشد۔

گڑگڑانا۔ در رسالہ "طلب کردن بنالہ وزاری، انو بیدن" لیکن در کتب معتبرہ بہ معنی نالہ وزاری و نوحہ نوشتہ اند و آں غیر گڑگڑانا است و درحقیقت گڑگڑانا کمال اضطرار و عجز است در حالتِ باز خواست یا جواب یا زدن و کشتن [=]

گزک۔ در رسالہ "آں باشد کہ چوں یاران بہم صحبت دارند میوہ یا شیرینی درمیان آرند و خورند تا دریں وقت باہم سخن کنند، بشجیرہ بفتح اول و بائے موحدہ زدہ[۱]" لیکن گزک باصطلاح اہلِ اُردو[۲] نوعے است از شیرینی کہ از کنجد و شکر سازند و بہ معنی کہ مصنف آوردہ نیست دگزک صحت[۳] ہماں است کہ فارسی است و بہ عربی نُقل گویند بفتح نون و بعضے بضم آوردہ اند و ہمیں را صحیح پنداشتہ اند [=... لب چر[۴] بفتح لام و سکون بائے موحدہ و جیم عجمی]

گربی۔ در رسالہ "جامۂ سطبر سفت کہ غربا پوشند و اغنیا خیمہ و سراپردہ سازند" اِبافہ بکسر و بائے موحدہ و فا، لیکن در کتب معتبرہِ مشہورہ ابافہ بدیں[۵] معنی نیست، وانکہ در ہندوستان بدیں معنی صلاحتی بصاد و حائے مہملہ و تائے ہندی نویسند غلط فاحش است، بسین و بائے ہوز است و لفظ ہندی [= ...... ابافہ ...]

---

[۱] برہان "بروزن شب برہ"۔ [۲] مطابق الف و ب؛ ح "اصطلاح اُردو"

[۳] مطابق ب الف و ج میں 'صحبت'۔ [۴] لب چرا (برہان)

[۵] ابافت بروزن تا بافت (برہان)

گِھسنا - سُودن، وسائیدن -

گھسیٹنا - کشیدہ بردن چنانکہ بزمین چسپاں رود، گشان بفتح کاف و شین معجمہ - [= ...... کشالہ می گویند کہ کشاں کشاں بیارند یعنی بایں طرز مند کور بیارند]

گِھسَٹنا - در رسالہ "نشستہ رفتن چنانکہ اطفال روند، غزیدن" لیکن گھسٹنا اعم است از نشستہ رفتن، و خوابیدہ و غلطیدہ رفتن، غزیدن بہ معنی بزانو و دست و سر رفتن چنانکہ اطفال روند و ایں غیر گھسٹنا است و طرفہ اینکہ بعد ازیں نوشتہ "بزمین چسپاں و کشالہ کناں رفتن لوکیدن بلام و واو مجہول و کاف تازی بیار رسیدہ، دریں صورت باآنکہ ہر دو جا بہ معنی جدا آوردہ صحیح معنی دوم است و لوکیدن بدست و زانو رفتن از ضعف و سستی و بعضے گویند رفتن مثل رفتن اطفال بریں تقدیر گھسٹتے چلنا خواہد بود کہ رفتن اطفال است [= یہ لفظ اِ ب میں دو مرتبہ آیا ہے، بالعف میں دوسری مرتبہ کھسلنا ہے]

گھُسیڑنا - در رسالہ "چیزے را بزور در چیزے فرو بردن، سپوختن و سپوزیدن لیکن سپوختن و سپوزیدن مشترک است در فرو بردن و بر آوردن بزور و از اضداد است [=]

گلا - سوراخ آسیا، خزبہ بجاے مہلہ وزاے معجمہ و باے موحدہ" لیکن خزبہ بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [=]

گلّی ڈنڈا - دو پارہ چوب، یکے اندک دراز و دیگر خورد کہ اطفال بداں بازی کنند بایں وضع کہ چوب خرد را بر زمین گزارند و بچوب کلاں چوب خورد را زنند بطریقے کہ بلند شود از زمین و در ہوا ضربتے

دیگر زنند که دور رود و دستہ چلک و غوک و چوب و چالیک بجیم فارسی ولام بیار رسیدہ گویند[51] [=]

گلال۔ چیزے است سرخ رنگ کہ اکثر ہنود در ہنگام ہولی بکار برند، حوجم بفتح حاے مہملہ و واو زدہ و جیم تازی مفتوح، لیکن در قاموس است پس حوجمہ گلِ سرخ و حوجم جمع آں، و ہمیں است در منتخب اللغہ۔

[=]

گلہڑ[51]۔ گوشت زائد بزرگے مثل بادنجان کہ در زیر گلوے مردم آویزاں باشد خچخ[52] بفتح جیم تازی و سکون خاے معجمہ و جیم فارسی، و جخش بہ شین معجمہ مبدل آں۔ [=]

گلاپھل۔ ثمرے کہ اندرون آں ضائع و تلخ شدہ باشد، آب زرفت بضم زاے و راے مہملہ و سکون فاء فوقانی، و اگر آب زرفت بہ معنی آب پر زرفت باشد چنانچہ سامانی گفتہ پس تعمیم آں مجاز باشد۔

گلا کراٹا۔ در رسالہ "بر داشتن کام اطفال بانگشت، و ایں در وقت لاغر شدن است، و گویند ایں عمل تازہ سازد اطفال را۔ دَغر بفتح دال و سکون عین و راء ہر دو مہملہ، و در شرع ایں عمل ممنوع است: کمافی الحدیث لاتعذبوا اولادکم بالدّغر، لیکن در قاموس است الدّغرُ الفسادُ و در مجمع البحار کہ کتاب معتبرے است در لغت حدیث الدَّغَرِ عادۃٌ الفسادُ و الشّر رجلٌ داغرٌ خبیثٌ مفسدٌ، پس بعین مہملہ تصحیف است و صحیح غین معجمہ است و عبارت صحیح

---

[51] تینوں لفظ برہان میں ہیں ۔ [52] پلیٹس : گل ہڑ و گل ہڑ ۔ [53] برہان

حدیث چنیں : لَا تُعَذِّبْنَ اولَادِکُمْ بالدغر کما فی مجمع البحار، و فارسی آں بناگوش کردن است' اما بناگوش کردن در وقتِ زادن بود پس انحص باشد۔ [گلا کرنا =]

گل گھوڑ۔[۱] رسنے کہ در گردنِ اسپ انداختہ بدو طرف از میخ بندند، چلوک بجیم فارسی مفتوح ولام و واو زدہ۔ [=]

گھلنا۔ در رسالہ "باہم آمیختن چنانکہ دو پہلوان در کشتی بہم شوند، گفتن بکاف تازی" اما گھلنا مشہور بہ معنی گداختن است ظاہراً مجازاً بہ معنی سابق آمدہ [= .... گفتن چنانچہ شیخ سعدی گوید ؎

شنیدم کہ مسکین درآں زیر گفت   نہ شاید بدیں پنجہ با شیر گفت]

گلا گھونٹنا۔ فشردنِ گلو، و بتازی خنق بخاے معجمہ و نون و قاف، غبہ کردن بغاے معجمہ و باے موعدہ و خفہ کردن بفامبدّل آں [=]

گھن۔ در رسالہ "کرم چوب خوار، سیک بہ سین مہلہ بیا رسیدہ" لیکن سیسک[۲] بدو سین مہلہ و سیک بوزنِ[۳] نیک بہ معنی زردئ کِشت کہ آفت کشت است و نیز سیسک کہ مخفف سیسرک است بہ معنی کرم گندم خوار است نہ بہ معنی کرم چوب خوار و کرم چوب خوار اگر دیوک است چنانکہ گذشت پس غیر آں است، و اگر ہماں است پس اعم باشد از چوب خوار و گندم خوار را سبوسہ نیز گوید[۴] [=]

گنڈا[۵]۔ ریسمانے خام کہ دختراں نابالغ رشتہ باشند بجہت دفعِ تپ انسوں

---

۱ پلیٹس "گل" کے لفظ کے ماتحت۔ ۲ برہان۔ ۳، ۴ و ۵ برہان۔

بران خوانده گره بران زننده وبر گردن و دست و پاے مریض بندند، رشتہ تپ۔

گھنڈی۔ در رسالہ" حلقہ است در جامہ کہ تکمہ دران داخل کنند، انگلہ بفتح ہمزہ و نون زدہ و کاف فارسی، و تکمہ مذکور را گوی خوانند،" لیکن گھنڈی بہ معنی حلقۂ مذکور خطا است بلکہ تکمہ را گھنڈی گویند [=]

گندھک۔ در رسالہ" آنکہ بتازی کبریت گویند، گوگرد" و فقیر آرزو گوید: کہ گندک بدال مہملہ در فارسی نیز بہ معنی گوگرد آمدہ، و ہم چنیں گندش بشین معجمہ، پس از عالم توافق باشد، کبریت در فارسی بہ معنی خسے کہ در آب گوگرد تر نمودہ خشک سازند و آتش و چراغ بدان افروزند و بہ ہندی دیاسلائی گویند آمدہ، و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است [=]

گھنٹا۔ در رسالہ" رنگولۂ کلاں کہ در گردن شتر و غیرہ بندند و آں را درا بکسر دال مہملہ نیز گویند، جرس بفتح جیم و را و سین ہر دو مہملہ،" لیکن درا ماخوذ است از درائیدن بفتح پس مفتوح الاول باشد، و نیز جرس و درا اگرچہ مشہور است کہ یکے است لیکن از کلام اکابر متغایر معلوم می شود چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام [=]

گنجا۔" کسے کہ موے سر نداشتہ باشد و بتازی اقرع خوانند بفتح ہمزہ و سکون قاف و را و عین ہر دو مہملہ، کل بفتح کاف تازی" و کاسہ سر و گنجل و تنز بفتح فوقانی و زاے معجمہ [=]

گولا۔ در رسالہ" درد از پس زادن زن زچہ کہ از باد حادث شود حس" و

ؔ۱ برہان۔

وحَس بدین معنی در کتب معتبره نیست، نیز گولا در رسالۂ از آلات جنگ است و آں سنگے باشد مدوّر کہ بہ قوت داروہاے آتش رواں کنند و بیشتر از آہن وشیشہ بود، کشکنجیر، لیکن کشکنجیر بفتح درکتب[۵۱] معتبرہ چیزے است کہ بہ کشیدن آں زور کماں بہم رسد، بتازی منجنیق وبفارسی منجنیل بلام گویند وبضم بہ معنی توپ کلاں، وچوں وضع توپ مستحدث است و درقدیم نبود کشکنجیر مجازا بہ معنی مذکور مستعمل باشد وبہ معنی گولا موافق قول ابراہیمی است وآں قابل اعتماد کلی نیست چنانکہ قوسی نوشتہ، ولفظ صحیح گولا سنگ رعد است ولفظ رعد بہ معنی توپ کلاں چنانکہ رعد انداز گویند [= ..... کشکنجیر، انوری گوید ؎

نہ منجنیق رسد بر سرش نہ کشکنجیر نہ تیر چرخ نہ سامان برشدن بوہق

درد ازپس زادن ..... حس بجاء مہلہ وسین مشدد]

گوہ[۵۲] - بواو مجہول جانور صحرائی کہ دو زبان دارد وبتازی ضبّ بفتح ضاد وتشدید باے موحدہ خوانند، وآں بہ مذہب شافعیؒ حلال است سوسمار بہر دو سین مہلہ وواو معروف وراے مہلہ لبس افگندۂ آدمی، وبدیں معنی در فارسی نیز آمدہ وسند آں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است وگہ مخفف ایں است، پس از عالم توافق باشد [=]

گھونسلا - جاے بودن مرغان کہ از خس وخاشاک سازند، آشیانہ وبتازی وکر بفتح کاف وراے مہلہ [=]

---

۵۱ ج: کتب حرب۔

۵۲. (platts) Guh ، Goh

گھونس [1]۔ جانورے است از موش کلاں تر کہ خانہ ہارا سوراخ کند و شبہا بر آید و گربہ آں را نتواند گرفت، خرموش، [=]

گوگل [2]۔ داروئے کہ اکثر بخور عبادت ہندواں است و بتازی مقل بضم میم، و در رسالہ "خش بخاء معجمہ و شین بدین معنی آوردہ"، و در جہانگیری بمعنی لُغل کہ بتازی رابطِ گویند آمدہ دریں صورت در لغل و مقل تحریفے واقع شدہ۔ [=]

گھوڑا۔ مشہور و بتازی فرس و بفارسی اسپ و بزبان کتابی اسو بواد و چوں بائے فارسی و واو نزدیک بہم اند از عالم توافق باشد۔

گھڑسال۔ جائے کہ اسپاں بندند و بتازی طویلہ خوانند، پائے گاہ بیائے فارسی و تحتانی و بکاف فارسی، و لفظ اصطبل کہ مخصوص اسپان است لفظ شامی (۳) است مطلق مکان دواب۔

گھوڑے کے دانتوں کی سیاہی۔ آں سیاہی باشد مشابہ بدانۂ جو کہ در میان دنداں اسپان و اشتران وغیرہ بود و جوانی بداں شناختہ شود، جُو دانہ بجیم تازی و دال مہملہ نون۔

گھوڑی۔ در رسالہ "اسپ مادہ رماک"، فقیر آرزو گوید: در قاموس است الرَّمَکَۃُ محرکۃً الفَرَسُ وَالبِرْذَوْنَۃُ تُتَّخَذُ لِلنَّسْلِ، جَمْعُہُ رَمَکٌ جَمْعُ الجَمْعِ اَرْمَاکٌ، و ہم چنیں است در منتخب و در کنز اللغہ: رمکہ مادیان و رماک جمع، اقوی قولِ قاموس است،

---

[1] = گھوس (بلیٹیس) [2] نیز گگل۔ بلیٹیس [3] مطابق ب: باقی نسخوں میں شامل است،

برین تقدیر رمکہ اعم باشد بِرذونہ بکسر باے موحدہ وسکون راے مہملہ وفتح دال معجمہ[1] وسکونِ واو وفتح نون بہ معنی مادیان است، وبر تقدیر دوم رماک ترجمہ گھوڑی نہ شود چہ رماک جمع است[2] [=]

گوڈی۔ دررسالہ "برزانو نشستن" جمّہ، وصاحبِ این حالت را جاثم خوانند لاکن گوڈی یا بند شتر را گویند کہ ہنگام نشستن برزانوے آں بندند تا استادہ نشود وجاے نہ رود، وبہ عربی عِقال بکسر عین مہملہ وقاف بوزن غزال خوانند وہندی صحیح حالت مذکور شتر بیٹھنا است ومتعدی آں بٹھانا اگرچہ بر آدم ودیگر حیوانات نیز اطلاق آں آمدہ، ودر فارسی خوابانیدن ودر عربی اناخہ بکسر ہمزہ ونون وخاے معجمہ ودر کنز اللغہ جثوم بجیم وثاے مثلثہ بر سینہ خفتن مردان ومرغ ودر قاموس بہ معنی مطلق گرفتن مکان است [=بمعنی[1] برزانو نشستن ...... بمعنی[2] زانو بند شتر...... عقال......]

گوٹ۔ آنست کہ مردم چیزے بیارند وبرسرِ ہم ریزند وضیافت کنند، وبعضے گویند کہ این عمل اطفال است، ودر رشیدی است کہ بہ عربی این را توزیع خوانند، لیکن توزیع در قاموس ومجمع البحار بہ معنی تفریق وتقسیم است، وصاحب کتاب مذکور در منتخب اللغات بہ ہمیں دو معنی آوردہ واین محل تعجب است، ونیز گوٹ آنکہ از سنگ وچوب وغیرہا باشد کہ در بازیہا بخانہا آمد ورفت کند مہرہ،

---

[1] برہان "بردون" بدال مہملہ۔ [2] رمکۃ ج رَمَک ورِماک ورَمَکات دارماک۔ [3] گوڑا یا گوڈا ... وہ رسی جو جانور کے پانو میں باندھتے ہیں۔

گون۔ چیزے کہ دراں غلہ و امثال آں پُر کردہ بر مرکب بار کنند و بتازی عِدل بکسر اول خوانند، لیکن عدل در قاموس نصف بار است لہذا قوسی یکتائے بار گفتہ و در کنز اللغۃ تنگ بار آوردہ و ظاہرا در عرب ولایت تنگے را بر مرکب بار کنند دو تنگ باشد کہ بہم بستہ بار می کردہ باشند چنانکہ در ہندوستان نیز بعضے جاہا چنیں باشد و اکثر یکے بود کہ دو طرف آں چیزے را پُر کردہ بار کنند دریں صورت گون و عدل یکے نباشد و آنکہ در کنز بہ معنی تنگ آوردہ چنانکہ گذشت مراد ازان نیز نصف بار است لہذا در منتخب گفتہ یک طرفِ بار کہ بفارسی تنگ گویند۔

[=........جوال........]

گوپھن[۱] ۔ چیزیست کہ از پشم و ریسمان سازند و آلت جنگ است و شبانان و مزارعان طیور را از سر درختاں رانند، فلاخن و فلاسنگ و فلیاسنگ ہر دو بفاو دوم بہ یادتِ تحتانی، پلخمان بفتح بائے فارسی و سکونِ لام و خائے معجمہ و میم نیز گویند۔ [=]

گوڑھی۔ در رسالہ " گرہے کہ در رشتہ از تافتن اُفتد، دُژک[۲] بدال مہملہ و زائے فارسی زدہ" امّا در اصل بہ معنی آبلہ است کہ از راہ رفتن یا کردن کارے بدست و پا اُفتد بمجاز گرہ مذکور را گویند و قید تافتن چنانکہ آوردہ بے جا است و آنچہ صاحب کشف اللغات بہ معنی آن گل چھڑی گفتہ نیز خطاست چہ گل چھڑی چین و شکنِ جامۂ گستردنی و پوشیدنی است کہ بعد کردن دور شود [=]

۱۔ گوپن (نُور)، ۲۔ برہان۔

گونا۔ در رسالہ" فرستادنِ عروس بخانہ شوہر، زفاف بکسر" لیکن گونا رسمے است مقرر ہند کہ بعد از کتخدائی چوں چند گاہ بگذرد و عروس بہ بلوغ رسد او را بخانہ شوہر فرستند، و ایں از آں جہت است کہ ایں ہا، اطفال را در سن کم کتخدا کنند و دختر را زیادہ از نہ سالہ کتخدا کردن گناہِ عظیم دانند و دریں فرستادن شادی کنند کہ داماد مے آید و اکثر رسوم کتخدائی بہ عمل آرند و جہیز دیگر می دہند و ایں قسم در ملک دیگر مرسوم نیست، و زفاف آوردنِ عروس است بخانہ یا فرستادنِ آں، بہر حال گونا و زفاف یکے نیست [=]

گھوڑچ[1]۔ چیزے باشد کہ از چوب سازند و بر کاسہ ذوی الاوتار گزارند و تار ہا بر آں نہند تا بلند شود و چوب نواختہ شود خرک بفتح خا و رائے مہملہ تنہا خر نیز چناں کہ خرِ طنبور گویند و بہ سبب قبح لفظ خر حالا آں را مُغلان بلبل گویند[2]

گورکھ دھندا۔ در رسالہ چیزے است آہن سازند، قفلِ وسواس و وجہ تسمیہ آنست کہ در ہند اکثر جوگیان با خود دارند و گورکھ نیز نام یکے از جوگیان است، و در ولایت اسم است خواہ از آہن باشد خواہ از چوب، خواہ از ریسمان [=]

گولی۔ در رسالہ" غلولہ و گردگ گلین یا سنگین کہ کودکان بدان قمار بازند ششخانج بدو شین معجمہ و خائے معجمہ و الف و نون" لیکن بعضے ششخنج بوزن شطرنج گردگانی نوشتہ اند کہ پُر از سرب سازند بجہت قمار و بعضے گردگ

---

[1] بلیٹس [2] برہان [3] گورک۔ دھندا (نور)

گلین گفتہ اند غرض دریں اختلافات است و فارسی صحیح آں تشیرہ بفوقانی و شین معجمہ است بوزن کبیرہ، و نیز گولی خُم و درازے کہ درہاں غلّہ وغیرہ پر کنند، شکینہ بوزنِ نگینہ۔ [=]

گھونگرو۔ پیرایۂ کہ زناں اکثر در پائے کنند، وہنگام رفتن آواز ے ازاں برآید، زنگلہ بفتح زائے معجمہ و سکون نون و کاف فارسی [=]

گوبھی۔ در رسالہ‌ٔ گیاہے کہ حیوان کم شیر را برائے زیادہ شدنِ شیر دہند، خرجوک[۱] بفتح خا و رائے مہلہ زدہ و جیم تازی و واد معروف" لیکن از رشیدی معلوم می شود کہ جلوک و خرجلوک ہر دو خرفہ است و خرجلوک خرفہ کہ برگ ہایش پہن و بزرگ بود، ہرچند در سروری بہ معنی گیاہے آوردہ کہ خورش آن شیر زنان افزاید لیکن در ہندوستان مرسوم نیست کہ گوبھی برائے افزایش شیر زنان خورند و تعین بودن گوبھی خرجلوک محلِ نظر است، و در بعضے کتب طبیہ گوبھی گاؤزبان است و ایں نیز اصلے ندارد

[=]

گوکھرو۔ خارے مشہور حسک بفتح حا و سین ہر دو مہلہ و خسک بخائے معجمہ نیز، و بمجاز آہنِ سہ گوشہ را نیز گویند کہ بہ صورت خسک ساختہ در راہِ اعدا بریزند [=]

گھونگچی۔ دانۂ سُرخ رنگ و سیاہ کہ صرافان در وزن بکار برند، حَبہ، فقیر آرزو گوید: در کنز اللغہ حبہ دو جو، و ایں ظاہراً از اوزان است، و در لفظ حبہ اختلاف بسیار است چنانکہ در قاموس نوشتہ، بہرحال بودنِ

۱۔ ایضاً خرچلوک (برہان)

گھونگچی در عرب محل تأمل است تا لفظے برائے آں موضوع باشد خصوصاً لفظ حبہ کہ بہ معنی مطلق دانہ است آرے از مقادیر اوزانِ ہندیہ گھونگچی است و بزبانِ اوزان ہند لفظ سرخ برائے آں مقرر کردہ اند، معلوم نیست کہ در فارسی بدیں معنی ہست یا نیست، دبعد تحقیق ظاہر شدہ کہ بہ معنی گونگچی چشمِ خروس است بجیم فارسی و خائے معجمہ و دانۂ سرخ است کہ خالِ سیاہ دارد و بہ عربی عین الدیک گویند کہ چشم خروس ترجمۂ آنست چنانکہ اربابِ فرہنگ نوشتہ اند [=]

گوک ۱۔ عمارتے کہ بر بالائے خانہ سازند و مشرف باشد بر صحنے یا راہے، اعم ازاں کہ مسقف باشد یا دروازہ باشد تنہا یا تکیہ گاہے بود کہ بر کنار بام نصب کنند. پکوک بفتح پائے فارسی و کاف تازی بواو رسیدہ وکاف دوم نیز تازی، وبعضے پکول بلام نیز آوردہ، و ایں ظاہر اتصحیف است، تابوک بفتح تاو بائے موحدہ بواو رسیدہ وکاف تازی نیز، وبعضے گویند تابوک مخارجہ کہ زیر آں ستون نباشد و ایں معنی مناسب تر است بہ معنی گوک۔

گولر۔ در رسالۂ بار درختے بہ صورت انجیر کہ چوں بشگافند از شکم آں جانوراں بر آید، الیوہ بفتح ہمزہ و سکون لام وتحتانی بواو رسیدہ، وشجرہ آنرا شجرۃ البق و جانوران ریزہ کہ از شکم الیو بر آیند اساریع بالف وسین وراے ہر دو مہملہ ویائے معروف دعین مہملہ خوانند، لیکن شجرۃ البق درخت پشنۂ اغال ۲ است وآں غیر درخت گولر

---

۱ = گوکھ واد ماقبل مفتوح (پلیٹس) ۲ پشہ غال

است، و یہ سبب اشتباہ آنست کہ از گول نیز پشہ یا برمے آید و در قاموس است اَلْأَسَادِیعُ ..... دُوَیْبَضٌ حُمْرُ الرَّسِ تکونُ فی الرَّمل وفی وادٍ یُعرَفُ بِنَطْنِ الواحِدُ اُسْرُوعٌ ویُسْرُوعٌ بضمّہا [=]

گوند - در رسالہ" آنچہ از درخت چکد، آنرا کاہ شیر نیز خوانند، صَمْغ بفتح صاد مہملہ و میم و غین معجمہ" لیکن قید تر شح بیجاست زیرا چہ اکثر در شاخ درختاں بر آید و ہماں جا منجمد گردد [=]

گھونٹ[1] دمے از آب و شراب و امثال آں کہ بتر کی قُرت بضم قاف گویند، بفارسی ہُفت بہ ہا بوزن مُفت - [=]

گھونٹی - در رسالہ" نوشیدنی کہ بچہ را وقت زادن دہند، زقہ بضم زاے معجمہ و تشدید قاف" لیکن در قاموس زقّ خورانیدنِ مرغ است بچۂ خود را و در کشف زَقہ بفتح پرورش دہندۂ بچہ و خورش دہندہ، و بعضے بہ معنی داروئے کہ بچگان را دہند گفتہ و فارسی گمان بردہ اند، و ایں خطاست - [= گھونٹی]

گوجھا - نوعے از طعام کہ اہل ہند پزند و آنچناں است کہ میدہ را خمیر کردہ پہن سازند پس دو تا نمایند و درمیانِ آں شکر آو قند پارہ ہا و میوہ وغیرہ پر کنند و دور آں را باہم پیوند کنند و بشکنند و آں سنبوسہ و قطائف نیست چنانکہ صاحب رسالہ گماں بردہ زیرا کہ سنبوسہ گوشہ است و دردنِ آں گاہے بگوشت پر کنند بخلاف گوجھا کہ مخصوص ہندوستان است، و طرفہ ایں کہ صاحب

---

[1] مطابق ب و ج ، الف : گھونٹ -

رسالہ از راہ سہو مکرر گوجھا آوردہ و نوشتہ کہ کلیچہ باشد لطرز سبوسہ کہ اندرون از قند و مغز بادام و امثال آں پُر کنند گلتبہ بضم کاف فارسی و فتح لام و نون زدہ و باے موحدہ، و حال آنکہ گوجھا از قسم کلیچہ نیست مطلقاً، چہ کلیچہ بہ تنور بندند و گوجھا را بہ روغن بریاں کنند [= .... بشکر بوزہ، قطابی]

گھونگا۔ صدف بیچاک دار کہ خروب نیز گویند، غلصون، [= صدف بے چاک، .... حراب، خلصون]

گونگا۔ کسے کہ زبانش بہ نطق در نیاید و بتازی ابکم گویند بفتح ہمزہ و سکون باے موحدہ، لال و گنگ، و گونگا چوں بسیار نزدیک اند اغلب کہ از عالم توافق باشد۔

گوجری۔ در رسالہ "زیورے کہ زنان در پاے پوشند و بتازی خلخال گویند، پایک" لیکن پایک بدیں معنی در کتب معتبرہ نیست [=]

گونجنا۔ آواز کردن نقارہ و ابر و امثال آں، غربنیدن[1] و غریدن نیز آمدہ و شاید مخفف اول باشد۔ [=]

گھونگھریاونا۔ در رسالہ "نوعے از رقص عجم کہ دست یک دیگر گرفتہ برقصند، فنزج بفتح فا و نون زدہ و فتح زاے معجمہ و جیم، و ایں معرب پنجہ است چوں پنجہ ہا باہم بند کردہ رقصند بدیں معنی شہرت گرفتہ،" فقیر آرزو گوید ایں معنی نزدیک است بدست بند کہ بہ عربی دعکسہ گویند چنانکہ تفصیل ایں سابق گذشتہ۔ [=]

---

[1] برہان، نیز غرلیدن۔

گهار[۱]۔ لشکرے کہ از ولایت دیگر بد ولایت یا لشکرے بہ لشکرے دیگر آید، چریک بجیم فارسی بوزن شریک، و بعضے گویند چریک مردے کہ بر زمین داران ملک توجیہ نمایند تا سرانجام نمودہ بمدد لشکر فرستد۔ [=]

گینڈا۔ جانورے مشہور کہ بتازی جرلش بجیم وراے مہملہ بیا رسیدہ وشین معجمہ خوانند، کرگ بفتح کاف تازی وراے مہملہ زدہ و کاف فارسی،" بدانکہ کرگ مخفف کرگدن کاف دوم فارسی، در قاموس در لفظ جرلش کرگدن آوردہ ازیں معلوم می شود کہ کاف دوم نیز تازی است۔

گیند۔ در رسالہ" چیزے مانند گوی کہ از ریسمان سازند برای بازئی اطفال، سرگل بکاف فارسی مفتوح و کزلک[۲]،" لیکن کزلک بدیں معنی در کتب نیست [=]

گیلڑ[۳]۔ پسر شوی از زن دیگر و پسر زن از شوی دیگر، اگر پسر باشد پُسندر و اگر دختر باشد دُختندر[۴] [=]

گهیرا۔ در رسالہ" نام مرضے کہ سر آدمی می گردد، بتازی دوار بفتح دال وتخفیف واو گویند، سرگیجہ،" لیکن در کتب طبیہ دوار مرضے کہ سر آدمی وقت برخاستن گردد و جہان درچشم تیرہ نماید و آن را بہ ہندی تیور[۵] بفتح فوقانی وسکون تحتانی خوانند، وسرگیجہ[۶] بہ معنی گردش

۱۔ گهاری (پلٹیس) ۲۔ ب: کرمک باول فارسی وثانی عجمی: الف: کرلگ. ۳۔ آصفیہ وغیرہ ۴۔ برہان، بعربی ربیب و ربیبہ ۵۔ ب: بکسر فوقانی ۶۔ نیز "سرگیجش" (برہان)

است [=]

گیدڑ- جانورے معروف، شغال و شگال و یکے ازیں دو مبدّل دیگر است و اہمرہ بفتح و سکون ہا و میم مفتوح و راے مہملہ و ایں را بعضے گفتہ اند کہ شغالیست کہ در مدائن بعہد نوشیرواں بہم رسید و ایں ظاہرا ازآں جہت باشد کہ در عہد نوشیرواں مدائن آں قدر آباد بود کہ کسے شغال را ندیدہ بود و الّا تازہ پیدا شدن جانور ہیچ معنی ندارد، و بعضے گویند اہمرہ جانورے است شکاری از جنس باشہ و شکرہ کہ در عہد شلغرشاہ سلجوقی پیدا شدہ، و ایں ہم شاید بداں معنی است کہ صید کردہ دراں وقت آوردہ باشند، و شغال را تورہ بفتح فوقانی بواو رسیدہ و راے مہملہ نیز گویند- [=]

گیرو- در رسالہ گِل سرخ کہ اکثر جوگیان وغیرہ جامہ بداں رنگ کنند، مغرہ بفتح میم و سکون غین معجمہ و راے مہملہ، و در قاموس است المغرۃ طینٌ احمرٌ فقیر آرزو گوید: در ہندوستان دو قسم گِل است کہ جامہ بداں رنگ کنند، یکے گیرو کہ مانا است بگل ارمنی و دوم ہرمز گویند معلوم نیست کہ مغرہ کدام است- [=]



باب اللّام

[ل]

لال مُنیا[1] - در رسالہ" جانورانِ کوچک سُرخ رنگ نقطہ ہاے سیاہ،
وسفید کہ اکثر براے جنگ نگاہ دارند، اخیل بخاء بوزن افعل، و مادہ
را خضاری بفتح خاء معجمہ گویند"، لیکن در قاموس است الاَخیَلُ طائِرٌ
مشئومٌ اَوْھُوَ الصُّرَدُ اَوْھُوَ الشِّقِرّاقُ، ووجہ تسمیہ باخیل اختلاف
رنگ اوست و صُرد جانورے مشہور سر کلان کہ شکار جانوران کند
وشقراق در قاموس جانورے است مشہور کہ سبز وسرخ وسفید باشد
و در زمین حرم بود خضاری مرغے است، بریں تقدیر بودنِ الفاظ مذکورہ
بہ معنی لال منیا محل تأمّل باشد۔ [لال و مُنیا=]
لار۔ آب کہ از دہن وگوشۂ لب فرو ریزد، لیر بیاء مجہول وراے مہملہ
وظاہرا امالۂ لار است، وہر دو یکے است از عالم توافق، و در قاموس
ریز بوزنِ شیر بہ معنی آبے از دہن اطفال بر آید آمدہ پس ریز معرب

---

[1] دیکھو آصفیہ 'منیا'

لیر باشد۔

لاٹھی۔ چوب دست یا ہو بباے موحدہ، وبتازی عصا [=]

لاٹھ۔ در رسالہ" نیز عصا رمی کہ سنگہا بداں آویزند تا گراں شود و روغن از دانہ لفشارش آں بر آید، غنگ بفتح غین زدہ و نون زدہ و کاف[۱] عجمی"، لیکن اصح آنست کہ لاٹھ در ہندی بہ معنی چوب یا سنگ گرد دراز است کہ بر ہاوَن چوبیں یا سنگیں گذارند تا روغن و شیرۂ نیشکر بر آید، لہذا سنگ کلانے دراز سے را کہ بر دو عمارت از عماراتِ سلطان فیروز شاہی در دہلی نصب کردہ بودند آں را لاٹھ خوانند [=]

لاکھ۔ در رسالہ" معروف' لاخہ" لاخہ در کتب لغت نیست، لک کہ معرّب لاک است در کتب طبیہ مرقوم، و در فارسی لاک و لکا است چنانکہ در فرہنگہا نوشتہ' و ایں اغلب کہ از توافق لسانین باشد [=]

لانا۔ در رسالہ" رقعہ بود کہ شریکان[۳] بجہتِ تقسیم اندازند و بتازی قُرعہ خوانند، لانہ' لیکن لانہ در کتب بہ معنی آشیانۂ مرغان و لبعضے بہ معنی پارہ دریدہ شدہ نیز گفتہ اند بریں تقدیر اعم باشد از قرعہ و لانا نیز لانہ بہ معنیٔ کہ آوردہ گوش زد مامردم کہ ماہم از اہل ہندیم نیست، شاید زبانِ وطنِ مصنف باشد۔ [=]

لپ۔ در رسالہ" یک کف دست" وستوہ بفتح واو، لیکن لپ در ہندی مقدار دست است از سر انگشتان خم کردہ تا منتہاے کف، و نیز

---

۱ برہان: بروزن زنگ۔ ۲ ب: لاخہ، الف: لاچہ، ہا الف: ایضاً
۳ ب: بزرگان۔

وستوہ در کتب نیست، ودستوہ بدال در کشف آوردہ بہ معنی تیشۂ نجاری نہ بہ معنی مذکور [=]

للیشی۔ در رسالہ طعامے کہ مثلِ حلوا پزند لیکن وراں روغن کم باشد وخوب بریان نمے کنند وبجاے شکر ونبات قند سیاہ داخل کنند و غربا خورند، آرد ہالہ[۱] فقیر آرزو گوید لیسی انواع باشد، بعضے ازاں چناں است کہ دولتمندانِ ہنود خورند خصوصاً ہندوانِ گجرات ولیسی نسبت بہ حلوا رقیق بود، ظاہر انوعِ زبون آں آرد ہالہ است واللہ اعلم [=]

لُترہ۔ شخصے کہ بندزبان نداشتہ باشد وہرچہ بشنود جاے دیگر نقل کند لوترہ ولُترہ بلام وبواو رسیدہ وفوقانی ورائے مہملہ، ودوم بحذف واو پس از توافق لسانین باشد، وبتازی ایں را نمّام بنون بوزن حمّام گویند

لٹاکش۔ در رسالہ سہ چوب کہ بر شکل تقاطع بر ہم وصل کنند وکوزۂ آب وصراحی بر آں نہند، مِشعب بکسر میم وسکون شین معجمہ وعین مہملہ وبائے موحدہ" لیکن در قاموس مشعب بفتح بہ معنی طریق دراہ است وبکسر بہ معنی منقب کہ سوراخ بداں کنند، معلوم نیست کہ بہ معنی لٹکن از کجا آوردہ [=]

لٹھ۔ چوب دستے سطبر وگندہ کہ اکثر شبانان دارند، دستوار [=]

لٹّو۔ در رسالہ۔ بازیچہ کودکان از چوب کہ سیخے بر آں بر سر آں نصب کنند وریسمان پیچیدہ گردانند، فرفرہ وبتازی دوّامہ بہ تشدید واو

۱۔ برہان: آرد لولہ، آزد دولہ وغیرہ۔

لیکن فرفر اکثر اہل لغت بہ معنی چرمے مدور آوردہ اند کہ اطفال ریسمان
در آں انداختہ گرد انند بعد ازاں در کشایش آرند و آوازے ازاں
برآید و ایں را بہ ہندی پھرکی گویند نہ لٹّو، امّا در سروری بہ معنی
چوبکے دو سر باریک کہ بہ اطفال بزمین دانند نیز نوشتہ. بریں تقدیر
لٹّو می تواند بود امّا اخصّ ازاں، و بہ ہندی آں را بنگی لٹّو گویند و
ظاہرا در ولایت مطلق لٹّو ہر دو طرف باریک دارد و در ہندوستان
از گِل نیز سازند و در فارسی لاتو بفوقانی و در ہندی بتاے ہندی بہ معنی
مذکور است، پس از عالم توافق باشد [=]
لٹ ـ در رسالہ "پارہ[1] موے یکجا فراہم شدہ، شاخ گیسو" لیکن شاخ
گیسو موضوع براے ایں معنی نیست بلکہ کنایہ است ازاں چنانکہ بعضے
از محققان گفتہ اند در صورتے کہ پارۂ موے سر بسبب دیر ماندگی یک جا
شود بہم بستہ گردد گویند: موے سر فتیلہ شد، و ایں معنی در کلام متاخران
بسیار واقع است و از محاورہ مسموع ـ [=]
لٹ پٹ[2] ـ دو چیز بہم آمیختہ، مخلوط [=]
لٹکنا ـ آویختن ـ
لٹاونا ـ خواباندن و بتازی تضجیع بضاد معجمہ و جیم عین مہملہ بوزن تفعیل ـ
لُڑکھڑی[3] ـ در رسالہ "غلطیدن سگ و گربہ و بوزینہ وغیرہ و گردانیدن
دُم زیر پاے خاوند خود و اظہار اخلاص بعجز تمام، دُم لابہ، لیکن بر غلطیدن
گربہ و بوزینہ اطلاق لڑکھڑی نیست و آں مخصوص سگ است در اصل

---

[1] نفائس ـ [2] ب: لٹ پٹہ ـ [3] لُڑکھڑی (پلیٹس)

دراصل وضع وہم چنین دُم لابہ [= لُڑ گھڑی =]
لُکٹی ـ ہیزم نیم سوختہ ـ آسغدہ[1] ودر بعضے از نسخ رسالہ بتازی ضرمہ بضاد معجمہ وسکون راے مہملہ، لیکن در کنز اللغہ ضرام آتش انگیز، ودر قاموس ضِرام بوزنِ کتاب بہ معنی ہیزم باریک یا ہیزم ضعیف ونرم، یا آنچہ از ہیزم افروختہ باشد [=]
لکڑہارا ـ در رسالہ "شخصے کہ چوب وعلف از صحرا بجہت فروختن آوردہ باشد، حطّاب بحا وطاے مہملتین"، لیکن لکڑہارا اکثر مستعمل بہ معنی ہیزم فروش است وہم چنیں حطّاب نیز بہ معنی ہیزم فروش کما فی الکنز، وکسے کہ از صحرا بیارد اورا خارکش گویند ونیز آرندۂ علف را گھسیارہ خوانند [=]
لکھنا ـ گیاہے بصورت مردم کہ در زمین چین روید، بے روح بباے موحدہ بیارسیدہ وحاء مہملہ، مردم گیاہ وبعضے مردم گیا گفتہ اند[2] [=]
لنگھن ـ نخوردن یک شبانہ روز کہ بتازی فاقہ گویند، لنگن بفتح لام وسکون ونون وکافِ فارسی، واین از عالم توافق لسانین است وتفصیل این در سراج اللغہ مرقوم است ـ
للچانا ـ طمع ـ
لنگوُر ـ در رسالہ "قسمے از بوزینہ کہ رویش سیاہ باشد، قِرد بکسر قاف" ودر کشف وکنز قِرد بہ معنی مطلق بوزینہ است ودر منتخب قرد بوزینہ کہ کپی نیز خوانند، وہم چنیں صاحب صراح کپی را ترجمہ قرد گفتہ معلوم نیست

---

[1] برہان ـ [2] الف: لکھنا، ب: لکھمنا، ج: لکھنا، د: لکھنا، ہا ب: لکھنا،
ہا الف ندارد یہ لفظ حل نہ ہوا۔

که مصنف لنگور که جانور لیست غیر نوع بوزینه از کجا آورده، بدانکه از طرف دکن نوعے از لنگور آرند که جثه اش بقدر جثهٔ بوزینه بود بلکہ خرد از ان و تمام سیاه باشد و خالی از غرائب نیست - [=]

لُنڈا - جانور دم بریده یا پرکنده که به عربی ابتر گویند، کلمته بفتح کاف تازی و لام زده و فوقانی مفتوح -

لَنڈ - آلت تناسل که کلاں باشد، و در فارسی نیز بدیں معنی آمده و در ہندی لِنگ نیز گویند بکسر اوّل و در فارسی و عربی نام ہاے بسیار دارد، در شعر سوزنی اکثرے ازاں مذکور است ؎

نامش قفیب و خبر پزه و کالم بداں کیبر پ نبمور د بو العمیر کنده چکندر است -

لنکاکوٹ - در رسالہ ’’ نام قلعه الیست به سمت مشرق گنگ دِژ ہر دو کاف فارسی و زاے عجمی،، لیکن لنکا موافق قول ہندوان که مکان مقررے است بسمت دکن که جنوب است و آں نزدیک است بخط استوا که شب و روز ہمیشه دراں برابر باشد و گنگ دژ در جہانگیری نام قلعه است بنا کرده ضحاک، و در نزہت القلوب نام موضعے است در حدود مشرق که بتازی قُبۃ الارض خوانند و آں نگاہ ہر یاں است، و شب و روز دراں جا برابر است، و بہشت گنگ نیز گویند، بدانکه بہشت گنگ در ہندی جمکوٹ خوانند که در اقصاے مشرق است، و شیخ ابو الفضل در لختِ دوم از دفتر سوم اکبر نامه گوید که ہندوان[1] منتصف دریاے شور بر خط استوا ہر چہار طرف

---

[1] ہندیان الیفاً -

شہرے نشان می دہند، حصار آں زریں خشت جمکوٹ بفتح جیم وسکون میم وکاف تازی وواو مجہول وتاء ہندی، طولِ عالم از انجا گیرند ودر یونانی نامہ ہا سرِ آغاز ہندی روش از گنگ دژ بر گذارند وآگہی نہ شد کہ از کجا بر گرفتہ، لنکا بفتح لام ونون زدہ وکاف تازی بالف کشیدہ وسدہ پور بکسر سین ودال مشدد وہاء مخفی وباے فارسی بواو رسیدہ و راے مہملہ، وروم کَ براے مہملہ بواو رسیدہ وفتح میم وکاف تازی" وفقیر آرزو گوید جمکوٹ وگنگ دژ یکے است وآں بسمت مشرق است غایتش فارسیاں اورا بہ گنگ دژ وبہشت گنگ تعبیر کردہ اند وازیں تفاوت نمی شود در مبدءِ طول، پس تردد مذکور شیخ مدفوع است [=]

لنگرا۔ آنکہ بتازی اعرج بعین مہملہ وراء بے نقطہ وجیم بروزن افعل، لنگ، وتحقیق آں است کہ لنگ ولنگڑا یک است، یا آنکہ ڑا در لنگڑا براے تصغیر است کہ در ہندی می آید یا آنکہ مخفف آنست

[=]

لنگر۔ شخصے کہ بسیار حیلہ گر ومکار باشد، بتازی مُحیل، لنگر بفتح لام و نونِ زدہ وکافِ فارسی وراے مہملہ، چنانکہ پس از عالم توافق باشد۔

لنگوٹا۔ پارچۂ لنگے آں را ستر عورت کنند یک سر آں در ہر دو آورده بکمر بطرف پشت بند کنند ودر فارسی لُنگوتہ بضم اول ونون زدہ و تاے فوقانی ودر ہندی تاے ہندی است لُنگ کوچکے کہ فقراے بے ساماں بر میان بندند، وایں در معنی نزدیک اندلیس باید کہ از عالم توافق باشد، ودر عرف حال آں را قیزہ بستن گویند بفتح قاف وسکونِ تحتانی وزاے معجمہ۔

لول - نرمۂ گوش، شحمہ بفتح شین معجمہ وحاء مہملہ زدہ [=]

لوٹنی - در رسالہ "غلطیدن اسپ وخر وامثالِ آں در خاک، مراغہ براے مہملہ وغین معجمہ"، لیکن مراغہ در عربی بہ معنی جاے غلطیدن دواب است وچوں مصدرِ واسمِ ظرف اکثر جا بیک وزن آید احتمال دارد کہ بہ معنی مذکور آمدہ باشد [=]

لَوا - در رسالہ "جانورے است شبیہہ بہ تیہو، لیکن کوچک تر ازاں وبتازی وَجّ بواو خوانند، ورفش بواؤ وراے مہملہ"، وایں خطاست وَجّ لفظ فارسی نہ عربی ونیز صحیح وَجّ بنون ولوا شبیہہ بہ پودنہ است کہ آں را وَشم بواو وشین معجمہ نیز گویند وبہ ہندی بٹیر خوانند ولفظ ورفش در کتب نیست [=]

لَوْ - زبانۂ آتش وبتازی لہب گویند وشعلہ - [=]

لوری - در رسالہ "ذکریست کہ براے خوابانیدن[1] اطفال در گہوارہ خوانند، بنگرہ بفتح باء موحدہ ونون زدہ وکاف فارسی"، لیکن قید گہوارہ بیجاست بہ معنی مطلق ذکریست کہ براے خوابانیدن اطفال خوانند - [=]

لوبیا - در رسالہ "قسم غلہ است، باقلا، لیکن آنچہ بہ تحقیق پیوستہ لوبیا غیر باقلاست، اول خریفی ودوم ربیعی، ودر فارسی غُندماش بضم غین معجمہ وسکون نون وشین معجمہ گویند [=]

---

[1] نیز وَجّ (برہان) لغائس: بہ معنی وتیج - [2] مطابق ج، الف و ب، بوقت جنبانیدن گہوارہ تا اطفال بخواب روند۔

لُونیا - سبزۂ مشہور کہ بعربی خرفہ گویند - تورک بفوقانی بواو رسیدہ وراءِ مہملہ وکاف تازی، وپرپہن[1] بفتح ہردو باءِ فارسی وسکون راءِ مہملہ نون - [=]

لوک انجن[2] - سرمہ کہ ہر کہ در چشم کند از چشم مردم پنہاں شود و ایں ظاہراً از خرافات تاریخ اہل ہند است وچوں شہرت گرفتہ در فارسی سرمہ خفا وسرمہ غیب بفتح غین معجمہ وسُرمہ از چشم ہا پنہاں شدن نیز آمدہ وسند ہرسہ در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است -

لونگ - قرنفل، منجک - [=]

لوہ سکھانان - ریم آہن کہ بتازی خبث الحدید گویند و داشخوار بشین معجمہ[3] وراءِ مہملہ و داشخوال بلام مبدل آں [سنکھان =]

لولا - در رسالہ "آنکہ از جائے نتواند جنبید وبہ عربی مُقعد خوانند، زمن بفتح زاءِ معجمہ وکسرۂ میم" لیکن آنچہ مستعمل فصحائے ہند است لُولا و لنگڑا کہ اعرج باشد یکے است، غایتش اطلاق لولا بر دست و پائے شل نیز آمدہ -

لُولک - در رسالہ "گوشوارہ کہ در وے سنگ سبز اندازند نطفہ بنون وطائے معجمہ وفا" لیکن در قاموس است نطفہ بطاءِ مہملہ بتحریک وبوزن ہمزہ قُرطہ است بہ معنی گوشوارہ یا مروارید صاف خرد پس نطاءِ معجمہ خطا باشد ونیز لولک چیزے است کہ در گوشوارہ

---

[1] برہان بروزن نسترن - [2] = لُک انجن (نور) [3] برہان: داشخار، داسخار، داشخال -

انداز د بشکل مخروطی و آں آویختہ بود در گوشوارہ وغیرہ پس خطا باشد
و آں را در ہندی لڑکا نیز گویند [=]
لہٹورہ[1]۔ جانورے شکاری خُرد شاید شیر کنجشک بشین معجمہ و یائے
مجہول ہماں است و آں را درکاک بفتح واو و سکونِ راء مہملہ
و دو کاف تازی نیز گویند۔ [=]
لیہم[2]۔ چیزے کہ روئینہ و مسینہ بداں پیوند کنند و بتازی لحیم بلام و
حائے مہملہ بیا رسیدہ و میم گویند و ظاہرا لیہم ہماں لحیم است بغلط یا
یا کہ قلب ہندیان چنیں گویند و بفارسی کبد کبدا بفتح کاف تازی
و سکونِ یائے موحدہ و دال و در دوم الف نیز، و کفشیر بفتح کاف
تازی و سکون فا و شین معجمہ بیارسیدہ و رائے مہملہ، اگرچہ لحیم
ماخوذ است از لحم و آں اعم ست کہ بر پیوند کردن شیشہ نیز اطلاق
کنند و ہم چنیں بر چیزے کہ کاغذہا بداں وصل نمایند نیز اطلاق نمائند۔
لیئی[3] در رسالہ" چیزے است کہ از آرد گندم و نشاستہ برائے
وصل کاغذ وغیرہ پزند، خسو بخائے معجمہ و سین مہملہ"، لیکن خسو بدیں
معنی در کتب مشہورہ نیست [=]
لیر۔ پارچہ کہ از غایت کہنگی تار ہا از آستین و دامن آویزاں شود
و اگر موئینہ باشد موہا، فرغیش بفتح و سکون راء مہملہ و غین معجمہ و بائے
معروف و شین معجمہ، اما از بعضے لیر بہ معنی پارچہ دراز یا خُرد از جامہ

---

[1] پلیٹس : نفائس : لٹورا لٹورا
[2] لیہم
[3] : نفائس : لیئی لیہی (آصفیہ) : ب: لیہی۔

کہنہ مسموع است [=]

لینڈ۔ غائط سطبر و گندہ کہ از مخرج بر آید، سندہ بسین مہملہ بوزن گندہ۔

لیزم[۱] در رسالہ "کمان بغایت نرم کہ برای استعمال کشتی گیراں دارند" کبادہ فقیر آرزو گوید لزوم بروزن ہجوم و لیزوم بہ معنی کبادہ در فارسی آمدہ، دریں صورت ہر دو لفظ عربی باشد غایتش مستعمل فارسی است اول امالۂ لازم و دوم مجاز برای آنکہ برای رسانیدن مشق کمان داری التزام آں می کنند، بہر تقدیر لیزم لفظ ہندی نیست پس آوردن آں در ذیل لغات ایں کتاب بے جاست۔[=]

لیکھ۔ تخم شپش، رشک بکسر رای مہملہ و سکون شین معجمہ۔[=]

لیپ۔ ادویہ کہ بہ آب و روغن آمیختہ بر اعضا طلا کنند پس اگر غلیظ باشد ضماد بضاد معجمہ و اگر رقیق بود، طلا بطاء مہملہ خوانند۔

لینڈ پھسنا۔ گرفتار نر و مادۂ سگ بعد جماع، زرمہ بتقدیم زای معجمہ بر مہملہ، لیکن در قاموس زَرِمَ الکَلْبُ والسِنَّوْر [کفَرِحَ] بَقِیَ جَعْرُہٗ فی دُبُرِہٖ دریں صورت اعم باشد[۲] [لنڈ پھندنا]

لے پالک۔ کسے کہ دیگرے را بہ پسری گیرد، پسر خواندہ و بہ تازی متبنّیٰ۔[=]

لیپنا۔ در رسالہ "کہگل کردن بر دیوار بستن"، لیکن لیپن بہ معنی لیسیدن است معنی معروف، نہ بہ معنی کہ مصنف آوردہ [=]

۱ـ آصفیہ: نفائس۔ ۲ـ لند پھندنا (ب): لینڈی بند ہا (الف)

بابُ المیم

[م]

مالا - در رسالہ "سلسلہ در اُمودہ کہ زنان در گلو اندازند و شاخ بکسر واو و شین معجمہ" لیکن مالا آن است کہ راست در گردن اندازند و بر سینہ باشد و شاخ بکسر و بضم سلکِ جواہر و مروارید کہ در گردن انداختہ از دست ہا گذرانیدہ زیر بغل اندازند و آن را عوام ہندوستان حمیل خوانند و این مخفف حمائل است [=]

مانگتا - در رسالہ "زن فاحشہ و بے حیا، لولی، و در فارسی لول بے حیا ست و لولی منسوب بدان" لیکن لولی رقاص باشد و مانگتا آنچہ مشہور است غیر رقاص بود، بہر حال مانگتا بوضعی کہ مرسوم ہندوستان است در ولایت نیست و نیز مانگتا بہ معنی مطلق زن بے حیا و فاحشہ حقیقۃً محلِ نظر است - [مانگتا =]

ماڈھی - در رسالہ "عمارتے کہ بر سر قبر آتش پرستان و یہودان سازند و آن را مکٹ خوانند، ستودان بسین مہملہ و فوقانی بواو رسیدہ" لیکن بہ معنی

۱؎ یہ لفظ لغات میں نہیں ملا۔

بام است چنانکہ از رسالۂ منظومۂ امیر خسرو رحمعلوم می شود۔ امّا تحقیق آنست که ماڈھی مطلق عمارت است، و بہ معنی کہ مصنف آوردہ مڈھی بحزف الف و آن عمارتے است خرد تنگ و تارکہ مسکن جوگیان وسنیاسیان سازند آں را سمادھ خوانند وستودان مخصوص گبران و مجوسیان است۔ [=]

ماموں۔ برادر مادر کہ بتازی خال گویند، تغای بفوقانی وغین معجمہ و تغاے ترکی است وزبان اکثر اہل توران و فارسیٔ مستعمل آں خالو است بہ معنی برادر مادر، اگرچہ در اصل عربی خال است لیکن فارسیاں در آخر آں واو زیادہ کنند چناں کہ عموماً در ہندوستان خالو شوہر خالہ را گویند [=]

ماتڈا۔ در رسالہ "نان تنک کہ بتازی سمید گویند، لواش بفتح لام و واو"، لیکن در قاموس سمید بہ معنی خواری است و خواری در کنز اللغہ نان میدہ است و لواش بہ معنی نان تنک ست مطلقاً پس ہر دو اسم باشد [=]

مانئد[1] "سرگین برہم نشستہ برائے پاچک۔ کراسہ بکاف مکسور و راے مہملہ بالف کشیدہ وسین مہملہ" لیکن در قاموس است الکِرْسُ بِالکسر البَعرُ و البَولُ المتلبّدُ بَعضُہ علیٰ بَعضٍ" پس بہ معنی پشک و بول بہم آمیختہ بود غیر مانئد کہ مذکور شد [=]

ماسی۔ دو ائیست تلقاف و نیز زنِ خالو بزبان بعضے از اہل ہند۔ [= صرف پہلا معنی]

---

[1] مطابق الف و ب و ج "مانید" آصفیہ "مانئد"

مال گنگنی - دوائیست کذا فی الرسالہ قفور بدو قاف کذا فی الرسالہ [=]

ماپ - در رسالہ پیمانہ مطلقاً خواہ جریب کہ پیمانۂ زمین است خواہ گز کہ زمین وجامہ وغیرہما بداں بپیمایند خواہ کیلہ کہ پیمانہ غلہ بود خواہ پنگ[۱] کہ پیمانۂ ساعت است گری بکاف فارسی ورا ءِ مہملہ بیار رسیدہ ' مؤلف گوید لیکن اطلاقِ ماپ بر پیمانہ ساعت مسموع نیست ، بدانکہ گری بہ معنی پیمانہ ساعت در ہندی نیز آمدہ و ایں دو صورت دارد، یکے آنکہ آنچہ در ہندی و فارسی آمدہ یکے بود و از عالم توافق و تلفات عموم و خصوص آں باشد مثل لفظ سمن چنانکہ گذشت، ومی تواند کہ پیمانہ مذکور را ازاں گھڑی گویند کہ گھڑی کہ حصۂ ششم است از روز و شب یدا یافت می شود و ایں از عالم اتفاق باشد مثل جاروکہ در فارسی مخفف جاروب است و در فارسی و در ہندی مأخوذ از جھاڑنا بہ معنیٔ رفتن، ہذا من فضالہ اللہ تعالیٰ [=]

مانگ - راہے است میان موہاے سر آدمی، فرق بفتح فا، واینکہ در فارسی فرق سر گویند مراد ہمان خط است کہ در وسطِ سر واقع است ومجازاً بہ معنی سر نیز آمدہ، نظیری گوید ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم　　کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست-

وایں کہ دریں مصرع سرِ فرق بہ عطف واقع شدہ ؎

ساقیا ساغرے بدہ کہ خمار　　سر و فرق مرا بدرد آورد

غلط است ازاں جہت کہ عطف درست نیست من حیث المحاورہ

---

[۱] = پنگال (برہان).

یا انکہ اگر فرق بہ معنی سر حقیقت می بود حشو می بود کمانی مجمع الصنائع۔ بدانکہ در مانگ و فرق این قدر تفاوت ہست کہ فرق بہ معنی راہ مذکور است خواہ موے سر سترده باشد خواه نباشد و مانگ نیز راہِ مذکور در حالت نگاه داشتن موے سر، لہذا مانگ اصطلاح زنان شده اکثر این ہا موے سر نگاہ دارند نسبت بمردان۔[=]

مانک[1] ۔ بفتح نون، جواہر کانی از ہر قسم کہ باشد خور لعل خواہ یاقوت خواہ غیر آں د با صطلاح جوہریاں مانک تنہا یاقوت است و این را بفارسی یاکند بہ تحتانی بالف کشیده و فتح کاف تازی و نون زده و دال خوانند [=]

مانک ٹیکا ۔ در رسالۂ پیرایہ زنان است، گرزن بکاف تازی مفتوح و راے مہملہ زده و فتح زاے معجمہ، لیکن گرزن بکاف تازی میانہ سر است چنانکہ در کنز اللغہ و بکاف فارسی بہ معنی تاجی کہ بادشاہان قدیم از بالاے سر خود می آویختند چنانکہ در کتب معتبرہ فارسی است، درین صورت نزدیک باشد بہ سیس پھول کہ آں ہم زیور زنان است و آں را بر سر بندند بخلاف مانک ٹیکا کہ بر سر پیشانی بود، بدانکہ گرزن فارسی ہماں است کہ در عربی است غایتش اول حقیقت است و دوم مجاز، فارسیان کاف تازی را کاف فارسی خوانند، چنانکہ لفظ نکہت کہ در عربی بکاف تازی بہ معنی خوشبوے دہن است و فارسیان بکاف فارسی بہ معنی مطلق بوے استعمال کنند[2] [=]

---

[1] آصفیہ = [2] سب نسخوں میں اس موقعے پر لفظ ''بدا'' درج ہے۔

مٹھّا در رسالہ" آبے کہ راہ نداشتہ باشد وقطرہ رود، سکسک فقیر آرزو گوید تحقیق سکسک در سراج اللّغہ مفصل نوشتہ ام وآں بہ معنی ناہموار است ضد ہموار کہ عبارت از رہوار باشد وتمام ارباب لغت فارسی ہمیں نوشتہ اند، حالا بہ تحقیق پیوست کہ سکسک لفظ عربی است بہ معنی ضعف کمافی القاموس بریں تقدیر اطلاق از عالم اطلاق مصدر است بر فاعل پس بہ معنی راہوار نبود بلکہ بہ معنی کم راہ شدن کہ بہ ہندی مٹھا گویند [=]

متوالا۔ بے ہوش از شراب "مست"، نیز سنگی گرد کلاں کہ از سر کوہ غلطانند برائے دفع دشمن، فِندیرہ بکسر فا ونونِ زدہ ودال مہملہ بیا رسیدہ وراے مہملہ۔

مُتاسا۔ در رسالہ" شخصے کہ اورا احتیاج بول بسیار شدہ باشد، حاقن بحاء مہملہ وقاف" لیکن در کنز ومنتخب باز دارندۂ بول نوشتہ دریں صورت غیر متاسا باشد [=]

مٹّی بٹّرکادنا۔ خاک افشاندن بر خط وغیرہ اِتراب بکسر فوقانی بوزن افعال۔

مُٹھا ومُٹھیا[1]۔ دستۂ چوبین کہ پنبہ را بداں ندف کنند۔ کریاں بکسر کاف تازی، مُشتہ بضم میم وسکون شین معجمہ۔ [-]

مٹکا۔ در رسالہ" آوندگِلی بزرگ شکم، خُم" لیکن مٹکا بعرف غیر خم است مٹکا اکثر مستدیرہ وخم مستدیر طولانی۔ اگوینہ وخم راکہ بہ ہندی گولی وگول

---

[1] ب: مٹھنا۔ ہا الف: مٹھیا: ج: مٹھیا۔ نفائس: دستہ چوبین قلبہ۔

گویند بتازی دَنّ بفتح دال وتشدید نون خوانند [=]

مُتکّا- به تشدید کاف در رسالهٔ کمرے از ابریشم و ابریشم و بر یک سر آں مهره نصب کنند و بر دیگر انگله و مهره دراں انگله اندازند تا برمیان بند شود، تک بند بفتح فوقانی و کاف تازی زده و باے موحده ونون زده" لیکن خصوصیت به ابریشم ندارد از چرم مثل بُلغار وغیره نیز سازند، و در اصل متکا آں تکمه و مهره است لهٰذا اشنگی را که برآں تکیه کرده نشینند نیز متکا گویند واین غلط اہل ہند است، ولفظ صحیح آں مُتکّا بضم میم وتشدید کاف به معنی چیز تکیه داده شده که تکیه داده بداں نشینند [=]

مَٹر- در رسالهٔ "غلّه الیست مانند ماش لیکن گرد باشد وبتازی کرسنه گویند، مُشک بضم میم و شین معجمه، لیکن از قاموس نام درخت دانهٔ مذکور معلوم می شود امّا اطلاق دانه بر درخت و برعکس بسیار است" [=]

مٹھی- در رساله "نانے که در روغن بریاں کنند جروک بضم جیم عربی" لیکن در اکثر نسخ بجیم فارسی است وبعضے آں را به معنی مطلق نان گفته اند وبعضے نانے ریزه ریزه که بجهت اشکنبه سازند، و در ابراہیمی نانے که درتهٔ انبان گدارند از بهت توشه پس به معنی که گفته خطا باشد- [ماٹھی =]

مجیٹھ- در رساله "چوبے که بداں جامه را سرخ رنگ کنند و بعضے گویند صمغے است بقم بباے موحده رقاف" واین خطاست چرا که مجیٹھ بیخ نبات است

کہ بکار دوا و رنگ ہر دو آید و بہ عربی آں رافوہ گویند و بقم چوب درخت کلانے است کہ برگ او مثل برگ بادام بود چنانکہ نوشتہ اند، و صاحب کشف اللغات گوید: بقم را اہلِ ہند بکم گویند و ایں نیز صحیح نباشد چہ بکم ہندی نیست بلکہ چوں عوام تلفظ الفاظ عربیہ یا فارسیہ کنند[1] و زبان تلفظ آں خوب نگردد چنیں گویند صحیح آں پتنگ است و رنگ بقم دیر نپاید، و در ہندی بزو در رفتنِ آں مثل زنند و رنگ مجیٹھ دیر پا بود، بہر تقدیر ہر دو یکے نیست۔ و عجب[2] است کہ صاحب ایں نسخہ در ہر دو تفرقہ نکردہ [=]

مَچان - چوبے چند کہ برہم بستہ بر آں چیز ہا نگاہ دارند گاہے برائے تاک و بیارۂ دیگر مثل کدو وغیرہ سازند، برم بفتح باے موحدہ و راے مہملہ زدہ و آں را داربست گویند، لیکن در فارسی برم و داربست اکثر برا ے بیارہ ہا و درخت تاک بود [=]

مُحصِّل - در رسالہ آنکہ زر و سیم را بدان سپارند کہ در خزانہ رساند کہبد[3] بکسر کاف و سکون ہا و باے موحدہ، لیکن در تلفظ کہبد اختلاف است کہ بہ معنی زاہد مرتاض و دہقان و تحصیلدار و تحویلدار و صراف و سمسار گفتہ اند، و تحقیق آنست کہ بہ معنی زاہد مرتاض بضم اول است بہ معنی شخصے کہ در کوہ باشد، و بہ معنی دہقان بفتح صاحب کاہ و بہ معنی محصل و تحصیلدار بکسر بہ معنی کسے کہ فرمان کنندہ کہ باشد عبارت است از رعایا و بہ معنی صراف کہ از لفظ محصل دریافت می شود معلوم نیست کہ بچہ اعراب

---

[1] مطابق ب۔ [2] ج میں یہ عبارت نہیں۔ [3] برہان۔

اشت، ومی تواں گفت کہ چوں صراف زردار باشد و کار مردم کہیں از جہت سود او قرض بسیار یاد افتد ایں نیز بکسر باشد، لیکن سند معنی سمسار در کتب مشہورہ نیست پس شاید کہ نباشد ہذا التحقیق لامزید علیہ، بدانکہ مُحصّل لفظِ عربی است و مستعمل فارسیاں نیز، پس آوردنِ آں در ذیل لغات ایں رسالہ بے جا۔ [=]

مٹہوری۔ در رسالہ" نوعے از آش آرد کہ آرد در روغن بریاں کردہ مثل ہریرہ بے شکر پزند، لخشہ بفتحِ لام و سکون خا و شین معجمہ" اما لخشہ بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست [=]

مَداؤ۔[1] در رسالہ" جراحت دوش است"، مَنْبَل بفتح میم و نون زدہ و فتح با، مولوی فرماید ع "داروے منبل بنہ بر پشت ریش"۔

لیکن در کتب لغت منبل دارو بہ معنی گیاہے است کہ بجہت تنگ شدن جراحت ہا و زخم ہاے پارہ استعمال کنند و بعضے گویند کہ در کتب طبیہ تنہا بہ معنی داروے مذکور، بہر طریق منبل بہ معنی جراحت اگر آمدہ باشد مجاز خواہد بود، و نیز اگر منبل بہ معنی جراحت باشد لفظ ریش در مصرع مولوی زائد می شود۔ [=]

مَڈھنا نقارے کا۔[2] در رسالہ" خام کردن چنانکہ گویند نقارہ را خام کنند"، لیکن خام در اصل بہ معنی مطلق چرم خام است و بہ معنی چرم دباغت نہ کردہ خصوصاً و خام کردن بہ معنی چرم خام بر چیزے چسپاندن مستعمل است خصوصیت بہ نقارہ ندارد و در ولایت نوعے از تعذیب است

---

[1] آصفیہ۔ مڈو، بلیشس

[2] نفائس: منڈھنا۔

که آدمی را در چرم خام می گیرند و آں را درخام گرفتن می گویند و نیز خام پوششے است که از پوست سازند براے دفع مضرت برف [=]

مرتبان - در رسالہ "آوندے سر گشادہ که آچار و مربا در آں نگاہ دارند پشو بباے فارسی و شین معجمہ بواو رسیدہ" لیکن پشو بدیں معنی در کتب مشہورہ نیست و در نسخۂ از رسالہ مذکور است که آں را خنبرہ بضم و سکونِ نون و باے موحدہ گویند "اما خنبرہ غیر مرتبان است" چه خنبرہ به معنی خم کوچک است [=]

مروا - "نام گیاہے است دواے که بوے خوش دارد و در غایت تلخی، مُستارہ بضم میم و سکونِ سین مہملہ و فوقانی"، اما بیش لعضے ایں معنی به ثبوت نه رسیدہ - [=]

مرگھٹ - در رسالہ "مدفن گبران و جاے سوختن، دخمہ بدال مہملہ و خاے معجمہ" لیکن ایں سہو است، زیرا که دخمہ مدفن گبران و مجوسان است و مرگھٹ محرقِ ہندوان و دریں جا نقلے غریب یاد آمدہ که میر مرحوم افضل ثابت گفتہ ؎

کُشند چو صبح وصال تو شمع جانِ مرا　　بہر بہ مشہدِ پروانہ استخوانِ مرا

عزیزے از راہ شوخی گفت که بجاے مشہد پروانہ مرگھٹ پروانہ مناسب است زیرا که پروانہ می سوزد و نه شہید می شود [=]

مُزمّا - "لیسمانے که بر موزہ پاے چار روا بند" و ایں غلط مزمعہ است بضم میم و فتح زاے معجمہ و تشدید میم دوم و عین مہملہ که لفظ عربی است، رسا غ براے و سین ہر دو مہملہ و غین معجمہ [=]

مرو ڑا پیچاک شکم کہ بتازی زحیر بزاے معجمہ وحاے مہلہ بوزن شریر گویند کناک بہر دو کاف تازی و نون . و اینکہ وزھند دستان زحیر بمعنی لاغر و ناتوان است و بعضے گویند ظاہرا مجازاً آرند واللہ اعلم [=]

مزگی ۔ مرضے است مشہور و سبب آں شدہ دماغ است صرع بفتح صاد مہلہ و سکون را و عـــٰا بہر دو مہلہ [=]

مُسّا ۔ دانہ سخت کہ بر اعضاے آدمی پیدا شود و درد نکند ۔ زخ بفتح زاے دخا ہر دو معجمہ و بہ عربی ثولول بثاء مثلثہ بواو رسیدہ و دو لام درمیان دو واو خوانند، لیکن مستہ خود لفظ فارسی است یا از عالم توافق است ۔

[=]

مسوڑھا ۔ گوشت بن دندان لثہ بفتح لام و تشدید ثاء مثلثہ جای دندان بجیم تازی ۔ وسند این در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است ۔ [=]

مسوٗر غلہ ایست مشہور کہ بتازی عدس گویند نشک بضم نون و سکون شین معجمہ، کذا فی الرسالہ لیکن در اکثر کتب بفتح است، و در معیار جمالی بکسرو این شاید اختلاف لہجہ الکنہ باشد [=]

مِسّی ۔ دوا ے کہ بر دندان مالند براے رنگ کردن سرخ یا سیاہ، و زنان بیشتر استعمال کنند ۔ سنون بضم سین و نون بواو رسیدہ و نون دوم لیکن سنون بہ معنی منجن است و مسّی سواے ہند جاے دیگر نمی شود و غالبا کہ مستحدث این ملک است زیراکہ در کتب قدیمۂ اہل ہند یافتہ نمے شود ۔

و شعرا کہ تعریف آں کردہ اند ہمیں مسّی آوردہ اند [=]

مسّی روٹی ۔ نانے کہ از جو و گاورس و غیر ہما پزند ، کشکینہ بکاف تازی شین معجمہ و کاف دوم تازی بیا رسیدہ و نون، و سیارہ بہ سین مہلہ و تحتانی

بالف کشیدہ و راے مہلہ [=]

مشکیں گھوڑا[۱] در رسالہ "اسپ سیاہ رنگ، ادہم"، لیکن لفظ مشکی درفارسی نیز بہ معنی اسپ مذکور آمد۔

مشک۔ در رسالہ معروف، قریہ بکسر قاف و سکون راے مہلہ و باے موحدہ۔ [=]

مُشکِ بلائی[۲]۔ جانورے مانا بہ گربہ کہ خوشبوے ازاں حاصل شود گربہ زباد بفتح زاے معجمہ و باے موحدہ بالف کشیدہ و دال و بعضے زباد گفتہ اند و پیش بعضے غلط است و صحیح اول است۔

مشکیزہ در رسالہ "مشکِ کوچک۔ مشکولہ" بدانکہ مشک و مشکیزہ و مشکو بہ ہر سہ لفظ فارسی است، و مشکولہ مبدل مشکوبہ کہ واو دراں براے نسبت است و بمعنی ادعا ، عالم خان و خانہ و مشکیزہ تصغیر مشک، بہرحال براے مشک لفظ ہندی ہم می رسد۔ و نیز مشک بفتح شیم[۳] بہ معنی بستن در دست است بر پشت، کمالہ کذافی الرسالہ اما بدیں معنی در کتب عربی و فارسی نیست۔ [=]

مِصقلا۔ در رسالہ "افزارے کہ بداں داغ زنگار از اسلحہ زدایند و بتازی مِصقلہ[۴] خوانند و بہ ہندی ہمیں شہرت گرفتہ بزداغ بباے موحدہ و زاے معجمہ و عین مہلہ"۔ و ایں خطا ست زیرا کہ عین مہلہ در فارسی نیست مطلقاً و ایں مخفف بزدادغ۔ معنی بزدانیدۂ داغ کہ عبارت است از دور کنندۂ داغ و بہ تخفیف بزداغ شدہ و لفظ مہلہ ظاہرا سہو القلم است [=]

---

۱ = مُشکی ۲ = مُشک بلاؤ (آصفیہ) ۳ صحیح بضم "مُشک، باندھنا"
۴ = مصقلہ (آصفیہ، نور)

مصطگی[۱] در رسالہ "گوند علک رومی است" لبان لیکن مصطگی لفظ ہندی نیست کہ برائے آں مرادف بہم رسانیدہ شود بلکہ ہندیٔ آں نیست پس آوردن در ذیل الفاظ ہندیہ بے جاست [=]

مکڑی ـ جانورے مشہور کہ بتازی عنکبوت خوانند و در رسالہ دیو پا گفتہ و صحیح آنست کہ دیو پا عنکبوت کلاں است و لفظ صحیح آں کاژینہ بکاف تازی و زائے عجمی بیا رسیدہ و نون کہ مطلق عنکبوت باشد و بمعنی دیو پا مکڑا است بدون تحتانی ـ [=]

مکڑی کا جالا ـ اگر تار باشد عنکبوت اگر مثل پردہ باشد سفید تفنی[۲] بفتح فوقانی و سکون فا و در دوم نون بیا رسیدہ ـ [=]

مکوی[۳] ـ رستنے است دوائی کہ بتازی عنب الثعلب و در فارسی سگ انگور خوانند، او رنج بفتح و سکون واو و فتح رائے مہملہ و نون زدہ و بجیم تازی ـ

مکھن[۴] ـ روغن تازہ کہ از جغرات برآرند و بر آتش نگداشتہ باشد و مسکہ نیز خوانند زبدہ بضم زاء معجمہ و سکون بائے موحدہ و دال مہملہ [=]

مکوڑا ـ مورچۂ دراز پائے تیز رو بجروف بضم عین مہملہ و جیم زدہ و راء مہملہ بواو رسیدہ و در فارسی مور سواری بسین مہملہ گویند ـ و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغۃ مسطور است [=]

مُنگا ـ مُشتے کہ بر دہان یا جائے دیگر کسے زنند بتازی، وکز بفتح واو و سکون کاف و زاء معجمہ خوانند، او رلوزنِ شور ـ [=]

---

[۱] عوام مصطگی ـ [۲] برہان: تفنہ، تفت ـ [۳] اردو [۴] مکھو (آصفیہ وغیرہ)

مُگدر۔ در رسالہ" سنگ زور آزمائی کہ جوانان وکشتی گیران بیک دست بردارند و آں سنگ برداشتن راتمریع خوانند، ربیعہ براے مہلہ و باے موحدہ بیارسیدہ وعین مہلہ" لیکن آنچہ متعارف است مگدر چوبے باشد گراں، یا دو چوب کہ بہ یک دست یا دو دست برداشتہ گرد سرگردانند و ربیعہ بہ معنی سنگ زور است و در ہندی آں را نال گویند و آں تصحیف نعل است وسند نعل در دفتر دوم سراج اللغۃ مرقوم است [=]

مگرمچھ۔ در رسالہ" نہنگ، تمساح بکسر فوقانی ، فقیر آرزو گوید کہ لفظ مگرمچھ مشترک است در فارسی وہندی غایتش فارسیان مگرمج خوانند کہ جیم تازی دارد و ایں ہم از توافق است، شفیعاے اثر گوید ؎
گردن شکستۂ کہ بمعنی وزیرا دست سرتاپاے ہیچو سگرمج ہمہ گلوست۔
[=]

مگرگی۔ بکاف فارسی، در رسالہ سر بالاے گازہ چرنگ بجیم فارسی و راے مہلہ زدہ، لیکن چرنگ بدیں معنی در کتب نیست۔ [=]

مِلِک۔ زمینے کہ در وجہ مددمعاش بارباب استحقاق دہند، و بہ ترکی سیور غال براے مہلہ وغین معجمہ خوانند یا بر بہ تحتانی بالف کشیدہ و باے موحدہ و راء مہلہ [=]

مُلّہ[۱] جانورے کہ صیاد ان بدام بندند تا حیوان دیگر آں را دیدہ بدام افتد و آں را پا دام نیز گویند، خروہہ[۲] بخاے معجمہ و راے مہلہ، وبتازی

---

۱ آصفیہ ۔ ۲ برہان ۔

ملواح بجاے حہلہ، وظاہراً آنکہ غلط ملواح است [ملہا=]

مَلائی - در رسالہ "آنچہ بالاے شیر و چغرات منجمد گردد و سرشیر نیز گویند"

نشافہ بضم نون و شین معجمہ کیاغ بکاف تازی و یاے معروف و غین معجمہ

لیکن نشافہ در کشف بہ معنی کفک شیر است، وہم چنیں از قاموس مستفاد

می شود و لفظ کیاغ بقاف شہرت دارد در نواح کابل[۵] وغیرہ وظاہر

ترکی ست - [=]

ملہٹی[۱،۲] - دوائیست مشہور کہ بتازی اصل السوس بہر دو سین حہلہ خوانند،

مہک بفتح میم و ہا و کاف تازی -

ملتانی مٹی - ہماں کہ بتازی طین الفرس خوانند و آں گلے است کہ موے

سر بداں شویند، گلِ سر شو، کذا فی الرسالہ، مؤلف گوید جعد سا نیز گویند،

زلالی گوید: ے

گل در خون سرشتہ جعد سائیش   دل مژگان گزیدہ سنگ پالش

ملاپ - ملاقات و نیز چیزے از راہ فریب و مکر داخل چیزے کنند

براے ازدیاد وزن تا قیمت زیادہ شود، و بتازی غش بفتح غین معجمہ

وتشدید شین معجمہ خوانند، بار بباے موحدہ و راے حہلہ، ایں قدر ہست

کہ استعمال در شراب معلوم نیست و در مشک و زعفران[۵۳] زار شہرت

دارد [=]

ممولا - جانور مشہور کہ بہ عربی صعوہ گویند سرچہ بسین حہلہ بوزن دریچہ

---

[۱] = قیماق - [۲] ملہٹی یا ملیٹھی (آصفیہ) نفائس: ملیٹھی

[۵۳] ب: وزیہ

مسیچہ بضم دال مہملہ وسکون میم وسین مہملہ مجہول بیا رسیدہ وجیم فارسی، ودر ماوراالنہر دختر صوفی گویند۔ [=]

منجھ۔ دررسالہ" آنکہ چوبے کندہ مانند ستون فرو برند وسر آں شگافتہ علیکے بر آں تعبیہ نمایند و ریسمانے بر آں علیک انداختہ از شگاف مذکور بگذارند و از یک سر آں تودۂ ریگ و سنگ بیاویزند و بر میان آں ساق قبضہ دارے نصب کنند برائے مشق تیر اندازی، پس بدست چپ قبضہ بگیرند و بدست راست سر دیگر و آں ریسماں را بکشا کش آرند۔ کشکنجیر و تحقیق آنست کہ منجر لفظ عربی است و ہندیان بہ سبب اینکہ وضع مرسوم ہندیان نبود استعمال کردہ اند و شیرازی منجل بلام گویند [=]

من سانپ کی۔ مہرہ کہ از مار حاصل شود دافع زہر مار است، مار مہرہ۔

منگیتر۔ دخترے یا زنے کہ اولاً خواستگاری نمودہ باشند، ہنوز نکاح شرعی بہ میان نیامدہ باشد، دست سوزہ بدال وسین ہر دو مہملہ و رائے معجمہ بوزن ہفت روزہ [=]

منڈھا۔ دررسالہ" شامیانہ کہ در ایام سور و شادی برسم آئین بندند و آنرا کوپلہ و بتازی قبہ ساپوش[1] بیائے فارسی"۔ لیکن منڈھا مرسوم ہندیان است غیر سواکن پنجاب وہندوان آں طرف، و آں چوبے چند باشد کہ بالائے آں برگ درختان خصوصاً برگ درخت انبہ بندند و یا از کاہ سازند و برگ ہا بندند و قبہ[2] کہ نوعے از آئین بندی ولایت است بطرز

---

[1] برہان۔ [2] برہان۔

دیگر باشد نہایتش نزدیک بہم است، و نیز منڈھا مخصوص کتخدائی
است دقبہ و ساپوش مخصوص شادی مذکور نیست و نیز ساپوشش
مخصوص شادی مذکور نیست۔ و نیز ساپوش کہ مخفف سایہ پوش است
بمعنی مطلق سایبان است چنانکہ از کتب لغت مستفاد می شود، و بعد از
تحقیق بہ ثبوت رسید کہ سابق در عہد قدیم مرسوم ایران نیز بود در عروسی
ہا قبہ می بستند از خم ہا و رباچین دیگر و آں را خوازہ بخاو[1] و او معدولہ
و زائے معجمہ می گفتہ اند [=]

منڈیری۔ در رسالہ "سر دیوار بلکن بہائے موحدہ مکسور و لام زدہ و
کاف تازی" لیکن منڈیری سر دیوار ساختہ بوضع مخصوص نہ مطلق سر
دیوار۔ [=]

منڈاسا۔ در رسالہ "فوطہ کہ بر زیر دستار بندند دیرخو دکہ ترکان دو تقہ
گو بند بپچند، درفشہ بکسر دال و فتح رائے مہملہ و فائے زدہ" لیکن
تحقیق آنست کہ درفش بمعنی پارچہ سر گوشہ است کہ بر سر علم
بندند و آنچہ بعضے منڈاسا نوشتہ اند در سند آں تامل است چنانکہ در
سراج اللغہ مرقوم است۔ [=]

منڈوا۔ در رسالہ "غلہ شامل بضم میم" و ایں غلط است بدو وجہ
اول آنکہ شاخل بضم خاست نہ بمیم، دوم آنکہ شاخل الیست کہ بہ ہندی
ارہر گویند چنانکہ در کشف وغیرہ است۔ [=]

منمنا۔ در رسالہ "دانہ سیاہ رنگ از خشخاش کلاں تر کہ ہنگام پاکِ

---

[1] برہان، بفتح اول۔

کردن گندم بر آید و دور کنند، و بہ عربی کعبر بضم کاف وعین مہملہ و بائے موحدہ گویند، کفتۂ گندم، لیکن در قاموس است اَلکُعْبُر بضمتین ما یُرمیٰ مِنَ الطَّعامِ اِذَا نُقِّیَ پس اعم بود و نیز کفہ بدون فوقانی بہ معنی خوشۂ غلہ است کہ خرد نشدہ باشد بعد از پاک کردن بار دیگر گویند چنانکہ در سراج است۔ [منمناں =]

مَنکا۔ در رسالہ امام و دانہ کہ بر سر تسبیح تعبیہ کنند، سر گرہ بسین مفتوح و کاف فارسی، لیکن تسبیح باصطلاح اہل اسلام است و دانہ کہ بر سر بندند ہر دو طرف رشتہ باشد آں را امام و مقری گویند، و سر گرہ، اگرچہ لفظ فارسی است لیکن معلوم نیست کہ اصطلاح کجا است، و بہ ہندی تسبیح را مالا۔ و دانہ مذکور را میر بمیم و یائے مجہول و راء مہملہ گویند۔

منکا پیٹھ کا استخوان پشت کہ بہ شکل مہرہ ہا باشد کہ بہ عربی فقرہ بفتح فا و سکون قاف و رائے مہملہ گویند، مہرۂ پشت زورہ بفتح زائے معجمہ و سکون واو و رائے مہملہ [منکا امام =]

موڑ۔ در رسالہ "تاجے کہ ہندوان از کاغذ گل ہا تراشیدہ بر عروس ہنگام کتخدائی بندند، بساک بفتح بائے موحدہ و سین مہملہ" و ایں سہو است کہ سابق مصنف بساک را مرادف سہرا گفتہ و دریں جا مرادف موڑ گفتہ چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام، و تحقیق آنست کہ سہرا چیزے

---

[1] نفائس میں تفصیل زیادہ ہے۔ [2] آصفیہ: الف: مَوْر - مُوڑ = نوشہ کا تاج (نُور)۔

است کہ از گل یا مقیش یا سلک مروارید سازند و بر سر داماد و عروس بندند و موڑ چیزے دیگر است کہ بر سر گزرانند و تفصیل آں در لفظ سہرا گذشت و نیز بستن مور بر عروس ہر گز مرسوم ہندوستان نیست و ایں عجب است از مصنف [=]

موتیا بند - مرضے است کہ در چشم پیدا شود و آدمی را نابینا کند نعوذ باللہ منہا - آب مروارید و ایں بعینہ ترجمہ آنست و سند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است و نیز آب سیاہ، اما ایں مخصوص چشم نیست - چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام -

مونچھ - موے پشت لب دراز باشد خواہ خورد، و بتازی شارب بروت -

مونگرا[۵] - در رسالہ "چوبے کہ دقاقان و گازران جامہ را بداں کوبند و بتازی محضاج گویند کندک بکاف تازی مضموم" لیکن محضاج بضاد معجمہ و جیم در کتب لغت نیست، مخضج بدون الف در قاموس بہ معنی چیزے کہ آتش را بداں جنبانند آوردہ ، و نیز کندک در کتب فارسی بہ معنی نان ریزہ است [=]

مونج در رسالہ "گیا ہے کہ جاروب از اں سازند و ریسمان نیز سازند گنج بکاف تازی مضموم و خاے معجمہ زدہ و جیم"، و ایں سہو است چرا کہ سابق گنج را مرادف گانڈر کہ نوعے از کاہ است گفتہ و حال آنکہ نہ از مونج جاروب سازند و نہ از گانڈر و ایں محل تعجب است [=]

---

۵ = مُوگرا -

موٹھ - در رسالہ "دستۂ ہر چیز مثل دستۂ کارد و تیغ و امثال آں عموماً و دستۂ نداف خصوصاً مُشتہ بضم میم و سکون شین معجمہ و فوقانی" و ایں خطاست چراکہ در ہندوستان دستۂ کارد را موٹھ نخوانند و ظاہراً از لفظ مُشتہ اشتباہ افتادہ کہ ہر دستہ را گویند و نیز دستۂ نداف را موٹھیا۱ گویند نہ موٹھ. و نیز موٹھ بہ معنی مُشت است در حقیقت و مجاز قبضۂ شمشیر و خنجر خوانند و موٹھ بواد مجہول در رسالہ غلّہ است کہ آں را قُلّت بضم قاف نیز گویند علق، لیکن در بحرالجواہر قلت بہ معنی گج ماش است و بعضے گویند از غلہ است کہ بہ ہندی کلھی نامند [=]

موچنا - در رسالہ "آلتِ آہن کہ مو بداں چینند و خار از پا بر آرند و خار چینہ نیز گویند، منقاش" مؤلف گوید: ظاہرا موچینہ نیز فارسی مرکب از مو و چینہ بہ معنی چینندہ است و ضابطۂ ہندیان است کہ ہر لفظ فارسی کہ آخر آں ہاء مختفی بود بالف خوانند پس تخفیف۲ بہ عمل آمدہ امّا موچینہ در فارسی بدیں معنی شہرت ندارد بلکہ متروک الاستعمال است [=]

موہنی - در رسالہ "مہرہ کہ زنان افسون بداں کنند مرداں را، عطفہ بفتح عین مہملہ و سکون طائے مہملہ و قا" لیکن تحقیق آنست کہ موہنی در اصل بہ معنی مطلق افسونِ حُبّ است و عطفہ نیز ہمیں - [=]

موسل - چوبے کہ شالی وغیرہ بداں کوبند دَقاقہ بفتح دال و دو قاف، کما فی القاموس - [=]

مورچا - خندقے و گوشے کہ در اطراف و دور قلعہ کہ محاصرہ کردہ باشیم

۱؎ مُٹھیا - ۲؎ مطابق ب، الف و ج میں، تحقیق،

وسپاهیان در آنجا باشند و آں را مورچال و ملچار که قلب آنست نیز گویند و ظاهرا مورچا مخفف مورچال است که هندیان استعمال کرده اند آتنگ بمد و قصر و فتح لام و نونِ زده و کاف فارسی، و بعضے دیوارے گفته اند که براے گرفتن حصارے بر دور آں سازند و بعضے به معنی مردمے که گرد حصارے براۓ کشادن معین شوند بهر تقدیر بر هر سه اطلاق آں صحیح است [=]

مورچال - نوعے از بازی که هر دو یار را به هوا کرده راه روند و این اکثر عمل کشتی گیران است، پشتک بضم باے فارسی و سکون شین معجمه و فتح فوقانی و کاف تازی و بعضے گویند پشتک آنست که شخصے کف دست بر زانو گذاشته خم زند تا دیگرے از پشت او بجهد پس غیر اول باشد

مورتا - چیزے باشد که از چوب وغیره سازند و تار را بدان پیچید و در دسته طنبور وغیره اندازند، گردنا بفتح کاف فارسی و سکون راے و دال بهر دو مهمله و نون الف کشیده [=]

مونگ - غله ایست سبز رنگ که مشهور است، و در رساله آنست که آں را جلبان بفتح جیم و لام زده و باے موحده گویند مونگ ماش لیکن در کنز اللغه الجلبان مشنگ و در قاموس الجلبان نبت بهر تقدیر غیر مونگ است [=]

موٹا - در رساله سطبر و عربیه اگر از قسم جان دار مثل انسان و حیوان باشد سمین بسین مهمله و بفارسی فربه و از غیر آں مثل چوب و قلم وغیره به عربی سطبر و به فارسی گبز بفتح کاف فارسی و سکون باے موحده و زاے معجمه، لیکن لفظ فربه مخصوص حیوانات نیست - جام فربه و نام فربه نیز آمده

چنانکہ در دوم سراج اللغہ مرقوم است و نیز سطبر لفظ فارسی است ضد باریک و طاء آں از عالم طاء طلا وصاد صد است کہ ہر دو فارسی اند و استبرق معرب سطبر است کما قال الامام السیوطی

موچی - در رسالہ‌ء نعلین ساز، خصاف بفتح خاے معجمہ وتشدید صاد مہملہ، لیکن موچی اعم است و بر خصاف و زین گر نیز اطلاق کنند [=]

مونڈنا. شاشیدن، ینزیدن، بمیم و یاے مجہول و زاے معجمہ و آب مذکور بول و بفارسی میز و کمیز، و میز ظاہراً مخفف کمیز است۔ [=]

موتھا بیخ گیاہ است سیاہ فام و خوشبو، سُعد، بضم سین وسکون عین و دال ہر سہ مہملہ، مُشت بضم میم وسکون سین مہملہ وفوقانی - [=]

موصلی - بیخ گیاہے است و آں سپید و سیاہ است، اطموط بضم ہمزہ و طاے مہملہ و میم بواو رسیدہ و طاے مہملہ - [=]

موچ رس - دوائیست مشہور، صمغ شنبل - [=]

مونڈنا - تراشیدن موے سر، ستردن بسین مہملہ [=]

مونڈن - موے مادرزاد بچہ را ستردن، عقیقہ بعین مہملہ ودو قاف [=]

مہینا - وجہ مقرری کہ ہر سر ماہ دہند و بہ عربی مشاہرہ گویند، مہوارہ و ماہانہ [=]

منہ بولا بھائی - آنکہ برادر نباشد و از راہ دوستی برادر خوانند، برادر

لہ مطابق حے، الف: متن ج: موہ

خوانده و بتازی مُاخّی بضم میم و فتح ہمزہ و خام معجمہ مشددہ و این عمل را مُواخات گویند۔ [-]

مُنہ بولا بیٹیا۔ آنکہ پسر دیگرے را بفرزندی خود برگیرند مُتبنّی بضم میم و فوقانی مفتوح بشفیق بشینِ معجمہ و نون بوزن رفیق، کیسر خوانده۔

مَہیری۔ در رسالہ طعامے کہ از دوغ و برنج یا آرد جو و باجرہ ولیدہٗ گندم انداختہ پزند و اکثر خوراک مردم میوات است۔ و برائے پختگی دانہ کہ سخت شدہ باشد نیز ضماد کنند، دوغبا بدال روا و مجہول و بائے موحدہ" لیکن دوغوا کہ مبدّل دوغباست یا برعکس آں بمعنی آشے است کہ از دوغ ماست پزند۔ مہیری آش نیست [-]

مہمانی۔ در رسالہ ضیافت و مہمان آنکہ بضیافت آید و آنکہ بضیافت طلبد میزبان گویند بمیم و زائے معجمہ و بائے موحدہ" لیکن مہمانی لفظ فارسی است و مہمان بدون تحتانی نیز بمعنی ضیافت آمدہ چنانکہ در شرح سکندر نامہ نوشتہ شدہ و لفظ مہمان در ہندی بمعنی اعزاز و تعظیم است پس از عالم توافق باشد، نامتیش جائے حقیقت است و جائے مجاز و یائے مہمانی زائدہ" لیکن مہمان بمعنی ضیف کہ بضیافت آید بلفظ ہندی آں پاہنا است و بدانکہ مہمانی سوستر دنِ اطفال را عقیقہ گویند چنانکہ گذشت و ضیافت از سفر آمدن را نقیعہ بہ نون و قاف بیا رسیدہ و عین مہملہ و ضیافت بناء عمارت را وکیرہ بواو و کاف بیا رسیدہ و را ــــــ مہملہ و بہ ہندی بھی خوانند بیائے موحدہ مخلوط التلفظ بہاد فوقانی مشدد بیا رسیدہ

ملے نقیح اول وسوم۔ ملے آصفیہ: "چھاچھ میں پکا یا ہوا باجرا وغیرہ"۔ ملے باہتمن (پلیٹس)

وضیاقت ماتم را وضیمہ بواو وضاد معجمہ بیا رسیدہ و میم (و بہندی جٹ بفتح جیم و تاے ہندی، و بفارسی بوریا کولی[1] است) و مہمانی ختنہ را غذیذہ بعین مہملہ و ذال معجمہ [=]

مہندی - برگ درختے است مشہور، حنا، حِنا بکسر نون و غیرہ و فارسیان بہ تخفیف خوانند، شاہ چینی بشین معجمہ و جیم فارسی بیا رسیدہ و نون و یاے معروف و ایں لفظ طبی است۔ [

مُہاسا - در رسالہ "علتے است از قسم جوشش کہ بر روے جوانان پدید آید، سِپَرک بسین مہملہ و باے فارسی و راے مہملہ"، لیکن سپرک در کتب معتبرہ علتے کہ روے اطفال پدید آید، و در سرورِی بضم مرضے کہ بہ عربی حصبہ و بفارسی سُرخجہ نیز گویند پس غیر مہاسا باشد [=]

مُنہ کی باس[2] - بوے بدِ دہان کہ بفارسی قدیم سُکنج بضم سین مہملہ و کافِ تازی و نون زدہ و جیم و حالا گند دہن بفتح کاف خوانند بخر بفتح باے موحدہ و سکون خاے معجمہ و راے مہملہ۔

مُہوا - درختے است کہ اوّل بہار گلہا آرد و آں گل ہا از درخت پختہ شدہ بریزد و بغایت شیریں بود۔ لیکن بوے بد دارد، و در سر آرد و مردم ہند خشک و تر آں می خورند و شراب سازند و ایں در اکثر نواح ہندوستان و در ایام برشگال ثمرے دہد و آں را گلوندہ خوانند بکسر کاف فارسی و لام و واو مجہول۔ گل جکان بضم کاف

---

[1] برہان۔ [2] غرائب میں اس موقعے پر کچھ تفصیل ہے جو ترک کر دی گئی ہے
[3] ج: موہ، الف: موہنہ۔

فارسی و لام و جیم و کافِ تازی چنانکہ در برہان آمدہ اگرچہ پیش مؤلف
قول برہان قابل اعتماد کلی نیست۔

مُنہ آونا۔[1] در بعضے از نسخ رسالہ "رمیدگی دہان از جوشش گرما وغیرہ
سُلاق بضم سین مہملہ" لیکن سلاق اعم است کہ بہ معنی جوشش دہان
و بن دندان و جوشش اعضا آید" وبدیں معنی جوشش کہ در چشم ظاہر
شود و پلک را غلیظ گرداند و مژگان بریزد و دانہ کہ در بیخ زبان پیدا
شود آمدہ پس صحیح بدیں معنی بثور دہان است کما فی الکتب الطبیہ [=]

میان۔ در رسالہ "غلافِ تیغ وغیرہ، نیام و بتازی قراب بکسر قاف
لیکن میان قلب نیام است یا برعکس از عالم دربوزہ و دریوزہ و چون
تیغ درمیان آں باشد بدیں معنی شہرت گرفتہ [=]

میلا۔ در رسالہ "بہ معنی چرکین، ریمن بفتح راے مہملہ و تحتانی زدہ و نون و
میم و شوخگن نیز بدیں معنی آمدہ" لیکن ریمن می باید کہ بیاء معروف باشد
ولفظ مرکب باشد از ریم بہ معنی چرک و نون نسبت، وہم چنیں شوخگن
مرکب است از شوخ چرک وگن کہ لفظِ نسبت است و مخففِ گین و میلا
بیاے مجہول در رسالہ مجمع کہ انواع جنس دراں باشند، اُباشہ بضم الف و
باے موحدہ وشین" لیکن لفظ اُباشہ بہ معنی مذکور مخصوص صاحب جہانگیری
است و بہ ثبوت نرسیدہ چنانکہ در سراج اللغہ نوشتہ ام ونیز میلا مخصوص
مجمع فقرا است وزیارت گاہ خواہ از مسلمان باشد خواہ از ہنود [=]

میدر۔[2] در رسالہ "مادر کہ اینکس نزادہ او نباشد، مادرینہ و بعضے ماریزہ

---

[1] ب : موہ، ج : موہ، آصفیہ : مُنہ آجانا،

[2] نسخہ ج "میدر" نیز بلیٹس

بہ معنی دایہ گفتہ اند، لیکن ظاہر آنست کہ میندر مخفف مادر اندرست کہ الف را با ماله یا کردہ اند پس لفظ فارسی است کہ در ہندی مستعمل شدہ و لفظ ہندی مستعمل شدہ و لفظ ہندی مشہور آنہ بدین معنی سوتیلی ماست۔ [=]

مینڈک۔ غوک کہ بتازی ضفدع خوانند، چغز بجیم فارسی و سکون غین و زاے معجمہ [=]

مینڈھا۔ در رسالہ[1] دنبہ۔ سیر زن کہ بہ عربی نُہاز گویند، قوچ بضم قاف و جیم فارسی" لیکن نہاز لفظ فارسی است بہ معنی تُبزے کہ پیش رو گلہ باشد و آنرا الخبزانہ نیز گویند، و بہ معنی مینڈھا کہ گوسفند سر زن را نیز گویند معلوم نیست از کجا آوردہ و اینکہ عربی پنداشتہ نیز خطاست، و در قاموس نہاز چیزے کہ بہ سینہ[2] او زنند براے رفتن۔ [=]

مینڈ[3]۔ بلندی اطراف کشت کہ بذر گران آمد و شد بران کنند یا براے محافظت بود۔ مرز بفتح میم و سکون راء مہملہ و زاء معجمہ، پُلوان بضم باے فارسی و سکون لام و واو یالف کشیدہ و نون پُلوَن بحذف الف مخفف۔ [=]

مینڈ۔ خوشبوئے کہ از جانورے کہ شکل گربہ بود حاصل شود زباد بفتح زاء معجمہ و باے موحدہ بالف کشیدہ و دال مہملہ، و بعضے زباد بہ معنی گربہ مذکور نوشتہ اند لیکن بہ صحت نہ پیوستہ۔

مینگنی۔ سرگین شتر و گوسفند وغیرہ و بتازی بعر بباء موحدہ و سکون عین،

---

[1] برہان بیرون زن نادیدہ، [2] ج "بر سر او زنند"، [3] سیٹر پلیٹس

پشنگ بکسر باء فارسی وشین معجمه - [=]

شیمی - در رسالہ" ترہ است کہ دانہ آں را برائے دفع باد خورند"

شلمیت بکسر شین معجمه وسکون میم ولام بیا رسیده و فوقانی، امّا سروری گوید که در اکثر نسخ چنیں است واصح آنست که شنبلید گل سورنجان است وشنبلیله که بدو لام که حلبه باشد غیر آنست وتحقیق آنست که شنبلید مشترک است در حلبه که به ہندی میتھی خوانند وگل دیگر که خوشبو بود.

[=]

میل نہ کا - در رسالہ" شوخ بُن ناخن، رفغ بضم راء مهمله وفاو غین معجمه" لیکن در قاموس است رُفغ بفتح وضم، چرکِ ناخن یا چرک بغل وبیخ ران وغیره وہر جائے که بند اعضاے بود وچرک دراں جمع شود. [=]

مین پھل ^[۱] - دوائیست مشہور، جوزقی بجیم تازی وراے معجمه - [=]

ا۔ بربان - ۲۔ آصفیہ -

باب النّون

[ن]

ناک کی کونپل - سر بینی، مارن بمیم بالف کشیدہ درائے مہملہ ونون زدہ، و ایں موافق قول کنز اللغہ است لیکن در قاموس است، المارنُ الأنفُ اوطرفُہ او مالانَ منہُ دریں صورت مشکوک باشد۔ [=]

ناک کی جڑ - در رسالہ "بن بینی، عرنین بکسر عین وسکون رائے مہملہ و دونون وتحتانی درمیان" لیکن در قاموس است العِرنینُ بکسر الأنفُ کُلّہ او ماصَلُبَ من عظمِہٖ [=]

ناک کا بھنتر[1] - در رسالہ "اندرون بینی، خیشوم بخاء معجمہ وتحتانی زدہ وشین معجمہ بواو رسیدہ ومیم" لیکن در منتخب اللغہ خیشوم بیخ بینی گفتہ، و ہم چنیں از قاموس بیخ بینی مستفاد می شود، دریں صورت ناک کی جڑیں باشد کہ آں را عرنین گفتہ [ناک کا بھیتر =]

ناک کی دورک - در رسالہ "دورک بینی، اسھران بفتح ہمزہ وسکون سین مہملہ وہا و رائے مہملہ" لیکن در قاموس است اسھران بینی[2] و ذکر دورک

---

[1] ناک کا بھنتر (ہاب)، [2] الأشھرانِ الأنفُ والذَّکَرُ

که بینی در آن باشد و دو رگ بینی و دو رگ چشم و دو رگ از خصیتین [=]

ناک کے بیچ کی دیوار - دیوار اندرونِ بینی ، و تیره بواو فوقانی بیار سیده و راء مهمله [=]

ناڑی - در رساله آنکه نبض و رگ خوانند ، عرق بکسر عین مهمله زده و رای مهمله زده و قاف ، لیکن ناڑی در اصل هندی به معنی رگ است و نبض در عربی جنبیدن رگ ، چنانکه در منتخب اللغه است و بمجاز به معنی رگ مسطور گاهے اطبا استعمال کنند و رگ مذکور را شریان خوانند بکسر شین معجمه که متصل است بدل و رگ اعم است که بر رو رید ے بکفتح و راے مهمله بیار سیده که رگ متصل به جگر باشد استعمال کنند ، و همچنیں عرق ، پس یکے نباشد [=]

ناخدا - در رساله "کشتی بان جهاز که خطرات دریا را که از آن بجهاز ضرر رسد در نظر دارد" راموز لیکن ناخدا در اصل به معنی صاحب و مالک کشتی است چه مرکب است از ناؤ به معنی کشتی و خدا به معنی صاحب ، و در هندی نیز کشتی را ناؤ گویند پس از عالم توافق باشد و به معنی که نوشته او را معلم گویند و اگر گاهے آمده مجاز است و راموز به معنی کشتی بان و ناخدا اگرچه موافق اکثر اہل لغت است لیکن خطاء فاحش است و سبب اشتباه آنست که شیخ آذری گفته :-

---

۵ے نفائس -

تن چو کشتی است اندرین دریا　　رہبر و بادبانش فضل خدا
ہست راموز مرشد کامل　　که برد مرد را سوے ساحل

وازیں جا دریافت می شود که راموز ناخدا است و حال آنکه راموز بمعنی ماہی است بغایت دلیر و جنگ جو و باآدمی اُنسے دارد و باکشتی ہمراہ باشد واگر ماہیان دیگر قصد کشتی کنند مانع آید واگر کشتی غرق شود مردم را بکنار رساند چنانکه ہم شیخ گوید :-

ع ماہیے ہست نام آں راموز کما فی الرشیدی و راموز در عربی دریا ست [=]

نائی - آنکه حلاق گویند بجاے مہملہ مزیّن بکسر تحتانی مشدّد و در فارسی موتراش اینکه در ہندوستان حجام گویند اگرچه من حیث المجاز درست می شود اما سندِ آں دریافت نشده [=]

نال - در رسالہ" دست افزارے که جولاہگان ماشوره دراں انداخته جامه بافند و بتازی منسج بکسر میم و نون زده و جیم گویند" اما فقیر آرزو گوید که نال مشترک است در فارسی و ہندی و آں دراصل بمعنی چیز خالی است لهذا بر نے نیز اطلاق آں آمده و اینکه بمعنی ریشهٔ قلم آمده اگرچه قوسی منکر آنست اما در کلام متاخران بسیار دیده شد و ظاہرا مجاز است و نیز نال در رسالہ" پوستے که با بچه بیروں آید سلا بسین مہملہ و تشدید لام" و ایں خطاست چرا که نال مثل روده چیز لیست دراز که از ناف بچه بر آمده باشد و پوست مذکور را جھلی خوانند - [=]

ناندھ - در رسالہ" تغارِ سفالین که رنگریزان دراں پارچہ ہا رنگ کنند و بنگاه دارند و مردم جامه شویند مرکن بکسر میم و سکونِ راے مہملہ" لیکن

در منتخب وغیرہ مرکن ظرفے از سنگ یا گل کہ جامہ دراں شویند [=]

ناس دانی ۔ در رسالہ "آنچہ دروے داروے انداختنی در بینی نگاہ دارند، مسعط بضم میم وسکون سین وعین وطاہر سہ مہملہ" لیکن مسعط در قاموس بضم، وبوزن منبر بہ معنی چیزے است کہ سعوط دراں کردہ در بینی اندازند دریں صورت غیر ایں باشد، ونیز ناس دانی مخصوص تنباکو است کہ اہل ہند خصوص مردم پورب کہ مشرق رویہ ہند است سعوط دراں اندازند ونگاہ دارند [=]

ناریل[1] ۔ جوز ہندی کہ نارگیل خوانند ونارجیل معرّب آنست [=]

ناس ۔ در رسالہ "چیزے خشک کہ در بینی چکانند، سعوط، وآنچہ تر باشد آنرا لشوغ خوانند" وایں سہو است چراکہ ناس در ہندی بر چیز خشک وتر کہ در بینی چکانند واندازند اطلاق کنند بخلاف سعوط، ونشوغ بنون وشین وعین مہملہ در کنز اللغہ داروئے کہ درمیان دہن فروکنند دریں صورت نزدیک باشد بہ معنی گھٹی کہ اطفال را دہند واز کتب دیگر بہ معنی سعوط نیز معلوم می شود پس مخصوص بچیز رطب نباشد ۔ [=]

ناشپاتی ۔ در رسالہ "میوۂ بکلانی سیب امّا از اں بالذت تر وبہ عربی کمثری بفتح کاف تازی وضم میم وسکون ثاے مثلثہ وراے مہملہ وتحتانی کہ الف خواندہ شود، امرود بہمزہ وسکون واو" لیکن ناشپاتی خود لفظ فارسی است وہم چنیں امرود وامرود بفتح اول شہرت دارد وغالباً در ناشپاتی وامرود تفاوت گونہ ہست ۔ واللہ اعلم ۔

---

[1] نفائس : ناریل ۔

ناگیسر- دوائیست، نار مُشک [=]

نارو[1]- در رسالہ" مرضے کہ در اعضاے مردم مثل رشتہ پدید آید و آں را رشتہ نیز گویند، عِرق، لیکن نارو در فارسی آمدہ این قدر ہست کہ در ہندی اکثر نارو ابتہ یا دت الف گویند [=]

نتھ- در رسالہ" حلقۂ زرین کہ زنان در بینی کنند، خوق بخاء معجمہ و واو معروف و قاف"، لیکن از قاموس بفتح اول مستفاد می شود و آں بہ معنی حلقۂ گوش است پس بدو وجہ خطا باشد [ناتھ (ہاب)=]

نٹ- در رسالہ آنکہ چوبے بلند بزمین فرو برند و از اطراف ریسمان ہا بندند و شخصے آمدہ دست برآں ریسمان ہا زند و بر سر آں چوب بلند بر آید و بازی ہائے عجیب و غریب کند و آں را دوال باز نیز گویند، سازو" لیکن این از چند جہت غلط است اول آنکہ آنچہ دیدہ شدہ چوب نباشد بلکہ نئے ضخیم کلاں بود دوم دوال باز قمار باز را گویند، سوم آنکہ سازد نیز ساز د باز است چنانکہ در کتب معتبرہ آوردہ، سازد ریسمانے در غایت استحکام کہ از لیف خُرما سازند و اکثر در کشتی ہا بکار برند و مجرمان را بحلق کشند و در عرف حال رسن باز و ریسمان باز گویند و درین ایام بعضے از مردم ولایت آمدہ اند و خود را طاس بازی گویند و اکثر عمل رسن بازی ہا می نمایند و شعبدہ بازی کہ حُقّہ بازان کنند نیز کنند [=]

نٹوا- در رسالہ" طفل بازی گر کہ آں را مشعبد نیز خوانند، اعجوبہ" و درین عبارت خبط و غلط بسیار است زیرا کہ نٹوا طفل بازی گر را نہ گویند بلکہ

---

[1] نفائس: ..... العِرق المدنی: بہ سبب حدوث در مدینہ۔

بازی گر رانٹ یا حقہ باز نامند داگر مراد از بازی رقص است
چنانکہ استعمال حال اہل ایران ست پس اطلاق مشعبد بران درست
نبود و نیز خصوصیت بطفل ندارد و نیز نٹوا قومے است از رقاص کہ
موافق کتب علم موسیقی رقص کند و مشعبد خیر آنست و اعجوبہ در کشف اللغات
بہ معنی کار عجب ڈنو بادہ آوردہ و در قاموس وغیرہ نیز بہ معنی مذکور نیست
ونٹوا مخصوص طفل نیست بہر حال آنچہ نوشتہ افادہ غریبے است۔
پنچوڑنا[۱]۔ افشردن و لفارسی قدیم شپلیدن بکسر شین معجمہ و باے فارسی
ولام بیا رسیدہ[۲]، و بتازی عصر بعین مہملہ و سکون صاد و راو ہر دو مہلہ [=]
نِنداسا۔ کسے کہ او را خواب آمدہ یا بید از خوابے کشیدہ باشد، خواب آلود۔
نَرّی۔ بہ تشدید دوم، ناے گلو، حنجرہ بجاء مہلہ و نون زدہ و جیم و راء
مہلہ، و بہ تخفیف پوست بز و لفارسی سختیان بفتح سین مہلہ و سکون خاد
فوقانی مکسور و تحتانی بالف کشیدہ و نون، اگرچہ سختیان اعم است
از پوست گوسفند و نر در ہندی بہ معنی آدمی مرد مرد است و مقابل آں
ناری بہ معنی زن و در فارسی مطلق نر خواہ انسان باشد خواہ حیوان،
و ایں ہم از عالم توافق است و نظیر ایں سمن است کہ در ہندی بہ معنی
مطلق گل است و در فارسی گلِ خاص۔ [=]
نِربسی۔ بیخے دوائی کہ تریاق زہر است و بتازی جدوار گویند بجیم تازی
ماہ پرویں بباے فارسی و راء مہلہ و واو بیا رسیدہ و نون۔

---

[۱] نفائس: نچوڑنا۔ [۲] شپلیدن۔ [۳] نِنداسا (نور):
نفائس: ایضاً۔ [۴] نفائس۔

نس۔ در رسالہ" بہ معنی پے، عصمت بفتح عین و صاد ہر دو مہملہ و بائے موحدہ"، لیکن نس بہ معنی رگ است نہ عصمت کہ بفارسی پے خوانند و پے سخت را کوفتہ بر کمان پیچند و بہ ہندی نزونگہ گویند۔ [=]

نِسوت[۵۱]۔ دواے مشہور ست، تُربُد بفتح فوقانی و سکونِ راء مہملہ و باء موحدہ و دال مہملہ [=]

نشاستہ۔ در رسالہ" جسد گندم گالہ"، لیکن نشاستہ خود لفظ فارسی است و بہ عربی نَشاء گویند بکسر نون و فتح شین و ہمزہ، کمافی کشف اللغات۔ [نشاستہ=]

نقشا۔ در رسالہ" صفحہ یا تختہ کہ نقاشان و مصوران جہت اظہار صنعت آنچہ خواہند بر اں کنند ارتنگ بفتح ہمزہ و سکون راء مہملہ و فتح فوقانی و سکون و کاف فارسی"، لیکن ارتنگ کارنامۂ نقاشان کہ عمل ہاے خوب دراں دارند و بروقت اظہار نمایند و صاحب رشیدی گوید کہ کارنامۂ نقاشان چین را ارتنگ و نقاشان روم را تنگ خوانند و ایں ہیچ نیست تنگ مخفف ارتنگ است بہر حال نقشا در ہندی صورت عمارت است کہ استادان بِنا پیش از رنگ ریختن ساختہ[۵۲] بہ نظر صاحب عمارت در آرند و نقشہ مصور ہرگز مستعمل نیست [=]

نکھتورا[۵۳]۔ در رسالہ" سوراخ بینی، مَنخر بفتح میم و نون زدہ و خاء معجمہ و راء مہملہ"، لیکن نکھتوڑا در عرفِ اُردو وغیرہ بہ معنی حرفِ ناز و غرور است

---

۵۱ نفائس: نچوڑنا۔ ۵۲ = طرح عمارت افگندن۔ ۵۳ مطابق ب و ج، نکھتوڑا، نور: نکٹورا۔

و به معنی سوراخ بینی - [=]

نکسیر - خون بینی، رُعاف بضم راء مهمله وعین وفا [=]

نکٹا - در رسالہ" شخصے که بینی او از بن بریده باشد، اصلت به همزه وصاد مهمله وفوقانی اشرم به شین معجمه وراے مهمله سر بینی بریده، وافطس بطاء وسین هر دو مهمله مردنماے بینی فرونشسته، والزم بلام کوتاه بینی واقعم بقاف وعین مهمله بن بینی فرونشسته واخطم بخاے معجمه وطاے مهمله دراز بینی واخشم بخاے معجمه وثاے مثلثه پهن بینی، واقنی بقاف ونون کش بینی واذلعت بذال معجمه وخا هموار بینی واجدع بجیم ودال وعین هر دو مهمله بریده بینی"، لیکن اصلت در قاموس وغیره به معنی شخصے که بینی او از بن بریده باشد نیست بلکه در کنز اللغه به معنی پیشانی کشاده است ونیز اشرم در کشف اللغات به معنی شگافته است والزم به معنی کوتاه بینی در کتب لغت واقنم از قاموس پهن یا سطبر بینی معلوم می شود واجدع که ماخوذ است از جدع به معنی بریده بینی یا گوش بریده یا دست یا لب بریده مستفاد می شود - [=]

نکیل - در رساله" چوبے یا آهنی که در بینی شتر کنند وبتازی خزاعه بضاد معجمه وراء مهمله خوانند، ورس بفتح واو وسکون راء مهمله وسین بے نقطه لیکن بعضے ورس بفتحتین گفته اند، وچون به معنی مرس که به معنی ریسمان گلو است نزدیک است احتمال تصحیف دارد، وتحقیق این در سراج اللغه مرقوم است - [=]

نکا پورا - چار خط باشد که قمار بازان کشند در یک علامت یک ودر خط دوم علامت دو ودر سوم علامت سه ودر چهار دائره بکشند وآن را

سدراک بفتح سین مہملہ و سکون دال رائے مہملہ نیز گویند سریدہ بوزن خریدہ"
بدال شاید غلط باشد و صحیح سریرہ برائے مہملہ بود چراکہ سریرک بوزن پنیرک
بہ معنی خط قمار آوردہ اند پس احتمال دارد کہ سریرہ نیز آمدہ باشد اگرچہ
لفظ سریرہ در کتب نیست و نیز سریرک خطے کہ برائے قمار بر زمین کشند
و بودن نکاپور را بہ معنی مذکور یقینی نیست و ظاہراً سریرک مرکب است از
سریر و کاف نسبت، پس خط مذکور برین تقدیر چار ضلع داشتہ باشد پس
احتمال آنچہ در رسالہ مذکور است می شود واللہ اعلم۔ [نکاپور =]

تک بجا۔ مشت زدن بر بینی و بہ عربی وکز بفتح واو و سکون کاف و راء
مہملہ خوانند، و تصحیف وکز بزاء معجمہ نیست کہ ہر دو آمدہ کما فی القاموس۔

نکھ۔ در ہندی بہ معنی مطلق ناخن ست و نیز ناخن کہ از حیوان دریائی
حاصل شود و در خوشبو یہا بکار برند، اظفار الطیب بظائے و ب۔ ناخن پریان۔
[=]

نک چھکنی۔ در رسالہ" دوائیست کہ چوں بو کنند عطسہ بسیار آید، انگاہ
[=]

نگلنا۔ در رسالہ" ناجاویدہ فرو بردن در حلق و بتازی بلع خوانند بیائے
موحدہ و عین مہملہ اوبار بدن[1] بفتح الف. و بائے موحدہ بالف کشیدہ
و راء مہملہ، لیکن نگلنا بہ معنی فرو بردن چیز نیست در حلق اعم انجاویدہ و ناجاویدہ
و ہمیں قسم بلع و اوباریدن بہ معنی فرو بردن است۔ [=]

نلی۔ نی میانہ تہی کہ جولاہگان ریسمان بر آں پیچیدہ در ماکو نہند و جامہ

---

[1] برہان۔

بافند، ماشوره [=]

نلاونا[1] پاک کردنِ کشت از کاہ، "خشودن بضم خاء معجمہ"، لیکن در جہانگیری خشودن و دور کردن غلّہ و علف، و پیراستن شاخِ درخت آوردہ۔ [غرائب کے نسخوں میں نہیں ملا]

نل ۔ نے کہ بہ عربی قصب خوانند و ظاہراً نال و نل یکیست کہ نل مخفّف نال است پس توافق فارسی و ہندی باشد۔

ننہال[2] ۔ خویشی از جہت مادر و بتازی خؤولہ بفتح واوِ اول بدوم رسیدہ۔ [=]

نواڑ۔ در رسالہ "آنچہ از ریسمان بافند و دوال بقچہ کنند و چارپایہ بافند قیط بقاف و طاء حطّی بوزن فعیل"، لیکن آنچہ از قاموس و کشف اللغات ظاہر می شود، قمیط بوزن فعیل"، سالِ تمام[3] است و قمط بکسر ریسمانے کہ دست و پائے ستوران بداں بندند چنانکہ قِماط و نوار کہ خود لفظ فارسی است ریسمان نیست بلکہ چیزے بافتہ است۔

نونا۔ در رسالہ "خم شدن برائے چیزے، و امیدن"، لیکن ایں خطا است زیرا کہ نونا برائے چیزے ضرور نیست، خم شدنِ درخت وغیرہ را نیز گویند و نیز دامیدن بر بالائے چیزے شدن و برابر بہ چیزے شدن، و در سروری از بیخ برکندن و پاشیدن تخم وغیرہ آوردہ، و بہ معنی خم شدن ہیچ جا نیست۔ [=]

---

[1] نِرانا و نَرانا (پلیٹس) [2] نفائس : نانہالی

[3] نوتار، ناونا (پلیٹس) آصفیہ : نِونا : ب : ۃالف : نیوا۔ [4] الف۔

نواسا۔ در رسالہ" دختر زادہ کہ بہ عربی سبط گویند بکسر سین مہملہ و بائے موحدہ و طاء مہملہ نبیسہ بنون مفتوح و بائے موحدہ"، لیکن در قاموس است السبط ولد الولد، دریں صورت غیر دختر زادہ بود، و اگر ولد اعم از پسر و دختر باشد پس اعم باشد از دختر زادہ و نیز در تحفۃ السعادت است کہ نبیرہ از جانب دختر و نیز از جانب پسر اما حق آنست کہ ہر دو بہ معنی ولد ولد است خواہ دختر باشد خواہ پسر و نبیسہ بفتح و تحریک ہر دو درست است [=]

نہورا[1]۔ اظہار نعمت از منعم بر کسے کہ نعمت باو دادہ باشند، مِنّت بکسر میم و تشدید۔

نہار۔ در رسالہ" آنکہ از بامداد چیزے نخوردہ باشد، لیکن مخفف ناہار کہ خلاف آمدہ بہ معنی شخص چیز ناخوردہ و اہار مشترک است در ہندی صحیح نہار نرنے است بکسر و رائے مہملہ و نون مفتوح و تحتانی۔

نُہرنا۔ اوزارے کہ ناخن بداں گیرند و دور کنند ناخن بُرا۔ [=]

نہالی۔ بستر پنبہ دار کہ بالاپوش سر گویند، زیر افگن بزاء معجمہ و بائے موحدہ، و آنچہ زیر افگند زیر افگن بتحتانی مجہول"، لیکن نہالی خود لفظ فارسی است، شاعر گوید ؎

نہال ساختہ سرو قدش نہالی را

و دیگرے گوید ؎

بہ تن بو یا کند گل ہائے تصویر نہالی را

---

[1] نہورا دنہوڑنا (نور)

وهندی اصل آں سورا است بفتح سین[1] مہملہ وسکون دواو وراء مہملہ [=]

نیل کنٹھ - در رسالہ" جانورے کہ بتازی عقیق گویند، سبزک بسین مہملہ و بائے موحدہ وزائے معجمہ، لیکن در قاموس اَلْعَقْعَقُ طَائِرٌ اَبْلَقُ بِسَوَادٍ وَبَیَاضٍ لَیْثَبُہ صَوْتُہ اَلْعَیْنَ وَالْقَافَ و بعضے از فضلا نوشتہ اند کہ نوعے از کلاغ است، وصاحب رشیدی زاغ دشتی گفتہ و توسی معنی آں کلاژہ[2] آوردہ، وکلاژہ کلاغ پیسہ است نیل کنٹھ نیست، بہرحال اگرچہ بعضے عقعق را سبزک گفتہ اند، و سبزک در برہان قاطع جانورے است سبز رنگ سرخی آمیز و تاجے مثل ہُدہُد دارد و بہ عربی شقراق خوانند و ایں اگر بہ ثبوت رسد نزدیک است بہ نیل کنٹھ یا خود نیل کنٹھ واللہ اعلم [=]

نیو - در رسالہ" بنائے دیوار کہ بہ عربی اساس خوانند، پایے دار" لیکن در کتب پائدار بہ معنی باقی وہمیشہ است و برقرار دمقاومت کنندہ است و بہ معنی مذکور پایے لبست وظاہرا سہو قلم ناسخ است - صحیح پایے دیوار باشد [=]

نیمہ - جامۂ کوتاہ آستین و دامن پیش باز، نیمہ تنہ بنون بیا رسیدہ وفوقانی ونون ہر دو مفتوح، وترلک[3] وتلک وکاتی نیز گویند، لیکن در ہندوستان تلک جامۂ مخصوص زنان است -

نئے پنج - اسپے کہ داخل سال پنجم شدہ باشد وہمہ دندان او برآمدہ

---

[1] مطابق ب: باقی نسخوں میں شین معجمہ ہر دو [2] کلاژ، ارہ، کلاژہ (برہان) [3] برہان -

باشد، ہمرف شدہ بفتح ہا و سکون میم و راء مہملہ مفتوح و فا و شین معجمہ مضموم و دال و بہ عربی قارح بقاف و راء مہملہ۔

نیبو در رسالہ "میوہ ترش مزہ بہ عربی حماض گویند، لیموں" و ایں خطاست چراکہ حماض بوزن رمان سبزہ است ترش مزہ کہ برگہایش مثل کاسنی باشد و ظاہرا ہماں است کہ بہ ہندی چوکا ست و حماز بزاے معجمہ بہ معنی ترش است چنانکہ ہم در قاموس است رمانۃ حامزۃ فیہا حموضۃ و آں نیز اعم است از لیمو و لیموں معرب نیبو است [=]

نیلا تھوتھا۔ توتیاے سبز۔ ظہر فون بظاء معجمہ [=]

نیارنا۔ پاک کردن باغ و کشت از گیاہ خودرو و خار و خلاشہ، خارہ بفتح و فوقانی بالف کشیدہ و راے مہلہ و قیل بضم اول۔

نیل بری - در رسالہ "چیزے باشد کہ جامہ را بداں رنگ کبود کنند و آں را جدبل نیز خوانند، لیلنج، و آں مبدل لیلنگ است بفتح ہر دو لام و سکون تحتانی و نون زدہ و کاف فارسی" اما تحقیق آنست کہ لیلنج نیل است کہ اصیل باشد و نیل بری مغشوش بود۔ [=]

نیلا - در رسالہ "اسپ موے سفید، خنگ بکسر خاء معجمہ و سکون نون و کاف فارسی" لیکن تحقیق آنست نیلا چیز کبود است عموماً و اسپ خصوصاً و آں اسپے باشد کہ سابق در رنگ آں کبودی بودہ و اگر در اصل سفید بود بور خوانند۔ [=]

---

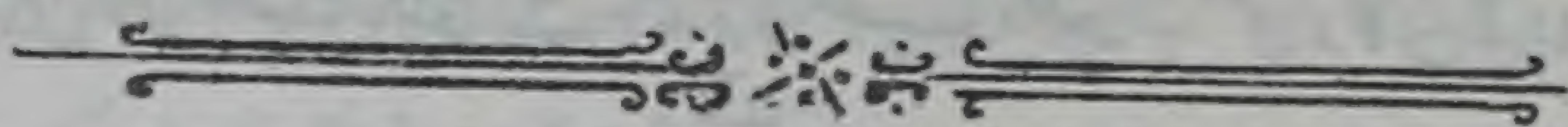
۵۱ ن۔ ترہ۔ ۵۲ برہان: خارہ۔

۵۳ بضم اول و ثانی مجہول۔

باب الواو

[و]

ویرنا۔ در رسالہ" انداختنِ غلہ و تخم در کشت وقتِ کاشتن، شومیزید بفتح شین معجمہ و میم بیا رسیدہ و زائے" لیکن شومیزیدن در جہانگیری بواو مجہول است بہ معنی زراعت کردن و آں اعم است از شیار کردن و تخم ریزی نمودن و فارسی صحیح ویرنا کشت و کار است۔ [=]



باب الهاء

[ہ]

ہاہا۔ الفاظیست کہ در وقت نہایت عجز و اضطرار گویند، مطلقاً خواہ در جلب منفعت خواہ در دفع مضرت، جگی جگی بکسر ہر دو جیم تازی وہر دو کاف بیا رسیدہ[1]۔

ہاٹ[1] ۔ در رسالہ" دکان کہ کلبہ نیز خوانند، حانوت" لیکن در قاموس حانوت بجاے مہملہ بہ معنی دکان مے فروش و خود می فروش آوردہ، وہم چنیں در کشف اللغات امّا در منتخب اللغہ بہ معنی دکان نیز آوردہ، وکلبہ در فارسی بہ معنی خانۂ مختصر[2] است بہ معنی دکان نیست، بدانکہ لفظ دکان مخفّف دکّان بہ تشدید است و ایں قاعدۂ فارسیان است کہ اکثر الفاظِ مشدّد عربیہ بہ تخفیف خوانند مثل قد و خد و جادہ وغیرہ و اینکہ اہل ہند دوکان بواو نویسند خطاے محض است یا بہ تشدید یا بہ تخفیف وقیاس لفظ دنیا دریں جا صحیح نیست۔ [=]

ہانگی ۔ نوعے از غربال کہ باریک تر بیزد، تنک بیز بضم فوقانی و نون وسکون کاف تازی و بائے موحدہ وتحتانی مجہول وزاء معجمہ" بدانکہ

---

[1] برہان: ہر دو کاف فارسی۔ [2] ب: محقّر

لفظ تنک بضمتین و فتح اول ہر دو مشہور است، اول عرف بعضے از اہل ایران است۔ و آں بہ معنی چیزے است کہ حجم کم داشتہ باشد مثل رود تنک و ظرف تنک کہ جسمیّت او من حیث العمق کم بود و ایں نزدیک است بہ معنی تنک کہ در ہندی بہ معنی کم است پس از عالم توافق باشد غایتش تفاوت عموم و خصوص بود چنانکہ سابق نوشتہ آمد [=]

ہانپھنا۔ ہاپھنا۔ از گرانی و مشقت دم برآوردن، رخیدن بفتح رائے مہملہ و خائے معجمہ بیار رسیدہ [ ]

ہالوُن۔ در رسالہ" دانہ کہ آں را حب الرشاد گویند ہلیون" لیکن ہلیون در منتخب گیاہے است کہ آں را مارچوبہ خوانند پس خطائے محض باشد

[=]

ہاتھی دانت کا جوڑا۔ در رسالہ" دستانہ از عاج، وقف بفتح واو و سکون قاف و فا" لیکن سابق وقف بہ معنی جوڑا نوشتہ دریں صورت مکرر نوشتہ، ظاہرا سہو است امّا آنچہ کہ دریں جا نوشتہ صحیح است۔

[=]

ہار۔ در رسالہ" آنچہ از مروارید وغیرہ در رشتہ کشیدہ زنان و بادشاہان در گلو اندازند۔ گریوازہ بہ کاف فارسی و رائے مہملہ و یائے مجہول و واو یا الف کشیدہ و زائے معجمہ" لیکن ہار در فارسی نیز آمدہ چنانکہ در کتب لغت مسطور است بہ معنی مطلق چیزے کہ از پے ہم در رشتہ کشند، ہجری گرگانی گوید:۔

زدہ دُر یا در وہجر ہمادر گسستہ ہار مروارید در بر

و نیز در گریوازہ زائے دوم مہملہ است، چنانکہ در سراج اللغۃ نوشتہ ام۔

[=]

ہتھوڑا[1]۔ اوزار آہن گراں کہ بآن آہن پارہ را کوفتہ چیزے سازند، پتک بضم باے فارسی و فوقانی زدہ و کاف تازی و چکش بفتح جیم فارسی و ضم کاف تازی و شین معجمہ۔ [=]

ہتکڑی۔ در رسالہ چوبے سوراخ کردہ کہ در دست گنہ گاران کنند، دو شاخہ بعضے گویند دو شاخہ در گردنِ گناہ گاران باشد، مؤلف گوید: ہتکڑی اکثر زنجیرے یا شر حلقہ دار کہ در دست مجرمان کنند و دو شاخہ چوب باشد و نیز دو شاخہ در گردن باشد نہ در دست و قول دوم صحیح است۔ [=]

ہتھّا۔ چوب دستِ آس کہ بداں آسیا گردانند، رائد براے مہملہ با الف کشیدہ و ہمزہ و دال [=]

ہتھیلی۔ کفِ دست، راحت،

ہتھلی[2]۔ چوبے کہ بافندگان ہنگام بافتن بر جامہ می زنند، بفتری بفتح باے موحدہ و سکونِ فا و فوقانی و راے مہملہ۔ [=]

ہتھا۔ شکارے کہ مردمان حلقہ کردہ استادہ شوند و درمیان ہر جنس شکار کہ باشد صید کنند نرگ بفتح نون و سکون راے مہملہ و کاف فارسی، و شکار جرگہ بفتح جیم و قیل بکسر، و بہ ترکی قمرغہ بفتح قاف و میم زدہ و فتح راے مہملہ و غین معجمہ، و نیز بیخ است و ظاہرا ہمان است کہ بیروح بفتح باے موحدہ و سکون تحتانی و راے مہملہ بواد رسیدہ و

---

[1] ب: ہتوڑا، ج ہتھورا: ہا ب: ہتھورا۔ [2] الف: ہتھلی۔

حاے مہملہ گویند کمافی القاموس؛ و در کشف اللغات ببیروح بہ تقدیم تحتانی بر موحدہ آوردہ و قول اول اقوی است۔

ہچکی[1]۔ معروف، بتازی فواق بفا و واو بالف کشیدہ و قاف خوانند، ہکہک بکسر ہا و فتح کافِ دوم کہ ہم تازی است، لیکن ہچک نیز بدین معنی در فارسی آمدہ پس از عالم توافق باشد [=]

ہڈجرّی ۔ تپے کہ در استخوان مردم باشد، ملیلہ بمیم بوزن فعیلہ۔

ہِرنوٹا۔ آہو برہ و غزالہ و غزال، اگرچہ فارسیان غزال بہ معنی مطلق آہو استعمال کنند و شاخے برائے آں ثابت کنند۔ [=]

ہرتال و ہڑتال۔ در رسالہ "آنچہ بتازی ذب گویند" زرنیخ لیکن در قاموس وغیرہ زرنیخ بکسر اول بہ معنی دواے معروف آوردہ پس ایں نیز عربی باشد [=]

ہَروَل[2]۔ در رسالہ "پیش آہنگ لشکر، مقدمۃ الجیش"، لیکن ہرول غلط عوام و دہاقین ہندوستان است، صحیح ہراول است کہ لفظ ترکی است [=]

ہڑبڑانا[3]۔ مضطرب شدن پلپسہ بفتح باے فارسی و لام زدہ و میم و سین مہملہ ہر دو مفتوح، و در عرف حال دست و پا گم کردن۔

ہَڑپھنا۔ در رسالہ "چیزے ناچا دیدہ فرو بردن، نوارید ن" لیکن ہڑپھنا زبانِ اُردو و اہل شہرہا نیست، شاید زبانِ قریات و مواضع

---

[1] برہان ہکک۔ [2] ہراول، ہَرَوَل (پلیٹس) [3] ب۔ہرہرانا، نفائس: ہڑہڑانا۔ [4] الف: زبان اُردو، اہل شہرہا۔

باشد و بدین معنی ہگلنا شہرت دارد، چنانچہ سابق نوشتہ آمد۔ [=]

ہکلا - دررسالہ" آنکہ زبانش در گفتن آویزد و چند مرتبہ لفظ را تکرار کند بعد از ان سخن گوید تاتا بہردو فوقانی"، لیکن این سہو است و حالت مذکور الکنت و صاحب حالت را الکن خوانند، و در کنز اللغہ است تاتا آنکہ زبانش بلفظ تا لغزد و بعضے گویند آنکہ وقت گفتن تاتا را تکرار نماید، درین صورت از ہکلانا اعم باشد [=]

ہگنا - براز کردن، ریدن برائے مہملہ بیار رسیدہ [=]

ہل - دررسالہ" چوب مزارعان کہ زمین را بدان شیار کنند، قلبہ بضم قاف و سکون لام و بائے موحدہ" بدانکہ لفظ قلبہ بہ معنی مذکور در ہندوستان شہرت دارد لیکن از کتب لغت باثبات نمے رسد و در قاموس المِقلَبُ کمنبرٍ حدیدۃٌ یُقلب بھا الارضُ المنزرعۃ و فارسی آں آہن چوب[^1]۔ [=]

ہلہلانا" جنبانیدن چیزے در چیزے تا قرار گیرد یا یکے گردد، حصحصہ بہردو حائے مہملہ و دو صاد بے نقطہ" اما تحقیق آنست کہ ہلہلانا بسیار جنبانیدن است بخلاف حصحصہ آرے بہ معنی مذکور آمدہ [=]

ہلا کے بھرنا - جنبانیدن پیمانۂ غلہ وغیرہ تا دراں بیشتر گنجد، بتازی دعدعہ بہردو دال و بہردو عین مہملہ، ناویدن[^2] بنون کذا فی الرسالہ [ہلا کے بھرنا=]

---

[^1]: برہان ندارد، شاید آہن جوت = آہن جُفت۔
[^2]: لیکن برہان: خم کردن و ماندہ گردانیدن۔

ہلس۔ در رسالہ "چوب قلبہ و آں چوبے است دراز کہ از یک سر آں آماج و بر سر دیگر نوع قبہ بر گردن گاو نہند، سنبج بکسر سین مہملہ و فتح باے موحدہ و نون زدہ و جیم تازی" لیکن دریں نظر است چرا کہ بدیں معنی ہل می شود چنانکہ سابق ذکر کردہ شد پس موافق تفسیر او یکے می شود و نیز سنبج بباے موحدہ نیست بفوقانی است بہ معنی چوبے کہ علتک با بر آں نصب کردہ بر گردن گاو بندند و بر بالائے غلہ گردانند تا کاہ از غلہ جدا شود، چنانکہ در سروری وغیرہ است [ہلس و ہلیس =]

ہلدی۔ بیخے است زرد رنگ کہ زرد شود نیز گویند زرد چوبہ و بر عربی عروق الصفر بعین و صاد ہر دو مہملہ و فا خوانند [=]

ہلکارنا۔ در رسالہ " انگیختن سگان را و بتازی اغرا گویند بغین معجمہ و راے مہملہ مہارشہ بشین بر اغالیدن لیکن در کتب معتبرہ اغرا بہ معنی مطلق بر انگیختن است و ہم چنیں بر اغالیدن کہ و رغلانیدن ہوا و مبدل و مخفف آں شہرت دارد [=]

ہنڈوی۔ در رسالہ آنست "کہ چوں کسے زر از شہرے بہ شہرے فرستد بقالے را دریں شہر بدہد تا آں را بر پارچۂ کاغذے نوشتہ بدہد بیکے از گماشتہ ہا یا رفقاے خود کہ در آں شہر بدہند کہ ایں قدر زر بفلان کس بدہد و آں کاغذ را سفتج بضم سین مہملہ و سکون فا خوانند بدانکہ لفظ صحیح ایں ہنڈی ہست بضم ہا و سکون نون بدون واو، و فارسیان ہندوستان در دفاتر ہنڈوی بزیادت واو نویسند و مغلان ولایت ہنڈوی برو تحتانی دسند ایں در دفتر دوم سراج اللغہ مرقوم است۔ و سفتج بجیم معرب سفتہ است [=]

ہِنگت۔ صمغ درختے است کہ بتازی حلتیت گویند بجاے مہملہ ودو فوقانی، وثائے مثلثہ کہ درآخر شہرت دارد بے اصل است لہٰذا اورا حلتیت بوزن سکیت نیز خوانند کما فی القاموس۔ انگژد و انگوژہ بفتح الف وسکونِ نون وکاف فارسی وزائے عجمی ودال، ولغت دوم مشہور است وانگژد مرکب است از انگ بہ معنی درخت مذکور وژد بزائے عجمی کہ بہ معنی صمغ است، ودر فارسی نیز انگ وہنگ ہر دو یکے است از عالم توافق [=]

ہنکارا[1] در رسالہ" آوازے کہ شنوندۂ افسانہ براے تسلی افسانہ گو کند تا بداند کہ گوش می کند وبیدار است نانمش بدو نون مفتوح و میم وشین معجمہ"، لیکن در کتب معتبرہ نانمش بہ معنی چیزہا ندیدہ وبعضے پیرائی کردن آوردہ اند، معلوم نیست کہ صاحب رسالہ از کجا آوردہ [=]

ہنسلی۔ طوقے از زر ونقرہ کہ زنان واطفال درگردن کنند، برہون ببائے موحدہ وسکون راء مہملہ وہاء ونون بوزن مجنون، وبعضے برہون مطلق چیز از میان خالی گفتہ اند مانند دروازہ وچار دیوار وہالہ وطوق کہ در گردن کنند [=]

ہوڑ[2] در رسالہ" شرطے باشد کہ دو کس باہم کنند وچیزے بران مقرر نمایند کہ ہر کہ بردآں چیز از و باشد، جُناغ بجیم مضموم ونون وغین" لیکن جناب نیز بدین معنی آمدہ، تحقیق آنست کہ جناغ بہ معنی سینہ مرغ است کما

---

[1] نور: دہلی میں ہُنکارا، ہنکاری ونیز آصفیہ: ہُنکارا۔ [2] آصفیہ۔

فی البرہان، و بمجاز بہ معنی گروی کہ بعد از شکستن استخوان بہ طریقے معہود می بندند و جناب بیاے موحدہ بہ معنی مطلق گرو است کہ دو کس بندند دارباب لغت را بہ سبب قرب تلفظ اشتباہ دریں دو لغت واقع شدہ [ہوڈ=]

ہوم - در رسالہ" آنکہ برہمنان آتش افروختہ روغن وغیرہ در آں سوزند جوزن بفتح جیم و سکون واو زاے معجمہ و نون" لیکن سہو است چراکہ جوزن شخصے باشد افسون خواندہ جادو نماید پس صاحب ایں عمل را گویند اگرچہ ایں عمل مرسوم اہل ولایت نیست، لہذا جوزن در فارسی بہ معنی مطلق ساحر و جادو مستعمل است۔ [=]

ہولے[1] - در رسالہ" بیاے مجہول خوشہ گندم و نخود کہ سبز بریان کنند، دُلمل بدال و میم بوزن بلبل"، تحقیق آنست کہ دلمل در اصل بہ معنی نخود و گندم خام است و بہ مجاز ہولے، و ہولی بیاے معروف ایضاً در رسالہ جشنے در پھاگن ہندوان کنند و آن روز گلاب و عبیر و گلال و امثال آں بر یک دیگر ریزند و شبانہ آتش افروزند و فردا خاک بسر کنند، سَدَہ بفتحتین"، لیکن ایں غلط است چراکہ سدہ دہم روز بہمن است و بعضے گویند از آں تا نوروز پنجاہ روز و پنجاہ شب ماند و ہولی گاہ گاہ اتفاق افتد دو روز کہ پیش از نوروز باشد و نیز ہولی مرسوم ولایت نیست و سَدہ مرسوم ہند نہ، پس ہر دو را یکے دانستن محل تعجب است و نزدیک است بہ عمل جشن مرد گبران کہ آخر اسفندار پنج روز کنند و جشن مرد گبران رسم

---

[1] ہولا = سبز بھنے ہوئے چنے (نُور)

گیران بود [=]

ہویز - اگرچہ زاے معجمہ دراصل زبان ہندی نیست لیکن ہندوستانیان فارسی داں بعضے جاہا می گویند بہر حال بہ معنی مصالح گرم است کہ در طعام اندازند و بتازی اباز یر بفتح الف و باے موحدہ بالف کشیدہ وزائے معجمہ بیا رسیدہ و راے مہملہ خوانند بوزار بباے موحدہ بوا و رسیدہ وزاے معجمہ

ہونٹھل[1] - در رسالہ "آدم بزرگ لب" برطام بباے موحدہ مکسور و سکونِ راء مہملہ و طاء مہملہ و لب گندہ ہر دو آمدہ [=][2]

بابِ خشتمین

---

[1] نفائس۔ [2] اس کے بعد غرائب میں فارسی عربی اصوات اور گنیوں پر ۲ باب ہیں چونکہ اردو سے متعلق نہیں اس لئے ان کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

صحّت نامہ نوادر الالفاظ

افسوس ہی کاپی اور پروف کی کئی بار صحّت کرنے کے باوجود اس کتاب میں کتابت کی بے شمار غلطیاں باقی رہ گئی ہیں۔ مسودہ واضح لکھا ہوا نہ تھا۔ کاتب فارسی سے واقف نہ تھے۔ کتاب ایسی کہ اعراب، اوقاف، نقطے، شوشے کی معمولی بے احتیاطی سے سنگین غلطیاں بن گئیں۔ جہاں تک ہو سکا انھیں پھر تلاش کیا اور ذیل کے صحت نامے میں درج کر دیا ہی کہ ناظرین کتاب پڑھتے وقت انھیں دُرست کرلیں لیکن چھوٹی موٹی غلطیاں طوالت کے خوف سے یہ سمجھ کر درج نہیں کیں کہ اس لُغت سے اِستفادہ کرنے والے اہلِ علم خود استدراک کرلیں گے۔ اعراب، اوقاف، نقاط کی بے ترتیبی اور اُڑ جانے کے علاوہ اعلام کے بالائی خط جگہ جگہ چھوٹ گئے یا دوسرے لفظوں پر کھینچ دیے گئے ہیں۔ لفظ اور جُملے مکرّر لکھ دیے ہیں۔ دال اور واو میں التباس ہوا ہی۔ "فوقانی" (= ت) کو کاتب اکثر جگہ فوقانی اور ضوقانی لکھ گیا ہی۔ "مثلّثہ" (= ث) کو "مثلہ" کر گیا ہی۔ سَند کو سَند یا سند تحریر کرتا ہی۔ ان کو یہاں بار بار درج نہیں کیا براہ کرم ناظرین خیال رکھیں۔

(س۔ ۵)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱	دیں	دریں	۱۴	۳	فشدد	مُشدّد
۹	۷	حنگلوک بر	بر چنگلوک	۱۷	۱۰	ازگجا	اژگجا
۱۲	۸	ریچار [	ریچار رکیست [	〃	(ح، ۳	چشیشہ	حشیشہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۱۴	جتارہ	جنازہ	۴۲	۱۳	لیکن	لیکن ضعیف
۲۲	۱۶	ہانون	ہالُون	۴۳	۱	سبزسود....رد	سبزشود....زرد
۲۳	۱۶	وارو	و رُو	"	۲	کہ انگشت	کہ برانگشت
۲۵	۲و۵و۱۲	مقبض	مِقبص	"	۵	سکالبو	سکال بُو
۲۶	۴	بنیدگوبینڈ	× بینڈ	۴۳	۱۷	ترِزم	ترزم
"	۶	تاکے	تاکسے	۴۷	۲	لبیا	بہ یا
"	۸	مؤالف	مولّف	۴۸	۸	باشند	پاشنہ
"	۱۰	را رفتن	رفتن	"	۱۰	حیاے	جاے
۲۹	۱	اخوردن	خوردن	"	۱۱	آفل	آغل
۳۰	۳	بلنگے	بہ سنگے	۵۲	۱	خطاب	خطا
۳۵	۵	مقبری	مُقری	۵۵	۱۴	کنج را	کُنج دہن را
"	۸	بہلال	بہاں	۵۶	۳	نسوب	منسوب
۳۷	۲	انگلیٹر	اُنگل بڑا	۵۸	۲	ستروّن	ستَرؤن
"	۳	اگلٹرہ	"	"	۱۰	ایرو	اَبرؤ
"	۱۲	بفارسی و	بفارسی پلغدہ	"	۱۱	دریا و در ہندوستان	دریااست و درہندوستان در
۳۸	۶	بارباب	ارباب				
"	۱۰	بزبان میکاہیل	بزبانِ شرع میکائیل	"	۱۴	تبر	تیر
				۵۹	۱	تخس	تخش
۳۹	۵	قلماقی	قلماقی گویند	"	۱۰	ولات	ولایات

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۵۹	۱۱	جلینه	چلینه	۷۹	۱	غم خوراک میز	غم خوارک نیز
۶۰	۱۲	امّم	اعم	〃	۴	بچّه بزبچه	بچّه بز، بزبچه
۶۱	۸	زہان	زبان	۸۰	۵	معمل مذکور العبت	عمل مذکور را لعبت
〃	۱۲	افدبد	افدر				
۶۲	۱۵	نقط دار وبردستنه ہاون	لفظ دار وکوب بردسته وہاون	〃	۱۳	نسبتح	بفتح
				۸۲	۱۰	دِه به معنی سرود	پرده به معنی سرودِ
۶۳	۱۵	سَرمُق	سُرمَق	〃	۱۳	بودن دیوم	بودنِ دیومردم
۶۵	۱	اگر ترکی	اگر، تُرکی	۸۳	۳	شخصت	شصت
۶۷	۳	کوله	که بوله	〃	۷	واقع سنده	واقع شده
۶۸	۳	نظ شاه	لفظ شاه	۸۴	۹	وتیز	ونیز
〃	۷	گوجمره بضم جہیم	جُمره بضم جیم-	۸۷	۵	بوغندا باہیَ	بورغ بندابابے
〃	۱۲	پر تبیره	پُر. تبیره	〃	حاشیه	فالن	۲ فالکن
〃	۱۳	داہل	دُہل	۹۰	۱۱	خس	جنس
۶۹	۲ و ۳	خرمه بضم ہاے	خُرمه بضم حاے	۹۱	۲	میووالبست	میوه الیست
۷۱	۱۳	درصورت	صورت	۹۵	۲	حول	اَحوَل
۷۷	۳	بھکنا	بھٹکنا	۹۶	۶	دسوره ه	دسوره
〃	۱۱	طافک	طاخک ع۳	〃	آخری سطر حاشیه	-	۵
〃	۱۲	یکسا	یکسا ۵	۹۷	۵	بیغام است	بیغام راشت
۷۸	۱۴	آثار	اعصار	۹۸	۲ و ۳ حاشیه	نوجی	فوجی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۲	۷	ہمت	جہت	۱۲۰	۱۸	آنجست	آب خست
"	۹	امنال	امثال	۱۲۱	۲	"	"
"	۱۱	نہما	بہملہ	۱۲۶	۱۶و۱۷	نوادا امادا	نَو داماداں
۱۰۳	۲	سدمارگنند	شدیارکُنند	۱۲۷	۱۳	سجنیا	بجُنا
"	۱۱	وماشن	وبنوماش	۱۲۸	۸	ازداخت	ازدرخت
۱۰۴	۵	پانوپہنا	پانوپہٹنا	"	۱۱	مانند بر	مانند عشقہ بر
"	۱۳	یدن	مزیدن	"	"	ثوت ،	تُوت
۱۰۶	۱	موه	مرّه	۱۳۱	۱۵	رگو	برگو
۱۰۷	۱۷	درستنی	دُستنی	"	۱۶	صرواوں	صرف واوین
۱۰۸	۸	حوابیده	خوابیده	۱۳۳	۱۴	پیش از	پیش رس
"	۹	دساے	وباے	۱۳۶	۱۴	بداں وجلد	بداں جَلد
۱۰۹	۶	ار	سوار	۱۳۷	۱	متعاد	معتاد
"	۱۰	بُت کده	ہمیں بُت کُن	۱۴۱	۵و۶	بنومے کہ برآمد	بنوعے کہ صدا برآید
۱۱۱	۲	پیتر	بیترا	۱۴۲	۱۳	سپرزبرجیردو	سپرز برخیزدو
"	۸	پتسنگه	پتنگه	۱۴۳	۲	تھانا باشد	تھانانہ باشد
۱۱۳	۱	پوبہ	پویہ	"	۱۵	دال تحتانی	دال وتحتانی
"	۱۰	بوستاں	دربوستاں	۱۴۶	۱۹	دحرلیض	دخریض
۱۱۷	۱۳	بنہرج	نبہرج	۱۴۷	۱	"	"
۱۲۰	۱۶	ضمیر	خمیر	"	۳	آوده	آورده

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۸	۱۷	تازہ بہ معنی بائل	تازہی بہ معنی مائل	۲۱۲	۴	صرام	صرم
،،		(حاشئے کالمبا خط ایک سطر نیچے ہونا چاہئے)		۲۱۳	۱۲	تیرزدن کہ اعضا	تیرزدنِ اعضا
۱۶۲	۱	ٹانڈا	ٹانڈ۔	۲۱۷	۲	کردو	گردد
۱۶۵	۱۳	زدن زدن	زدن	۲۱۸	۳	زشی	ترشی
۱۶۶	۱۶	گلوگا---	گلونہ بضمتین و	،،		(حواشی کالمبا خط تین سطر نیچے ہونا چاہئے)	
۱۶۹	۱۰	چول گل	چوں گُلِ	۲۲۰	۱۰	آزار ددادن	آزار دادن
۱۸۲	۱۷	کارہ	کازہ	۲۲۳	۸	مشکے تا	مشکے یا
۱۸۳	۱	سارنان	ساربانان	،،	حاشیہ	میں ملا	میں نہیں ملا
۱۹۰	۴	دست و	دست و پا	۲۲۶	۱۶	چیتا	چیتنا
۱۹۵	۴	ارکاہ	ازکاہ	۲۲۷	۱۱	ومعنی حتکا	و بہ معنی خُتکا، کُتک
،،	،،	پشہ چیزے	پشّہ خانہ، بچیزے				
۱۹۸	۱۲	آدہ	اڈّہ	۲۳۲	۶	ونمودراگاد	وگاو کُشتی
۲۰۰	۱۲	جنبانیدن را انگشتاں	جُنبانیدنِ انگشتاں	۲۳۳	۸	بزوزن	بر وزن
۲۰۴	۱۹	جنبانیدن	خُنبانیدن	۲۳۵		(حواشی کا خط کھینچا جائے۔ نیز لے لکھنا رہ گیا ہے۔)	
۲۰۶	۴	ریسمان دلورا از بالا گذاشتہ از	ریسمانِ دلورا	۲۴۲	۹	۲ے	لے
				۲۴۴	۱	مجیرہ--- بائے مہملہ	مجبرہ--- بجائے مہملہ
۲۰۸	۶	شعرا امیر	شعرِ امیر	نشان صفحہ		۳۴۶	۲۴۶
۲۱۱	۲	خبر، دہم	خیر۔ دہم	۲۴۶	۱	ربع کہ	ربعِ مسکوں کہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٤٨	١	رنگ کردنگ	رنگ	٣٠٥	١٧	منتخب----	و در منتخب اللغات
٢٤٩	حاشیہ	ہی. بروزن	ہی، ٢ے بروزن	٣١٤	٨	و آواں را	و آں را
٢٥٨	١١	ملاحظہ ہو رانڈ	ملاحظہ ہو رنڈوا	٣١٦	٣	ازمعام	ازطعام
٢٥٩	٨	ستنی ہا	کشتی ہا	″	١٣	گوشنے	گوشتے
٢٦١	١٤	زغاف	زغارو	٣١٩	١٤	کٹھیالی	کٹھیا
٢٦٥	١٠ (وحاشیہ ذیلی)	زاویر	زاویر ٢ے	٣٢١	٧	گٹھ کٹا	گٹھ کٹاے
٢٦٦	٥	پا. بیختن	پا. بےخستن	٣٢٢	٦	کتڑنی	کترنی
٢٦٧	٥	سکون دواو	سکونِ واو	″	٧	ودکارد	فِ دوکارد
٢٧٨	١٥	باغ ہا	در باغ ہا	٣٢٣	١	موبّد	موّید
٢٨٠	٢	سنج	سجؔ	″	٥	بندی زنے	ہندی، زنے
٢٨١	٤	مسر مندلہ	سر منڈلہ	″	٦	درّ	دلّالہ و دلّہ
″	١٣	میاں نہی	میان تہی	″	١٦	نبنش	بنفش
٢٨٥	١٧	شنو انداں	شنو اندن	٣٢٤	١٤	گورہ	گوزہ
٢٨٦	٢	کلتباں	کلبتاں	٣٢٧	١	خررد---- دستبو	خُرد----- دستنبو
٢٩١	١٣	تشید	تشدید				
٢٩٧	٤	یہ سر بستہ برارد	بہ سر بستہ برڑد	″	١٥	طلف بکسر	طلف، بکسر
٢٩٩	١١	بکارنے	پکانے	٣٣٠	٣	حجرانولادت بجائے	حجرالولادت بجائے
٣٠٣	١٩	لوح مزار است نہ سوشہ	افشرہ کہ	″	٥	خاشتن	خاستن
				″	٨	آں رامیم	آں را مالہ بہ میم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۳	۱۱	سنباده---- سکرن	سنباده..... سکون
۳۳۴	۱۲	دریرپا	و دیرپا
۳۳۵	۱۴	وساند	و درنیابد
"	۱۶	مُزاوع	مُزارع
۳۳۷	۳	برسرآپ	برسرآب
"	۱۹	انوکریلا	ازکریلا
۳۳۸	۱۷	درہندوستان بہ معنی	درہندوستان دداً بہ معنی
۳۳۹	۸	سار رسیدہ	بیار رسیدہ
۳۴۳	۱	کنار باے	کنار ہاے
۳۴۶	۲	کہ درگوش خزک	کہ گوش خزک
۳۴۸	۱۲	وعکسو	دعکسو
۳۴۹	۲	کہ او	کہ گوشِ او
۳۵۴	۱۱	انگست	اِنگشت
"	۲۰	لویا--- بصرف گوش باشد موخر	گویا۔ گوشہ چشم کم بطرف گوش باشد، مُوخرِ
۳۵۵	۱۲	بردرکشیدن	بزورکشیدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵۵	۱۳	چیز سرنیز	چیزے۔ سرتیز
۳۵۷	۴	وراں	درآں
"	۷	ہاشدہ	پاشیدہ
۳۵۹	۴	بابالاسیدہ	بابا رسیدہ
"	۱۲	کیسنر	کیسر
۳۶۰	۶	دغیرا رابہ	وغیر ارابہ
۳۶۱	۱۴	یرلسولے	ہر حیوانے
۳۶۳	۲	گویند بکاف	گویند۔ گزر بکاف
۳۶۴	۱۵	وغبر گیتی	وغیر گُیتی
۳۶۵	۴	مقدم	مقدّم
"	۹	بند ماں	بندِ دہاں
۳۶۶	۴	لودی لویند	کوڈی گویند
"	۱۹	لذاستہ	گذاشتہ
۳۶۷	۱۱	بہر دل	بہرحال
"	۱۵	کہ عاد	کہ عانہ
"	۱۸	نباشد دگدی	نباشد۔ وگڈی
۳۶۸	۱۹	عجرو بکسر	عجرہ بکسر
۳۷۰	۹	ینبہ	پنبہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷۳	۱	ودستہ چلک دغوک وچوب	ودستہ چلک و غوک چوب
〃	۸	چخچخ	چخچخ
۳۷۶	۱۴	بس افگندہ	وبس افگندہ
۳۷۹	۱۲	ربادت تحتانی پلخماں	بزیادتِ تحتانی وپلخ ماں
۳۸۰	۱۳	است آہن	است کہ از آہن
۳۸۲	۱۹	پشنہ اغال	پشنۂ اغال
۳۸۳	۱۶	شکرآوقند	شکر وقند
۳۸۴	۷	حراب	خراب
〃	۱۶	قرُج	فن زَج
۳۹۱	۱۰	لکھنا	لکھمنا
۳۹۴	۲	حروامثال	خر، و امثال
۳۹۶	۱	اندازد	اندازند
۳۹۸	۳	ودشاخ	و وشاخ
۴۰۰	۳	۲ے	۱ے
۴۰۱	۶	خورلعل	خواہ لعل
〃	۷	باقوت	یاقوت
〃	۱۰	مبانہ سر	میانۂ سر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۰۲	۱	اسے ... ماسدد	اسپے ... باشدو
〃	۷	ہنیدی	ہندی
〃	۱۸	عبرف	درعُرف
۴۰۳	۱۶	گدارندارست	گذارند از جہت
〃	۱۸	جوبے	چوبے
۴۰۴	۱۰	ناک	تاک
۴۰۶	۱۲	سوختن رحمہ	سوختن، دخمہ
۴۰۷	۴	مزگی	مژگی
۴۰۸	۴	قریہ	قربہ
〃	۱۵	مصّقلہ	مِصْقلہ
۴۰۹	۱۰	دداے	دواے
۴۱۲	۱	مسیحہ	دُمسیحہ
۴۱۳	۶	از غم ہا	از اسپرغمہا
〃	۱۷	شاغل الیست	شاغلُ غلّالیست
۴۱۴	۱۶	منوڑ	موڑ
۴۱۵	۳	مور بر	موڑ بر
۴۱۶	۸	کلبھی	کلتھی
۴۱۷	۳	آسگ	آلنگ
〃	۱۵ و ۱۶	جلیان	جلبان

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۱۸	۶	یزیدن	میزیدن
۴۱۹	۴	شفیق	شنیق
"	۱۸	. اوکیره	را اوکیره
"	۱۹	بھی	بھتی
۴۲۳	۵ (مکرر)	ستبنلیله... شنبلید	شنبلیله
۴۲۵	۳	ناک کے بیچ	ناک کے بیچ
"	۱۰	رو ریدے	وریدے

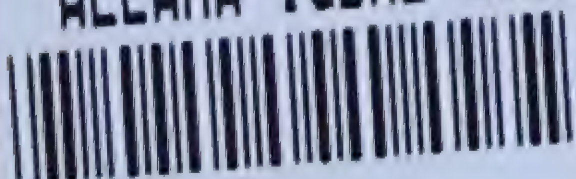
صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۳۲	۱۱	بظلمے وہ، ناخن پرباں	بظائے وفا۔ ناخنِ پریاں
"	۱۶	ادبار بدن	اوبار یدن
۴۳۵	۲	عقیق	عق عق
۴۴۲	۴	مذکور الکنت	مذکور را لکنت
۴۴۳	۲۰	برد تحتانی	بدو تحتانی
"	"	سران اللغه	سراج اللغه
"	۲۱	سفتح	سفتج
۴۴۴	۹	تایید اند	تا بداند

فہرست

صفحہ

(* ناظرین سے استدعا ہے کہ مطالعہ کرتے وقت پہلے اغلاط کتابت مندرجہ صحت نامہ درست کرلیں)





انجمن ترقی اردو کے رسالے

اردو یہ سہ ماہی رسالہ جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے
خالص ادبی رسالہ ہے، جس میں زبان اور ادب کے مختلف شعبوں اور پہلوؤں پر
ہوتی ہے۔ حجم ڈیڑھ سو صفحات —— قیمت سالانہ دس روپے۔ ششماہی پانچ
علاوہ محصول ڈاک۔ فی پرچہ ڈھائی روپے۔

سائنس سہ ماہی رسالہ سائنس سال سے زائد مدت تک حیدرآباد سے جاری ر
تقسیم کے بعد یہ بند ہو گیا تھا، انجمن نے پھر اسے جاری کیا ہے۔ اس ر
کا مقصد اردو داں طبقہ میں جدید علوم اور سائنس کی معلومات کو عام کرنا ہے جس
لئے ماہرین سے بطور خاص مضامین تیار کروائے جاتے ہیں۔
قیمت سالانہ مع محصول ڈاک چھ روپے۔ فی پرچہ ایک روپیہ بارہ آنے

تاریخ و سیاسیات انجمن کا نیا سہ ماہی رسالہ جس میں تاریخ و سیاسیا
پر مستند اہل قلم کے بلند اور معیاری
ہوتے ہیں۔ حجم ۱۵۰ صفحات۔ قیمت سالانہ دس روپے، فی شمارہ دو روپے آٹھ

معاشیات انجمن کا یہ رسالہ ایک عرصہ سے بند تھا۔ دوبارہ اگست ۱۹۴۹ء سے
برابر شائع ہو رہا ہے۔ اس رسالہ کا مقصد یہ ہے کہ معاشیات سے متعلق
پاکستان، ہندوستان اور اسلامی ممالک کے معاشی مسائل اور حالات حاضرہ پر سنجید
اور علمی انداز میں بحث کی جائے —— حجم تقریباً ۶۴ صفحے۔ سالانہ قیمت چھ رو
ششماہی تین روپے۔ فی پرچہ آٹھ آنے۔

منیجر انجمن ترقی اردو ہسپتال روڈ۔ کراچی

(ادبی پریس کراچی)




THE UNIVERSITY OF KASHMIR